ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

حسب فرمائش ایچ ایم سعید کمپنی، پاکستان چوک کراچی

ترجمہ اردو

تذکرۃ الواعظین

موسوم بہ

علم الیقین مجیدی

باہتمام نیاز مند حاجی محمد زکی نبیرہ حاجی محمد سعید صاحب غفر اللہ الوہاب

در مطبع ایجوکیشنل پریس پاکستان چوک کراچی طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین الصلوٰۃ والسلام علیٰ سیدنا ومولانا خیر خلقہ محمد وعلیٰ الہ واصحابہ اجمعین ٥ بعد حمد وصلوٰۃ ارباب صدق وایمان کیخدمت مین گذارش ہے کہ وعظ ونصیحت سے بڑھکر آج کل ذور فتنہ وفساد مین کوئی خدمت اہل اسلام کیلئے مفید نہین ۔ امور دین مین سستی وکاہلی اور گناہ ومعصیت مین چستی وبیباکی کا بازار جیسا کچھ ہر طرف گرم ہے وہ محتاج اظہار نہین ۔ ایسے زمانے مین وہ شخص نہایت خوش نصیب ہے جو اپنے دین کی حفاظت کرے اور شریعت پاک کی پابندی اور نفس وہوا کی مخالفت مین کوشان ہو ۔ اتباع قرآن وحدیث اپنا شیوہ اختیار کرکے دوسرے مسلمان بھائیونکو کمال تن دہی سے ہدایت کرے ۔ وعظ ونصیحت کے متعلق بہت سی کتابین رائج ہین ۔ جن مین کتاب **تذکرۃ الواعظین** ایک ممتاز حیثیت رکھتی ہے ۔ مگر چونکہ یہ کتاب عربی مین ہے اسلئے عوام اُردو خوان اُس کے مضامین سے فائدہ نہین اُٹھا سکتے ۔ بعض علماء نے اُردو مین اس کتاب کا ترجمہ کیا مگر سلیس اُردو زبان نہونے کیوجہ سے بآسانی سمجھ مین آنا دشوار تھا ۔ اسلئے جناب معلی القاب وحید عصر مولوی حاجی محمد سعید صاحب تاجر کتب نے اسطرف توجہ فرمائی حاجی صاحب موصوف کی ذات گرامی صفات اشاعت علوم دین کے لئے آجکل جسقدر مغتنم ہے اُسکا اندازہ وہی حضرات کر سکینگے جنکا شغلہ تحصیل علم یا تدریس ہے آپنے کتاب مذکور کو اُردو لباس پہنانے کیلئے تمام مصارف بکمال فراخدلی وخندہ پیشانی منظور فرمائے جسکا نتیجہ یہ نکلا کہ اعلیٰ بامحاورہ اُردو زبان مین یہ کتاب ترجمہ ہو کر قالب طبع مین آئی اور اس ترجمہ کا نام **ابلاغ المقصد فی ترجمہ تذکرۃ الواعظین** رکھا گیا ۔ مواعظ کے متعلق اکثر احادیث وروایات کا جو ذخیرہ ہے وہ اہل نظر پر مخفی نہین ۔ مترجم نے عربی کتاب بجنسہ اُردو خوانونکی خدمت مین پیش کردی ۔ ذالك ذكرى للذاكرين ٥

کانپور ۱۳۵۷ھ ———— مہتمم مجیدی پریس

الحمد للہ کہ موصوف کے خلف صدق ذرایعہ حاجی محمد زکی نے اس کی مقبولیت وافادیت کے پیش نظر اس کی طباعت کا اہتمام فرمایا اور بغرض افادہ عوام وخواص زیور طبع سے آراستہ فرمایا ۔

کراچی ۱۹۷۳ء ———— ایچ ایم سعید کمپنی

فہرست ابواب کتاب ترجمہ تذکرۃ الواعظین اردو مع مضامین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ روح قلوب المؤمنین ونور صدور العارفین والصلوٰۃ والسلام علیٰ محمد سید المرسلین وعلیٰ آلہ الطیبین الطاہرین وعلیٰ اصحابہ اجمعین ہ۔

اما بعد بندۂ ضعیف وحقیر محمد جعفر قریشی حنفی عرض کرتا ہے کہ جب مین نے دیکھا کہ اکثر احباب اُن اذکار کے مشتاق ہین جو اللہ کے نیک بندونکے لئے لازم ہین تو مین نے یہ تذکرہ جمع کرکے **تذکرۃ الواعظین** نام رکھا جو کہ اہل طلب کو خدا کی یاد دلانیوالا اور اہل اسلام کو آگاہی بخشنے والا ہے اس تذکرہ مین ستاون باب ہین اور اس تالیف سے کوئی دنیاوی غرض نہین۔ صرف اس اُمید پر یہ کام کیا ہے کہ اللہ پاک مجھے حضرت شفیع المذنبین کی شفاعت کا مستحق فرمائے اور فلاح پانیوالے حزب اللہ مین شامل کرے اور قیامت کے دن نجات و رستگاری بخشے۔ آمین یارب العالمین۔

(باب ا) پنجوقتہ نماز کی فضیلت آنحضرت صلعم کا حضرت موسیٰؑ سے مکالمہ

صاحب ثمانیہ کا قول ہے کہ پنجوقتہ نماز فرض ہونیسے پیشتر بموجب ارشاد الٰہی وسبح بحمد ربک بالعشی والابکار یعنے آفتاب کے غروب ہونے اور طلوع ہونیسے پہلے حمد خدا کی تسبیح کیا کرو۔ ہر ایک مسلمان دو وقت کی نماز ادا کیا کرتا تھا۔ بعد ازان معراج کی رات کو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پانچوقت کی نمازین فرض کین جیسا کہ اس آیہ کریمہ مین اشارہ ہے فاوحیٰ الیٰ عبدہ مآ اوحیٰ۔ یعنی اللہ تعالےٰ نے اپنے برگزیدہ بندہ

محمد کیطرف جو کچھ وحی کرنا تھا کر دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہین کہ معراج کی رات مجھ پر رات دن مین پچاس وقت کی نمازین فرض کیگئین۔ جب مین بارگاہ الٰہی سے یہ حکم لیکر واپس چلا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام ملے اور مجھسے دریافت کیا کہ خدا نے آپکی امت پر کیا فرض کیا ہے مین نے کہا دن رات مین پچاس وقت کی نمازین۔ حضرت موسیٰؑ بولے کہ آپ پھر بارگاہ خدا مین واپس جایئے اور اس فرضیت مین تخفیف کی درخواست کیجیے کیونکہ آپکی اُمت حکم کے بجالانیکی تاب لا نہ سکیگی۔ مین بنی اسرائیل کو خوب آزما چکا اور امتحان کر چکا ہون۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین کہ مین پھر بارگاہ خداوندی مین حاضر ہوا اور عرض کی کہ خداوندا میری اُمت پر تخفیف فرما۔ یہ التجا قبول ہوئی اور پانچ نمازین کم کردیگئین اور اب پینتالیس وقت کی نماز فرض رہی وہ سنکر بولے کہ آپکی امت اسقدر نمازین ادا کرنے کی طاقت نہین رکھتی پھر جایئے اور خدا سے تخفیف کی دعا کیجیے۔ آپ فرماتے ہین کہ مین پھر خدا کے سامنے حاضر ہوا اور تخفیف کی التجا کی چنانچہ پھر پانچ نمازین کم کردیگئین اسیطرح حضرت موسیٰؑ کے پاس اور درباری عزاسمہ کے حضور مین آتا جاتا رہا یہانتک کہ آخر مین ارشاد خداوندی ہوا اے محمد رات دنمین پانچ وقت کی نمازین فرض ہین اور ہر ایک نماز کا ثواب دس نماز دنکے برابر ہے۔ لہذا گویا وہی پچاس وقت کی نمازین رہین اور آپکی اُمت مین سے جو شخص کسی کار نیک کی نیت کریگا اور اُسے عمل مین نہ لائیگا تو محض اُس کے ارادہ اور نیت پر ایک نیکی کا ثواب اُسکے نامۂ اعمال مین لکھا جائیگا۔ پھر اگر اُس ارادہ کو عمل مین لائیگا تو دس سے لیکر سات سو نیکیون کا ثواب اُسے دیا جائیگا اور جو شخص کسی گناہ یا بدی کی نیت کریگا تو اُسکے ارادہ پر کوئی مواخذہ یا بازپرس اُسکے ذمہ نہوگی پھر اگر اُس نے ارادے کے مطابق اُس سے کوئی برا کام سرزد ہوگا تو ایک ہی برائی اُسکے نامۂ اعمال مین درج کیجائیگی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت خداوندی سے یہ حکم لیکر مین واپس چلا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آکر اُن کو خبر دی کہ اب صرف پانچ وقت کی نمازین فرض رہین اُنھون نے کہا کہ آپ پھر حضور خداوندی مین جایئے اور اس پانچ وقت مین بھی تخفیف کرا لیجئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین کہ مین نے جواب دیا اے موسیٰ کئی بار بارگاہ الٰہی مین حاضر ہو کر تخفیف کرا چکا ہون یہانتک کہ اب مجھے شرم آتی ہے۔

حضرت کعب احبارؓ سے مروی ہے کہ وہ فرماتے ہین مین نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل شدہ کسی صحیفہ مین پڑھا ہے کہ اے موسیٰؑ دو رکعت نماز ہوگی جس کو میرا رسول محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُس کی اُمت کے لوگ پڑھا کرینگے۔ یہ فجر کی نماز ہے جو شخص اُسے کرتا رہیگا مین ہر نماز صبح کے بدلہ مین اُس رات

اور ون کے گناہ بخشدونگا اور وہ میری پناہ مین رہیگا۔ اے موسیٰ چار رکعت نماز ہوگی جسکو میرا رسول محمدؐ اور اسکے امتی ادا کرینگے یہ نماز ظہر ہے۔ مین انھین اس نماز کی پہلی رکعت کے عوض مین مغفرت عطا کرونگا اور دوسری رکعت کے ثواب مین انکی میزان عمل کا پلہ نیکی بھاری کردونگا اور تیسری رکعت کے عوض مین اُن پر فرشتے مقرر کردونگا جو میری تسبیح اور اُنکے لئے دعائے مغفرت کرینگے چوتھی رکعت پر انکے لئے آسمانونکے دروازے کھولدونگا جنسے جنت کی حورین انھین جھانکین گی اور مین حوران جنت کو انکی زوجیت مین دونگا۔ اے موسیٰؑ چار رکعت نماز ہے جو محمدؐ اور انکی اہل امت پڑھینگے یہ نماز عصر ہے جسکے ثواب مین آسمان و زمین کا کوئی ایسا فرشتہ نہوگا جو انکے لئے دعائے مغفرت نکرے اور جس شخص کیلئے فرشتے دعائے مغفرت کرین اُسے کبھی عذاب نہوگا۔ اے موسیٰؑ تین رکعت نماز ہوگی جس کو محمد صلی اللہ علیہ آلہ وسلم اور اسکی امت والے غروب آفتاب کے متصل پڑھینگے مین انکے لئے آسمان کے دروازے کھولدونگا لہذا وہ اپنی جس حاجت کے متعلق مجھ سے التجا کرینگے مین اُسے پورا کردونگا اے موسیٰؑ چار رکعت نماز ہوگی جسکو محمد صلی اللہ علیہ آلہ وسلم اور اسکی اُمت والے شب کو شفق غائب ہوجانے پر پڑھینگے یہ نماز عشار ہے جو اُنکے لئے دنیا وما فیہا سے بہتر ہوگی اور وہ اپنے گناہونسے ایسے پاک وصاف ہوجائینگے کہ گویا آج ہی اپنی ماں سے پیدا ہوئے ہین۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا منافقین پر نہایت گران اور ناگوار دو نمازین ہین۔ نماز عشار۔ نماز فجر۔ اور اگر انھین معلوم ہوتا کہ خدا کے یہان ان دنون نمازون کا کیا کچھ ثواب واجر ہے تو اُنکے ادا کرنے کے لئے شوق سے آتے اگرچہ گھٹنون کے بل چلنا پڑتا۔

قولہ تعالیٰ۔ لا تلھیھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ یعنی خدا کے نیک بندونکو کسی قسم کی تجارت اور خرید وفروخت کا معاملہ ذکر الٰہی سے غافل اور اپنے مین مشغول نہین کرتا۔ اس آیت پاک کے معنی یہ منقول ہین کہ نماز فرض یعنی نماز فجر کے لئے وقت پر حاضر ہونا ضروری ہے اور قولہ تعالیٰ تتجافی جنوبھم عن المضاجع یعنی خدا کے نیک بندے وہ ہین جنکے پہلو راتون کو بسترونسے علیحدہ ہوجاتے ہین اس آیت سے مراد نماز عشار ہے

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو لوگ راتکے اندھیرے مین نماز کے لئے مسجد کیطرف پاپیادہ جاتے ہین اُن کو قیامت کے نور کامل کی خوشخبری سنادو۔

حضرت امام حسن علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم سے روایت کی کہ نمازی کے لئے تین اعزاز ہوتے ہین (۱) آسمان سے لیکر اُسکے سر تک خیر وبرکت کی بارش ہوتی رہتی ہے (۲) اُسکے قدمونسے لے کر

آسمان کی بلندی تک فرشتے اُس کی حفاظت کرتے ہین۔ (۳) ایک فرشتہ آواز دیتا ہے کہ یہ نمازی بندہ اگر خیال کرے کہ کس ذات پاک سے اسوقت راز و نیاز کر رہا ہے تو ہرگز نماز مین اِدھر اُدھر متوجہ نہو یہ تینون اعزاز و کرامات نماز پڑھنے والے کے لئے مخصوص ہین۔

حضرت سعید نے حضرت قتادہ سے روایت کی کہ دانیال پیغمبر علیہ السلام نے اپنی اُمت کے سامنے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت کا وصف بیان فرمایا کہ وہ لوگ پانچ وقت کی نمازین ادا کیا کرینگے اگر وہ نمازین حضرت نوح علیہ السلام کی اُمت پڑھتی تو کبھی طوفان مین غرق نہوتی اور اگر قوم عاد پڑھتی تو اُنپر تیز آندھی کا عذاب نہ بھیجا جاتا اور اگر قوم ثمود ادا کرتی تو سخت کڑاکے کی آواز سے بیہوش نہو جاتی پس جو شخص پنجوقتہ نمازین ادا کریگا اللہ تعالےٰ اُس کو دنیا کے عذاب اور آخرت کی ہولناک مصیبتون سے نجات دیگا

تنبیہ الرجال مین ہے کہ جو شخص پانچون نمازین وقت پر ادا کرے اور کبھی کوئی نماز ترک نکرے تو اللہ تعالےٰ اُسکو تیرہ اعزاز و شرف عطا فرمائے گا (۱) اُس کو خدا سے محبت ہو جائیگی (۲) اُسکا بدن تندرست رہے گا (۳) فرشتے اُس کی نگہبانی کرینگے (۴) اُسکے گھر مین برکت نازل ہوگی (۵) اُسکے چہرہ پر پاک لوگون کے آثار ظاہر ہونگے (۶) خدا اُس سے عذاب قبر کو دور کر دیگا (۷) پل صراط سے آندھی کیطرح گذر جائیگا (۸) عذاب دوزخ سے خدا اُسے نجات دیگا (۹) میزان عمل کی سخت گیری سے رہائی پائیگا (۱۰) حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُسکی شفاعت فرمائینگے (۱۱) حق سُبحانہ تعالےٰ اُس کو دولتمندون کے سامنے خلعت اطاعت عطا فرمائیگا (۱۲) اللہ تعالیٰ اُس کو اُن لوگون کے سامنے مین جگہ دیگا جن کی نسبت اُسنے ارشاد فرمایا ہے لاخوف علیہم ولاھم یحزنون یعنی اولیاء اللہ کو کسی قسم کا خوف و غم نہین (۱۳) اُسکو دیدار خدا نصیب ہوگا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز دین کا ستون ہے اور اُسکے ادا کرنے مین دس عمدہ باتین حاصل ہوتی ہین (۱) دنیا مین اور عقبیٰ مین آبرو (۲) طلب علم اور حصول نیکی مین دل کی روشنی (۳) تمام بیماریون سے بدن کی راحت (۴) پروردگار عالم کی رحمت کے نزول کا سبب (۵) عبادت الٰہی دعا کے مقبول ہونے مین آسمان کی کنجی ہے (۶) قبر کی تاریکی مین انیس تنہائی (۷) میزان عمل مین نیکیون کے پلے کو بھاری کرنیکا سبب (۸) حور و قصور اور طرح طرح کے میوہ جات سے حظ اُٹھانے کے ساتھ بہشت مین رہنا اور عذاب جہنم اور تمام آفتون سے محفوظ ہونا

(۹) قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی رضامندی (۱۰) بہشت میں طرح طرح کی نعمتوں کے بعد خدا کا دیدار ہونا۔

وہب بن منبہ فرماتے ہیں کہ نماز کے برابر کوئی چیز نہیں جو اللہ تعالیٰ سے حاجت طلب کرنے میں کامیاب کر دے۔ اگلے لوگوں سے بڑے بڑے رنج اور مصیبتیں نماز ہی کی بدولت دور ہوئی ہیں۔ اُن حضرات پر جب کوئی مصیبت نازل ہوتی تھی تو وہ اُن کو نماز کیطرف متوجہ کر دیتی تھی۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے حضرت یونس علیہ السلام کے واقعہ کے متعلق فرماتا ہے فلولا انہ کان من المسبحین یعنی اگر حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں خدا کی تسبیح نہ کرتے تو کبھی اس قید سے نجات نہ پاتے حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ تسبیح کرنے سے مراد نماز پڑھنا ہے یعنی اگر نماز میں مشغول نہ ہوتے تو قیامت تک مچھلی کے پیٹ میں محبوس رہتے۔

آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اس سے بہتر کسی نیک بندے کیلئے خیر و برکت نہیں ہے کہ اسکو دو رکعت نماز ادا کرنے کی اجازت دیجائے۔

عیون المجالس میں ہے کہ اللہ تعالےٰ نے سات آسمان پیدا فرمائے ہر آسمان میں فرشتے ہیں جنکی تعداد سوائے خدا کے کسی کو معلوم نہیں۔ اور اُن فرشتوں کے لئے ایک عبادت مخصوص ہے جو دوسروں کے لئے نہیں وہ قیام قیامت تک اُسی ایک خاص قسم کی عبادت میں مشغول رہینگے چنانچہ پہلے آسمان کے فرشتے ابتدائے خلقت سے قیامت تک قیام کیحالت میں رہینگے۔ دوسرے آسمان کے فرشتے رکوع میں تیسرے آسمان کے فرشتے سجدہ میں اور چوتھے آسمان کے فرشتے قعود میں اور پانچویں آسمان کے فرشتے سبحان اللہ کہنے میں مشغول ہیں اور چھٹے آسمان کے فرشتے الحمد للہ کا وظیفہ رکھتے ہیں اور ساتویں آسمان کے فرشتے اللہ اکبر کی تسبیح پڑھتے ہیں۔

فرشتے اسیطرح ایک ایک خاص عبادت میں روز محشر تک مشغول رہینگے لہذا اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو دو رکعت نماز کا حکم دیا اور ان دو رکعتوں میں ساتوں آسمانوں کے فرشتوں کی سب عبادتیں یعنی قیام رکوع۔ سجدہ۔ قعود۔ تسبیح۔ تحمید۔ تکبیر یکجا کر دیں گویا دو رکعتوں کے ادا کرنے میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندہ کو تمام آسمان والوں کے برابر ثواب عطا فرمایا۔

خیرت البلغا میں ذکر ہے کہ انسان جب دو رکعت نماز ادا کرتا ہے تو گویا اُسنے فرشتوں کی ہر قسم کی عبادت جو ساتوں قسمیں ذکر ہو چکی ہیں ادا کی اور اُس کو اُس دو رکعت کے بدلے میں اُن تمام فرشتوں کے برابر ثواب ملیگا۔ حضرت امام حسن علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا سب سے پیشتر قیامت کے دن توحید و ایمان کے بعد بندہ سے نماز کے متعلق حساب و باز پرس ہوگی۔ پس اگر نماز کو اُسنے پورے طور پر

ادا کیا ہوگا تو باقی حساب و کتاب آسانی سے ہو جائے گا اور اگر اسمین کسی قسم کا نقصان نکلے گا تو اللہ تعالےٰ فرشتون سے فرمائیگا کہ دیکھو آیا میرے بندے کے اعمال مین کچھ نفل نمازین ہین پس اُن نوافل سے فریضہ نماز کے نقصان کو پورا کرو کیونکہ اعمال کا بدلہ اسی حساب پر ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب بندہ مومن نماز پڑھنے کیلئے اللہ اکبر کہتا ہے تو اپنے گناہون سے ایسا پاک و صاف ہو جاتا ہے کہ گویا آج اپنی مان کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے اور جب کہتا ہے سبحانک اللھم تو اللہ تعالیٰ اُسکے نامۂ اعمال مین اُسکے جسم کے ہر بال کی تعداد کے مطابق ایکسال کی عبادت لکھنے کا حکم دیتا ہے اور اُسکی قبر اُسکے لئے فراخ ہو جاتی ہے۔ پھر جب کہتا ہے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم تو جانکنی کی سختی اُسپر آسان ہو جاتی ہے اور جب بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسکے نامۂ اعمال مین چار ہزار نیکیان درج فرماتا ہے اور چار ہزار برائیان مٹا دیتا ہے اور چار ہزار درجے اُسکے لئے بلند کرتا ہے۔ پھر جب سورۂ فاتحہ پڑھتا ہے تو گویا اُسنے حج یا عمرہ ادا کیا اور جب رکوع کرتا ہے تو گویا کوہ احد کے برابر سونا خدا کی راہ مین خیرات کیا اور جب کہتا ہے سبحان ربی العظیم تو گویا اُسنے ہر ایک مقدس کتاب جسکو اللہ تعالیٰ نے آسمان سے نازل فرمایا پڑھ لی۔ پھر جب سر اٹھاکر سمع اللہ لمن حمدہ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کی طرف بہ نگاہ رحمت نظر فرماتا ہے اور جب سجدہ کرتا ہے تو گویا اُسنے قرآن کی سورتون کے حرفون کی تعداد کے مطابق راہ خدا مین غلام آزاد کیے اور جب سبحان ربی الاعلےٰ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسکے اعمال مین اسقدر نیکیان درج فرمالیتا ہے جسقدر انسان اور جن و شیاطین کی تعداد ہے پھر جب التحیات پڑھنے کے لئے بیٹھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کو غازیون کے برابر ثواب مرحمت فرماتا ہے اور جب سلام پھیرتا ہے اور نماز سے فراغت پاتا ہے تو اُسپر دوزخ کے دروازے بند کردئے جاتے ہین اور بہشت کے آٹھون دروازے کھل جاتے ہین جس دروازے سے چاہے بلا روک ٹوک داخل بہشت ہو جائے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک بار صحابہؓ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ تمھاری نماز کی مثال ایسی ہے جیسے تم مین سے کسی کے دروازے پر بہت بڑی نہر جاری ہو جسمین بے انتہا پانی ہو اور وہ شخص اس نہر مین ہر روز دن مین پانچ مرتبہ نہایا کرے بھلا تم کیا کہہ سکتے ہو کہ ایسے شخص کے جسم پر کچھ میل کچیل رہ سکتا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا کہ ہرگز نہین۔ آنحضرتؐ نے فرمایا بس یہی پانچون وقت کی نماز کی مثال ہے کہ جسم سے تمام گناہونکو دھو ڈالتی ہے

صلوٰۃ الطالبین مین ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز تہجد کے لئے بلاناغہ اسقدر قیام فرمایا کہ حضور کے پائے مبارک پر ورم آگیا۔ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی یارسول اللہ آپ اپنی جان کو آرام کیون نہین دیتے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی ہر قسم کی اگلی پچھلی لغزشین معاف فرمادین۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب مین ارشاد فرمایا کہ کیا مین اپنے خدا کی نعمت پر اُسکا شکر گذار بندہ نہ ہون۔

حدیث شریف مین ہے کہ مفلس ایمان والے کی دو رکعتین جن کو وہ فقر وافلاس کیحالت مین ادا کرتا ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک مال دار مومن کی اُن ستر رکعتون سے زیادہ پسند ہین جنکو وہ اپنے مال ودولت کے شکریے کی حالت مین بجالارہا ہے اور تنگدست مومن کی دو رکعتین اللہ تعالےٰ کے نزدیک دنیا ومافیہا سے زیادہ پسندیدہ ہین۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ آخر وقت مین جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح مبارک آپ کے سینۂ اقدس مین اٹکی تھی تو حضور بار بار یہ ارشاد فرماتے تھے کہ مین تمھین نماز کے لئے وصیت کرتا ہون مین تمھین نماز کے لئے وصیت کرتا ہون۔ مین تمھین نماز کے لئے وصیت کرتا ہون اور فرمایا وہ میت جسپر مسلمانون کی ایک جماعت جن کی تعداد سو تک ہو نماز پڑھین اور سب کے سب اُس میت کی مغفرت کیلئے بارگاہ خدا مین شفاعت کرین تو اللہ تعالیٰ اُسکے حق مین اُنکی شفاعت ضرور قبول فرماتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے ابوہریرہ کیا تم نہین جانتے کہ بندہ بڑے بڑے گناہ کرتا ہے یہانتک کہ اُسی گناہگاری کیحالت مین مرجاتا ہے پھر مسلمانون کی ایک جماعت اُسکے جنازہ کی نماز پڑھتی ہے اور اُسکی مغفرت کے لئے دعا مانگتی ہے۔ پس اُن کی دعا کی برکت سے اللہ تعالیٰ اُسکے گناہ بخشدیتا ہے اور قیامت کے دن اُسپر عذاب نہ کریگا۔

تنبیہ الغافلین مین ہے کہ محمد ابن داؤدؒ نے روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نماز سے خدا کی خوشنودی اور فرشتون سے محبت حاصل ہوتی ہے اور نماز انبیاء علیہ السلام کا طریقہ ہے اور معرفت الٰہی کی روشنی ہے اور ایمان کی اصل بنیاد ہے اور دعا اور اعمال کے قبول ہونیکا ذریعہ ہے۔ رزق کی برکت ہے بدن کی راحت ہے۔ دشمنون کے لئے آلۂ جنگ ہے شیطان کی نفرت کا سبب ہے۔ خدا کے سامنے سفارشی ہے ملک الموت کے سامنے رفیق ہے۔ قبر کا چراغ ہے۔ بیٹھ کا بچھونا ہے منکر نکیر کے سوال کا جواب ہے زندگی اور موت کی انیس ہے اور قبر مین قیامت کے دن تک ساتھ دینے والی جب قیامت برپا ہوگی تو یہی نماز نمازی کے لئے سایہ اور اُسکے سر کا تاج اور اُسکے جسم کا لباس ہوگی اور ایک نور بنجائیگی جو اُسکے

سامنے نظر آئیگا اور نماز جہنم کے درمیان پردہ بنکر حائل ہوجائے گی اور اللہ تعالیٰ کے حضور مین اہل ایمان کے لئے مغفرت کی حجت ہوگی اور میزان عمل مین نیکیون کا پلہ جھکا دیگی۔ پل صراط پر سواری کا کام دے گی اور بہشت کی کنجی بنجائے گی کیونکہ نماز مین خدا کی تسبیح ہوتی ہے اور اس کی حمد اور پاکی اور عظمت ادا کیجاتی ہے اور اُسکا کلام پڑھا جاتا ہے اور اُس سے دعا مانگی جاتی ہے۔ تمام نیک اعمال سے افضل واعلیٰ وہ نماز ہے جو وقت پر ادا کیجائے۔

(باب ۲) پنجوقتہ نماز باجماعت کی فضیلت

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص فجر کی نماز باجماعت ادا کرے اللہ تعالیٰ اُس کو ہزار شہیدون اور ہزار مجاہدون کا ثواب عطا فرمائیگا جنھون نے خدا کی راہ مین جہاد کیا اور گویا اُس نے ہزار گھوڑے غازیون کو اللہ کی خوشنودی کے لئے دئے۔ اور جس نے نماز ظہر جماعت کے ساتھ ادا کی اُسکے لئے اللہ تعالیٰ ہر رکعت کے عوض بہشت مین ستر محل تیار فرمائیگا ہر محل مین ستر حورین ہونگی ہر حور کے لئے ستر ہزار خدمتگار ہونگے اور جو شخص عصر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھے اللہ تعالیٰ اُسکو بہشت کی وہ پاکیزہ سربمہر شراب پلائیگا جس کی مُہر مشک کی ہوگی اور وہ شخص قیامت کے دن ایسے ستر آدمیون کی شفاعت کریگا جو عذاب جہنم کے مستحق ہونگے اور اس کو ہر رکعت کے بدلے ستر حج بیت اللہ کا ثواب عطا فرمائیگا اور جو شخص مغرب کی نماز باجماعت ادا کرے اللہ تعالیٰ اُسکے لئے اپنے اُن برگزیدہ اولیاء اللہ کا ثواب مقرر فرمائیگا جنکی نسبت ارشاد ہے لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ یعنی اولیاء اللہ کو نہ کسی قسم کا خوف ہے اور نہ وہ غمناک ہونگے اور قیامت کے دن اُس کا حشر بڑے رتبہ کے شہدا کے ساتھ ہوگا اور بہشت مین انبیا علیہم السلام کی ہمسائیگی کا شرف پائیگا اور جو شخص عشا کی نماز باجماعت پڑھے۔ اللہ تعالیٰ اُس سے ہر قسم کی بلا اور آفتین اور امراض دور فرمائیگا ایسے امراض جن مین سے کم درجہ کا مرض جنون اور جذام اور برص مین اور اُسکا چہرہ دونون جہان مین چودھوین رات کی چاند کی طرح روشن ہوگا اور جو شخص نماز وتر رمضان یا غیر رمضان مین جماعت کے ساتھ پڑھیگا اللہ تعالیٰ اُس پر جانکنی کی سختیان اور منکر نکیر کے سوال کا جواب آسان فرمادیگا اور اُس کو جنت کی نہرون مین سے چار نہرین عطا فرمائیگا جنمین ایک آب خالص کی۔ دوسری شراب طہور کی۔ تیسری نہایت سفید رنگت دودھ کی۔ چوتھی صاف شہد کی ہوگی۔ آنحضرت صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص چالیس دن تک پابندی کے ساتھ نماز جماعت ادا کرے اس طور سے کہ کوئی رکعت فوت ہونے پائے تو اللہ تعالیٰ اُسکے لئے ستر نبیوں کا ثواب مقرر فرمائیگا اور قیامت کے دن اُس کا حشر اُن لوگوں کے ساتھ ہوگا جن کو خدا نے قوم تابعین فرمایا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص پنجوقتہ نماز جماعت کے ساتھ ادا کرے اللہ تعالیٰ اُس کو ستر حج کا ثواب عطا کریگا اور اُن ہزار شہیدوں کا اجر دیگا جو محض راہ خدا میں حسبۃً للہ جہاد کر کے شہید ہوئے اور کفار کے مقابلے سے لڑائی میں منہ نہیں موڑا۔ حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے معراج کی رات ایک محل یاقوت سرخ کا دیکھا جسکا پھاٹک زمرد سبز کا تھا پھر میں نے چار رکن دیکھے ہر ایک رکن مشرق سے مغرب تک تھا اور چار نہریں دیکھیں ایک پانی کی دوسری دودھ کی تیسری شہد کی چوتھی شراب کی اور اسمیں درخت دیکھے جن کی جڑیں سونے کی اور شاخیں اور پتے چاندی کے اور ہر پتے پر بخط نور لکھا ہوا ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور تین چشمے دیکھے ایک مشک کا دوسرا عنبر کا تیسرا کافور کا پس میں نے عرض کیا خداوندا یہ نادر و نایاب محل تو نے کسکے لئے پیدا فرمایا ہے ارشاد ہوا کہ یہ قصر عظیم اُس شخص کے لئے ہے جو فجر اور عشا کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کرے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص ظہر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھیگا اللہ تعالے اُس کو ہر ایک حرف کے بدلے میں جو اُسکی زبان سے نکلا ہے پانچ حوریں اور پانچ محل بہشت میں عنایت فرمائیگا اور قیامت کے دن یہی نماز اُسکے پاس براق کی صورت میں آئے گی جسپر وہ سوار ہو کر پل صراط سے چمکتی ہوئی بجلی کی طرح گذر جائیگا اور بہشت میں داخل ہوگا اور جو شخص نماز پڑھنے کے لیئے بہ نیت ثواب پیادہ مسجد کو جائے اور نماز ظہر کی پائے تو اللہ تعالیٰ اُسکی قبر کو ایسا نورانی فرمائیگا جیسے پورے چاند کی روشنی اور روحیں اُس کی ہمسائگی کے سبب سے خوش ہونگی اور اُسکے لئے قیامت تک دعائے مغفرت کرینگی پھر جب قیامت کا دن آئیگا تو اُسکا چہرہ آفتاب کیطرح روشن ہوگا اور اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ قبر سے اُٹھایا جائے گا اُسکے حساب میں آسانی ہوگی اور بہشت میں داخل ہوگا۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسالتمآب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جو شخص نماز عصر باجماعت پڑھے اللہ تعالے بہشت میں اُسکے ستر درجے بلند کریگا اور ستر گناہ اُس سے دور کریگا اور اُسکے نامۂ اعمال میں ستر نیکیاں درج فرمائیگا پھر اگر نماز عصر کے بعد نماز مغرب تک اُس کا

انتقال ہو گیا تو اللہ تعالیٰ اُس کو صالحین کے زمرہ مین درج کریگا اور اس کے ہر قدم کے بدلے ایک محل جنت مین عطا کریگا اور ہر ایک رکعت کے عوض مین ستر بیبیون کا ثواب اُس کو بخشے گا۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے نماز مغرب جماعت کے ساتھ ادا کی اللہ تعالیٰ اُسکو ہر ایک رکعت کے عوض مین ایسی سات سو رکعت نماز کا ثواب عطا فرمائیگا جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ مین مقبول ہو اور ستر لاکھ سال کی راہ کے برابر اُس کی قبر مین کشادگی کردیگا اور طعام ضیافت مین دسترخوان پر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بیٹھے گا جبکہ وہ گائے ذبح کیجائے گی جو زمین کے نیچے ہے اور یہ زمین اُسکے سینگ پر ہے اور اللہ تعالیٰ اُسکو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بہشتی جوڑون سے ستر ہزار حلہ عنایت فرمائیگا۔ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص عشا کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھیگا اللہ تعالیٰ اُسکو اتنا ثواب مرحمت فرمائیگا کہ گویا اُس نے ستر راتین ذکر الٰہی مین شب بیداری کرکے گذاری ہین اور اللہ تعالےٰ اُسکی قبر مین اپنی عنایت سے ہزار قندیلین بھیجے گا۔ جس سے قیامت تک قبرین منور رہینگی اور اُس کی قبر مین ایک کھڑکی ہو گی جس سے جنت کی خوشبوئین اُسکے دماغ کو منور کرین گی اور وہ قیامت تک خوش وخرم رہیگا اور انبیا مرسلین کے ساتھ اُسکا حشر ہوگا اور اُسکے سات ہزار آدمیون کی شفاعت کریگا جو سزاوار جہنم ہونگے اور بغیر حساب وکتاب داخل جنت کیا جائیگا اور اُس کو بہشت مین زبرجد کے ستر ہزار محل ملینگے اور جبرئیل علیہ السلام ایکہزار فرشتون کے ساتھ نازل ہو کر اُس کو پروردگار عالم کا سلام پہنچائینگے اور خوشخبری دینگے اور اُس کو آسمانی ترقی حاصل ہو گی۔

تنبیہ ابو اللیث مین ہے جو شخص ہمیشہ پانچ وقت کی نمازین با جماعت پڑھتا رہے اللہ تعالےٰ اُسکو پانچ باتین عنایت فرمائیگا (۱) تنگدستی اُسکی دور کریگا (۲) عذاب قبر سے اُسے محفوظ رکھیگا (۳) قیامت کے دن اُسکا نامہ اعمال اُسکے داہنے ہاتھ مین دیا جائیگا (۴) پل صراط سے تیز اُڑنیوالے پرندہ کیطرح گذر جائے (۵) جنت مین بلاحساب کتاب داخل ہوگا اور جو شخص پنجوقتہ نماز باجماعت مین سستی کرے اللہ تعالیٰ اُسکو بارہ عذابون مین مبتلا کریگا۔ تین عذاب دنیا مین۔ تین مرنے کے وقت۔ تین قبر مین اور تین قیامت کے دن دنیاوی تین عذاب یہ ہین (۱) اُسکی کمائی سے برکت اُٹھ جائیگی (۲) اُسکے چہرہ سے نیکی اور صلاح کی نشانی مٹجائے گی (۳) لوگون کے دلون مین اُسکی طرف سے نفرت اور عداوت پیدا ہو گی اور مرنے کے وقت تین عذاب یہ ہین (۱) جانکنی کے وقت بھوکا ہوگا (۲) پیاسا ہوگا (۳) جانکنی مین سخت تکلیف ہو گی۔ قبر کے تین عذاب

ہین (۱) منکر نکیر کا سوال سختی سے ہوگا (۲) قبر مین تاریکی ہوگی۔ (۳) قبر مین تنگی ہوگی اور قیامت کے تین عذاب یہ ہین (۱) بروقت حساب اُسپر سختی کیجائے گی (۲) خدا کا اُسپر نہایت غضب ہوگا (۳) عذاب جہنم اُسپر شدت سے ہوگا

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایک روز حضرت جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور کہنے لگے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مرد مومن کے دلمین جبکہ جماعت اور مسجد کی محبت ہوگی تو وہ مرنے سے پہلے دنیا ہی مین جنت کی نہر دنکے پانی سے سیراب ہوگا اور وہان کے میوہ جات سے لطف اُٹھائیگا اور اپنے اہل خاندان سے سو آدمیون کی شفاعت کریگا یا رسول اللہ جس شخص نے فجر کی نماز با جماعت ادا کی اور تکبیر اولیٰ مین شریک ہوا تو یہ ایک نیکی گویا انبیاء سابقین مین سے ایک نبی کے ہزار غزوہ وجہاد کے برابر ہے۔ جب مرد مومن نماز فجر با جماعت ادا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسکے لئے ہر رکعت کے عوض بارہ صدیقون کا ثواب درج نامۂ اعمال فرماتا ہے اگر یہ شخص ظہر کے وقت تک انتقال کرجائے تو دنیا سے شہید اُٹھیگا اور جب ظہر کی نماز با جماعت ادا کرے تو اللہ تعالیٰ ہر رکعت کے عوض مین دس صدیقون اور بارہ شہیدون کا ثواب اُسکے نامۂ اعمال مین درج فرمائے اگر یہ شخص عصر کے وقت مرجائے تو شہادت کا رتبہ پائے اور جب عصر کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کرے تو ہر رکعت کے بدلے پرہیزگارون کا ثواب اور بارہ حاجیون اور عمرہ کرنیوالونکا اجر اُسکو ملے۔ اگر یہ شخص بوقت مغرب تک مرجائے تو شہید ہوگا اور جب نماز مغرب جماعت کے ساتھ پڑھے تو اللہ تعالیٰ ہر رکعت کے بدلے اہل خشوع کا ثواب دربارہ مقرب فرشتون کا اجر اُسے عنایت فرمائے اگر یہ شخص وقت عشا تک مرجائے تو شہید ہوگا اور جب نماز عشا جماعت کے ساتھ پڑھے تو اللہ تعالےٰ ہر رکعت کے بدلے سالکین کا ثواب اور بارہ علمائے باعمل صاحب ورع کا اجر اُسے بخشے گا۔ اگر یہ شخص اُس رات مرجائے تو شہید ہوگا اور جب نماز وتر خواہ نماز عشا کے ساتھ ملاکر یا رات کے پچھلے حصے مین خواب شیرین سے بیدار ہوکر ادا کرے تو اللہ تعالیٰ ہر رکعت کے بدلے مین سو غلام آزاد کرنیکا ثواب اور سو حج بیت اللہ کا اجر اُسے مرحمت فرمائیگا اور پھر اسقدر ثواب ملیگا کہ گویا اُسنے سو راتین رات بھر عبادت الٰہی مین جاگ کر بسر کی ہین۔ اگر صبح تک یہ شخص مرجائیگا تو شہید ہوگا اور جب آدھی رات تہجد کی بارہ رکعتین چھ سلام کے ساتھ ادا کرے تو اللہ تعالےٰ اُسکو قیامت کے دن قبر سے صابرین کے زمرہ مین اُٹھائیگا۔ اور اُسکے حساب مین تخفیف ہوگی۔

تنبیہ الرجال مین ہے جو شخص ہمیشہ نماز با جماعت ادا کرتا رہیگا تو اللہ تعالیٰ اُس کو پانچ فضیلتین عنایت فرمائیگا (۱) فشار قبر کی اذیت سے وہ محفوظ رہیگا (۲) قبر مین جنت کی ہوائین اور وہاں کی خوشبو مین اُسکے دماغ

تر و تازہ کرین گی (۴) قیامت کے دن اُسکے حساب و کتاب مین آسانی ہوگی (۴) پل صراط سے بجلی کی طرح گذر جائیگا (۵) جنت کی شراب طہور اُسے پلائی جائے گی۔

تنبیہ الغافلین مین ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ تم اپنے بھائیون کو مسجد مین نماز باجماعت کے وقت تلاش کرو اور اُنکا خیال رکھو۔ اگر جماعت مین اُنھین نہ پاؤ تو دیکھو کہ اگر وہ بیمار ہین تو اُن کی عیادت کیلئے جاؤ اور اگر تندرست ہین تو عتاب اور ملامت کرو اور ترک جماعت پر سرزنش کرنا گویا اپنے بھائی کی خیر خواہی ہے اُمین سستی نکرنا چاہئیے کیونکہ اگلے لوگ ترک جماعت پر ملامت کرنے مین بہت مبالغہ فرماتے تھے حتی کہ بعض حضرات اگر کسی جنازہ کے ساتھ ہوتے تھے تو حکم دیتے تھے کہ جنازہ کو اُس شخص کے مکان کیطرف سے لیچلین جو نماز باجماعت کی شرکت کیلئے مسجد مین نہین آتا تھا اور اس فعل سے اشارہ یہ ہوتا تھا کہ جسطرح جنازہ ایک مردہ لاش ہے اسیطرح وہ شخص بھی مردہ ہے جو نماز کو ترک کرے یا جماعت مین شریک ہونے سے پیچھے رہے گویا مومن کی زندگی نماز اور جماعت ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے ابوہریرہؓ جماعت کے ساتھ نشست و برخاست رکھو کیونکہ جو شخص جماعت کا ہم صحبت رہیگا وہ کبھی نقصان اور خسارہ نہ پائے گا اے ابوہریرہؓ اگر تم یہ چاہتے ہو کہ تمھارے ہاتھ پاؤن ہر قسم کی خلاف حرکتون سے محفوظ رہین تو جماعت کو نچھوڑنا کیونکہ جو شخص جماعت کی پابندی کرتا ہے اُسکو اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت مین ہر قسم کی نعمتین عنایت فرماتا ہے۔ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے ایک پرہیزگار امام کے پیچھے نماز پڑھی گویا اُسنے انبیاء بنی اسرائیل مین سے ایک نبی کے پیچھے نماز ادا کی۔ اور جس شخص نے ایک عالم باعمل کی امامت مین نماز ادا کی گویا اُسنے میری اقتدا مین نماز پڑھی۔ حدیث صحیح مین وارد ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جماعت سنت مؤکدہ ہے اُس سے وہی شخص دور رہیگا جو منافق ہوگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز فجر باجماعت پڑھے تو اللہ تعالیٰ اُسکے فجر سے لیکر ظہر تک کے گناہ معاف فرما دیگا اور اگر نماز عصر باجماعت پڑھے تو اسرقت تک کے گناہ بخشے جائینگے اور اگر نماز مغرب جماعت کے ساتھ تو عصر و مغرب کے درمیان جو کچھ خطائین سرزد ہوئین بخش دیجائینگی اور اگر عشا کی نماز باجماعت پڑھے تو اُسوقت تک کے سب گناہ معاف ہونگے اور اگر نماز صبح باجماعت پڑھے تو رات بھر کے گناہ بخش دیے جائینگے۔ چنانچہ اس آیہ شریفہ کا یہی مطلب ہے اِنَّ الْحَسَنَاتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ یعنی نیکیان تمام برائیون کو زائل کردیتی ہین۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

میرے پاس حضرت جبرئیل علیہ السلام نماز ظہر کے بعد ستر ہزار فرشتوں کے ساتھ آئے اور کہا کہ آپ کیلئے دو تحفے لایا ہوں میں نے پوچھا وہ کیا ہیں جواب دیا کہ پہلا ہدیہ نماز پنجگانہ اپنے وقت پر جماعت کے ساتھ ادا کرنا میں نے پوچھا کہ اس میں میرے اور میری اُمت کے لئے کیا ثواب ہے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب دو آدمی جماعت کے ساتھ نماز پڑھیں اور تکبیر اولیٰ پائیں تو اللہ تعالیٰ ہر ایک کے لئے ہر رکعت کے عوض میں ڈیڑھ سو نمازوں کا ثواب مقرر فرماتا ہے اور جب تین آدمی مل کر باجماعت نماز پڑھیں تو ہر ایک کے لئے ہر رکعت کے بدلے میں تین سو نمازوں کا ثواب درج اعمال فرماتا ہے اور اگر چار ہوں تو ہر رکعت کے عوض چھ سو نمازوں کا ثواب اور اگر پانچ ہوں تو ہر ایک کیلئے ہر رکعت کے بدلے دو ہزار دو سو نمازوں کا ثواب اور اگر چھ ہوں تو ہر ایک کیلئے ہر رکعت کے بدلے چار لاکھ آٹھ سو نمازوں کا ثواب اور اگر سات ہوں تو ہر ایک کو ہر رکعت کے بدلے سترہ لاکھ نمازوں کا ثواب اور اگر آٹھ ہوں تو ہر ایک کو ہر رکعت کے بدلے انتیس لاکھ نمازوں کا ثواب اور اگر نو ہوں تو ہر ایک کو ہر رکعت کے بدلے تیس کروڑ آٹھ لاکھ نمازوں کا ثواب اور اگر دس ہوں تو ہر ایک کو ہر رکعت کے بدلے سات کروڑ چھ لاکھ آٹھ سو نمازوں کا ثواب اور اس سے بھی دو چند وسہ چند عطا فرمائیگا اور دس سے زیادہ ہوں تو ہر ایک کو اسقدر ثواب ملیگا کہ اگر آسمان وزمین کے تمام دریا روشنائی بنیں اور دنیا کے تمام درخت قلم بنیں اور فرشتے اور انسان سب کے سب لکھنے میں مشغول ہوں اور زمین و آسمان اور تمام درختوں کے پتے کاغذ بنیں تو ایک رکعت کا ثواب بھی نہیں لکھ سکتے۔ یہ ایک ہدیہ تھا دوسرا ہدیہ نماز وتر ہے۔ جسکی فضیلت انشاء اللہ تعالیٰ شرح مصابیح کے حوالے سے بعد کو مذکور ہوگی۔

(باب ۳) تارک نماز کا کفر اور نماز میں سستی کرنیکی مذمت وتنبیہ

علمائے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اور بعد کے علماء امت اس امر میں اختلاف رکھتے ہیں کہ آیا بلا عذر نماز کو ترک کرنیوالا کافر ہے یا نہیں اس سے پیشتر مذکور شدہ حدیثوں میں اکثر گذر چکا ہے جس سے صراحتاً تارک نماز کا کافر و مشرک ہونا اور ملت اسلامیہ سے خارج ہوجانا معلوم ہوتا ہے۔ چنانچہ احادیث میں صاف طور سے یہ الفاظ وارد ہوئے ہیں کہ تارک نماز سے اللہ کا ذمہ اور رسول کا ذمہ اُٹھا ہوا ہے اور اُسکے تمام اعمال اکارت ہیں اور وہ بے دین ہے۔ ایمان سے خارج ہے اسی قسم کے سخت الفاظ سے حدیثوں میں تارک نماز کو یاد کیا گیا ہے اور ان احادیث کے ظاہری الفاظ کو صحابہ کرام اور تابعین اور دیگر علماء امت کی ایک جماعت نے اختیار فرمایا ہے چنانچہ انکا قول ہے کہ جس شخص نے جان بوجھکر قصداً نماز کو ترک کیا حتی کہ اُسکا پورا وقت نکل گیا تو وہ کافر اور

واجب القتل ہے۔ صحابہ کرام میں سے حضرت عمر فاروق عبدالرحمٰن ابن عوف معاذ بن جبل ابوہریرہ عبداللہ ابن مسعود عبداللہ ابن عباس۔ جابر ابن عبداللہ اور ابوالدرداء رضی اللہ عنہم کا یہی مذہب ہے۔ دیگر علماء و ائمہ جو تارک نماز کے کفر کا فتویٰ دیتے ہیں ائمین سے بعض حضرات کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔ احمد ابن حنبل اسحاق ابن راہویہ عبداللہ ابن مبارک ابراہیم نخعی حاکم۔ ایوب سختیانی ابن عیینہ۔ ابوداؤد طیالسی۔ ابوبکر ابن ابی شیبہ طبرانی احمد رحمۃ اللہ علیہم یہ تمام ائمہ کبار اور انکے سوا دیگر بہت سے علمائے مستند تارک نماز کے کفر کے قائل ہیں اور اسکا خون مباح اور جائز بتاتے ہیں۔ ابن جندب نے کہا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کبار کی جماعت سے منقول ہے کہ جس شخص نے قصداً ایک بھی نماز فرض ترک کی یہانتک کہ اسکا وقت نکل گیا تو وہ شخص کافر و مرتد ہے۔ اس مسئلے کے متعلق جہانتک ہمیں معلوم ہے ان صحابہ کرام میں باہم کوئی خلاف نہیں۔

فتاوائے تاتارخانیہ میں ہے کہ جس شخص نے نماز ترک کی اور اُس نماز کے قضا کرنیکی نیت نہیں رکھتا اور عذاب الٰہی سے نہیں ڈرتا وہ شخص کافر ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص قصداً نماز ترک کرے اللہ تعالیٰ اسکو تین بلاؤں میں مبتلا فرماتا ہے (۱) اُسکے چہرہ کا نور اٹھ جاتا ہے (۲) مرنے کے وقت اسکی زبان لڑکھڑا جائیگی (۳) بغیر کلمہ شہادت زبان پر آئے اُسکا خاتمہ ہوگا لہذا بغیر ایمان کے مریگا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے نماز کو بغیر عذر کے ترک کیا وہ دوزخ میں اسّی حقب تک رہیگا۔ ایک حقبہ اسّی برس کا ہوتا ہے اور وہ ایک برس اسّی مہینہ کا اور وہ ایک مہینہ اسّی دن کا اور وہ ایک دن اسّی گھنٹہ کا اور وہ ایک گھنٹہ دنیا کے اسّی ہزار برس کے برابر ہوگا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز ظہر ترک کریگا اُسکے قلب میں نور نہ ہوگا۔ اور جو شخص فجر نہ پڑھیگا اُسکے رزق میں برکت نہوگی اور جو شخص نماز عصر چھوڑ دیگا اُسکے اعضا کی قوت جاتی رہیگی اور جو شخص نماز مغرب سے غفلت کریگا اُسکے کھانے میں لذت نہ رہیگی اور جو شخص نماز عشاء ادا نہ کریگا دنیا و آخرت میں ایمان نہ نصیب ہوگا۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں وارد ہے کہ جس شخص نے نماز کا کوئی وقت اپنی غفلت سے ترک کیا گویا اُسنے اپنے آپ کو بغیر چھری کے ذبح کر ڈالا اور جس نے دو وقت کی نماز سے غفلت کی وہ گویا رحمت الٰہی سے بہت دور ہو گیا اور جس نے تین وقت کی نماز نہ پڑھی گویا اُسنے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ

کی روح مبارک کو قبر پاک مین تکلیف دی اور جس نے چار وقت کی نماز چھوڑی اُسنے گویا تمام آسمانی کتابون کا انکار کیا اور جسنے پانچون وقت کی نماز کا خیال نہ کیا تو اللہ تعالیٰ اُسکو نہایت غیظ و غضب سے ندا کرتا ہے کہ او نافرمان باغی مین تجھ سے بیزار ہون اور تو مجھ سے الگ ہے پس میرے آسمان اور زمین سے نکلجا اور میرے سوا کوئی اور اپنا خدا ڈھونڈھ لے ایسا شخص دنیا سے بغیر توبہ مرتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ شہرون کے ہر گلی کوچے مین خدا کا ہر ایک فرشتہ ہر روز یہ کہتا ہے کہ الحمد للہ کہ مجھے خدا نے فرشتہ بنایا بیل نہین بنایا بیل کہتا ہے الحمد للہ مجھے خدا نے بیل پیدا کیا اونٹ نہین بنایا۔ اونٹ کہتا ہے الحمد للہ مجھے خدا نے اونٹ پیدا کیا شیر نہین بنایا شیر کہتا ہے الحمد للہ مجھے خدا نے شیر پیدا کیا گدھا نہین بنایا۔ گدھا کہتا ہے الحمد للہ مجھے خدا نے گدھا بنایا کتا نہین بنایا۔ کتا کہتا ہے الحمد للہ مجھے خدا نے کتا بنایا سور نہین پیدا کیا سور کہتا ہے الحمد للہ مجھے خدا نے سور بنایا اور انسان تارک نماز نہین بنایا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین کہ نماز ترک کرنیوالا میری اُمت سے نہین وہ جنت سے محروم ہے اُسکی اولاد فاسق ہے اُسکا مال حرام ہے اُسکی غذا حرام ہے اُسکا لباس حرام ہے اور اُسکا کھانا پینا حرام ہے اور اُسکے پاس بیٹھنا حرام ہے اُسکی بلصورت دیکھنا حرام ہے اُسکو سلام کرنا حرام ہے۔

حدیث شریف مین ہے کہ ہر شے کے لئے ایک ستون اور سہارا ہوتا ہے اور دین کا ستون علم فقہ ہے اور ہر شے کے لئے ایک آفت ہے اور دین کی آفت ترک نماز ہے۔

(کہتے ہین کہ اگلے وقت مین شیطان لوگون کو نظر آیا کرتا تھا ایکبار ایک بزرگ نے اُس سے سوال کیا کہ اے (ابومرہ) مجھے کیا کرنا چاہیئے جس سے مین بھی تجھ ایسا ہو جاؤن شیطان نے کہا اے شخص افسوس ہے تجھپر آجتک کسی نے مجھسے ایسی خواہش نہین کی تو کیون ایسا چاہتا ہے اُن بزرگ نے جواب دیا کہ یہ شیوہ مجھے پسند ہے شیطان نے کہا جبکہ تو یہ چاہتا ہے کہ مجھ ایسا ہو جائے تو نماز پڑھنے مین سستی اختیار کر اور جھوٹی سچی قسم کھانے مین پرواہ نہ کر اُن بزرگ نے یہ سُنکر کہا کہ مین آج سے عہد کرتا ہون کبھی نماز نہ ترک کرونگا اور نہ مدت العمر قسم کھاؤنگا شیطان کہنے لگا واللہ اس طرح کا دھوکا دیکر مجھسے تعلیم کسی نے نہین لی۔)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا کہ میرے جی مین آتا ہے کہ ایکدن اپنی جگہ کسی دوسرے شخص کو امامت کا حکم دون۔ پھر دو مضبوط نوجوان آدمیون کے سر پر لکڑیون کا گٹھا رکھوں اور اُن لوگون کے گھرون پر جاؤن جو اذان کی آواز سنتے ہین مگر نماز پڑھنے کے لیے مسجد مین

نہین آتے اُنکے گھر مین آگ لگاکر خاک سیاہ کر دون۔
حضرت امام محمد ابن سیرین فرماتے ہین کہ اگر مجھے اختیار دیا جائے کہ جنت لیلون یا دو رکعت نماز ادا کرون تو مین بجائے جنت کے دو رکعت نماز اختیار کرونگا کیونکہ اُن دو رکعتو مین اللہ تعالیٰ کی خوشنودی ہے اور جنت مین میرے نفس کی خوشی پس ہر بندہ مومن کا فرض ہے کہ پنجوقتہ نماز مین سستی اور کسل کو راہ نہ دے۔
مجالس الابرار مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے جس شخص نے نماز سے غفلت کی یہانتک کہ اُسکا وقت جاتا رہا پھر دوسرے وقت قضا نماز پڑھی اُس شخص کو دوزخ مین کئی حقبہ تک عذاب ہوگا۔ ایک حقبہ اسی برس کا اور ہر برس تین سو ساٹھ دن کا اور ہر ایک دن دنیا کے ہزار سال کے برابر ہوگا۔ شریعت مین وقت سے نماز کو تاخیر کرنے کیلئے بجز چھ حالتون کے کوئی عذر قابل قبول نہین وہ چھ عذر یہ ہین (۱) بھول جانا (۲) سو رہنا (۳) بیہوش ہونا (۴) دیوانگی (۵) حیض (۶) نفاس یعنی بچہ جننے کے بعد جبتک خون جاری رہے ان چھ عذرونکے سوا کسی حالتین نماز کا اپنے وقت پر نہ پڑھنا جائز نہین حتیٰ کہ ذخیرہ مین لکھا ہے کہ عورت کے جب بچہ پیدا ہونے لگے اور بچہ کا سر نمودار ہو اُسی کے ساتھ وقت نماز کے فوت ہوجانیکا اندیشہ ہو تو ایسی حالت مین بھی اگر عورت وضو کرنے پر قادر ہو تو وضو کرے ورنہ تیمم کرے اور بچے کے سر کو کسی ہانڈی یا اور محفوظ چیز مین رکھکر بیٹھے بیٹھے اگر ممکن ہو تو رکوع وسجدے کے ساتھ نماز ادا کرے ورنہ رکوع وسجدے کا اشارہ کردے۔ مطلب یہ ہے کہ وہ اپنی طاقت کے مطابق نماز پڑھے اور ترک نکرے کیونکہ نماز اُسوقت تک اُسکے ذمہ سے ساقط نہین ہوسکتی جبتک خون نفاس نہین آیا اور یہ اُسیوقت ہوگا جبکہ بچہ کا اکثر حصہ باہر آئے اور خون جاری ہو۔ اسیطرح مسئلہ ہے کہ جو شخص دریا مین کشتی کے ٹوٹنے سے کسی تختہ پر بہتا چلا جارہا ہو اور اُس حالت مین وقت نماز کے گذرجانیکا خوف ہو تو اپنے اعضائے وضو کو پانی مین وضو کی نیت کرکے داخل کرے پھر اشارہ سے نماز پڑھ لے اور ترک نکرے اسیطرح جس شخص کے دونون ہاتھ شل وزخمی وبے حرکت ہوگئے ہون اور اُسے کوئی ایسا آدمی نہ ملے جو وضو کرائے تو ایسی حالتین اُسپر واجب ہے کہ تیمم کرے اپنے چہرہ اور دونون ہاتھون کو کسی دیوار پر تیمم کی نیت سے رگڑے اور نماز پڑھے نہ ترک نماز جائز ہے اور نہ وقت سے تاخیر کردینا روا ہے۔ جو لوگ نماز سے غافل ہین اور خدا کے سامنے سجدہ کرنے سے بیخبر ہین اُنکو ان مسائل پر غور کرنا چاہیے جنکو فقہائے اُمت نے بیان فرمایا ہے کہ نماز کو اُسکے وقت سے پیچھے ہٹادینے کےلئے بھی کوئی عذر بیکار آمد نہین چہ جائیکہ نماز کو ترک کردینا بجز فسق وفجور کے اور کیا عذر ہوسکتا ہے۔

حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نماز جماعت ترک کرنیوالا ملعون ہے۔ توریت۔ انجیل۔ زبور۔ اور قرآن مجید مین اُسپر لعنت کیگئی ہے۔ جماعت کو ترک کرنیوالا زمین پر چلتاہے اور زمین اُسپر لعنت کرتی ہے۔ حتی کہ ساتون آسمانون اور عرش الٰہی سے اُسپر لعنت برستی ہے۔

باب ۴۔ تکبیر اولیٰ کی فضیلت اور ارکان نماز پوری طرح ادا کرنیکا ثواب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نماز جماعت کی تکبیر اولیٰ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے جس شخص نے تکبیر اولیٰ امام کے ساتھ پالی وہ اس سے زیادہ افضل ہے کہ بیت اللہ مین جاکر ہزار اونٹ خیرات کیے جائین۔ حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے پاس نماز فجر کے بعد حضرت جبرئیل علیہ السلام ستر ہزار فرشتون کے ساتھ آئے اور کہا یارسول اللہ تکبیر اولیٰ مین امام کے ساتھ شامل ہونا بندہ مومن کے لیے ستر حج اور عمرہ سے بہتر ہے۔ امام کیساتھ رکوع مین شریک ہونا بندہ مومن کے لیے اس سے بہتر ہے کہ لاکھ دینار فقراو مساکین پر خیرات کرے اور ایک سجدہ جو امام کے ساتھ ادا کیا جائے وہ مرد مومن کے لیے سو غلام آزاد کرنے سے افضل ہے اہلسنت وجماعت مین سے جو لوگ پابند نماز جماعت ہوجاتے ہین اُنپر سے عذاب قبر اُٹھا لیا جاتا ہے اور اُنکی قبر گویا بہشت کے باغون مین سے ایک باغ ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ اُنپر خیر وبرکات کے دروازے کھولدیتا ہے اور اُنکی قبرونکی جانب بہشت کے دروازون مین سے دو دروازے کھلجاتے ہین اور اُنکی قبرون کی زیارت کے لیے ہر روز ساٹھ ہزار فرشتے آتے ہین اور ہر ایک فرشتہ اُنکے لیے نماز استغفار کا ہدیہ لاتا ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رض سے منقول ہے کہ وہ فرماتے ہین جو شخص ختم قرآن کرتا ہے اُسکو ہر ایک حرف قرآن کے بدلے جنت مین ایک محل ملیگا۔ اگر خدا مجھے توفیق دے کہ مین ہزار قرآن ختم کرون اور پھر مجھے اسقدر ختم قرآن کا کوئی ثواب نہ ملے تو مجھے اتنا رنج نہ ہوگا جتنا امام کے ساتھ نماز جماعت کی تکبیر اولیٰ کے فوت ہوجانیکا صدمہ ہوتا ہے۔

حضرت عمرفاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ فرماتے ہین کہ جو شخص خدا کی راہ مین کسی ننگے کو کپڑے پہنائے خواہ وہ کپڑے پھٹے پُرانے ہی کیون نہ ہون اور کپڑے پانیوالا اُن کپڑون سے نماز پڑھے اور طلب علم مین مشغول ہو تو اُس کپڑا دینے والے کو اللہ تعالیٰ بارہ ہزار ریشمی جوڑے عطا فرمائیگا جو ہر قسم کے ہونگے اُنھین سے اُسکا جسم نورانی جھلکے گا۔ اگر اللہ تعالیٰ مجھے توفیق عطا کرے کہ مین اپنے نئے پُرانے تمام کپڑے راہ خدا مین دنیا بھر کے یتیمون اور مسکینون کو دیدون اور میرے پاس کچھ زر نقد نہ رہے پھر اس تمام خیرات کا مجھے کچھ ثواب نہ ملے

اسکا مجھے اتنا رنج نہ ہوگا جتنا کہ نماز جماعت مین امام کے ساتھ تکبیر اولی کے فوت ہوجانے کا ہوگا۔
حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جو شخص طالب علم کو راہِ خدا مین ایک درہم دے اُسکے مقابل مین اللہ تعالی اُسکو نو لاکھ دینار دنیا مین دیگا اور اگر دنیا مین اس قدر نہ ملا تو اُسکے مطابق آخرت مین اُسکا درجہ بلند فرمائیگا۔ اگر اللہ تعالی مجھے توفیق بخشے کہ مین اپنا سارا مال نقراء و مساکین پر خیرات کر دون اور میرے پاس ایک حبہ باقی نہ رہے پھر اس خیرات کا ثواب نہ ملے تو مجھے کچھ غم نہ ہوگا۔ البتہ اگر نماز جماعت مین امام کے ساتھ تکبیر اولی نپاؤن تو اُسکے ثواب کا اُس سے کہین زیادہ رنج ہوگا۔
حضرت علی کرم اللہ وجہہ روایت کرتے ہین کہ جناب سالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص جہاد کرے اور راہ خدا مین ایک کافر کو قتل کرے تو اللہ تعالی اُسکے جسم کے بالونکے شمار کے مطابق بہشت مین اُسکے لئے محل تیار فرمائیگا۔ اگر اللہ تعالے مجھ کو اسقدر قوت اور قدرت عنایت فرمائے کہ بغیر کسی قسم کی مجبوری کے تمام کفار کو قتل کر ڈالون اور پھر مجھے اس جہاد کا ثواب نہ ملے تو یہ ثواب جاتے رہنے کا مجھے اتنا صدمہ نہ ہوگا جسقدر نماز جماعت کی تکبیر اولی کا ثواب فوت ہوجانے سے ملال ہوگا۔
(فتاوی سعودی مین ہے کہ حضرت امام حسن بصری رضی اللہ عنہ ایک روز صبح کے وقت سو رہے تھے شیطان نے آکر انھین بیدار کیا اور کہا اے حسن اُٹھکر نماز کو جاؤ ایسا نہ ہو کہ تکبیر اولی فوت ہوجائے اور تمھین رنج ہو۔ حضرت امام حسن بصری نے فرمایا اے ابلیس اسوقت مجھے بیدار کرنیسے تیرا اصل مطلب کیا ہے کیونکہ تیری خوشی تو اسی مین تھی کہ تکبیر اولی اور نماز مجھسے فوت ہوجاتی۔ شیطان نے جواب دیا کہ اے حسن سنو تمھاری عمر بھر مین تمسے ایکبار تکبیر اولی فوت ہوگئی تھی جسکا تمکو بے انتہا صدمہ ہوا تھا اور دو مہینے تک تمنے اپنے نفس کو پیٹ بھر کر غذا نہین دی تھی جسکی وجہ سے تم کو دس ہزار تکبیر اولی کا ثواب ملگیا لہذا اب بھی مین ڈرتا ہون کہ اگر تمنے تکبیر اولی نپائی اور اسیطرح تم کو صدمہ ہوا تو اسیقدر ثواب ملیگا پس تمھارے اسوقت بیدار کرنے سے میرا مدعا یہ ہے کہ تم اس قدر ثواب عظیم سے محروم رہو)
احادیث مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ تین وقتون مین زمین و آسمان رو رہے ہین عرش و کرسی لرزتے ہین۔ لوح و قلم مین زلزلہ آجاتا ہے (۱) جسوقت یتیم روتا ہے (۲) جبکہ زنا کرنیوالا غسل کرتا ہے (۳) جب مرد مومن سے جماعت کی تکبیر اولی فوت ہوجاتی ہے۔ آسمان عرض کرتے ہین کہ خداوندا اگر تو حکم دے تو ہم ان لوگو نپر گر پڑین۔ زمین کہتی ہے کہ اے پروردگار اگر تیرا فرمان ہو تو مین اسی وقت پھٹ جاؤن

اور یہ لوگ مجھ میں سما جائیں یہانتک کہ اسفل السافلین سے جہنم میں پہنچیں۔ ارشاد باری ہوتا ہے کہ اے آسمان و زمین تم صبر کرو کیونکہ یہ میرے بندے ہیں کیا عجب کہ یہ اپنے گناہوں سے معافی مانگیں استغفار کریں تو میں اُنکے ساتھ رحمت سے پیش آؤں۔

سماوات کبریٰ میں ہے کہ جب کوئی مسلمان امام کے ساتھ تکبیر اولیٰ میں شریک ہو کر نماز سے فراغت پاتا ہے تو یہی تکبیر اولیٰ آسمان پر جا کر عرش الٰہی کے نیچے عجز و نیاز کے ساتھ کھڑی ہو جاتی ہے فرشتے پوچھتے ہیں لے فلان تو کون ہے کہ تیرا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتا ہے اور ایسے بلند مقام پر تیرا گذر ہے وہ کہتی ہے کہ میں فلاں مرد مومن کی تکبیر اولیٰ ہوں جو مسجد میں داخل ہوا اور امام کے ساتھ پوری نماز پڑھی اور میرا ثواب پایا۔ پس اے خدا کے مقرب فرشتو اب مجھے قریب کر دو تاکہ میں درجۂ اجابت کو پہونچوں اور خدائے پاک کی بارگاہ میں اس مرد مومن کیلئے دعائے مغفرت کروں اور تم سب ملکر آمین کہو فرشتے کہتے ہیں مرحبا پھر سب جمع ہو کر اُس نمازی کے لئے خدا سے مغفرت مانگتے ہیں جناب باری سے ارشاد ہوتا ہے کہ اے میری برگزیدہ مخلوق اُس میرے بندۂ نمازی کی زبان پر جب تکبیر اولیٰ گذری تھی تو پورا لفظ بھی وہ کہنے نہ پایا تھا کہ میں اُسکو اپنی رحمت سے بخش چکا اور اُسکے گناہ معاف کر دیئے۔

حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا کہ مجھے اور میری اُمت کو تکبیر اولیٰ میں کیا ثواب ملتا ہے اُنھوں نے کہا یا رسول اللہ جب بندۂ مومن مسجد میں نماز کے وقت سے کچھ پیشتر پہونچتا ہے پھر امام کے ساتھ جماعت کی تکبیر اولیٰ پڑھتا ہے اگر وہ جماعت دو ہی آدمیوں کی ہے تو ہر ایک کیلئے ہر رکعت کے بدلے ستر نمازوں کا اجر ملیگا اور اگر تین آدمیوں کی جماعت ہو تو ہر ایک کو دو سو نمازوں کا ثواب اور اگر چار ہوں تو ہر ایک کو پانچسو نمازوں کا ثواب اسیطرح دس آدمیوں کی جماعت تک فرشتے ثواب لکھتے رہتے ہیں اور جب دس سے زیادہ کی جماعت ہو تو ہر ایک کو اسقدر ثواب ملیگا کہ فرشتے اُسکے لکھنے سے عاجز ہیں منقول ہے کہ جب بندۂ مومن نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے اور تکبیر اولیٰ کہتا ہے اور لفظ اللہ اکبر زبان سے نکالتا ہے جسکے معنی یہ ہیں کہ تمام چیزیں اللہ تعالیٰ کے عظمت و جلال کے سامنے پست ہیں تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے میرے بندہ کا یقین ہے کہ میری عظمت ہر شے سے زیادہ ہے لہذا وہ تمام کائنات سے منھ موڑ کر میری طرف متوجہ ہوا۔ پھر جب تکبیر کے ساتھ دونوں ہاتھ کانوں تک لیجاتا ہے تو اُسکا مطلب یہ ہے کہ سوا ایک ذات پاک معبود حقیقی کے ہر چیز سے اُسنے ہاتھ اُٹھا لیا پھر کہتا ہے سُبحانک اللّھم و بحمدک اور تم اپنے

دلمین جانے ہوا اس قول کے یہ معنی ہین۔ یعنے اللہ کی ذات ہر شے اور تمام نقائص سے مبرا ہے۔ خداوندا ہر قسم کی حمد و ثنا تیری ہی ذات کیلئے مخصوص ہے کہ تو نے مجھے اسلام پر ہدایت کی اور نماز پڑھنے کی توفیق دی پھر کہتا ہے وَتَبَارَكَ اسْمُكَ یعنی الٰہی ہر قسم کی برکت تیرے نام مین ہے اور اُس چیز مین ہے جسپر تیرا نام لیا جائے پھر کہتا ہے وَتَعَالٰی جَدُّكَ یعنی خداوندا تیری قدرت اور عظمت نہایت بلند اور رفیع ہے۔ پھر کہتا ہے وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ یعنی اے پروردگار تیرے سوا نہ کوئی خالق ہے اور نہ کوئی رازق اور نہ پہلے تھا اور نہ تیجھے ہوگا پھر کہتا ہے اَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ یعنی اے پروردگار مین تجھ سے سوال کرتا ہون کہ تو مجھے شیطان مردود و ملعون کے فتنہ سے بچائے اور پناہ دے۔ امام حمزہؒ اور ابن عامرؒ اور نافعؒ کی روایت مین یہ الفاظ بھی منقول ہین اِنَّ اللهَ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ یعنی خدا میری دعا سنتا ہے اور میرے ضعف اور حاجتمندی کو جانتا ہے پھر کہتا ہے بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پس معنی بسم اللہ کے یہ ہین کہ اللہ تعالیٰ کی ذات پاک سب سے اول ہے کوئی اسپر مقدم نہین اور اُسی کی ذات سب سے آخر ہے کوئی اُسکے بعد نہین اَلرَّحْمٰنِ یعنی تمام مخلوق پر مہربان اور دنیا مین رزق دینے والا اَلرَّحِيْمِ یعنی اہل ایمان پر خصوصیت کے ساتھ قیامت کے دن رحم کرنیوالا۔ اسکے بعد سورۂ فاتحہ پڑھتا ہے جسکا مطلب یہ ہے کہ خدا کا شکر ہے اور اُسی کے لئے ہر قسم کی حمد و ثنا ہے جس نے اپنی رحمت سے مجھے اُس قوم مین نہین رکھا جن پر اُسکا قہر و غضب ہے یعنی یہود اور نہ اُن لوگون مین پیدا کیا جو گمراہ ہین یعنی نصاریٰ بلکہ اُسنے مجھے اپنے انبیاء پاک کے طریق پر چلنے کی توفیق عطا فرمائی۔

(باب ۵) ارکان نماز پورے طور پر ادا کرنے کی فضیلت نقصان نماز کی مذمت اور خضوع و خشوع کا ثواب

مسالک الاخبار مین حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ نماز بالکل بے حاصل ہے جسکے ادا کرنے مین نماز پڑھنے والا رکوع اور سجدہ کرتے وقت اپنی پشت برابر نہ کرے۔ حدیث شریف مین وارد ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب آدمی نماز کو عمدہ طور سے ادا کرتا اور اسکے رکوع اور سجود اور دیگر ارکان کو پورے طور پر بجا لاتا ہے تو نماز کہتی ہے کہ اے نماز کے پڑھنے والے خدا تیری نگاہبانی کرے جیسی تو نے میری حفاظت کی ہے۔ ایسی نماز آسمان کیطرف بلند ہوکر درگاہ الٰہی مین قبول ہوتی ہے اور جبکہ نماز اچھی طرح ادا نہین کیجاتی اور اُسکے رکوع اور سجود اور دیگر ارکان پورے طور پر بجا نہین

جاتے تو نماز کہتی ہے کہ اے نماز پڑھنے والے خدا اسیطرح تجھکو بھی ضائع کرے جسطرح تو نے مجھے ضائع و برباد کیا۔ ایسی نماز پھٹے پرانے کپڑے کیطرح لپیٹ کر نماز پڑھنے والے کے مُنھ پر مار دیجاتی ہے کسی بزرگ کا قول ہے کہ پورا اخلاص اور خشوع تین باتوں پر منحصر ہے (۱) نماز پڑھنے سے فقط خدا کی رضامندی اور خوشنودی مقصود ہو۔ مخلوق کی رضامندی مطلوب نہ ہو (۲) عبادت الٰہی کا بجالانا محض توفیق الٰہی سمجھا جائے (۳) نماز کو اُسکے پورے ارکان کے ساتھ عمدہ طور سے ادا کیا جائے اور اُسکی نگہبانی کیجائے تاکہ قیامت کے دن وہ نماز اپنے ساتھ نماز پڑھنے والے کو مقام فلاح و نجات مین لیجائے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک مین مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فرمایا ہے یعنی جو شخص عمل نیک لائیگا اُسکو دس گنا ثواب ملیگا جسکا یہ مطلب ہے کہ عبادت کو عمدہ طور سے بجالائیگا یہ نہین فرمایا کہ مَنْ عَمِلَ بِالْحَسَنَةِ یعنی جو شخص نیک کام کریگا جس کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ ثواب پانے مین فقط بظاہر نیک کام کر لینا ہی کافی ہے خواہ اُسکی شرطین پوری ہون یا نہون۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ انسان ساٹھ برس تک نماز پڑھتا رہتا ہے لیکن اُسکی کوئی نماز بارگاہ الٰہی مین مقبول نہین ہوتی جسکی وجہ یہ ہے کہ وہ شخص رکوع اور سجود کو پورے طور سے نہین ادا کرتا پس جو شخص یہ معلوم کرنا چاہے کہ اُسکی نماز درگاہ خدا مین قبول ہوئی یا نہین تو اُسکو اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد پر غور کرنا چاہیے کہ فرمایا ہے اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ یعنی نماز کی شان یہ ہے کہ نماز پڑھنے والے کو فحش باتون اور بُرے کامون سے باز رکھتی ہے پس اگر ایک شخص پنجوقتہ نماز ادا کرتا رہا اور باوجود اسکے اُس شخص کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اچھا نہین ہے بلکہ وہ ایک وبال مین مبتلا ہے اور نماز اُسکو بارگاہ خداوندی سے دور کرتی جاتی ہے تو یہ نماز دراصل نماز ہی نہین تھی۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن مسعود اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے کہ جس شخص کو اُسکی نماز اچھے کام کیطرف راغب نہ کرے اور بُری باتون سے باز نہ رکھے تو وہ ایسی نماز سے اسکے سوا کچھ نہین حاصل کرتا کہ درگاہ الٰہی سے دور ہوتا جاتا ہے۔

حضرت حسن اور قتادہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جس شخص کو اُسکی نماز بُرے کامون اور فحش باتون سے باز نہ رکھے وہ نماز اُسکے لیے وبال ہے کیونکہ جو شخص پانچون وقت کی نماز ادا کریگا اور اُسکی شرطین اور ارکان اور احکام اور سنتین اور دعائین پورے طور پر بجالائیگا خدا ایسے شخص کو ضرور فحش باتون اور گناہ کے کامون سے بچائے اور محفوظ رکھیگا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ انصار مین ایک نوجوان تھا جو پنجوقتہ نماز جماعت آنحضرت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ پڑھا کرتا تھا مگر اسکی کل حالت اچھی نہ تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس شخص کی نماز کبھی نہ کبھی ضرور اس شخص کو گناہونسے باز رکھے گی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ تھوڑے ہی دنوں میں اُس نے تمام بری باتوں سے توبہ کر لی اور اُس کی حالت اچھی ہوگئی۔

حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لوگو میں تمھیں بتادوں کہ آدمیوں میں سب سے بدتر چوری کرنیوالا کون ہے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ فرمایئے ارشاد ہوا کہ سب سے بدتر وہ چور ہے جو اپنی نماز میں سے کچھ حصہ چرا لیتا ہے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ نماز میں سے کیونکر چوری ہوتی ہے ارشاد فرمایا کہ اُسکے رکوع وسجود کو پوری طرح ادا نہیں کرتا پھر فرمایا کہ نماز ایک مقدار اور پیمانہ کی چیز ہے پس جو شخص اُس پیمانہ کے مطابق اُسے پوری طرح ادا کریگا پورا اجر پائیگا اور جو اس مقدار میں کمی کریگا تو سمجھ لو وہ چور ہے جسکے حق میں ارشاد خداوندی ہے کہ وَیْلٌ لِّلْمُطَفِّفِیْنَ یعنی ناپ اور تول میں کمی کرنیوالوں کے لئے افسوس اور عذاب ہے۔

حضرت عبادہ بن سامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ پانچ نمازیں ہیں جن کو اللہ تعالےٰ نے اپنے بندوں پر فرض فرمادیا ہے۔ جو شخص اُن نمازوں کو کامل طور پر ادا کرے اور اُن کو خفیف اور سبک جان کر اُنمیں کوئی نقصان لائے تو اللہ تعالیٰ پر اُس کی کوئی ذمہ داری نہیں خواہ اُسے بخش دے یا عذاب دے۔ شرح ہدایہ میں ہے کہ ایک اعرابی مسجد میں داخل ہوا اور دو رکعت نماز پڑھکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیخدمت میں حاضر ہو کر آپکو سلام کیا آپنے فرمایا تم جاکر دوبارہ نماز پڑھو کیونکہ یہ تمھاری نماز نہیں ہوئی وہ گیا اور پھر دو رکعت اُسی طرحسے پڑھکر آیا جسطرح پہلے پڑھی تھی۔ آپنے پھر ارشاد فرمایا کہ جاؤ اور دوبارہ نماز پڑھو کیونکہ یہ تمھاری نماز نہیں ہوئی اعرابی نے عرض کیا یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قسم اُس ذات پاک کی جس نے آپکو نبی برحق بناکر دنیا کی ہدایت کے لئے بھیجا ہے میں جیسی نماز پڑھ چکا ہوں اُس سے اچھی طرح پڑھنا نہیں جانتا آپ مجھے نماز کی تعلیم فرمایئے۔ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم نماز پڑھنے کیلئے کھڑے ہو تو پہلے تکبیر کہو یعنی اللہ اکبر کہکے ہاتھ باندھو پھر جو کچھ تمکو قرآن مجید میں سے یاد ہو وہ جسقدر ہو سکے پڑھو بعدازاں رکوع میں جاؤ اور نہایت اطمینان سے رکوع ادا کرو پھر سیدھے کھڑے ہو جاؤ اسکے بعد سجدہ میں جاؤ اور اطمینان سے سجدہ کرو بعدازاں سجدے سے اُٹھ کر بیٹھو جلدی نہ کرو یہ سب ارکان اطمینان کے ساتھ ادا ہونا چاہئیں اسیطرح پوری نماز ادا کرو۔ اس اعرابی کا نام خلاد ابن رافع تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں بہت سے ایسے لوگ ہیں جو نماز پڑھتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ کے یہاں اس نماز کا تہائی

اور چوتھائی یہانتک کہ دسوان حصہ بھی درجۂ قبولیت کو نہین پہونچتا۔ اس حدیث پاک کا یہ مطلب ہے کہ ایسی نماز اللہ تعالیٰ کے یہان نہین لکھی جاتی جو نماز پڑھنے والے کو گناہ اور بُری باتون سے نہ روکے۔ حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ آپنے فرمایا کہ جو شخص خلوص دل سے اللہ تعالیٰ کیطرف متوجہ ہو کر دو رکعت نماز ادا کرے وہ گناہون سے ایسا پاک ہوجاتا ہے کہ گویا آج ہی اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔ یہ جو کچھ نماز کی عظمت وشان ہے اس سب کا دارومدار اسی امر پر ہے کہ نماز مین پوری توجہ اللہ تعالیٰ کی طرف ہو اور اگر نماز پڑھنے والا اللہ عزوجل کیجانب متوجہ نہین اور اپنے دھیان کو ادھر ادھر بھٹکنے سے نہین روکتا اور نماز کے رکوع وسجود کو کامل طور پر ادا نہین کرتا اور نہ اُسکے دوسرے ارکان بجا لاتا ہے تو اُسکی مثال ایسی ہوگی جیسے کوئی شخص اپنے جرم وخطا کی معذرت کرنے کے لئے اپنے بادشاہ کے دربار مین حاضر ہو اور جب بادشاہ کے دربار مین پہونچکر سامنے قیام کرے اور بادشاہ اُسکی طرف متوجہ ہو تو یہ شخص بادشاہ کیجانب سے منھ پھیر کر داہنے بائین دیکھنے لگے ایسی حالت مین ضرور ہے کہ بادشاہ اُسکی کوئی بات نہ سُنیگا اور اُسکی حاجت پوری نہ کریگا۔ بادشاہ کا اُسکی طرف متوجہ ہونا اُسیقدر ہوگا جس قدر وہ خود بادشاہ کے حضور بادب حاضر ہو۔ یہی صورت نماز کی ہے کہ جب بندہ نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہو اور اُسکے ارکان کو پورے طور پر ادا نہ کرے تو وہ نماز بارگاہِ الٰہی مین قبول نہین کیجاتی کیونکہ ایسی ناقص نماز جب آسمان کیطرف بلند ہوتی ہے اور اپنا تاریک اثر لئے ہوئے وہانتک پہونچتی ہے تو اُسپر آسمان کے دروازے بند ہوجاتے ہین اور پرانے کپڑے کی طرح لپیٹ کر وہ نماز پڑھنے والے کے منھ پر ماردی جاتی ہے۔

نماز مین خضوع وخشوع کی فضیلت

منقول ہے کہ رابعہ بصریہ نماز پڑھتی تھین جب سجدہ کیا تو چٹائی کا ایک نوکدار تنکا آنکھ مین لگا جس سے آنکھ تباہ ہوگئی مگر آپکو کچھ خبر نہ ہوئی۔

حضرت یعقوب قاری ایک بار نماز پڑھ رہے تھے اتنے مین ایک گرہ کٹ چور آیا اور اُنکے اوپر سے چادر گھسیٹ کر لے بھاگا لوگون نے اُسے پکڑا اور کہا کہ یہ چادر ایک بزرگ کی ہے اُنکو فوراً واپس کردو کہین ایسا نہ ہو کہ وہ بد دعا کر بیٹھین اور ہم سب پر وبال آئے اُس شخص نے ڈر کے مارے پھر وہ چادر اڑھادی جب اُنھون نے نماز سے فراغت کی تو لوگون نے یہ واقعہ سنایا اور چور نے اپنی اس حرکت کی معافی مانگی آپنے جواب دیا

کہ مجھے بالکل خبر نہین کس نے میری چادر اتاری اور کس نے پھر مجھکو اُڑھادی ۔ بندگان خدا کی ایسی نماز ہوتی ہین پس جو شخص نماز مین اِدھر اُدھر اپنا خیال دوڑائے اُسکی نماز قابل اعتبار نہین ۔ حضرت مسلم بن یسار اپنے گھر والون سے کہا کرتے تھے کہ جب مین نماز مین مشغول ہون تو تم بے تکلف آپس مین باتین کیا کرو کیونکہ اُس وقت مین تمھاری کوئی بات نہین سنتا ۔ بعض علمار نے نماز پڑھنے کی دو قسمین بیان کی ہین ایک خاص دوسری عام ۔ خاص نماز وہ ہے کہ نماز پڑھنے والا نماز کی عزت وحرمت کا خیال رکھے ۔ ہیبت ووقار کے ساتھ کھڑا ہو ۔ اور تعظیم کے ساتھ ادا کرے خوف خدا اور ادب کیطرف رجوع ہو اور عام نماز یہ ہے کہ غفلت کے ساتھ پڑھی جائے جہالت کے ساتھ کھڑا ہو اور وسوسہ کے ساتھ ادا کرے اور دنیا کے شغلون کی طرف متوجہ ہو اور خدا سے غافل ہونے کیطرف رجوع کرے ۔ حضرت اویس بن ادوس بیان کرتے ہین کہ مشہور ولی اللہ حضرت حاتم اصم ایکبار عصام بن یوسف کے پاس آئے عصام نے اُنسے کہا اے حاتم کیا تم عمدہ طور سے نماز پڑھنا جانتے ہو اُنھون نے کہا ہان ۔ پوچھا کیونکر تم نماز پڑھتے ہو جواب دیا کہ جب نماز کا وقت قریب آتا ہے تو بہتر مین کامل طریقہ پر وضو کرتا ہون پھر نماز پڑھنے کے مقام مین اطمینان کے ساتھ سیدھا کھڑا ہوتا ہون یہانتک کہ میرا ہر ایک عضو ایک حالت پر قرار لیتا ہے اور مین کعبہ شریف کو اپنے دونون ابروؤن کے درمیان اور مقام ابراہیم کو اپنے سینے مین اور اللہ تعالے کو اپنے سر پر دیکھتا ہون جو میرے دل کا حال جانتا ہے اور گویا میرے دونون قدم پل صراط پر ہوتے ہین اور بہشت میرے داہنی جانب اور دوزخ میرے بائین جانب اور ملک الموت پیچھے ہین ۔ آخر نماز تک یہی حالت رہتی ہے جب تکبیر کہتا ہون تو اپنا محاسبہ کرتا ہون اور قرآن پڑھتا ہون تو غور وفکر سے کام لیتا ہون اور رکوع کرتا ہون تو تواضع کا خیال رکھتا ہون اور سجدہ مین جاتا ہون تو عجز ونیاز بجا لاتا ہون پھر اطمینان کے ساتھ التحیات کے لئے بیٹھتا ہون اور تشہد بجا لاتا ہون اور طریقہ سنت پر سلام ادا کرتا ہون پھر اخلاص سے اُسے پورا کرتا ہون اور اُمید وبیم کی حالت مین تمام کرتا ہون ۔ اور خضوع خشوع کے ساتھ دعا کرتا ہون پھر صبر پر معاہدہ کرتا ہون ۔ عصام نے کہا اے حاتم کیا واقعی تمھاری نماز ایسی ہی ہے جیسا تمنے بیان کیا انھون نے کہا ہان میری نماز ایسی ہی ہے پوچھا کتنی مدت سے تم اس طرح نماز پڑھتے ہو جواب دیا کہ تیس برس سے یہ سنکر عصام پر گریہ وبکا کی حالت طاری ہوئی اور کہا کہ مین نے اپنی زندگی بھر مین آجتک اس طرح کی نماز کوئی نہین پڑھی ۔ اتنا کہکر یکایک غش آگیا اور جسم سے روح پرواز کرگئی ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا دو آدمی نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوتے

ہین۔ بظاہر اُنکے رکوع اور سجود یکسان نظر آتے ہین حالانکہ ان کی نمازون مین زمین و آسمان کا فرق ہوتا ہے بعض علماء کہتے ہین کہ محراب کا نام اسلئے محراب رکھا گیا کہ وہ مقام حرب ہے یعنی نمازی اُس مقام پر گویا شیطان سے جنگ کرتا ہے کہ شیطان اُسکے قلب کو نماز کیحالت مین دنیاوی امور کیطرف مشغول نہ کرے۔

(باب ۶) نماز وتر کا ثواب اور وتر و جماعت کا حکم لیکر حضرت جبرئیل ؑ کا نازل ہونا اور نماز اشراق و چاشت و نوافل بعد مغرب و وظائف بعد نماز پنجوقتہ کا ثواب

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بعد مغرب جبرئیل ؑ ستر ہزار فرشتون کے ساتھ میرے پاس آئے اور کہا یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ نے آپکو سلام فرمایا ہے اور خاص آپکے لئے دو ہدیے بھیجے ہین جو آپ سے پہلے کسی کے پاس نہین بھیجے گئے مین نے کہا جبرئیل ؑ وہ دونون ہدیے کیا ہین جواب دیا کہ وتر کی تین رکعتین مین نے کہا کہ ان رکعتون کے ادا کرنے مین میرے اور میری امت کے لئے کیا ثواب ہے جواب دیا یا رسول اللہ جو شخص نماز وتر پڑھیگا اُس کو اللہ تعالیٰ تین کرامتین عطا فرمائیگا۔ پہلی رکعت کے بدلے مین جو کچھ اُس روز اُسنے نماز مین کوتاہی کی ہے اُسے پورا کردیگا۔ دوسری رکعت کے عوض مین اُسکو دین اسلام پر قائم رکھے گا اور دنیا سے اسلام پر اُٹھائے گا تیسری رکعت کی جزا مین اُسکی میزان عمل کی نیکیون کا پلہ بھاری کردیگا اور نبی کریم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت اُسے نصیب ہوگی پس جو شخص نماز وتر کو اُسکے رکوع و سجود اور تمام ارکان کے ساتھ نہایت اطمینان اور حضور قلب سے کامل طور پر ادا کریگا اُسکے لئے گیارہ فضیلتین ہین۔ پانچ دنیا مین۔ چھ آخرت مین۔ دنیا کی فضیلتین یہ ہین (۱) اُسکے جسم مین فراخی ہوگی زندگانی بڑھیگی (۲) اُسکی عمر عبادت الٰہی مین بڑھیگی اور صرف ہوگی (۳) اُسکے چہرے پر بندگان صالحین کی علامت آشکار ہوگی (۴) اُسکی کسی وقت کی نماز فوت نہ ہوگی (۵) دنیاوی حاجتون مین کسی کا حاجتمند نہوگا۔ آخرت مین جو فضیلتین حاصل ہونگی وہ یہ ہین (۱) مرنے کے وقت اُسکی زبان پر کلمہ شہادت جاری ہوگا (۲) دنیا سے طریقہ اسلام اور ایمان پر ثابت قدم اُٹھیگا (۳) اُسکی قبر مین ستر ہزار گز کی فراخی کردیجائیگی (۴) منکر نکیر کے سوال کا جواب اُسپر آسان ہوجائے گا (۵) اللہ تعالیٰ اولیاء اور ابدال کی جماعت مین اُسکا حشر کریگا (۶) پل صراط سے چمکتی ہوئی بجلی کی طرح گذر جائیگا اسکے بعد حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا کہ یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو شخص نماز پنجگانہ کے بعد وتر پڑھیگا اگر اُسی رات مین یا اُسی روز مر جائے

تو شہید ہوگا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ہمسائیگی مین جگہ پائیگا یہ ایک ہدیہ ہوا دوسرا ہدیہ امام کے ساتھ نماز باجماعت ہے جسکے فضائل پیشتر بیان ہو چکے ہین حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ اُنھون نے فرمایا کہ قیامت کے دن تمام خلائق ایک ہموار زمین مین جہنم کے قریب جمع ہونگے اور سب کے سب کمال دہشت اور ہیبت کے مارے جھکے ہوئے صف بستہ کھڑے ہونگے۔ ایک منادی عرش کے نیچے سے ندا کریگا کہ لوگو آج تمکو معلوم ہوجائیگا کہ بزرگی اور کرامت والے کون سے خدا کے بندے ہین۔ اُٹھو اور بادشاہ علیم کے سامنے چلو یعنے جس شخص نے نماز عشار کے بعد تین رکعت وتر پڑھی ہین وہ ہر حال مین خدا کیطرف چلے یہ سنکر لوگ سب کے سب تیزی سے بہشت مین جائینگے۔ اللہ تعالیٰ اُنمین سے ہر ایک کو ستر حورین اور بہشت کے محل عطا فرمائیگا اور ہر روز ستر مرتبہ اُنکو اپنے دیدار پاک سے مشرف کریگا جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص جمعہ کی رات کو اپنے گھر مین نماز وتر ادا کرے اُسکے نامۂ اعمال مین جمعہ آیندہ تک کوئی خطا درج نہ کیجائے گی۔ پھر اگر وہ شخص اس درمیان مین مرگیا تو درجۂ شہادت پائیگا اور ہر رکعت کے بدلے مین اُسکے سال بھر کے گناہ بخشے جائینگے اور ایک سال کی عبادت کا ثواب اُسکو عطا کیا جائے گا اور بہشت مین ایک شہر اُسکے لئے تیار ہوگا۔

نماز چاشت و اشراق و نوافل بعد مغرب وغیرہ کی فضیلت و ثواب

یزید ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایکبار مین نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ اے چچا مجھے کچھ وصیت فرمایئے اُنھون نے جواب دیا کہ جس طرح تمنے درخواست کی ہے اسیطرح مین نے ایکبار جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیخدمت مین عرض کیا تھا حضور نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص چاشت کے وقت دو رکعت نماز پڑھے اُسکو اللہ تعالیٰ اسکے وہان اہل غفلت مین نہ لکھا جائیگا اور جو شخص چار رکعت ادا کرے اُسکو خدا کے کامیاب بندون کی جماعت مین لکھ لیا جائیگا اور اگر چھ رکعت پڑھے تو دن بھر اُس کا کوئی گناہ عائد نہ ہوگا اور اگر آٹھ رکعت پڑھے تو خدا کے اہل نیاز بندونمین شمار کیا جائے گا اور اگر دس رکعت پڑھے تو اُسکو اللہ تعالیٰ اپنے اخلاص والے بندونمین لکھ لے گا اور اگر بارہ رکعت چاشت ادا کرے تو اُسکو بہشت مین ایک محل ملیگا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بہشت کے ایک پھاٹک کا نام ضحیٰ ہے جسکے معنی وقت چاشت کے ہین جب قیامت کا دن آئیگا تو ایک منادی

آسمان سے آواز دیگا کہاں ہین وہ لوگ جو ہمیشہ نماز چاشت ادا کرتے رہے ہین۔ اے نماز چاشت ادا کرنیوالو یہ بہشت کا پھاٹک تمھارے لئے محفوظ ہے اسمین داخل ہو جاؤ۔

حضرت عبداللہ ابن انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ جو شخص نماز فجر پڑھے اور پھر اسی مقام نماز پر بیٹھا ہوا طلوع آفتاب تک ذکر الٰہی مین مشغول رہے اور بعد طلوع آفتاب دو رکعت نماز پڑھ کر عجز و نیاز کے ساتھ اپنے گھر پر آئے پھر اپنے کاروبار مین مشغول ہو اور روزی حلال حاصل کرنے کے لئے کوشش کرے وہ شخص گناہون سے ایسا پاک ہو جاتا ہے کہ گویا آج ہی اپنی مان کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ جو شخص نماز مغرب اور عشا کے درمیان مین رکعت نماز نفل ادا کرے تو اللہ تعالےٰ اُسکے مال و اولاد اور دین و مذہب اور دنیا و آخرت کو محفوظ و سالم رکھیگا اور جو شخص نماز فجر ادا کرنے کے بعد طلوع آفتاب تک اُسیطرح جانماز پر بیٹھا ہوا ذکر الٰہی کرتا رہے پھر دو رکعت نماز پڑھے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسکے اور آتش دوزخ کے درمیان ایک پردہ قائم کر دیگا

حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ اگر تم مین سے کسیکو دو رکعت نماز نفل کی ایک رکعت کا ثواب ان آنکھوں سے نظر آئے تو وہ عظیم الشان پہاڑون سے بھی بہت بڑا ہوگا پس آدمی کا اپنے گھر مین نماز نفل ادا کرنا اُس نماز نفل سے جو لوگون کے سامنے پڑھی جائے ایسا ہی افضل ہے جیسا اکیلے نماز پڑھنے سے جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی کا اپنے گھر مین نماز نفل پڑھنا ایک نور ہے پس اے لوگو تم اپنے گھرون کو اس نور سے روشن کرو اپنے گھرونمین نمازین پڑھو اور انکو قبرین نہ بناؤ۔

پنجوقتہ نماز کے بعد وظائف کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ جو شخص بعد نماز فجر کے سو بار یہ وظیفہ پڑھے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ تو اللہ تعالےٰ اُسکو پانچ کرامتین عطا فرمائے گا (۱) گناہون کی نحوست سے اُسکا ایمان زائل ہوگا (۲) قیامت کے دن اُسکا نامۂ اعمال اُسکے داہنے ہاتھ مین دیا جائے گا (۳) پل صراط سے بجلی کیطرح گذر جائے گا (۴) اللہ تعالیٰ اُسکی دنیا و آخرت کی ستر حاجتین بر لائیگا (۵) قیامت کے دن شہیدون کے گروہ مین قبر سے اٹھایا جائیگا اور جو شخص نماز ظہر کے بعد کمال محبت و اخلاص سے سو بار یہ درود پاک

پڑھے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ اس درود کی برکت سے اللہ تعالیٰ اُسکو پانچ درجے نصیب فرمائیگا (۱) زندگی بھر وہ کسی کا مقروض نہوگا اور اگر مقروض ہوا تو تھوڑے دنون مین اللہ تعالےٰ اُس کو قرض کی مصیبت سے نجات دیگا (۲) کسب حلال کے ذریعہ سے اُسکے رزق مین برکت ہوگی۔ (۳) عام سختی اور مصیبت کے دنون مین اللہ تعالیٰ اُسپر سے ہر قسم کی آفتین دور رکھیگا (۴) دن اور رات مین اُس سے کوئی بدی سرزد نہوگی (۵) اُس روز اُسکو عبادت الٰہی کی توفیق عطا کیجائے گی۔ جو شخص نماز عصر کے بعد ستر مرتبہ یہ تسبیح پڑھے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ ؕ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ ؕ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّخَطِیْئَۃٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ اللہ تعالیٰ اُسکو اس مناجات کی برکت سے پانچ فضیلتین عطا کریگا (۱) اُسکے چالیس برس کے گناہ معاف کردیئے جائینگے (۲) میزان عمل مین اُسکی نیکیون کا پلہ بھاری ہوگا (۳) زندگی بھر مین اُسکی دعا رد نہ کیجائے گی (۴) اللہ تعالیٰ اُسکے نامہ اعمال مین چالیس برس کی عبادت کا ثواب درج فرمائے گا (۵) اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بہشت مین داخل ہوگا اور جو شخص نماز مغرب کے بعد صدق دل سے سو بار کہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اس کلمۂ پاک کی برکت سے اللہ تعالیٰ اُسکو پانچ مرتبے مرحمت عطا فرمائیگا (۱) دنیا مین کسی ضروری حاجت کیلئے وہ عاجز نہوگا (۲) دن مین پانچ مرتبہ اللہ تعالیٰ اُسکی طرف بہ نگاہ رحمت نظر فرمائیگا (۳) سختی قیامت کے موقع پر اُسکا پروردگار اُس سے خوشنود ہوگا (۴) عذاب قبر اُس سے دفع کردیا جائیگا (۵) منکر ونکیر کے سوال مین اُسے آسانی ہوگی اور جو شخص نماز عشار کے بعد سو مرتبہ کہے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔ اس کلمہ مبارک کی برکت سے اُسکو پانچ بزرگیان عطا ہون گی (۱) ستر نبیون کا ثواب اُسکے نامہ اعمال مین لکھا جائیگا (۲) بہشت مین اُسکو زر خالص کے ستر محل ملینگے (۳) امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین سے ایکہزار گناہگارون کی شفاعت کریگا (۴) محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت قیامت مین پائے گا (۵) دیدار الٰہی سے شرف یاب ہوگا۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ زمانہ جاہلیت مین کافر لوگ بتون کی پرستش کیا کرتے تھے اور اپنے بتون سے خطاب کرکے کہا کرتے تھے کہ تم زندۂ جاوید ہو۔ لہذا اللہ تعالیٰ نے اپنے نماز گذار بندون کو حکم فرمایا کہ وہ کہین اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ یعنی بقائے جاوید اور ملک دوام فقط اللہ تعالیٰ کی ذات کیلئے ہے اُسکے بعد کہین وَالصَّلَوٰتُ تمام عبادتین بعض علمار نے اسکے معنی یہ بیان کئے ہین کہ اَلتَّحِیَّاتُ یعنی تمام عبادتین جو

کہ قولی ہیں وَالصَّلَوٰتُ یعنی وہ عبادتیں جو کہ فعلی ہیں وَالطَّیِّبَاتُ یعنی وہ عبادتیں جو کہ بدنی ہیں سب کی سب اللہ تعالیٰ کی ذات پاک کے لئے مخصوص ہیں یہ تینوں کلمے گویا کہ تمام قسم کے اعمال نیک پر حاوی ہیں اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ سے مراد ہر قسم کے آفات اور مصیبتوں سے سلامت رہنا ہے۔ شرح کیدانی میں ہے کہ اَلصَّلَوٰۃُ یعنی پانچوں وقت کی نمازیں صرف اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں اُسکی ذات پاک کے سوا کسی کے لئے نماز پڑھنا روا نہیں وَالطَّیِّبَاتُ یعنی الوہیت اور معبودیت کی شہادت دینا فقط اللہ تعالیٰ کیواسطے ہے جسکا مطلب یہ ہے کہ وحدانیت صرف اُسی کے شایان شان ہے پھر کہیں اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ یعنی یا محمد رسول اللہ آپ پر درود و سلام ہو کہ آپنے اپنے پروردگار کا حق رسالت کمال خوبی سے ادا کیا اور اپنی اُمت کی خیرخواہی فرمائی وَرَحْمَةُ اللّٰهِ یعنی اللہ تعالیٰ کی مہربانی و خوشنودی وَبَرَكَاتُهٗ یعنی خدا کیطرف سے خاص برکتیں آپ پر اور آپکے اہلبیت اطہار پر نازل ہوں اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِیْنَ یعنی اللہ تعالیٰ کی رحمت اور مغفرت ہم پر اور اُن برگزیدہ حضرات پر جو انبیاء اور صدیقین کا مرتبہ پاکر ہمسے پہلے گذرے ہیں اور اُن لوگوں پر جو قیامت تک اُنکے قدم بقدم چلتے رہینگے پھر پڑھیں اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یعنی زمین یا آسمان میں کہیں بھی کوئی معبود مستحق عبادت ایک ذات باری تعالیٰ کے سوا موجود نہیں پھر زبان پر لائیں وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ یعنی حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام انبیاء کے خاتم اور اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ خاص اور تمام مخلوقات سے ارفع و اعلیٰ ہیں اسکے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجیں پھر اپنے لئے اور تمام مسلمان مردوں اور عورتوں کے لئے دعاء خیر کریں اسکے بعد داہنی اور بائیں طرف سلام پھیریں اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ بَرَكَاتُهٗ کے معنی یہ ہیں کہ اے میرے مسلمان اور اہل ایمان بھائیو تم سلامت اور بیخوف رہو کیونکہ تمہارے حق میں میری طرف سے کوئی بُرائی اور خیانت ظہور میں نہ آئے گی۔ جسوقت نمازی مسجد سے نکلے اور جب اپنے گھر میں داخل ہو تو بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کہے

(باب) جمعہ اور نماز جمعہ کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَیْعَ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ یعنی اللہ تعالیٰ اپنے کلام پاک میں ارشاد فرماتا ہے کہ اے مسلمانو و اہل ایمان جب جمعہ کے دن نماز جمعہ کے لئے اذان ہو تو تم ذکر الٰہی [illegible] اور نماز [illegible]

بجالانے کیلئے تیزی سے بڑھو اور خرید و فروخت چھوڑ دو۔ یہ تمھارے حق میں بہتر ہے اگر تم دانا ہو اس آیت شریف کے نازل ہونیکا سبب یہ بیان کیا گیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں اپنی تشریف آوری کا اعلان فرمایا کرتے تھے۔ ایکبار لوگ خرید و فروخت میں مشغول ہو گئے آپ مسجد میں تشریف فرما تھے صرف بارہ آدمی آپکے ساتھ مسجد میں رہگئے لہذا یہ آیت نازل ہوئی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے انکے ہاتھ میں شفاف آئینہ کے مثل ایک چیز تھی جسکے بیچ میں ایک سیاہ نقطہ ایسا نظر آتا تھا میں نے کہا اے جبرئیل یہ کیا ہے عرض کیا کہ یہ جمعہ ہے جسکو اللہ تعالی آپکے سامنے پیش کرتا ہے تاکہ یہ مبارک دن آپکے لئے اور آپکی آئندہ آنیوالی امت کے لئے عید خوشی کا دن ہو اور آپکے لوگوں کے لئے اس مبارک دن میں بہت خیر و برکت ہے۔ جو شخص اس دن کوئی دعا نیک کریگا تو اگر وہ نیک شے اللہ تعالی نے اسکے لئے مقدر فرمائی ہوگی تو اسکو عطا کریگا اور اگر اسکی تقدیر میں نہوگی تو اس سے بہتر شے اسکو بخشے گا اور کوئی دعا ناکامیاب نہ کریگا۔ فرشتوں میں اس مبارک دن کو یوم المزید اور سید الایام کہتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ جمعہ کا یہ لقب کیوں پڑا۔ عرض کیا اسلئے کہ اللہ تعالی نے بہشت میں ایک میدان قائم فرمایا ہے جسمیں مشک سفید کا ایک ٹیلہ ہے۔ جب جمعہ کا دن آتا ہے تو تمام انبیاء علیہم السلام وہاں جواہرات سے جڑے ہوئے نور کے ممبروں پر آکر بیٹھتے ہیں ان ممبروں کے پیچھے نور کی کرسیاں بچھائی جاتی ہیں جنپر صدیقین اور شہدا آکر جا گزین ہوتے ہیں اسکے بعد بہشت کے رہنے والے آتے ہیں اور اس سفید ٹیلہ پر بیٹھ جاتے ہیں اسوقت جناب باری تعالی کا ارشاد ہوتا ہے کہ اے میرے پاک بندو میں وہ سلطان عظیم الشان ہوں جس نے تم سے اپنا وعدہ وفا کیا اور پورے طور پر اپنی نعمتیں تم کو بخشیں اور یہ مقام کمال عزو شرف کا ہے پس تم مجھ سے سوال کرو میں اسے پورا کردونگا سب کے سب عرض کرتے ہیں کہ خداوندا ہم تیری خوشنودی و رضامندی چاہتے ہیں پس ارشاد ہوتا ہے کہ میری رضامندی ہی نے تمکو آج میرا مہمان بنایا ہے اور بہت بڑی عزت اور کرامت عطا کی ہے پھر سب کے سب رضائے الٰہی سے طالب ہوتے ہیں تو اللہ تعالی ان کو اپنی رضائے خاص مرحمت فرماتا ہے اور انکو انکی رغبت سے زیادہ نعمت بخشتا ہے اور ان باتوں میں اسیقدر دیر ہوتی ہے جتنی دیر میں امام نماز جمعہ سے فراغت کر کے واپس ہوتا ہے اور انکی آنکھوں کے سامنے وہ سامان بندھجاتا ہے جس کا نہ کبھی کسی کے دل پر اندیشہ و خیال گذرا اور جس کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا۔ اسیوجہ سے

ملائکہ اور آسمان کے رہنے والے سب سے زیادہ آرزومند رہتے ہین کہ جمعہ کا دن آئے تاکہ اُن کو عزت و کرامت زیادہ حاصل ہو اسی بنا پر اس مبارک دن کا نام یوم المزید رکھا گیا اور اسی دن قیامت قائم ہوگی۔
حضرت انس بن مالک روایت کرتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایک نماز با جماعت دوسری نماز با جماعت تک اور ایک جمعہ دوسرے جمعہ تک اُن تمام گناہون کا کفارہ ہے جو اس درمیان میں سرزد ہون البتہ کبیرہ گناہ معاف نہین ہوتے۔
زادان اپنے اُستاد کے ساتھ حضرت رافع سے روایت کرتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب جمعہ کا دن آتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے تمام فرشتے بیت المعمور مین جمع ہوتے ہین حضرت جبرئیل علیہ السلام چاندی کے سفید روشن منارے پر چڑھکر اذان کہتے ہین حضرت میکائیل علیہ السلام یاقوت سرخ کے منبر پر کھڑے ہوکر خطبہ پڑھتے ہین حضرت اسرافیل علیہ السلام امام ہوکر جمعہ کی نماز پڑھاتے ہین حضرت عزرائیل علیہ السلام تکبیر کہتے ہین نماز سے فارغ ہونے کے بعد حضرت جبرئیل علیہ السلام باآواز بلند کہتے ہین کہ اے خدا کے فرشتو مین تمھین گواہ کرتا ہون کہ مین نے اپنی اذان کا ثواب جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت کے مؤذن کو بخشا حضرت میکائیل کہتے ہین کہ اے خدا کے فرشتو تم گواہ رہنا کہ مین نے اپنے خطبہ کا ثواب جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے خطبہ پڑھنے والون کو بخشدیا حضرت اسرافیل ؑ کہتے ہین کہ اے اللہ کے فرشتو مین تمھین گواہ کرتا ہون کہ مین نے اپنی امامت کا ثواب جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت کے پیش اِمامون کو بخشا حضرت عزرائیل ؑ کہتے ہین کہ اے خدا کے فرشتو تم شاہد رہنا کہ مین نے اپنی تکبیرات کا ثواب جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت کے مکبرون کو ہبہ کیا پھر تمام فرشتے کہتے ہین کہ اے فرشتگان الٰہی ہم تمکو گواہ بناتے ہین کہ ہم سب نے اپنی اس نماز کا ثواب جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے گناہگارون کو بخشدیا۔ اُسوقت جناب باری تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے کہ اے فرشتو کیا تم میرے حضور مین اپنی سخاوت کا اظہار کرتے ہو حالانکہ مین سخاوت و کرم کا سرچشمہ ہون تم کو گواہ کرتا ہون کہ مین نے اپنے برگزیدہ پیغمبر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمام امت کو بخشدیا اور اُن کو بہشت مین بلا حساب و کتاب داخل کرونگا۔ حدیث شریف مین وارد ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہر جمعہ کے دن اللہ تعالیٰ میری اُمت پر جمعہ کو تین بار نظر رحمت سے دیکھتا ہے اور ہر نگاہ مین ساٹھ ہزار گناہگارون کو دوزخ سے آزاد فرماتا ہے پس جمعہ کے رات اور دن مین جو بیس

گھنٹے ہوتے ہین اس حساب سے گویا ہر گھنٹہ مین آٹھ ہزار گناہگار عذاب سے نجات پاتے ہین جو دوزخ کے مستحق تھے حدیث شریف مین آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ جمعہ کی رات مین فرشتون کو حکم دیتا ہے کہ آسمان کے دروازے کھولدین پس رحمت الٰہی کے فرشتے آسمان سے زمین پر اُترتے ہین اور ہر فرشتے کے ہاتھ مین نور کا ایک طبق ہے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ اُسکی رحمت کو اُسکے بندون پر پھیلادین۔

جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سب دنون مین اچھا دن جسمین آفتاب نکلتا ہے جمعہ ہے کیونکہ اسی دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اور اسی دن جنت مین داخل کیے گئے اور اسی دن زمین پر اُترے اور اسی دن اُن کی توبہ قبول ہوئی یہی وہ دن ہے جسمین بلاشک وشبہ قیامت قائم ہوگی۔

حدیث شریف مین وارد ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن کھانا کھا کر اپنے گھر سے چلے پھر مسواک کرے اور غسل کرے اور اچھے کپڑے پہنے اور خوشبو لگائے اور سویرے سے جمعہ مسجد مین نماز پڑھنے کے لئے حاضر ہو وہ قیامت مین نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کا اور بہشت پاک مین حضور کی ہمسائگی کے شرف کا مستحق ہوگا جو شخص سب سے پہلے نماز پڑھنے کے لئے مسجد مین آوے اُسکو اُسقدر ثواب ملیگا کہ گویا ایک فربہ اونٹ راہ خدا مین ہدیہ کیا اور جو اُسکے بعد آئیگا وہ گائے کا ثواب پائیگا اور اُسکے بعد آنیوالے کو بکری کا ثواب ملیگا اُسکے بعد کا ثواب ہے کہ گویا ایک مُرغی خدا کی راہ مین دیدی اور سب سے اخیر کا ثواب اتنا ہے کہ انڈا خدا کی راہ مین دیا اور جو شخص سستی اور کاہلی سے جمعہ کی نماز چھوڑ دے اللہ تعالیٰ اُسکے دل اور کانون اور آنکھون پر غفلت کی مہر لگا دیتا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ جو شخص اچھی طرح وضو کرے پھر جمعہ پڑھنے کے لئے مسجد مین آئے اور خطبہ کو خاموشی اور سکوت کے ساتھ کان لگا کر سُنے تو اُسکے تمام صغیرہ گناہ جو اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک صادر ہونگے اللہ تعالیٰ بخشدیگا اور تین دن زیادہ یعنی دس دن کے گناہ معاف ہوجائینگے اور جو شخص خطبہ پڑھے جانے کی حالت مین کنکر پتھر وغیرہ سے شغل کرے تو یہ حرکت لغو ہوگی اور خطبہ کا ثواب نہ ملیگا۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور پھر اپنی مقدرت کے موافق پاک و صاف کپڑے پہنے پھر تیل یا عطر لگائے اور نماز کے لئے مسجد مین پہنچے اور وہان جاکر کسی جگہ پر بیٹھے دو آدمیون مین تفرقہ ڈالکر جگہ نہ لے اور نہ صفون سے گذر کر لوگون کو تکلیف دے پھر جسقدر توفیق ہو اور سنت نماز پڑھے اور جب امام خطبہ کیلئے منبر پر چلاجائے تو خاموش بیٹھا ہوا خطبہ سُنے تو اُس شخص کے گناہ

جمعہ تک گناہ بخشدیے جائینگے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب جمعہ کا دن آتا ہے تو فرشتے مسجد کے دروازے پر ہتے ہین جو شخص نماز پڑھنے کے لئے داخل ہوتا ہے اُس کا نام لکھ لیتے ہین اور سب نمازیون کے نام درجہ بدرجہ لیتے رہتے ہین یہانتک کہ جب امام خطبہ کیلئے منبر پر جاتا ہے تو اپنے صحیفون کو لپیٹ لیتے ہین اور جماعت شریک ہوکر خطبہ سُنتے ہین۔

حضرت ابوہریرہ سے منقول ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے پھر مسجد مین سویرے سب سے پہلے ہو نچے یا اُسنے ایک اونٹ خدا کی راہ مین قربان کیا اور جو شخص دوسری ساعت مین آئے اُسنے گویا ایک گائے ن کی اور تیسری ساعت مین نماز پڑھنے کیلئے آیا تو اس نے گویا ایک مینڈھا قربان کیا اور جو چوتھی عت مین نماز پڑھنے کیلئے آیا اُسنے گویا ایک مرغی خدا کی راہ مین دی اور جو پانچین ساعت داخل مسجد ہو اُس نے گویا ایک انڈا صدقہ کیا پھر جب خطبہ پڑھنے کے لئے امام منبر پر ہے تو فرشتے شریک جماعت ہوکر خطبہ سُنتے ہین۔

حدیث شریف مین آیا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ اہل بہشت کو بہشت مین داخل کریگا اور ہر ایک کو کم از کم ستر ن عطا فرمائیگا وہ لوگ بہشت مین خوش وخرم عیش وآرام سے سکونت پذیر ہونگے جب جمعہ کا دن آئیگا تو اللہ د کے موافق حضرت جبرئیل علیہ السلام باواز بلند ندا کرین گے کہ اے خدا کے نیک بندو جناب محمد رسول اللہ اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قصر مبارک کیطرف چلو یہ سُنکر سب کے سب اُس قصر عالی مین حاضر ہوکر جناب سالتماب اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتین سلام عرض کرینگے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم براق پر سوار ہون گے اور ہمراہی مین ایک سو بیس صفین ہونگی جن مین اسی صفین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت اور بیس انبیاء م السلام کی صفین ہونگی پھر علماء امت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہشت کے گھوڑون پر سوار ہوکر اپنے نبی کریم اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہمرکابی مین چلین گے اُسکے بعد شہدا اور پھر اولیاء اللہ ہونگے پھر مومنین پھر مسلمین بعد سب کے سامنے حضرت داؤد علیہ السلام کھڑے ہونگے اور باواز بلند نہایت خوش الحانی کے ساتھ ں دنیا کی خوش آوازی سے بڑھکر ہوگی ستائش الٰہی بجا لائینگے اللہ تعالیٰ تمام پرندون اور فرشتون اور ہشت کے پتون کو حکم دیگا کہ حضرت داؤد علیہ السلام کی خوش الحانی مین شریک ہو جائین پھر اللہ تعالیٰ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہر ایک امتی کو نناوے درجے عزت ونعمت عطا فرمائیگا اور ایک ر دیگر انبیاء علیہم السلام کی تمام امت کو بخشے گا اور پھر ارشاد فرمائیگا کہ اے امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ

تم مجھ سے جو چاہو مانگو سب کے سب عرض کرینگے یا اکرم العالمین تو نے اپنی رحمت سے تمام نعمتیں عطا فرمائی ہیں کیا باقی رہا ہے جسکا تجھ سے سوال کریں حضرت رب العزت سے کرر ارشاد ہوگا کہ اے میرے مقبول بندو جو کچھ تمہیں حاجت ہو مجھ سے طلب کرو وہ لوگ آپس میں ایکدوسرے سے کہینگے کہ ہم اپنے پروردگار سے کیا طلب کریں پھر اُسمیں سے بعض اولیاء اللہ لوگ مشورہ دینگے کہ تم جانتے ہو کہ جب دنیا میں ہم کو کوئی حاجت پیش آتی تھی تو ہم علماء امت کی طرف رجوع کرتے تھے۔ آؤ آج بھی انھیں علماء کے پاس جائیں۔ پس سب کے سب علماء کی خدمت میں آئینگے اور ارشاد باری تعالیٰ کے متعلق اُنسے پوچھینگے علماء جواب دینگے اے نیک بندو تم پروردگار عالم سے اُسکے دیدار پاک کی درخواست کرو یہ سُنکر نہایت خوش وخرم وہ لوگ اپس آئینگے التجا کرینگے کہ خداوندا ہمکو اپنا جلوۂ پاک دکھا۔ پس اللہ تعالیٰ اپنے جلوے سے کبریا اور عظمت کے حجاب اور تمام اہل جنت اُس نورانی جلوے کو اپنی آنکھوں سے ایسا دیکھینگے جس طرح چودہوین رات کے چاند کو دیکھتے ہیں پھر خدا کا شکر بجا لائینگے اور دوبارہ اُس دیدار پاک کے مشتاق ہونگے پس اپنے مراتب کے موافق بعض ہر روز دو مرتبہ اور بعض لوگ مہینے میں ایکمرتبہ اور بعض سال بھر میں ایکدفعہ اور کچھ لوگ جمعہ کی رات دن میں ایک بار دیدار الٰہی سے مشرف ہونگے۔

حضرت عبدالرحمٰن ابن عوف سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کا دن یعنی تمام دنوں کا سردار ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے دن سے عظمت اور فضیلت میں زیادہ ہے اس مبارک دن میں ایک ساعت ایسی ہوتی ہے کہ اُسوقت بندہ اپنے پروردگار سے جو دعا کریگا اللہ تعالیٰ اُس کو عطا فرمائیگا بشرطیکہ اُسکی خواہش ناجائز اور حرام نہ ہو۔

(باب ۸) وضو کی فضیلت

ضحاک نے روایت کی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایکبار ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ اتنے میں ایک اعرابی آیا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں آپ مجھے وضو کی ترکیب اور اُسکی ترتیب تعلیم فرمائیے اور اُس کا ثواب بتلائیے تاکہ پھر اپنی بستی میں جاکر اپنے ساتھ والوں کو بھی وہی طریقہ سکھاؤں جو کہ آپ مجھ سے ارشاد فرمائیں۔ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے اعرابی جسوقت بندہ نمازی پانی کا برتن لیکر تین بار ہاتھ دھوتا

پہلی مرتبہ میں اللہ تعالیٰ اُسکو تو نیکیاں عطا فرماتا ہے اور دوسری مرتبہ میں اُسکی تو برائیاں دور کرتا ہے اور تیسری مرتبہ میں اُسکے لئے بہشت میں سو درجے بلند فرماتا ہے پھر جب کلی کرتا ہے تو اُسکے منہ سے تمام غیبت اور جھوٹ کی بدبو جو دن بھر کی لغو باتوں سے پیدا ہوئی تھی خارج ہو جاتی ہے اور اُس کا دہن اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک سے بھی زیادہ خوشبودار ہو جاتا ہے پھر جب ناک میں پانی ڈالتا ہے تو اُسکی ناک سے ہر قسم کی غیبت اور حرام کی بو نکل جاتی ہے اور ہر بار ناک میں پانی ڈالنے کے عوض اللہ تعالیٰ اُس کو بہشت میں ایک محل عطا کرتا ہے پھر جب تین بار منھ دھوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسکو پہلی مرتبہ میں ایک نور عطا فرماتا ہے جسکی روشنی میں وہ تمام مخلوق کے سامنے قیامت کے دن چلیگا اور دوسری مرتبہ میں اُسکے اہل وعیال کا اُسکو شفیع قرار دیتا ہے اور تیسری مرتبہ میں اللہ تعالیٰ اُسکے اور دوزخ کے درمیان ایک خندق بنا دیتا ہے جس کا طول وعرض آسمان سے سہ چند ہوتا ہے اور جب داہنا ہاتھ دھوتا ہے تو اُسکے بدلے میں اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُسکا نامۂ اعمال اُسکے داہنے ہاتھ میں دیگا اور اُسکی دعا قبول کریگا اور جب بایاں ہاتھ دھوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسکے جسم کو دوزخ پر حرام کر دیتا ہے اور جب سر کا مسح کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسکو ہر ایک بال کے عوض میں جسکو پانی کی تری پہونچی ہے جنت میں ایک محل عطا کریگا یہ سُنکر اعرابی کہنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو کیا ایسی حالت میں اگر میں اپنا پورا سر مسح کرتے وقت پانی میں تر کر لوں تو ہر بال کے شمار کے مطابق بہشت میں ایک محل پاؤنگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے اعرابی تجھے اس سے بھی زیادہ ثواب ملیگا اُسنے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور زیادہ ارشاد فرمایئے آپنے فرمایا کہ جو وقت اپنے کانوں کا مسح کرتا ہے تو اُسکے عوض میں اُسکی موت کے وقت منادی غیب آواز دیگا جسکو وہ اپنے کانوں سے سنیگا کہ اے میرے بندے خوش ہو اور تجھے بشارت ہو تیرے لئے کوئی خوف اور ملال نہیں کیونکہ میں تجھ سے راضی ہوں اور جب گردن کا مسح کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسکو آتش دوزخ اور طوق وزنجیر کے عذاب سے نجات دیکر بیس غلاموں کے آزاد کرنے کا ثواب مرحمت فرماتا ہے اور جب داہنا پاؤں دھوتا ہے تو اُسکو اللہ تعالیٰ ایک نور بخشتا ہے جس کی روشنی میں وہ قیامت کے دن پل صراط سے بجلی کی طرح گذر جائیگا اور جب بایاں پاؤں دھوتا ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت کا حساب اُسپر آسان کر دیتا ہے اور اُسکی خطاؤں سے درگذر فرماتا ہے اور جب وضو سے فراغت کر کے یہ دُعا پڑھتا ہے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ اس دعا کے ہر ایک حرف کے بدلے میں اُسکو اللہ تعالیٰ دس نیکیاں عطا کرتا ہے اور اُس سے دس بدیاں دور کرتا ہے اور اُسکے لئے بہشت

مین دس درجے بلند فرماتا ہے اور جب نماز پڑھنے کیلئے مسجد کو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کو ہر ایک قدم کے بدلے مین ہزار نیکیان بخشتا ہے اور اُسکی ہزار برائیان معاف کرتا ہے اور اُسکے لئے ہزار درجے بلند کرتا ہے اور منادی غیب اُس کی موت کے وقت آسمان سے آواز دیگا کہ اے میرے بندے تو کوئی خوف اور غم نہ کر مین نے تیری زندگی کے بُرے اعمال بخشدئے بعض اہل معرفت کا قول ہے جو شخص ہمیشہ باوضو رہے اللہ تعالیٰ اُسکو تیرہ کرامتین عطا فرماتا ہے (۱) اُسکے تمام اعضاء وجوارح اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتے ہین (۲) اُسکی تکبیر اولیٰ انشاء اللہ فوت نہ ہوگی (۳) جب جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسکے پاس فرشتے بھیجدیتا ہے جو اُسکو جن وانسان کی شر سے محفوظ رکھتے ہین (۴) رسول اللہ کی سنت کا وہ پابند رہیگا (۵) اُسکے فقر وحاجت کو اللہ تعالیٰ دور کردیگا (۶) تمام فرشتے اور حاملان عرش اُسکے لئے دعاء مغفرت کرتے ہین (۷) مرنے کے وقت اُسے آواز آتی ہے کہ اے میرے بندے کوئی خوف وغم نہ کر کیونکہ مین تجھ سے راضی ہون (۸) موت کی سختی اُسپر آسان ہوجاتی ہے اور کراماً کاتبین کا قلم اسکا ثواب لکھتے لکھتے ہروقت تر رہتا ہے (۱۰) اللہ تعالیٰ اُس کو بہشت کے شہد کی وہ شراب پلائیگا جس پر آجتک مُہر لگا رکھی ہے (۱۱) اُسکو عبادت الٰہی کی توفیق ہوگی (۱۲) اُسکا دل ہمیشہ نرم ہوگا جسکی وجہ سے اللہ تعالیٰ اُس کو شہیدون کے زمرے مین داخل کریگا (۱۳) اللہ ورسولؐ کی جماعت مین اُسکا شمار ہوگا یہ سب فضیلتین ہروقت باوضو رہنے کی ہین۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہین کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا مین تمہین ایسی بات بتاؤن جس سے گناہ مٹ جائین اور بارگاہ الٰہی مین مرتبے بلند ہون صحابہ نے عرض کیا ہان یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرمائیے آپنے فرمایا کہ مصیبت اور سختیون پر صبر کرنا اور اگر مسجد زیادہ فاصلے پر ہو تو پاپیادہ نماز پڑھنے کے لئے جانا کہ جسقدر زیادہ قدم اُٹھین اسقدر زیادہ ثواب ملے اور ایک نماز پڑھنے کے بعد دوسری نماز کے انتظار پر مسجد مین بیٹھے رہنا سردی اور برف کے زمانے مین اچھی طرح اطمینان سے وضو کرنا یہ ایسے اعمال نیک ہین کہ گویا ایک مضبوط قلعہ ہے جسپر دشمن یعنی شیطان کبھی فتح نہین پاسکتا دوسری روایت مین آیا ہے کہ جو شخص وضو کرے اور شب کو باوضو ہوکر پاک لباس اور کپڑون مین رات گذارے تو شب بھر اُسکے ساتھ دو فرشتے رہینگے اور رات کو جب اُسکی آنکھ کھلے گی تو فوراً دونون فرشتے اُسکے لئے دعاء خیر کرینگے کہ خداوندا اپنے اس نیک بندے کی مغفرت کر جسنے باوضو رہ کر پاک لباس مین رات گذاری۔

منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ پیغمبر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ارشاد فرمایا ہے کہ اے

موسیٰ میرا رسول محمد رسول اللہ اور اُسکی امت کے لوگ اس طور سے وضو کیا کرینگے جسطرح مین انھین حکم دونگا۔ ھر اُنکو اُس پانی کے ہر ایک قطرے کے عوض مین جو وضو کرتے وقت ٹپکے گا ایک بڑا محل بہشت مین عطا کرونگا جسکی چوڑائی اور فراخی زمین و آسمان کے برابر ہوگی حضرت علقبہؒ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تم مین سے کوئی شخص وضو سے فارغ ہو کر بصدق دل کہتا ہے اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ تو اُسکے لیے بہشت کے آٹھون دروازے کھلجاتے ہین جس دروازے سے چاہے داخل جنت ہوجائے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز فجر کے وقت ایکبار حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اے بلال تم نے اسلام لانے کے بعد وہ کونسا عمل کیا ہے جسکی وجہ سے معراج کی رات مین جب بہشت کیطرف میرا گذر ہوا تو مین نے وہان تمھاری جوتیون کی آواز سُنی حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسلام کیحالت مین اپنے نزدیک سب سے پسندیدہ اور افضل عمل نیک مین نے یہ کیا ہے کہ دن اور رات مین جس وقت وضو تازہ کرتا ہون تو فوراً اپنے پروردگار کے لئے اپنے مقدور کے موافق کچھ نماز پڑھ لیتا ہون۔ دوسری حدیث مین آیا ہے کہ حضرت بلالؓ نے عرض کی کہ جب میرا وضو ٹوٹ جاتا ہے تو مین اُسیوقت تازہ وضو کرلیتا ہون اور جب وضو کرتا ہون اُسکے ساتھ دو رکعت نماز پڑھتا ہون حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو شخص رات کو باوضو اپنے بستر پر سوئے اور اُسی شب اُسکی موت آجائے تو وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک شہید ہوگا۔ اسلئے کہ باوضو سونیوالا ایسا ہی ہے جیسا روزے دار اور تہجد گذار۔

حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ چھ باتین ہین جنمین خیر و برکت ہے (۱) خدا کی راہ مین دشمنان خدا یعنی کفار کے ساتھ تلوار سے جہاد کرنا (۲) رنج و مصیبت مین عمدہ طور پر صبر کرنا (۳) گرمی مین روزہ رکھنا (۴) باوجود حقدار ہونے کے اپنے ضروری سرمایے سے دستبردار ہوجانا (۵) ابر و باران کے دن یا گرمی کے زمانے مین نماز پڑھنے کے لئے مسجد مین سویرے سے حاضر ہونا (۶) جاڑے اور برفباری کے موسم مین اچھی طور سے وضو کرنا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جب بندہ مسلمان اور مومن وضو کرنے مین اپنا منھ دھوتا ہے تو اُسکے اندر سے وہ تمام گناہ جن پر اُسکی نظر پڑی ہے پانی کے ساتھ بہ جاتے ہین یا آخری قطرے کے ساتھ نکلجاتے ہین پھر جب دونون ہاتھ دھوتا ہے تو اُسکے ہاتھون سے وہ تمام گناہ جنکی طرف اُسنے دست درازی

کی ہے پانی کے ساتھ یا آخری قطرے کے ساتھ دور ہو جاتے ہین اور جب سر کا مسح کرتا ہے اور ہر ایک بال پر پانی کا اثر پہونچتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسکے ہر ایک بال کے عدد کے موافق اُسکے مرتبے بلند فرماتا ہے اور اُس کو شہید دونجی نماز کا ثواب عطا کرتا ہے پھر جب دونون پاؤن دھوتا ہے تو اُسکے وہ تمام گناہ جنکی طرف اُس نے قدم بڑھائے ہین پانی کے ساتھ یا اُسکے آخری قطرے کے ساتھ دُھلجاتے ہین یہانتک کہ وہ تمام گناہون سے پاک و صاف ہو جاتا ہے

حدیث شریف مین وارد ہے کہ بندۂ نمازی جب وضو سے فارغ ہو کر بخلوص دل کہتا ہے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ تو اللہ تعالیٰ کا فرشتہ اس کا ثواب لکھکر اُسپر مُہر لگا دیتا ہے پھر وہ تحریر تہ کر کے عرش الٰہی کے نیچے رکھدیجاتی ہے اور اُسیطرح محفوظ رہیگی یہانتک کہ قیامت کے دن کھولکر اُسے دین گے۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ راوی ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دین الٰہی پر ثابت قدم رہو اور تم بغیر اپنے اوپر تکلیف گوارہ کیے ہرگز صبر و استقامت اختیار نہین کر سکتے یاد رکھو کہ تمھارے اعمال نیک مین سے زیادہ اچھا عمل نماز پنجگانہ ہے اور ہر وقت باوضو وہی شخص رہیگا جسکے دلمین نور ایمان ہوگا۔ ایمان و اسلام پر ثابت قدم رہنا اُسیوقت ہو سکتا ہے جبکہ آدمی اپنے نفس پر تکلیف گوارا کرے اور اللہ کیطرف سے توفیق خیر اُسکی دستگیر

صاحب کتاب کا قول ہے کہ مین نے اپنے باپ سے سُنا وہ بیان کرتے تھے کہ مجھے اسناد کیساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث پہونچی ہے اُنھون نے فرمایا کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین سے ایک صحابی غلاف کعبہ لینے کے لئے مصر کو روانہ ہوئے راستہ مین ملک شام کے ایک مقام پر اُنکا گذر ہوا جہان علماء یہود مین سے ایک بہت بڑا عالم رہتا تھا جس سے بڑھکر اُس زمانے مین کوئی یہودی عالم نہ تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابی کو اُس عالم سے ملنے کا شوق ہوا تاکہ اُس کی عالمانہ باتین سنین اُسکے حجرے پر آکر دستک دی کسی نے دروازہ نہ کھولا بہت دیر تک وہ کھڑے رہے۔ انتظار کے بعد یہودی عالم آیا دروازہ کھولا یہ داخل ہوئے اُسنے بہت شیرین زبانی سے باتین کین صحابی نے شکایت کی کہ تمنے مجھے اپنے دروازہ پر دیر تک کھڑا رکھا فوراً دروازہ کیون نہ کھولا یہودی عالم نے جوابدیا کہ ہم لوگون نے تم کو دور سے دیکھا تھا جب تم ہمارے مکان کیطرف متوجہ ہوئے تو ہم کو تمپر ایک شاہی ہیبت نظر آئی جس سے ہم ڈرگئے کہ کہین ایسا نہو یہ بادشاہ کوئی ہم کو زحمت پہونچائے لہٰذا ہمنے دروازہ بند کرلیا اور تمکو اتنی دیر تک دروازہ پر ٹھہرا رکھا کیونکہ اللہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ارشاد فرمایا ہے کہ اے موسیٰ جب تمکو کسی بادشاہ کیطرف

خوف ہو تو وضو کرو اور اپنے گھر والون کو وضو کرنیکا حکم دو کیونکہ جو شخص با وضو رہتا ہے وہ میرے حفظ و امان مین ہوتا ہے اور کوئی خوف اُس کو نہین رہتا اسلئے ہم نے اپنا دروازہ بند رکھا یہانتک کہ مین نے اور تمام گھر والون نے وضو کیا اور اِس طریق سے حفظ الٰہی مین بیخوف ہو کر تمھارے لئے دروازہ کھولا۔

حضرت عمر ابن عتبہ فرماتے ہین کہ جو شخص قربِ الٰہی کی نیت سے وضو کرنے مین کلی کرتا ہے پھر ناک مین پانی ڈالکر ناک کو صاف کرتا ہے تو اُسکے منھ اور ناک مین سے تمام گناہ نکلجاتے ہین پھر جب بحکم خدا کے موافق اپنا منھ دھوتا ہے تو اُسکے تمام چہرے پر سے تمام گناہونکے آثار دھل جاتے ہین پھر جب دونون ہاتھ کہنیون سمیت دھوتا ہے تو اُسکے ہاتھون کی سب خطائین مع انگلیون کے ذریعہ سے خارج ہو جاتی ہین پھر جب اپنے سر کا مسح کرتا ہے تو اُسکے بالون کے کنارون سے تمام سر کے گناہ دُھل کر گرجاتے ہین پھر جب دونون پاؤن ٹخنون سمیت دھوتا ہے تو اُسکے پاؤن کے تمام گناہ پانی کے ساتھ انگلیون کی راہ سے نکل جاتے ہین پھر بعد فراغت کھڑا ہو کے خدا کی حمد و ثنا اور اُسکی عزت و جلال کا اظہار ایسے الفاظ مین کرتا ہے جو اُسکی ذات پاک کے سزاوار ہین اور خلوص نیت اور حضور قلب سے خدائے پاک کیطرف متوجہ ہو کر دو رکعت نماز (تحیۃ الوضو) ادا کرتا ہے تو وہ گناہون سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسا کہ اُس روز پاک و صاف تھا جس دن اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وضو مین اعضا کو کم از کم ایکبار دھونا ضروری ہے پس جو شخص دو دو مرتبہ وضو مین اپنے اعضا کو دھوئے تو اُسکو اجر و ثواب کے دو دو حصے ملینگے اور جو تین تین بار دھوئے تو وہ وضو میرا وضو اور مجھ سے پہلے دیگر انبیاء علیہم السلام کا وضو ہے۔

حضرت علی ابن ابیطالب کرم اللہ وجہہ فرماتے ہین کہ بندہ نمازی کو چاہیئے کہ وضو کرنے مین پانچ چیزون کا لحاظ رکھے .... (۱) دل کا وضو یہ ہے کہ اُسکو مکر و فریب حسد بغض اور عداوت سے پاک صاف کرے۔ اللہ تعالٰے فرماتا ہے وَثِیَابَكَ فَطَهِّرْ یعنی قلب یعنی اپنے دلکو پاک صاف کرو (۲) زبان کا وضو یہ ہے کہ اُسکو غیبت جھوٹ اور بہتان سے پاک کرے ارشاد الٰہی ہے وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا یعنی آپسمین ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو (۳) پیٹ کا وضو یہ ہے کہ اُسکو مشتبہ لقمے اور حرام غذا سے محفوظ رکھے حکم الٰہی ہے کُلُوا مِنْ طَیِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ یعنی خدا نے جو کچھ تم کو رزق حلال و پاک عطا کیا ہے وہی کھاؤ (۴) پشت کا وضو یہ ہے کہ اُسکو لباس حرام اور ناجائز سے بچائے اللہ پاک نے فرمایا ہے وَلِبَاسُ التَّقْوٰی ذٰلِكَ خَیْرٌ یعنی تقویٰ اور طہارت عمدہ لباس ہے (۵) وضو ظاہری یہی وضو ہے جو بغرض نماز کے لئے کیا جاتا ہے جس کا حکم اس آیت

پاک مین ہے یا ایہا الذین امنوا اذا قمتم الی الصلوٰۃ فاغسلوا وجوھکم وایدیکم الی المرافق وامسحوا برؤسکم وارجلکم الی الکعبین یعنی اے ایمان والو جب تم نماز پڑھنے کا ارادہ کرو تو پہلے اپنے منھ دھوؤ اور کہنیون سمیت دونون ہاتھ دھو ڈالو اور اپنے سر کا مسح کرو اور اپنے دونون پاؤن ٹخنے تک دھوؤ پس وضو کرنیوالے کو چاہیے کہ اُسکا وضو صدق و اخلاص اور تعظیم الٰہی کے ساتھ ہو کیونکہ وہ جانتا ہے کہ مین اسوقت اپنے پروردگار کے دربار مین حاضر ہونے کی تیاری کر رہا ہون جسکے سامنے اپنے گناہونکی توبہ کرونگا۔

(باب ۹) مسواک کرنے ناخن کاٹنے موچھین کترنیکی فضیلت اور اچھے دنون مین نیا کپڑا قطع کرنے کا ثواب

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ مسواک کو اپنے اوپر لازم کر لو کیونکہ مسواک مین پندرہ خوبیان ہین (۱) منھ کو پاک صاف کرتی ہے (۲) اللہ تعالیٰ خوشنود ہوجاتا ہے (۳) شیطان ناخوش ہوتا ہے (۴) فراخدستی اور خوشحالی حاصل ہوتی ہے (۵) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کی پیروی ہے (۶) ناخونہ آنکھ کی بیماری دور ہوتی ہے (۷) بینائی مین صفائی پیدا ہوتی ہے (۸) حرارت کی تکلیف دور ہوجاتی ہے (۹) دردسر زائل ہوجاتا ہے (۱۰) دہن کو خوشبودار کرتی ہے (۱۱) بلغم کی قاطع ہے (۱۲) مسوڑھے ایسے مضبوط ہوجاتے ہین کہ گویا شیر کے مسوڑھے ہین (۱۳) اُسکی محافظت کرنیوالے فرشتے اُس سے محبت کرتے ہین (۱۴) افلاس اور تنگدستی دور ہوجاتی ہے (۱۵) مسواک کے ساتھ وضو کرنیسے جو نماز ادا کیجائیگی اُس کا ثواب ساٹھ سے زیادہ نماز کے ثواب کے برابر ہوگا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مسواک کر کے نماز پڑھنا اُس نماز سے ستر درجہ افضل ہے جسکے وضو مین مسواک نہ کی گئی ہو۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم مسواک کو اپنے اوپر لازم کر لو اور غفلت نہ کرو کیونکہ مسواک کرنے مین سترہ خوبیان ہین (۱) طریق انبیاؑ کی پیروی (۲) داڑھ کا درد دور رہتا ہے (۳) اُس سے فرشتے مصافحہ کرتے ہین اور عظمت و نور کیوجہ سے اُسکے پس و پیش رہتے ہین (۴) اُسکے دانت چمکدار رہتے ہین (۵) اُسکے گھر سے مسجد تک فرشتے اُسکے ساتھ ساتھ جاتے ہین (۶) وہ گویا تمام انبیاء علیہم السلام کی پیروی کرتا ہے اور اُنکے طریقہ پر قائم ہوتا ہے اور اُنکی ہدایت طلب کرتا ہے (۷) تمام فرشتے

اور حاملان عرش اُسکے لئے دعائے مغفرت کرتے ہین (۸) اُسکے لئے بہشت کے آٹھون دروازے کھلجاتے ہین جس دروازے سے چاہے بلاحساب وکتاب داخل بہشت ہوجائے (۹) قیامت تک جسقدر لوگ دائرۂ اسلام مین داخل ہونگے اُنکے عدد کے موافق قیامت کے دن اُس کو نیکیان ملین گی (۱۰) دوزخ کے دروازے اُسپر بند ہوجائینگے (۱۱) تمام انبیاء و مرسلین اُسکے لئے دعائے مغفرت کرینگے (۱۲) اُسکی قوت حافظہ زیادہ ہوگی اور خدا اُسکے دلمین حکمت اور دانائی کی باتین ڈالیگا (۱۳) اُسکے دانتون پر کھانے کے وقت گوشت وغیرہ نرم ہوجائیگا (۱۴) اُس کا دہن خوشبودار ہوگا (۱۵) دانتون کے درد کی شکایت جاتی رہیگی (۱۶) سواک کی برکت سے اُسکی قبر مین وسعت ہوگی (۱۷) خدا کی رحمت اور برکت اُسکے گھر مین نازل ہوگی۔

بروایت ضحاک حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم سواک کو اپنے اوپر لازم کرلو اور ہمیشہ اُس کو استعمال مین رکھو کیونکہ سواک کرنے مین پندرہ خوبیان ہین (۱) ... خدائے پاک اس سے خوشنود ہوگا پس اُسکو بہشت داخل کریگا (۲) اُسکی ہر ایک حاجت پوری ہوگی (۳) ہر ایک دانت اور اُنگلیون کی پور کے عدد پر پانچ پانچ نیکیان اُسکے نامۂ اعمال مین سواک کو مس کرنے کی وجہ سے لکھی جائینگی (۴) مرنے کے وقت قبض روح کے لئے فرشتۂ موت اُسکے پاس نہایت اچھی صورت مین آئیگا جس طرح انبیاء اور رسولون کے پاس آتا ہے (۵) ملک الموت اُسکی روح کو ایسی حالت مین لے جائے گا کہ وہ پاک وصاف ہوگی (۶) قبل اسکے کہ دنیا سے اُٹھے اُس شخص کو اللہ تعالیٰ بہشت کی سربمہر شراب سے سیراب کریگا (۷) مرنے کے بعد اُس کی قبر مین دنیا کے برابر وسعت ہوگی (۸) زمین کے کیڑے کوڑے اور موذی جانور اُسکو کوئی تکلیف نہ دینگے (۹) انبیاء علیہم السلام کی طرح قیامت مین اُسکو لباس پہنایا جائیگا (۱۰) اللہ تعالیٰ کے حضور مین انبیاء علیہم السلام کے مانند اُس کی عزت ہوگی (۱۱) اللہ تعالیٰ اُسکو نبیون اور شہیدون کے ساتھ بہشت مین داخل فرمائے گا (۱۲) میزان عمل مین اُسکی نیکیون کا پلہ بھاری ہوگا (۱۳) حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی ہمسائگی مین اُسکو قصر جنت ملیگا (۱۴) محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت سے بہرہ یاب ہوگا (۱۵) دیدار الٰہی سے مشرف ہوگا۔

حدیث شریف مین آیا ہے کہ تین چیزین جمعہ کے روز ہر مسلمان پر ضروری ہین (۱) غسل کرنا (۲) خوشبو لگانا (۳) مسواک کرنا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ چھ صفتین پیغمبرون کی ہین (۱) بردباری (۲) شرم وحیا

(۳) پچھنے لگوانا (۴) عطر ملنا (۵) کسی شادیاں کرنا (۶) مسواک کرنا۔
جناب رسالتماب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ تم لوگ مسواک سے اپنے منھ پاک و صاف رکھو کیونکہ یہی منھ ہین جسکے ذریعہ سے تم اپنے پروردگار کا نام لیتے ہو قرآن پڑھتے ہو کلمۂ شہادت ادا کرتے ہو اپنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتے ہو۔
حدیث شریف مین آیا ہے کہ درخت آس و انار اور نرکل کی لکڑی سے مسواک اور دانتون مین خلال مت کرو کیونکہ اس سے مرض آکلہ پیدا ہوتا ہے اور مسوڑھون مین اُسکے ریزے رہکر تکلیف دیتے ہین۔
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام مجھ کو ہمیشہ مسواک کے لئے تاکید فرماتے رہے یہانتک کہ مجھ کو خوف ہوا کہ کہین مسواک مجھ پر اور میری اُمت پر فرض نہو جائے نیز ارشاد فرمایا کہ کھانا کھانے کے بعد مسواک کرنا دو کمسن غلام آزاد کرنیسے افضل ہے۔
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھے جبرئیل علیہ السلام حق ہمسایہ بجالانے کے لئے تاکید کرتے رہے یہانتک کہ مین نے خیال کیا کہ ہمسایہ کو ترکہ کا وارث کر دینگے اور ہمیشہ عورتون کی دلداری کے متعلق تاکید کرتے رہے یہانتک کہ مین نے خیال کیا کہ طلاق حرام ہو جائے گی اور ہمیشہ نماز تہجد ادا کرنے کی تاکید کرتے رہے یہان تک کہ مین سمجھا کہ میری اُمت کے نیک لوگ رات کو دیر تک نہ سوئین گے اور ہمیشہ مسواک کرنیکی تاکید کرتے رہے یہان تک کہ مین سمجھا کہ مسوڑھے گھس کر جاتے رہینگے۔

ناخن کٹوانے کی فضیلت

حضرت انس ابن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ حضرت رسالتماب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن اپنے ناخن کاٹے اور مونچھین ترلشے اور اچھی طرح غسل کرکے مسجد کیطرف نماز پڑھنے کے لیے جائے تو اُسکے ساتھ ہزار فرشتے چلتے ہین اور سب کے سب خدا سے اُسکی شفاعت اور اُسکے لئے دعائے مغفرت کرتے ہین۔
اعمش نے مجاہد سے روایت کی کہ ایکبار جبرئیل علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہونے مین دیر کی پھر کچھ مدت کے بعد حاضر ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت کیا کہ اے خدا کے مقرب فرشتے اتنے عرصے تک تم کیون نہین آئے تو جبرئیل علیہ السلام نے جواب دیا کہ ایسے لوگون

کے ہوتے ہوئے ہم لوگ نہیں آسکتے جو کہ نہ ناخن کاٹتے ہیں نہ مونچھیں تراشتے ہیں اور نہ وضو کرتے ہیں اعضا اور جوڑوں کو اچھی طرح سے تر کرتے ہیں اور نہ مسواک کرتے ہیں پھر یہ آیت پڑھی وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ یعنی ہم اُسیوقت زمین پر اُترتے ہیں جب ہمیں خداوند عزوجل حکم دیتا ہے۔

ابن شہاب نے روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن ناخن کاٹے وہ مرض جذام سے امن میں رہیگا اور جو اُسی روز مونچھیں تراشے اور مسواک کرے اللہ تعالیٰ اسکے اندر سے مرض کو نکالکر شفا داخل کردیگا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پانچ باتیں طریق اسلام کی ہیں (۱) مونچھیں تراشنا (۲) ناخن کاٹنا (۳) موے زیر ناف کا صاف کرنا (۴) بغل کے بال اُکھاڑنا (۵) پانچوں وقت نماز کیلئے وضو کے ساتھ مسواک کرنا بعض روایت میں یہ بھی آیا ہے کہ ناخن اور بالوں کو مٹی میں دبا دینا۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص سنیچر کے دن اپنے ناخن کاٹے گا تو اُس سے بیماری دور ہوگی اور شفا حاصل ہوگی اور جو شخص اتوار کو ناخن کاٹے گا تو خوشحالی اُس سے دور ہو جائیگی اور فقر و افلاس میں مبتلا ہوگا اور جو شخص دوشنبہ کو کاٹے گا تو مرض سے محفوظ رہیگا اور صحت آئین پیدا ہوگی اور منگل کے دن کاٹے گا تو صحت دور ہوگی اور مرض اُسکے اندر پیدا ہوگا بدھ کے دن کاٹے گا تو وسوسۂ شیطانی اس سے دور ہو جائینگے اور امن وسلامتی حاصل ہوگی جمعرات کے دن کاٹے گا تو مرض جذام اور برص سے حفظ و امان میں رہیگا اور عافیت نصیب ہوگی اور جمعہ کے دن کاٹے گا تو گناہ اُس سے دور ہونگے اور رحمت الٰہی میں داخل ہوگا۔

کپڑا قطع کرنے کا بیان

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ کپڑے قطع کرنے میں بھی احتیاط لازم ہے کہ جو شخص ہفتہ کے دن کپڑا قطع کریگا تو اُس کپڑے کے استعمال تک ہمیشہ بیمار رہیگا اور اتوار کے دن قطع کریگا تو وہ کپڑا اُسکے لئے مبارک نہ ہوگا پیر کے دن کپڑا کاٹنا مبارک ہے اور منگل کے دن نامبارک ہے اور اگر منگل کو کپڑا قطع کریگا تو یا ڈوب جائے گا یا جل جائے گا یا کوئی چور چرا لیجائے گا اور وہ شخص اُس کپڑے کیوجہ سے

عمر درنج مین مبتلا ہوگا بدھ کے دن کپڑا کاٹنے مین برکت ہے اور اُس کپڑے کے ساتھ عمر بڑھتی ہے جمعرات
کپڑا کاٹنا مبارک ہے اور علم کی زیادتی کا سبب جمعہ کو کپڑا قطع کرنا موجب خیر و برکت ہے اور اُس کپڑے
کے ساتھ مال اور دولت مین بھی زیادتی ہوتی ہے۔

(باب ۱) مسجد کی فضیلت اور اُسکی خدمت کرنے اور وہان فرش بچھانیکا ثواب

حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص نیک نیتی کے ساتھ فقط اللہ کے واسطے مسجد مین
رات تک چراغ روشن کرے تو اللہ تعالیٰ اُس کو تیرہ نعمتین عطا فرمائیگا (۱) اُسکے جسم کو دوزخ پر حرام کردیگا
(۲) دوزخ کے دروازے اُسپر بند ہوجائینگے (۳) بہشت کے آٹھون دروازے اُسپر کھل جائینگے (۴) قیامت
کے دن اللہ تعالےٰ اُسکو اپنے نور مین سے ایک نور عطا فرمائے گا (۵) فشار قبر کی سختی اُسپر آسان ہوجائیگی
(۶) قیامت کے دن اُسکا نامۂ اعمال اُسکے داہنے ہاتھ مین دیا جائے گا (۷) اُسکے رزق مین برکت ہوگی
(۸) قیامت مین اللہ تعالیٰ اُس کو بندگان صالحین کی جماعت مین اُٹھائے گا (۹) اُسکا چہرہ قیامت
کے دن چودھوین رات کے چاند کی طرح نورانی ہوگا (۱۰) ہر روز رات کو صبح تک خدا کے فرشتے اُسکے
نگہبان رہینگے (۱۱) ہزار درم خدا کی راہ مین خیرات کرنیکا ثواب پائے گا (۱۲) دین و دنیا مین اُسکی
اسّی حاجتین اللہ تعالیٰ برلائے گا (۱۳) بہشت مین اُسکو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ہمسائگی حاصل ہوگی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ چھ چیزین چھ مقام پر غریب اور بے قدر ہین (۱) عالم فاضل
شخص ایسے لوگون مین جو اُس کی بات نہ سنے (۲) مرد مسلمان صالح ایسی عورت کے قبضے مین
جو شریر اور بد عادت ہو (۳) قرآن پاک ایسے گھر مین جہان کوئی اُسکی تلاوت نہ کرے (۴) نیک
مسلمان عورت ایسے شوہر کے قبضے مین جو کہ ظالم اور بد خلق ہو (۵) کلام الٰہی کے معانی ایسے شخص کے
دل مین جو بدکار اور فاسق ہو (۶) مسجد ایسے محلے مین جہان کے لوگ اُسمین نماز پڑھنے نہ آئین۔

حدیث شریف مین وارد ہے کہ تین شخصون کو اللہ تعالےٰ اپنے عرش پاک کے سایے مین
رکھیگا اُس ہولناک دن مین کہ جس روز بجز سایۂ الٰہی کے کوئی سایہ کام نہ آئے گا (۱) تکلیف اور
سردی کے وقت اچھی طرح وضو کرنے والا (۲) بھوکے کو کھانا کھلانے والا (۳) اندھیرے مین
نماز پڑھنے کے لیے مسجد کی طرف پاپیادہ جانے والا۔

جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص مسجد مین بچھانے کے لئے کوئی چٹائی دیے تو اُسکے واسطے جبتک کہ وہ چٹائی باقی رہیگی ستر ہزار فرشتے دعائے مغفرت کرتے رہینگے اور دس کرامتین اُسکو حاصل ہوتی رہین گی (۱) اُسکے رزق مین وسعت ہوگی (۲) عبادت الٰہی مین اُسکی عمر بڑھیگی (۳) بہشت مین اسکے پچاس ہزار درجے بلند ہونگے (۴) اُسکی قبر فراخ کردیجائیگی (۵) اُسکی لحد مین روشنی ہوگی (۶) ابدال کے زمرے مین اللہ تعالیٰ اُس کا حشر کریگا (۷) میزان مین اُسکی نیکیون کا پلہ بھاری ہوگا (۸) پل صراط پر سے بجلی کی طرح گذر جائے گا (۹) اُس کا نامۂ اعمال اُسکے داہنے ہاتھ مین دیا جائیگا (۱۰) محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت اور زیارت اُسے نصیب ہوگی۔

حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو شخص مسجد سے کوڑا کرکٹ دور کرے اللہ تعالیٰ اُسکا سب سے بڑا قصور معاف کردیگا اور اُسکو دس کرامتین عطا کیجائین گی پانچ زندگی مین اور پانچ مرنے پر وہ پانچ کرامتین جو زندگی مین ملین گی یہ ہین (۱) وہ شخص رحمت الٰہی سے قریب ہوجائے گا (۲) اللہ تعالیٰ اُسکے قلب کو اپنے نور سے روشن کردیگا۔ پس اُسکے دل سے حکمت الٰہی کے چشمے بہ نکلین گے (۳) عبادت الٰہی کی توفیق اُس کو حاصل ہوگی (۴) اللہ تعالیٰ اُس کو خوشخوئی عطا کریگا (۵) دنیا کی ضرورتون مین کسی کا حاجتمند نہ ہوگا وہ پانچ کرامتین جو مرنے پر حاصل ہونگی یہ ہین (۱) مرنے کے وقت باواز بلند اُسکے مُنھ سے کلمہ شہادت نکلے گا (۲) موت کا فرشتہ قبض روح کے لئے اُسکے پاس اچھی صورت مین آئیگا (۳) دنیا سے ایمان کے ساتھ اُٹھیگا (۴) قیامت تک ایکہزار فرشتے ہر روز اُسکی زیارت کو آتے رہینگے (۵) قیامت کے دن امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین سے ستر گنہگارون کی شفاعت کریگا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن مسجدین کشتیون کی طرح لائی جائینگی جو یاقوت اور جواہر سے جڑی ہوئی ہون گی اور اللہ تعالیٰ کے حضور مین اپنے نمازیون اور آباد کرنیوالون کی شفاعت کرین گی۔

منقول ہے کہ ایک روز خلف ابن ایوب مسجد مین بیٹھے تھے اتنے مین اُنکا غلام آیا اور اُن سے کچھ پوچھنے لگا وہ اُٹھ کھڑے ہوئے اور مسجد سے باہر نکل کر غلام کی بات کا جواب دیا۔ کسی نے اُن سے اُسکے متعلق دریافت کیا تو اُنھون نے کہا کہ مین نے کئی سال گذر گئے کہ کبھی مسجد مین بیٹھکر کوئی دنیا کی بات نہین کی اسلئے آج بھی مین نے پسند نہ کیا کہ وہین بیٹھا ہوا غلام کی باتون کا جواب دون۔

حدیث شریف مین وارد ہے کہ بہشت کی حورون کا مہر مسجدون کی خدمت اور اُنکی آبادی ہے جو شخص مسجدون مین چراغ روشن کریگا تو ہمیشہ فرشتے اور حاملان عرش اُسکے لئے دعائے مغفرت کرتے رہینگے جبتک اُس چراغ کی روشنی سے مسجد نورانی رہے گی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مسجد آسمان کیطرف رخ کرکے اپنے نمازیون کی شکایت کرتی ہے کہ وہ اُسمین بیٹھکر دنیا کی باتین کرتے ہین۔ اللہ تعالی کے فرشتے مسجد کو جواب دیتے ہین کہ تو خاموش رہ ہم کو اللہ تعالےٰ نے ایسے ہی لوگون کے ہلاک کرنے پر مقرر فرمایا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم مین سے کوئی شخص مسجد مین داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز (تحیۃ المسجد) ادا کرے نیز ارشاد فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالی کے لئے ایک مسجد بنائے خواہ وہ ایک چھوٹے سے پرند کے گھونجھ کے برابر کیون نہ ہو تو اللہ تعالےٰ اُسکے لئے بہشت مین ایک محل بناتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سات ایسے اعمال خیر ہین جنکا ثواب انسان کے مرنے کے بعد بھی لکھا جاتا ہے (۱) جو شخص پھلدار درخت لگائے جنسے لوگ نفع اٹھائین (۲) وہ شخص جو کہ کنوان کھدائے (۳) وہ شخص جو کوئی نہر جاری کرے (۴) وہ شخص جو قرآن پاک یا اور کوئی دینی کتاب لکھے (۵) وہ شخص جو علم دین لوگون کو پڑھائے (۶) وہ شخص جو کہ اپنے بعد اولاد نیک چھوڑ جائے (۷) وہ شخص جو اچھی نیت سے کوئی مسجد بنوائے۔ اللہ تعالی اُن لوگون کے گناہ دنیا اور آخرت مین معاف فرمائیگا۔

فقیہ ابو اللیث فرماتے ہین کہ مسجد کے آداب بعض علمائے اُمت کے نزدیک سترہ ہین (۱) مسجد مین داخل ہوتے وقت اگر وہان اور نمازی بیٹھے ہون تو اُن کو سلام علیک کرے اور اگر وہان کوئی نمازی موجود نہ ہو یا جو لوگ ہون وہ نماز پڑھ رہے ہون تو یہ کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا مِنْ رَّبِّنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِیْنَ (۲) مسجد مین اگر بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز (تحیۃ المسجد) ادا کرے (۳) مسجد مین بیٹھ کر خرید و فروخت کا معاملہ اور باتین نہ کرے (۴) مسجد مین تلوار نہ اُٹھائے یعنی قتل و خون نہ کرے (۵) جب تک مسجد مین رہے یاد الٰہی سے غافل نہ ہو ذکر خدا مین مشغول رہے (۶) مسجد مین بیٹھکر اپنی انگلیان نہ چٹخائے (۷) مسجد کو کوڑے کرکٹ اور نجاست سے پاک کرے چھوٹے بچون اور دیوانے لوگون کو وہان نہ آنے دے (۸) مسجد مین کوئی حد نہ جاری کیجائے اور مجرم کو سزا نہ دیجائے (۹) مسجد مین تھوک نہ ڈالے (۱۰) نماز پڑھنے وا-

امنے سے نہ گذرے (۱۱) جگہ لینے کے لئے نمازیون کی صف مین تنگی نہ پیدا کرے (۱۲) جگہ کے لئے
ے زانی جھگڑا نہ کرے (۱۳) اگلی صف مین بیٹھنے کے لئے لوگون کے سرون پر سے پھاند کر گذرنے
نہ کرے بلکہ جہان جگہ ملے وہین بیٹھ جائے (۱۴) دنیادی معاملات کی بات چیت مسجد مین نہ کرے
راذکر الٰہی کے مسجد مین اونچی آواز سے نہ بولے (۱۶) مسجد مین کچھ سوال نہ کرے اور نہ گمشدہ چیز کی
کے لئے نمازیون کو روکے (۱۰) آگ لیکر مسجد مین نہ آئے کیونکہ وہ مقام امن وامان ہے۔

باب ۱۱ اذان اور امامت کی فضیلت

ں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ
کے حق مین جہان تک کہ اسکی آواز پہونچتی ہے وہان کی تمام تر وخشک چیزین اللہ تعالیٰ سے دعائے
رتی مین اور قیامت کے دن مؤذنون کی گردنین سب سے زیادہ دراز ہون گی جس سے وہ ممتاز نظر

ث شریف مین آیا ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیخدمت مین حاضر ہو کر عرض
ول اللہ مجھے کوئی ایسا عمل ارشاد فرمایئے جسکے ذریعہ سے مین داخل بہشت ہوجاؤن حضورؐ نے فرمایا
م کے مؤذن ہو جاؤ تاکہ وہ تمھاری وجہ سے اپنی نماز ادا کرنے کے لئے ٹھیک وقت پر ایک جگہ جمع ہوجایئن
یارسولؐ اللہ اگر مجھ سے یہ نہ ہوسکے تو کیا کرون فرمایا کہ اپنی قوم کے امام بنجاؤ کہ تمھاری وجہ سے
ماز بپابندی جماعت ادا کرین عرض کی کہ یارسول اللہ اگر یہ بھی نہ ہوسکے تو کیا کرون ارشاد ہوا
ت مین شامل ہو کر نماز پڑھنا اپنے اوپر لازم کرلو۔

ت نافع روایت کرتے ہین کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہین کہ یہ آیت
ے حق مین نازل ہوئی ہے وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَی اللّٰہِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ
نَ الْمُسْلِمِیْنَ یعنی اُس شخص سے زیادہ اچھے قول والا اور کون ہوسکتا ہے جو لوگون کو اللہ کیطرف
رعمل نیک مین مشغول رہے اور کہے کہ مین مسلمان ہون اللہ کی طرف بلانے سے مقصود یہ ہے کہ
ز نماز کے لئے بلائے اور عمل نیک سے مراد یہ ہے کہ اذان اور تکبیر کے درمیان کچھ نفل وسنت پڑھے
قاسم منقول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اذان دینے والے کی آواز جہان تک

ہو بخشی ہے وہان کی تمام چیزین اسکے لئے دعائے مغفرت کرتی ہین اور جتنے نماز پڑھنے والے اسکے ر
شریک نماز ہوتے ہین ان سب کے برابر اس کو بھی ثواب ملیگا اور ان نمازیون کے اجر و ثواب مین اس
کسی قسم کی کمی نہین آئے گی جو شخص ایکسال تک اذان دیگا وہ شہیدون کے زمرے مین قیامت سے
اٹھیگا اور جو تین برس تک اذان دیگا وہ انبیاء علیہم السلام کی جماعت مین قیامت کو اٹھایا جاویگا اور مؤذ
لئے ہر چیز طلب مغفرت کرتی ہے یہانتک کہ دریا مین مچھلیان بھی اسکے لئے استغفار کرتی ہین اور مؤذن ج
اذان دیتا ہے تو اسکے ساتھ ساتھ فرشتے بھی وہی کلمات کہتے جاتے ہین پھر جب اذان سے فارغ ہوتا
تو قیامت تک اسکے لئے فرشتے دعائے مغفرت کرتے رہین گے۔

حدیث شریف مین ہے کہ جو شخص سات برس تک اذان دیتا رہے اللہ تعالیٰ اسکو دوزخ کے سا
طبقونکے عذاب سے آزاد کریگا اور جب مؤذن مرتا ہے تو اسکو عذاب قبر نہین ہوتا اور جان کنی کی سختی یہ
کوئی ایذا نہین گذرتی اور دفن ہونے کے بعد قبر کے فشار سے محفوظ رہتا ہے۔

حضرت معاذ ابن جبل روایت کرتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن
بلال رضی اللہ عنہ قبر سے بہشت کے ایک ناقہ پر اٹھین گے اور اسی ناقہ کی پشت پر بیٹھے ہوئے اذان دیت
گذرینگے جب یہ کلمہ زبان پر لائین گے اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ
تو لوگ آپسمین ایک دوسرے کیطرف دیکھینگے اور کہین گے ہمارا بھی اسی کلمہ شہادت پر ایمان ہے ج
اذان دینے والا زبان پر لایا ہے پھر جب حضرت بلال اسیطرح اذان دیتے ہوئے میدان حشر مین
تو جنت کے حلون مین سے کچھ حلّے لائے جائینگے سب سے پہلے حضرت بلال اور انکے بعد دوسرے نیک م
اذان دینے والون کو جنت کے حلّے پہنائے جائینگے۔

حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مجھے کوئی افسوس نہین ہے اور نہ کوئی تردد
نے حسنؓ و حسینؓ کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اذان کے متعلق سوال کیا تو آپنے فر
بہشت کے جوانون کے ہین۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ گھر مین مؤذن ہوتا تو مجھے کوئی پرواہ نہ تھی کہ سوا
فریضہ حج ادا کرنے کے پھر حج یا عمرے کے لئے بیت اللہ کا سفر کرون حضرت سعد ابن وقاص رضی
بیان فرماتے ہین کہ حضرت خولہ بنت حکیم سلمیہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہین کہ آنحضرت صلی اللہ

فرمایا کہ مریض جب تک مبتلائے مرض رہتا ہے وہ خدا کا مہمان ہے اور ہر روز اُس کو ستر شہید دن کے کا ثواب اور مرتبہ بخشا جاتا ہے پھر اگر وہ اُس مرض سے صحت پا جائے تو گناہون سے ایسا پاک ہو جاتا ہے اگر دنیا مین اپنے پیدا ہونے کے دن تھا اور اگر قضائے الٰہی سے وہ مرجائے تو بہشت مین بغیر حساب و بے داخل ہوگا اور عالم آدمی اللہ تعالیٰ کا وکیل ہے اُس کو ہر حدیث کے بدلے مین قیامت کے دن ایک نور دیا جائیگا اور تین ہزار سال کی عبادت کا ثواب اُسکے نامہ اعمال مین لکھا جائے گا۔ اور علم دین طلب کرنیوالے رہون خواہ عورتین اللہ تعالیٰ کیخدمت گذار ہین اُنکی جزا سوا بہشت کے کچھ نہین اور پیش امام گویا اللہ تعالیٰ ہے اُسکو ہر نماز کے عوض مین دو ہزار صدیقون کا ثواب دیا جائیگا اور اذان دینے والا اللہ تعالےٰ کا ہے اُس کو ہر اذان کے بدلے مین دو ہزار نبیون کا ثواب ملتا ہے۔ اس حدیث پاک مین امام کو جو اللہ کا قرار دیا گیا ہے یہ مثال کے طور پر ہے یعنی لوگ نماز مین اُسکی پیروی کرتے ہین اور اُنکی نماز اسی کی نماز کے پوری اور کامل ہوتی ہے اسی طرح مؤذن کو اللہ کا دربان فرمایا یعنی وہ لوگون کو اپنے پروردگار کے دربار حاضر ہونے کا وقت بتلاتا ہے جس طرح شاہی دربان لوگون کو بادشاہ کے سامنے جانیکی اجازت دیتا ہے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین جب بیابان مین ہوتا ہون تو بہت اونچی آواز سے کہتا ہون چونکہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ درخت اور پتھر اور مٹی اور جن و غرض جہان تک مؤذن کی آواز پہونچتی ہے وہان کی سب چیزین قیامت کے دن اللہ تعالےٰ کے مؤذن کے لئے ایمان اور اسلام کی شہادت دینگے اور فوراً اللہ تعالیٰ اُسکی مغفرت فرمائے گا۔ فقیہ ابو اللیث رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ مؤذن کے لئے دس باتون کی پابندی ضرور ہے تاکہ اُس کو کا پورا ثواب و فضیلت حاصل ہو (۱) نماز کا وقت خوب پہچانے اور اُسکی پابندی رکھے (۲) وقت نماز کے کو محفوظ رکھے اور اس اختلاف کی وجہ سے اذان مین تاخیر نہ کرے (۳) اگر خود غیر حاضر ہو اور مسجد مین ل اذان دیدے تو اس سے ناخوش نہو (۴) اذان کے کلمات کو حسن و خوبی سے ادا کرے (۵) دینے پر اللہ تعالیٰ سے ثواب کا طالب رہے اور لوگون پر اپنے عمل کا احسان نہ جتائے (۶) لوگون کو اچھے کام ب دے اور بُری باتون سے منع کرے اور امیر و غریب دونون کے سامنے برابر حق بات زبان پر لائے (۷) کے بعد امام کا انتظار اُس حد تک کرے کہ نمازیون پر شاق نہ گذرے (۸) اگر مسجد مین اسکی جگہ پر کوئی دوسرا نمازی نا ہو راضی ہو (۹) اذان و جماعت کے درمیان علیحدہ نماز فرض نہ پڑھے (۱۰) ایک مسجد کا پابند ہو کر نہ رہے کیونکہ اس مین حق تلفی

کا اندیشہ ہے اور لڑکون کی صحبت سے پرہیز رکھے۔ اسیطرح امام مسجد سے بھی دس باتون کیضرورت ہے اسکی نماز اور اُسکے پیچھے پڑھنے والون کی نماز کامل طور سے ادا ہو (۱) قرآن مجید کو قرأت سے پڑھنا جانے اور حرکات اور سکنات غلط نہ پڑھے (۲) رکوع اور سجود وغیرہ کی تکبیرین اچھی طور پر صحت کے ساتھ دل کے ادا کرے (۳) رکوع اور سجود پوری طرح اطمینان سے بجالائے (۴) اپنے آپکو حرام اور شبہ کی چیزون سے محفوظ رکھے (۵) اپنے کپڑون اور اپنے جسم کو نجاست سے بچائے (۶) بغیر نمازیون کی رضامندی کے قرأت طویل نہ کرے (۷) اپنے نفس پر مغرور نہ ہو (۸) نماز پڑھانے سے پیشتر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ مین اپنے اور اپنے تمام مقتدیون کے لئے تمام گناہون سے استغفار کرے کیونکہ وہ اپنے پیچھے نماز پڑھنے والون کا ہے (۹) سلام پھیرنے کے بعد دعا مانگنے مین صرف اپنی ذات کو مخصوص نہ کرے بلکہ سب کے لئے دعا کرے تاکہ نمازیون کو رنج نہ ہو (۱۰) اگر مسجد مین کوئی مسافر آجائے اور امام سے اپنی حاجت ظاہر کرے تو حسب موافق اُسکی خبر گیری مین دریغ نہ روا رکھے۔

جبیر ابن ضحاک سے روایت ہے کہ جب حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے اذان کو خواب مین دیکھا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو وہ کلمات یاد کرادئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ نے حضرت بلال کو حکم دیا کہ بلندی پر چڑھکر اذان دین جب حضرت بلال رض نے اذان دی تو لوگون نے ایک گونج کی آواز سنی جناب سالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ سے ارشاد فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو یہ آواز کیسی ہے صحابہ نے عرض کی کہ اللہ اور اُس کے رسول ہی کو معلوم ہے حضور نے فرمایا کہ آج اذان پر اللہ تعالیٰ کے حکم سے عرش الٰہی تک آسمان کے دروازے کھل گئے یہ سُنکر حضرت ابوبکر نے گذارش کی کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ فضیلت فقط حضرت بلال رض کی اذان کے لئے ہے یا تمام اذان دینے والون کے لئے ارشاد فرمایا کہ تمام مؤذنون کے لئے یہی فضیلت ہے اور مؤذنون کی روحین شہیدونکی روحون کے ساتھ رہین گی اور قیامت کے دن منادی غیب سے آواز دیگا کہ اذان دینے والے کہان ہین پس وہ سب کے سب مشک اور کافور کے ٹیلون پر کھڑے کیے جائینگے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اور ثواب کی نیت سے اذان دینے والے قیامت کے دن اپنی قبرون سے اذان کہتے ہوئے اخلاص کے ساتھ اذان دینے والے کے لئے تمام شجر اور حجر اور بحر و بر اور تری اور خشکی کی

جہاں جہاں تک اُس کی آواز پہونچتی ہے اُسکے لئے دعائے مغفرت کرتی ہیں اور جتنے لوگ اُسکی اذان سُن کر نماز پڑھتے ہیں اُنکے عدد کے موافق اُس کو ثواب ملتا ہے اور اذان اور تکبیر کے درمیان جو کچھ اللہ تعالےٰ سے سوال کریگا اللہ تعالیٰ اپنے کرم سے یا تو دنیا ہی میں اُسے پورا کر دیگا یا آخرت میں اُسکے لئے ذخیرہ رکھے گا تاکہ قیامت کے دن اُسکے کام آئے۔

(باب ۱۲) سورۂ فاتحہ کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب سورۂ فاتحہ نازل ہوئی تو شیطان لعین بہت زور شور سے رونے لگا اُس کی ذریات اُسکے گرد جمع ہو گئی اور پوچھا کہ کیوں اسقدر روتا ہے اُسنے جواب دیا کہ آج اللہ تعالیٰ نے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُنکی اُمت پر سورۂ فاتحہ نازل کی ہے اور یہ اللہ تعالےٰ کا بڑا بھاری انعام اور اُنکی مغفرت کی دلیل ہے شیطان کی ذریات نے کہا کہ تو اتنا غمگین نہو ہم سب ملکر خوب کوشش کریں گے یہاں تک کہ اس اُمت کے لوگ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے منکر ہو جائینگے۔ پس اللہ تعالیٰ اس اُمت پر بھی اگلی امتوں کی طرح عذاب نازل کریگا۔ شیطان لعین نے جواب دیا کہ تم اب اُن پر قابو نہ پاسکو گے کیونکہ اس سورہ شریف کا شروع یہ ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ یعنی اللہ تعالیٰ تمام اہل جہان کا پرورش کرنے والا ہے۔ پھر اُنھوں نے کہا کہ تو غم نہ کر ہم پوری کوشش کریں گے یہاں تک کہ اس اُمت کے لوگ اللہ تعالےٰ کے کرم اور بخشش سے نا اُمید ہو جائینگے لہٰذا اگلی اُمتوں کی طرح عذاب الٰہی کے مستحق ٹھہریں گے۔ شیطان لعین نے کہا کہ اب تم اُن پر قابو نہیں پا سکتے کیونکہ اس سورہ پاک کے ذریعہ سے اُنکو اُنکے پروردگار نے یہ تعلیم دی ہے اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ یعنی اللہ تعالےٰ دنیا اور آخرت دونوں میں رحمت اور بخشش کرنیوالا ہے وہ بولے کہ تو کوئی غم نہ کر ہم اچھی طرح کوشش کرینگے یہانتک کہ یہ لوگ روز قیامت کا انکار کر بیٹھینگے پس اُنھیں بھی اللہ تعالیٰ اگلی امتوں کی طرح عذاب میں مبتلا کر دیگا۔ شیطان لعین نے کہا کہ اب تمہارا قابو اُنکے اوپر نہیں چل سکتا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اُن کو یہ تعلیم دی ہے مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ یعنی اللہ تعالیٰ ہی روز جزا کا مالک اور مختار ہے وہ کہنے لگے کہ تو ملول نہ ہو ہم خوب کوشش کریں گے یہاں تک کہ وہ لوگ بتوں کی پرستش کرنے لگیں گے جسکی وجہ سے اگلی اُمتوں کی طرح اُن کو بھی اللہ تعالیٰ عذاب کرے گا۔ شیطان بولا کہ اب تم اُن سے پیش نہیں پا سکتے کیونکہ اب وہ یہ کہنے لگے ہیں اِيَّاكَ نَعْبُدُ یعنی خداوندا ہم فقط آ

تیری ہی ذات کو معبود جانتے ہین اور تیری ہی عبادت کرتے ہین وہ بولے کہ کوئی غم کرنے کی بات نہین ہم
اچھی طرح کوشش کرین گے یہانتک کہ اُنمین سستی پیدا ہوگی اور اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری چھوڑ بیٹھینگے۔ پس
اگلی اُمتون کی طرح مبتلائے عذاب ہونگے شیطان نے کہا اب یہ امر تمھاری طاقت سے باہر ہے کیونکہ اُن کے پروردگار
نے اُنھین یہ کہنے کی تعلیم دی ہے وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ یعنی خداوندا ہمکو عبادت کرنے کے لیے تیرے ہی توفیق
درکار ہے اور تجھی سے مدد مانگتے ہین۔ وہ کہنے لگے کہ مغموم نہ ہو کہ ہم خوب کوشش کر کے اُنکو دین اسلام کے
سیدھے راستے سے بھٹکا دینگے اور گمراہ کر دین گے جس کی وجہ سے وہ پہلی اُمتون کی طرح عذاب الٰہی مین گرفتار
ہون گے اُس لعین نے کہا کہ اب تمھاری کوشش کارگر نہ ہوگی کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی تعلیم سے یہ کہنے لگے ہین۔
اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ یعنی خداوندا ہم کو دین اسلام کے سیدھے راستے پر چلنے کی ہدایت فرما
وہ بولے کہ غم نہ کر ہم اپنی پوری کوشش صرف کر ڈالین گے یہانتک کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کو اس امت والے
بھولجائینگے لہذا گذشتہ اُمتون کی طرح عذاب الٰہی مین مبتلا ہونگے شیطان لعین نے جواب دیا کہ اب اُنپر تمھاری
کوشش کا کوئی اثر نہ ہوگا کیونکہ اب وہ تعلیم الٰہی کے موافق یہ کہتے ہین صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ
الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ یعنی خداوندا تو ہم کو اُن لوگون کے راستے پر لے چل جن پر تو نے اپنا انعام
و احسان فرمایا ہے اور اُن لوگون کے طریقے سے دور رکھ جن پر تیرا غضب نازل ہوا اور جو گمراہ ہین یہ سنکر
شیطان کی تمام اولاد حیران رہ گئی اور عاجز ہوئی پھر سب نے کہا کہ اس اُمت کے لوگ حضرت حوا اور حضرت آدم
علیہ السلام سے افضل نہین اور نہ اُن دونون سے بہشت مین اُنکا مقام افضل و اعلیٰ ہے اے شیطان آخر اپنے
حیلے سے تو نے آدم اور حوا کو بہشت سے نکلوا دیا پھر یہ لوگ کیا چیز ہین یہ سُنکر شیطان نے ایک چیخ ماری اور
سمندر مین ایک غوطہ لگایا سال بھر تک اپنی اولاد سے غائب رہا بعد ایک سال کے نمودار ہوا اور کہا اے میرے
فرزندو! تم کو بشارت ہو کہ مجھے ایک ایسا حیلہ ہاتھ آگیا ہے جسکی وجہ سے اس امت کے لوگ بھی گمراہ ہو جائینگے
سب نے پوچھا وہ کیا ہے جواب دیا کہ اُنکے سامنے گناہون کو دل لبھانے والی صورتون مین پیش کرو اور بُری باتون
کو خوشنما بنا کر اُنکے دلون مین بسا دو پس اُنکی زبانین استغفار سے باز رہینگی اور اللہ تعالیٰ اُن کو اگلی اُمتون کی
طرح عذاب مین مبتلا کریگا یہ سنکر سب کے سب خوشی کے مارے لوٹ گئے اور خوش خوش اپنے اپنے کام پر چلانے
اُسوقت اللہ تعالیٰ نے ہاتف غیب کو حکم دیا کہ آواز دے اے لعینو! اگر تم اُنکو استغفار سے باز رکھو گے
مجھے مغفرت سے باز رکھنے والا کون ہے مین اُن کو اس سورۃ پاک کی تلاوت پر بخشدونگا اور مین بے نیاز

ہون مجھے کوئی پرواہ نہین اگر وہ بغیر استغفار مرجائین تاکہ میرے بندے یقین کرلین کرمین اُنکے گناہ بخشنے والا اور رحمت کرنیوالا ہون۔ ہر ایک مسلمان کو چاہیے کہ ہر حال مین اس سورہ شریف کو پڑھا کرے تاکہ اسکی برکت سے اللہ تعالیٰ اُس کو عذاب دوزخ سے نجات دے۔

بعض اہل علم نے بیان کیا ہے کہ اَلْحَمْدُ پانچ حروف ہین اور اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپکی اُمت پر پانچ وقت کی نمازین فرض کی ہین پس جو شخص سورہ الحمد کو پڑھیگا اللہ تعالیٰ اُسکو پانچ وقت کی نماز کا ثواب عطا فرمائے گا لِلّٰهِ تین حروف ہین پہلے پانچ حرفون سے ملکر آٹھ ہوئے اور اللہ تعالے نے بہشت کے آٹھ دروازے مقرر فرمائے ہین جو شخص یہ سورہ پاک پڑھیگا اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے بلا حساب وکتاب داخل بہشت ہوگا۔ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ دس حروف ہین اوپر کے آٹھ سے ملکر اٹھارہ ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے اٹھارہ ہزار عالم پیدا فرمائے ہین جو شخص اس سورہ پاک کو پڑھیگا اللہ تعالیٰ اُس کو اپنے تمام مخلوق کے شمار کے موافق ثواب بخشے گا اَلرَّحْمٰنِ چھ حروف ہین اوپر کے اٹھارہ سے ملکر چوبیس ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے رات اور دن مین چوبیس گھنٹے قرار دیے ہین جو شخص اس سورہ مبارک کو پڑھیگا اللہ تعالے اُسکے اُس دن اور رات کے گناہ بخشدیگا اَلرَّحِيْمِ چھ حروف ہین اوپر کے چوبیس سے ملکر تیس ہوئے اور اللہ تعالے نے پل صراط کو تیس ہزار سال کی راہ پیدا کیا ہے جو شخص اس سورہ شریف کو پڑھیگا پل صراط سے بجلی کی طرح گذر جائے گا اور کسی دوسرے کی حالت سے اُسے خبر بھی نہ ہوگی مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ بارہ حروف ہین اور اللہ تعالیٰ نے سال مین بارہ مہینے مقرر فرمائے ہین جو شخص یہ سورہ پاک پڑھیگا اللہ تعالیٰ اُسکے اُس سال کے گناہ معاف فرمائیگا اِيَّاكَ نَعْبُدُ آٹھ حروف ہین جو اوپر کے بارہ اور اس سے پیشتر کے تیس حرفون سے ملکر پچاس ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے قیامت کے دن کی مدت دنیا کے پچاس ہزار سال کے برابر مقرر فرمائی ہے چنانچہ اس آیہ کریمہ سے ظاہر ہے سَاَلَ سَآئِلٌۢ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ لِّلْكٰفِرِيْنَ لَيْسَ لَهٗ دَافِعٌ مِّنَ اللّٰهِ ذِي الْمَعَارِجِ تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِيْلًا یعنی ایک سوال کرنیوالا اُس عذاب الٰہی کے متعلق سوال کرتا ہے جو کفار کے لئے ضرور آنیوالا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُس کو کوئی روکنے والا نہین اُسی کی ذات ہے جسکی طرف فرشتے اور روحون کو اُس روز عروج ہوگا جس روز کی مقدار پچاس ہزار برس ہے پس تم اچھی طرح صبر کرو اس آیت سے معلوم ہوا کہ قیامت کے دن کی مقدار پچاس ہزار برس کی مدت ہے جو شخص سورہ

فاتحہ کو ورد کریگا اُسکو اللہ تعالیٰ اُس ہولناک دن کی آفتوں سے محفوظ رکھیگا وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ گیارہ حروف ہین اوپر کے پچاس سے ملکر اکسٹھ ہوئے اللہ تعالیٰ نے اکسٹھ دریا پیدا فرمائے ہین جو شخص یہ سورۃ ورد رکھیگا اللہ تعالیٰ اُس کو اُن دریاؤن کے قطرون کے عدد پر نیکیان عطا فرمائے گا اِھْدِنَا الصِّرَاطَ گیارہ حروف ہین اوپر کے اکسٹھ سے ملکر بہتر ہوئے اور اسی عدد کے موافق بہتر فرقے ہین جو شخص اس سورۂ پاک کی تلاوت کرتا رہیگا اُس کو اللہ تعالیٰ ان باطل فرقون کے عذاب سے نجات دیگا الْمُسْتَقِيْمَ آٹھ حروف ہین اوپر کے بہتر سے ملکر اسی ہوئے اور اسی تازیانے شریعت مین شراب پینے والے کی سزا ہے اس سورہ کے پڑھنے والے کو اللہ تعالیٰ اُس عذاب سے بچائے گا اگرچہ وہ شیطانی فریب مین آکر شراب پینے کا مرتکب ہوجائے لیکن توبہ کرے کیونکہ شراب پینے والے کے لئے اسی کوڑے کی سزا واجب ہے صِرَاطَ الَّذِیْنَ نو حروف ہین اوپر کے اسی حرفون سے ملکر نواسی ہوئے اسیقدر دنیا مین اللہ تعالیٰ نے پہاڑ پیدا کیے ہین جو شخص یہ سورۂ مبارک پڑھیگا اُسیقدر نیکیان اُسکے نامۂ اعمال مین لکھی جائینگی اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ دس حرف ہین اوپر کے نواسی سے ملکر ننانوے ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے لوح محفوظ اور قرآن کریم مین اپنے اسمائے حسنیٰ ننانوے ظاہر فرمائے ہین جو شخص اس سورۂ پاک کو پڑھیگا اللہ تعالیٰ اپنے دیوان عدل مین اُسکو نام بنام اسمائے حسنیٰ کا ثواب عطا فرمائے گا غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ دس حرف ہین اوپر کے ننانوے حرفون سے ملکر ایکسو نو ہوئے اور دنیا مین شیطان کی اولاد کی بھی یہی تعداد ہے اور ان مین سے ہر ایک کے ساتھ بیشمار شیاطین ہین شیطان کی اولاد مین سے بعض کے نام یہ ہین (۱) ذالعنود یہ بازار کا شیطان ہے اور رات دن بازار مین رہتا ہے اور وہان جو اہل ایمان خرید و فروخت مین مشغول ہین اُن کو فریب دیتا ہے (۲) وثین اسکے متعلق رنج و مصیبت کا کام ہے کہ تکلیف کیحالت مین مسلمان کو صبر و استقامت کے رستے سے بھکادے (۳) اعوان یہ بادشاہان وقت کے ساتھ رہتا ہے (۴) الھفاف یہ شراب پینے والون کا ساتھی ہے (۵) المسوط یہ لغو و بہتان وغیرہ کا کام انجام دیتا ہے اور جھوٹی باتون کو لوگون مین مشہور کرتا ہے (۶) المراکا اسکے متعلق گانے بجانے کا سامان ہے (۷) التعلیس یہ قوم مجوس کے ساتھ رہتا ہے (۸) الداسم یہ گھرون کے اندر رہا کرتا ہے اور جب آدمی بغیر خدا کا نام لیے اور بغیر بسم اللہ کہے اپنے گھر مین داخل ہوتا ہے تو گھر مین لڑائی جھگڑا برپا کرکے گھر والون مین پھوٹ ڈالدیتا ہے اور اسی سے میان بی بی مین مارپیٹ طلاق اور خلع تک نوبت پہونچتی ہے (۹) الولھان یہ وضو کرنے کے وقت لوگون کے دلون مین وسوسے ڈالتا ہے (۱۰) الاھوط یہ نماز پڑھنے

کی حالت میں طبیعت کو ادھر ادھر بھٹکاتا ہے اور دل میں طرح طرح کے خیالات اور خطرات ڈالتا ہے (۱۱) القدوس یہ جنگ و قتال کے موقع پر حاضر رہتا ہے اسیطرح اور شیاطین کے متعلق مختلف کام ہیں جو مسلمان سورۂ الحمد کی تلاوت رکھیگا اُس کو اللہ تعالیٰ تمام شیطانوں کے وسوسوں سے نجات دیگا ۔ عَلَیْہِمْ پانچ حروف ہیں اوپر کے ایکسو نو حرفوں سے ملکر ایکسو چودہ ہوئے اور یہی تعداد قرآن پاک کی سورتوں کی ہے ۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اللہ نے ایکسو چودہ سورتیں نازل فرمائی ہیں پس جو شخص سورۂ فاتحہ پڑھیگا اُسکو اللہ تعالیٰ پورے ختم قرآن کا ثواب برحمت فرمائے گا وَلَا الضَّآلِّیْنَ دس حروف ہیں اوپر کے ایکسو چودہ سے ملکر ایکسو چوبیس ہوئے اور انبیاء علیہم السلام کی تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار ہے جو مومن اس سورہ پاک کا ورد رکھے گا اللہ تعالیٰ اُس کو قیامت کے دن تمام انبیاء علیہم السلام کی شفاعت نصیب کریگا اٰمِیْن چار حروف ہیں جو شخص سورۂ فاتحہ کو اس کلمہ پاک تک پڑھیگا اللہ تعالیٰ اُسکو چار بزرگیاں عطا فرمائے گا (۱) پل صراط سے وہ شخص بجلی کی طرح گذر جائے گا (۲) اللہ تعالیٰ اُس کو عزت دیگا اور جہنم کی گرمی سے محفوظ رکھیگا (۳) بہشت میں بلا حساب وکتاب داخل ہوگا (۴) اللہ تعالےٰ اُس کو اپنے فضل وکرم اور رحمت سے ضرور بہشت پاک عطا فرمائیگا ۔ جو شخص سورۂ فاتحہ کو سوتے وقت ہمیشہ ایکبار پڑھ لیا کرے وہ گناہوں سے بالکل پاک صاف ہو جائے گا اور ہزار فرشتے اس کے سرہانے اور ہزار فرشتے اُسکے پائینتانے کھڑے رہینگے جو اُسکے لئے نیکیاں لکھیں گے اور صبح تک اُسکے لئے دعاء مغفرت کیا کرینگے ۔ اور اُسکے لئے اللہ کی رحمت اور فضل کے دو دروازے کھلجائینگے اور اگر وہ اُس رات میں مر جائیگا تو درجہ شہادت پائیگا اور اُسکی قبر میں فراخی ہوگی اور قیامت کے دن ابدال کے زمرے میں اُسکا حشر ہوگا اور اُسکا پروردگار اپنی خوشنودی اور رضامندی کا اظہار کریگا اور وہ شخص جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بہشت میں داخل ہوگا ۔

بعض علماء فرماتے ہیں کہ لفظ آمین کے حروف چار ہیں جو شخص سورۂ فاتحہ کو آمین تک پڑھیگا اللہ تعالیٰ اُس کو چار فضیلتیں بخشے گا (۱) اُسکے رزق میں زیادتی ہوگی (۲) اُسکی قبر کشادہ ہوگی (۳) میزان عمل میں اُسکا نیکیوں کا پلہ بھاری ہوگا (۴) جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت اُسکو حاصل ہوگی ۔

بعض کا قول ہے کہ الف بمنزلہ توراۃ کے ہے اور میم بجائے انجیل کے اور یا سے مراد زبور ہے اور نون سے مقصود قرآن مجید پس جب بندہ مومن سورۃ الحمد کو پڑھتا ہے تو گویا اُسنے چاروں کتب آسمانی پڑھیں اور اُنکا ثواب پایا ۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ الف عرش الٰہی کے پایہ پر لکھا ہوا ہے اور میم کرسی کے پایہ پر اور یا لوح

کے پایہ پر اور (نون) قلم کے پایہ پر۔ جب بندۂ مومن سورۂ فاتحہ کے بعد لفظ آمین زبان پر لاتا ہے تو عرش و کرسی و لوح و قلم جنبش میں آجاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ خداوندا اپنے اس نیک بندے کو بخشدے۔

بعض نے کہا ہے کہ الف حضرت جبرئیل علیہ السلام کی پیشانی پر لکھا ہوا ہے اور میم میکائیل علیہ السلام کی پیشانی پر اور (ی) اسرافیل ؑ کی پیشانی پر اور نون حضرت عزرائیل علیہ السلام کی پیشانی پر۔ جب بندۂ مومن سورۂ فاتحہ کے بعد آمین کہتا ہے تو یہ چاروں فرشتے بارگاہ الٰہی میں عرض کرتے ہیں کہ خداوندا اپنے اس نیک بندے کی مغفرت کر اُسی وقت اُسکے گناہ بخشدیے جاتے ہیں۔

بعض کا قول ہے کہ آسمانوں میں چار مقام ہیں ایک مقام پہلے آسمان پر ہے جس کا نام عین الیقین ہے جب شب قدر میں لوح محفوظ سے قرآن پاک کا نزول ہوا تو اس مقام میں رکھا گیا یہ الف کا مقام ہے اور چوتھے آسمان پر ایک مقام کا نام علم الیقین ہے یہاں حضرت عزرائیل علیہ السلام رہتے ہیں۔ میم اس مقام کا رکن ہے ساتویں آسمان میں ایک مقام کا نام سدرۃ المنتہیٰ ہے یہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کا مقام ہے اس مقام پر (ی) لکھی ہوئی ہے اور عرش الٰہی کے نیچے ایک مقام ہے وہاں نون لکھا ہوا ہے جب بندۂ مومن سورۂ الحمد پڑھکر آمین کہتا ہے یہ مقامات دعا کرتے ہیں کہ اے پروردگار اس بندے کو بخشدے

بعض اہل علم کہتے ہیں کہ الف از روئے عدد ایک ہے جس کو عربی میں واحد کہتے ہیں اور یہ اللہ تعالیٰ کا اسم پاک ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک کو دنیا میں ظاہر کرنیکا ارادہ فرمایا تو حرف میم کے ساتھ جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا میں تشریف لائے آپکی خلافت کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپکے چار اصحاب کو منتخب فرمایا اور حرف یا اُن کے نام میں موجود ہے یعنی وہ یاران محمدؐ کے لفظ سے یاد کیے جاتے ہیں پھر جب کفار مشرکین نے اپنے نفاق اور کفر کا اظہار کیا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پاک پر قرآن مجید نازل فرمایا اور نزول قرآن میں نون موجود ہے۔ پس جب اللہ کا نیک بندہ سورۂ الحمد کو آمین تک پڑھتا ہے تو خدائے واحد اُس سے خوشنود ہوتا ہے اور جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے چار یاران پاک خوش ہو کر اُسکے لئے استغفار کرتے ہیں اور قرآن مجید بارگاہ رب العالمین میں اُس کی شفاعت کے لئے دعا کرتا ہے۔

بعض کہتے ہیں کہ کلمۂ آمین میں چار حروف ہیں۔ جو شخص سورۂ فاتحہ کو آمین تک پڑھیگا اُس کو جناب الٰہی سے چار نعمتیں ملیں گی (۱) اُس روز جو گناہ اُس سے سرزد ہونگے وہ بخش دیے جائینگے

(٢) اُس رات مین جو گناہ ہونگے بخشدیے جائینگے (٣) جو گناہ اُس سے علانیہ طور پر ظاہر ہوئے ہین وہ معاف ہونگے (۴) جو گناہ پوشیدہ طور پر کیے ہین وہ دور ہو جائین گے۔

(باب ١٣) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی فضیلت

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ راوی ہین کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب بچہ مکتب مین بٹھایا جاتا ہے اور معلم اُس کو پہلے پہل کہتا ہے کہ کہو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بچہ یہ کلمہ زبان پر لاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس بچے اور اُسکے ماں باپ اور اُستاد کو عذاب دوزخ سے نجات دیتا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم کھانا کھانے بیٹھو تو کھانے سے پیشتر بسم اللہ پڑھ لو۔ اگر کوئی کھانے سے پہلے یہ کلمہ زبان پر نہین لاتا اُسکے ساتھ کھانے مین شیطان شریک ہو جاتا ہے اور جب درمیان مین بسم اللہ کہہ لیتا ہے تو باقی کھانے سے شیطان ہٹ جاتا ہے اور اس سے پہلے ساتھ کھائے ہوئے کھانے کو قے کر ڈالتا ہے اور وہ شخص گویا از سرِ نو کھانا شروع کرتا ہے۔

ابو الملیح سے مروی ہے کہ صحابہ کرام مین سے ایک صاحب کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایکبار اپنے پیچھے ناقہ پر بٹھالیا کچھ دور چلے تھے کہ ناقہ کا پاؤن پھسلا اور وہ گرنے لگا ناقہ کے ٹھوکر کھانے کے وقت وہ صحابی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے بیساختہ یہ کلمہ زبان پر لائے بِئسَ لُعِنَ الشَّیطان یعنی شیطان بہت بُرا ہے اُسپر خدا لعنت کرے یہ سنکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ کلمہ زبان پر نہ لاؤ کیونکہ اس طرح کہنے سے شیطان اپنے آپ کو بڑا بھاری تصور کرتا ہے اور خوشی کے مارے پھول جاتا ہے بلکہ ایسی حالت مین یہ کہا کرو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اس کلمے کی عظمت سے شیطان مارے غم کے گھل جاتا ہے اور سمٹ کر مکھی کے برابر ہو جاتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے گھر مین داخل ہوتے وقت بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہے تو اللہ تعالیٰ اُسکے لیے دس لاکھ رُتبے بلند کرتا ہے اور اُسکے دس لاکھ گناہ معاف کرکے دس لاکھ نیکیان اُسکے نامۂ اعمال مین لکھتا ہے اور اگر وہ شخص اُس روز مرجائے تو شہید ہوگا۔

ابو جعفر سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ [illegible] وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تمام اعمال نیک کے سردار اور سب سے بڑھکر افضل تین عمل ہین (١) اپنی ذات کے [illegible] آدمی کو انصاف سے کام لینا (٢) اپنے [illegible] بھائی کے ساتھ

اُس کے مال و دولت میں غمخواری کرنا۔ (۲) ہر حال میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا ورد رکھنا فرزند آدم کو عذاب الٰہی سے نجات بخشنے والا قیامت کے دن اس سے بڑھ کر کوئی عمل نہیں کہ اکثر زبان پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم جاری رکھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دس چیزوں کو دس چیزوں سے رونق و زینت بخشی ہے (۱) آسمان کو چاند و سورج وستاروں سے (۲) فرشتوں کو حضرت جبرئیل علیہ السلام سے (۳) بہشت کو حور و قصور سے (۴) پیغمبروں کو جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (۵) دنوں کو جمعہ کے دن سے (۶) راتوں کو لیلۃ القدر سے (۷) مہینوں کو رمضان المبارک سے (۸) مساجد کو کعبہ شریف سے (۹) کتابوں کو قرآن حکیم سے (۱۰) قرآن کو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے۔ کتاب باب المغفرت میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص خلوص دل سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم زبان پر لائے اللہ تعالےٰ اُسکے پچاس برس کے گناہ معاف فرمایگا اور اُس دن اور رات میں اُس کو عبادت وسخاوت کی توفیق عطا فرمائے گا۔

حدیث شریف میں ہے کہ جب کوئی بندہ مومن صدق دل سے بسم اللہ کہتا ہے تو اللہ تعالےٰ کراماً کاتبین کو حکم دیتا ہے کہ اُس کے نامۂ اعمال میں اُسکے لئے چار لاکھ رُتبے درج کریں اور اُس کی چار لاکھ بدیاں مٹادیں۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص وضو کرتے وقت ایکبار بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہے تو اُسکے گناہ اگرچہ چالیس ہزار برس کے بھی ہوں تو معاف کر دیے جائینگے اور دنیا سے ایمان کے ساتھ اُٹھیگا۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص سچی نیت سے ایکبار بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہے تو اللہ تعالیٰ اُسکے گناہ اگرچہ ساٹھ ہزار برس کے ہوں معاف کردیگا اور اُسپر جانکنی آسان ہوجائے گی۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص محبت سے ایکبار بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہے اللہ تعالیٰ اُسکے اگرچہ اسّی ہزار برس کے گناہ ہوں معاف کردیگا اور اسکی قبر میں دنیا کے برابر فراخی ہوگی اور قیامت تک وہ قبر روشن رہے گی۔

حضرت علی مرتضٰی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص عظمت سے ایکبار بسم اللہ الرحمن الرحیم کہے تو اللہ تعالیٰ اُسکے گناہ اگرچہ ایک لاکھ برس کے بھی ہوں معاف کر دیگا اور وہ شخص بجلی کی طرح پل صراط سے گذر یگا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ایکبار بسم اللہ الرحمن الرحیم کہے اللہ تعالیٰ اُس کو بہشت میں ستر ہزار لونڈیاں اور غلمان اور ستر ہزار حوریں اور بارہ ہزار تخت سونے چاندی یاقوت وجواہر سے جڑے ہوئے جنمیں ہر ایک کا طول پانچسو برس کی راہ کا ہوگا اور اُسیقدر اُنکے فرش ہونگے عطا کریگا اور اُس کو ستر محل دیے جائیں گے جن میں ہر ایک کا طول وعرض اس دنیا کے برابر ہوگا اور اُسکے محل کی کھڑکیوں کے نیچے سے سات نہریں جاری ہونگی (۱) صاف شہد کی۔ (۲) سفید دودھ کی (۳) خالص پانی کی (۴) خوش مزہ شراب کی (۵) اُس رحیق مختوم کی جو مشک سے سر بمہر ہے (۶) سلسبیل کی (۷) تسنیم کی۔

شرعۃ الاسلام میں ہے کہ اگر کہیں زمین پر کوئی کاغذ کا پرچہ پڑا ہو جسمیں بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھی ہوئی ہو اور کوئی شخص ادب کیوجہ سے اُس کاغذ کو اُٹھائے تو اللہ تعالیٰ اُس شخص کو اپنے دوستوں میں داخل کریگا اور اسکے ماں باپ کو عذاب قبر سے نجات دیگا اور اُس کو شہیدوں کے زمرے میں قیامت کے دن اُٹھائے گا۔

ضحاک نے ابوجعفرؒ سے حفص کی تفسیر کے حوالے سے روایت کی ہے کہ جسوقت قرآن پاک جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوا تو اُسمیں تینوں آسمانی کتابوں یعنی توریت۔ انجیل۔ زبور تمام آسمانی صحیفوں کی برکت داخل کی گئی۔ اور قرآن پاک کی ساری برکت سورۃ الحمد کو دیگئی اور سورۂ فاتحہ کی تمام برکت اللہ تعالیٰ نے بسم اللہ الرحمن الرحیم میں داخل فرمائی پس جس شخص نے اخلاص اور صدق دل سے بسم اللہ پڑھی تو گویا اُسنے وہ تمام آسمانی کتابیں اور صحیفے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبروں پر نازل فرمائے ہیں ختم کیے اور وہ شخص گناہوں سے ایسا پاک ہوجاتا ہے جس طرح اپنی پیدائش کے دن تھا اور مرنے کے وقت اسکی زبان پر کلمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ جاری ہوگا۔

صلوات مسعودی میں ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم لوگ ہر وقت اور ہر گھڑی بسم اللہ الرحمن الرحیم کہا کرو کیونکہ اس کلمے میں اُنیس حروف ہیں جو شخص خلوص نیت سے اس کلمے کو ایکبار زبان

پر لائیگا اللہ تعالیٰ اُس کو اُن فرشتون سے دور رکھیگا جو عذاب دوزخ پر موکل ہین اور اُنکی تعداد اُنیس ہے
جو شخص اپنی تمام عمر مین سات بار بسم اللہ کہیگا اللہ تعالیٰ اُسکو دوزخ کے ساتون طبقون سے محفوظ رکھیگا اور وہ
شخص قیامت کے دن تمام مخلوقات کے سامنے اُمت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ستر گناہگارون کی
شفاعت کرکے اُن کو بہشت مین داخل کریگا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان
فرمایا کہ جو شخص وضو کر کے قرآن مجید مین سے اُنیس حرف یعنی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم زبان پر لائے اُس کو اُنیس
نیکیان اللہ تعالیٰ کے یہان سے ملین گی دس دنیا مین نو آخرت مین دنیا کی دس نیکیان یہ ہین (۱) اُسکی
زندگی مین برکت ہوگی (۲) لوگ اُس کی عزت کرین گے (۳) ذکر الٰہی مین اُسکی عمر دراز ہوگی (۴) اُسکے مال
اور اُسکے جسم کو کوئی نقصان نہ پہونچیگا (۵) عبادت الٰہی یعنی نماز و روزہ اور سخاوت وغیرہ مین کبھی وہ
سستی نہ کریگا (۶) اللہ تعالیٰ دنیا مین اُسکی زبان کو سچی کریگا اور وہ کبھی جھوٹ نہ بولیگا غیبت اور بہتان
وغیرہ کا مرتکب کبھی نہ ہوگا جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اُس کو داخل بہشت کریگا (۷) کسی گناہ کبیرہ اور زنا
وغیرہ کی طرف وہ رخ نہ کریگا جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اُس کو دوزخ کی سزائے تازیانہ سے محفوظ
رکھیگا (۸) ہر وقت وہ کسب حلال پیدا کریگا (۹) نماز مین اُس کی تکبیر اول فوت نہ ہوگی (۱۰) اللہ تعالیٰ
اُس کو نیک بخت اور ہونہار لڑکا عطا فرمائے گا جو علم دین پڑھے گا اور اپنے مان باپ کے لئے دعائے
مغفرت کیا کریگا اور وہ نو نیکیان جو اُس کو مرنے پر حاصل ہون گی وہ یہ ہین (۱) مرنے کے وقت جانکنی
کی سختی اللہ تعالیٰ اُسپر آسان کریگا (۲) دنیا سے وہ ایمان کے ساتھ اُٹھیگا اور نزع کے وقت شیطان
اُسکے قریب نہین آئیگا (۳) مرنے کے وقت اُسکی زبان پر کلمہ شہادت جاری ہوگا (۴) قبر مین منکر نکیر
کے سوال کا جواب اُسپر آسان ہوگا (۵) دنیا سے دوچند زیادہ اُسکی قبر مین فراخی ہوگی (۶) صبح و شام
اُسکی قبر کی زیارت کے لئے ستر لاکھ فرشتے آئین گے اور اُس کے لئے نیکیان لکھا کرین گے اور قیامت
تک لکھا کرین گے (۷) اللہ تعالیٰ قیامت کے دن صبر کرنیوالون کے ساتھ اُسکا حشر کریگا (۸) اُس کا نامۂ
اعمال قیامت کے دن اُسکے داہنے ہاتھ مین دیا جائے گا (۹) پل صراط سے بجلی کی طرح گذر جائیگا
اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بہشت مین جائیگا۔

کتاب سلامت کبریٰ مین حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جو شخص کامل طور

وضو کرنے مین ایک بار بسم اللہ الرحمن الرحیم کہتا ہے تو فوراً اللہ تعالیٰ کے حکم سے آسمان کے فرشتے عرش کے نیچے ایک مقام مین سجدہ کرتے ہین اور اُس مقام کا نام روضۃ الرضوان ہے پھر سجدے سے سر اُٹھا کر قیامت تک اُس شخص کے لئے استغفار کرتے رہتے ہین اور ایک دم بھی غافل نہین ہوتے بعض اہل علم فرماتے ہین کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کی میم حضرت جبرئیل علیہ السلام کی پیشانی پر لکھی ہوئی ہے اور لفظ اللہ کی ہ حضرت میکائیل علیہ السلام کی پیشانی مین اور لفظ الرحمن کی میم حضرت اسرافیل علیہ السلام کی پیشانی پر اور الرحیم کی میم حضرت عزرائیل علیہ السلام کی پیشانی پر پس جو شخص بسم اللہ الرحمن الرحیم ایک بار زبان پر لاتا ہے تو یہ چارون مقرب فرشتے اور اُن کے ساتھ اور تمام فرشتے حرکت مین آتے ہین اور اُس شخص کے حق مین استغفار اور دعائے خیر کرتے ہین۔ اللہ تعالیٰ اُن سے فرماتا ہے کہ اے میرے فرشتو جاؤ مین نے اپنے بندے کو اُس کلمہ کا پورا ثواب دے دیا جسے وہ زبان پر لایا ہے فرشتے عرض کرتے ہین کہ خداوندا ہم کیونکر ساکن ہوا اور ہم یہان سے کیونکر جائین جبتک کہ تو اُس کلمے کے کہنے والے کو نہ بخشدے۔ جناب باری کا ارشاد ہوتا ہے کہ اے فرشتو سنو جس وقت میرے بندے نے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھی تو وہ ابھی پورے الفاظ ادا بھی نہ کر چکا تھا کہ مین نے اُس کو بخشدیا پس اُس شخص کے سر پر سے تمام گناہون کا بار اُٹھا لیا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ اُسکے نامۂ اعمال مین لکھدیتا ہے کہ اُسکو دوزخ سے نجات دی جائے اور بہشت مین داخل کیا جائے۔

حکایت ایک بزرگ فرماتے ہین کہ ایک شخص نہایت چالاک چور ڈاکو شرابی بشر حافی نام تھا اور وہ شخص ان نالائق حرکتون کے ساتھ حافظ قرآن بھی تھا اُس کی عادت تھی کہ جب کبھی چوری یا ڈاکے سے کوئی چیز نہ ملتی تو کسی شہر مین داخل ہوتا اور شہر کے ایک سرے سے داخل ہو کر قرآن مجید پڑھتا ہوا دوسرے طرف سے نکلجاتا چونکہ خوش آواز تھا اسلئے لوگ قرآن پاک سننے کے شوق مین اُسکے پیچھے پیچھے ہو لیتے اور اُن پر ذوق کا عالم طاری ہوجاتا وہ شخص جب سب لوگون کو بیخود پاتا تو اُن لوگون کے کپڑے اور اسباب لے کر غائب ہوجاتا ایکبار کہین چلا جارہا تھا راستے مین زمین پر ایک کاغذ کا ٹکڑا ملا جسمین بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھی ہوئی تھی اُسنے وہ ٹکڑا اُٹھا لیا اور مٹی سے اُسکو پاک وصاف کیا اور خوشبو لگا کر ادب سے اُسکو بوسہ دیا اور بحفاظت اُٹھا کر کسی نہر مین ڈالدیا اُس زمانے کے ایک عابد وزاہد نے خواب مین دیکھا کہ غیب سے اُسے آواز آئی اے زاہد بشر حافی کے پاس جاؤ اور اُس سے کہو کہ خدا نے فرمایا ہے کہ تو نے ہمارے نام کو زمین پر سے اُٹھایا تو نے اُسکا مرتبہ بلند کیا تو نے ہمارے نام کی عزت کی ہے تجھکو عزت بخشی تو نے ہمارے نام کو معطر کیا ہم نے

تجھ کو عطر مین بسا دیا یہ خواب دیکھ کر زاہد کی آنکھ کھلی تو اُس نے اپنے دلمین سوچا کہ ایسا خواب بشر حافی کے
متعلق نہین ہو سکتا ہے آخر کار تین مرتبہ اسیطرح زاہد کو خواب مین آواز آئی اور تیسری مرتبہ پردہ خواب سے
بیدار ہو کر بشر حافی کے مکان پر گیا جب دروازے پر پہونچا تو گھر مین سے گانے بجانے کی آواز آئی زاہد
نے دستک دی اندر سے ایک لونڈی نکلی زاہد نے اُس سے پوچھا کہ یہ گھر کسی بندے کا ہے یا آزاد کا لونڈی
نے کہا کہ یہ مکان ایک آزاد شخص کا ہے زاہد بولا کہ کیا آزادون کے مکان ایسے ہی ہوتے ہین اور آزاد
لوگون کی یہی حالت ہوتی ہے لونڈی یہ سنکر واپس گئی اور گھر مین جاکر بشر حافی سے یہ سب باتین کہین جو زاہد
مین اور ہمین ہوئی تھین بشر فوراً خود دروازے پر آیا اور زاہد سے کہنے لگا کہ یا حضرت لونڈی نے آپکو جواب
دینے مین غلطی کی یہ گھر آزاد کا نہین بلکہ یہ ذلیل بندے کا ہے جو بندگان الٰہی مین سب سے شریر اور بدتر ہے۔ زاہد
نے بشر سے اپنے خواب کا واقعہ بیان کیا جسے سنتے ہی بشر نے زاہد کے ہاتھ پر توبہ کرلی اُسوقت بشر حافی
ننگے سر اور ننگے پاؤن تھا لونڈی نے کہا کہ ذرا ٹھہریے مین آپکے لئے عمامہ اور جوتا لے آؤن بشر نے جواب دیا
کہ اب مجھے عمامے اور جوتے کی ضرورت نہین کیونکہ خواب مین میرا نام بشر حافی لیکر پکارا گیا ہے اور حافی کے
معنی برہنہ پا کے ہین غرض اس طور سے بشر حافی اللہ تعالیٰ کے نیک بندون مین داخل ہو گیا۔ شیخ کہتے
ہین کہ مین نے سُنا ہے کہ ایک روز بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ دریا مین کشتی پر سوار تھے کشتی والون مین سے
کسی کا موتی یا جواہر گم ہو گیا کیونکہ بشر حافی ایک اجنبی اور فقیرانہ صورت کے آدمی پھٹی پرانی حالت مین تھے اسلئے
انھیں پر لوگون کا شک ہوا اور انھین کو چور ٹھہرالیا سب نے اُنسے کہا کہ وہ موتی واپس دیدو ہم آپکے بدلے
مین تم کو کوئی اور چیز دیدین گے کیونکہ وہ تمھارے کام کا نہین ہے یہ سُنکر بشر حافی کھڑے ہوئے اور آواز
دی کہ اے دریا کے رہنے والی مخلوقات باہر نکلو اور ان لوگون کو موتی دیجاؤ تھوڑی دیر مین بہت
مچھلیان پانی کے اوپر آئین اور ہر ایک کے مُنھ مین ایک قیمتی موتی تھا بشر حافی نے لوگون سے کہا کہ اس
موتی کے عوض مین جو موتی تمہین پسند آئے لیلو سب لوگ اپنی حرکت سے پشیمان ہوئے اور معذرت
کرنے لگے پھر سب نے اُن سے پوچھا کہ آپ کو اللہ تعالےٰ نے کون سے عمل نیک پر یہ مرتبہ
عطا فرمایا اُنھون نے کہا کہ مین ہر کام کے شروع مین بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
لیتا ہون۔

(باب ۱۱) بخیل آدمی کی بُرائی اور محتاجوں کو خیرات دینے کی فضیلت

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایکبار جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کعبہ کی طرف سے گذرے ایک شخص کو دیکھا کہ کعبہ شریف کے پردوں سے لپٹا ہوا بارگاہ الٰہی میں یہ کہہ کر التجا کرتا ہے کہ خداوندا اس گھر کی عزت اور حرمت کے واسطے میرے گناہ بخشدے نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اپنے بندہ مومن کی عزت اور حرمت اس گھر کی حرمت سے زیادہ ہے وہ شخص عرض کرنے لگا یا رسول اللہ میرا گناہ بڑا بھاری ہے آپنے دریافت کیا کہ تونے کیا گناہ کیا ہے اُسنے کہا یا حبیب اللہ میرے پاس مال ودولت اور اونٹ گھوڑے بہت کچھ ہیں لیکن جب کوئی فقیر مجھ سے اگر کچھ سوال کرتا ہے تو اُسکے جواب میں میرے منھ سے گویا ایک آگ کا شعلہ نکلتا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا او بدکار میرے سامنے سے دور ہو تو خود اپنی آگ میں کیوں نہیں جلجاتا قسم اُس ذات پاک کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ اگر تو ہزار برس تک روزے رکھے اور ہزار برس تک نماز پڑھے پھر اپنی بخیلی اور کنجوسی کی حالت میں مرجائے تو اللہ تعالیٰ تجھ کو اوندھے منھ دوزخ میں اُٹھا کر پھینکدیگا کیا تو نہیں جانتا کہ بخیلی کفر ہے اور کفر کا ٹھکانا سوائے دوزخ کے کہیں نہیں اور سخاوت ایمان ہے اور ایمان کا ٹھکانا ہمیشہ جنت ہے۔

تنبیہ الغافلین میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے ایک بار اپنے بھائی جبرئیل سے صدقے اور خیرات کے متعلق دریافت کیا اُنھوں نے جوابدیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صدقہ سات قسم کا ہوتا ہے (۱) وہ صدقہ کہ ایک کا ثواب ایک ہے (۲) ایک کا ثواب دس ہے (۳) ایک کا ثواب ستر ہے (۴) ایک کا ثواب سَو ہے (۵) ایک کا ثواب سات سو ہے (۶) ایک کا ثواب نو سَو ہے (۷) ایک کا ثواب نو لاکھ ہے میں نے کہا کہ ان ساتوں قسموں کی تفصیل بیان کرو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا وہ صدقہ جسمیں ایک کا ثواب ایک ہے وہ یہ ہے کہ کسی مالدار یا ظالم کو دیا جائے اور جسمیں ایک کا ثواب دس ہے وہ یہ ہے کہ تندرست آدمی کو دیا جائے اور ایک کا ثواب ستر یہ کہ کسی رشتہ دار محرم کو دیا جائے ایک کا ثواب سَو یہ ہے کہ فقرا اور مساکین بیوہ اور یتیموں کو دیا جائے ایک کا ثواب سات سو یہ ہے کہ اپنے غریب ماں باپ کو دیا جائے ایک کا ثواب نو سو یہ ہے کہ کسی مریض حاجتمند یا مردہ کی روح

کو ثواب بخشا جائے ایک کا ثواب ذالکہ یہ ہے کہ کسی طالب علم کو جو تقویٰ اور طہارت کے ساتھ علم دین حاصل کرنے مین مشغول ہو دیا جائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مین نے تمہارے تمام نیک اعمال مین پانچ عملون کو سب سے اعلیٰ و افضل پایا (۱) مصیبت مین صبر کرنا (۲) باوجود قدرت کے مجرم کی خطا کو معاف کر دینا (۳) مال و دولت پاکر تواضع کرنا (۴) تنگدستی مین سخاوت کرنا (۵) بغیر کسی قسم کا احسان جتائے سلوک کرنا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مومن کے دل کو کچھ دیکر خوش کرے خواہ ایک کپڑے کا چیتھڑا یا روٹی کا ٹکڑا ہی کیون نہ ہو اللہ تعالیٰ اُس شخص کیلئے اس خیرات کی وجہ سے ایک عظیم الشان فرشتہ پرندے کی شکل مین پیدا کرتا ہے جسکا ایک بازو مشرق مین ایک بازو مغرب مین ہوگا اور اُس کے سر پر موتی اور یاقوت کا جڑاؤ تاج ہوگا اور اُسکے ہزار جسم ہونگے اور ہر جسم مین ہزار سر جو موتی کی طرح چمکدار ہون گے اور ہر سر مین ہزار چہرے اور ہر چہرے مین ہزار منھ اور ہر منھ مین ہزار زبانین اور ہر زبان پر ہزار لغت اور ہر لغت مین ہزار آوازین ہون گی اور ہر آواز مین اللہ تعالیٰ کی تسبیح اور اُس شخص کے لئے دعائے مغفرت قیامت تک نکلا کرے گی اور ہر دم یہ دعا اُسکے جاری رہیگی۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِمَنْ فَرَّحَ مُؤْمِنًا یعنی خداوندا جس شخص نے تیرے بندہ مومن کو خوش کیا ہے تو اُسے بخشدے۔

جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہین کہ آدمی کی پانچ قسمین ہین۔ کریم۔ سخی۔ بخیل۔ لئیم۔ شقی۔ کریم وہ ہے جو خود نہ کھائے اور حاجتمندون کو بخشدے۔ سخی وہ ہے جو خود بھی کھائے اور دوسرون کو بھی دے۔ بخیل وہ ہے جو خود کھائے اور دوسرون کو نہ دے۔ لئیم وہ ہے جو خود بھی نہ کھائے اور کو بھی نہ دے۔ شقی وہ ہے جو خود بھی نہ کھائے اور دوسرے کو بھی نہ دے اور دینے والے کو بھی دینے سے روکے۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مجھپر دس مرتبہ درود بھیجے اور جو شخص اللہ کی راہ مین پوشیدہ طور پر خیرات کرے خواہ ایک رائی کے دانہ کے برابر ہی کیون نہ ہو تو اُس شخص کو اللہ تعالیٰ بغیر حساب وکتاب کے پوشیدہ طور سے جنت مین داخل کریگا۔

شیخ احمد جام نے اسناد کے ساتھ ذکر کیا ہے کہ خیرات کرنیوالے کے لئے دس نعمتین ہین پانچ دنیا مین پانچ آخرت مین دنیا کی پانچ نعمتین یہ ہین (۱) اُس کا مال پاک ہوجاتا ہے (۲) اُسکے جسم مین

آجاتی ہے (۳) اُس کے بدن کی بیماری دفع ہو جاتی ہے (۴) ہمیشہ ذکر الٰہی اُس کی زبان پر جاری ہوتا ہے (۵) وہ شخص مرنے کے وقت باآواز بلند کلمۂ شہادت پڑھیگا اور آخرت کی پانچ نعمتوں میں سے ایک یہ ہے کہ وہ شخص قیامت کے دن جب تمام لوگ حضور باری تعالیٰ میں حساب کے لئے حاضر ہونگے اور آفتاب سوا نیزے پر ہوگا اپنی خیرات کے سایے میں رہیگا۔ چنانچہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک عظیم الشان حدیث مروی ہے جو آپ نے حضرت معاذ ابن جبل کو تعلیم فرمائی اور اُس کو امام غزالی علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب بدایۃ الهدایۃ میں نقل فرمایا ہے وہ حدیث یہ ہے حضرت عبد اللہ ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ اسناد کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت معاذ ابن جبل رضی اللہ عنہ سے درخواست کی کہ یا حضرت مجھے آپ وہ حدیث سنائیے جو رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپنے سُنی ہو راوی کہتا ہے کہ یہ سُنکر حضرت معاذ ابن جبل رضی اللہ عنہ رو پڑے اور دیر تک روتے رہے یہانتک کہ میں سمجھا کہ اب اُنکا رونا ختم ہی نہ ہوگا بہت دیر کے بعد اُنھوں نے رونا موقوف کیا اور اس طریقے سے حدیث کو روایت کرنے لگے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے مخاطب کر کے ارشاد فرمایا کہ اے معاذ میں تجھ سے ایک بات کہتا ہوں اگر تم اس بات کو یاد رکھو گے تو نفع پاؤ گے اور اگر بھول جاؤ گے اور ضائع کر دو گے تو سمجھ لو کہ قیامت کے دن گویا اللہ تعالیٰ کی حجت تم پر ختم ہو چکی اے معاذ اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان پیدا کرنے سے پہلے سات فرشتے پیدا فرمائے اور ساتوں آسمانوں سے ہر ایک کا دربان ایک فرشتے کو مقرر فرمایا اللہ تعالیٰ کے جلال و ہیبت سے وہ تمام فرشتے اور ساتوں آسمان خوف زدہ اور لرزاں ہیں حضرت معاذ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ میرے لئے نجات اور رہائی کی کیا صورت ہے آپنے فرمایا کہ اے معاذ اگر تمھارے اعمال نیک میں کوئی نقصان اور کوتاہی ہے تو اپنی زبان کو محفوظ رکھو اپنے اُن بھائیوں کی غیبت نہ کرو جو مسلمان اور قرآن پڑھنے والے ہیں اپنے مسلمان بھائیوں کو گنہگار سمجھ کر اپنی پاکدامنی کا ثبوت نہ دو اور اُنپر اپنے آپ کو فضیلت اور برتری نہ دو اور دنیا کے اعمال کو آخرت کے عمل میں داخل نہ کرو اپنی مجلس میں مغرور و متکبر بن کر مت بیٹھو تاکہ لوگ تمھاری بدخلقی کی وجہ سے تم سے پرہیز نہ کریں اور ایک شخص کے سامنے دوسرے شخص سے سرگوشی نہ کرو اور اپنے آپکو لوگوں سے بڑا نہ جانو اور دو آدمیوں میں پھوٹ نہ ڈالو ورنہ تم کو قیامت کے دن دوزخ کے کتے پھاڑ کھائینگے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَالنَّاشِطَاتِ نَشْطًا اے معاذ کیا تم جانتے ہو کہ ناشطات سے کیا مراد ہے میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میرے ماں باپ

آپکے اوپر قربان ہوں میں نہیں جانتا آپ نے فرمایا کر وہ دوزخ کے کتے ہیں جو گوشت کو نوچکر ہڈی سے جدا کرین گے۔ نشط کے معنی گوشت نوچنے کے ہیں اور فرمایا یہ سختیاں جسپر اللہ تعالیٰ آسان کریگا آسان ہوجائیں گی راوی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت معاذ سے بڑھکر کسی کو نہیں دیکھا جو تلاوت قرآن سے زیادہ اس حدیث کو زبان پر جاری رکھتے تھے۔

کتاب مختار میں کسی بزرگ کا قول لکھا ہے کہ مسلمان آدمی کو مرجانے سے پہلے چالیس ہدیے اپنی ذات فرض کرلینا چاہیے۔ چار ملک الموت کے لئے چار قبر کے لئے چار منکر نکیر کے لئے چار میزان عمل کے لئے چار پل صراط کے لئے چار مالک دوزخ کے لئے۔ چار رضوان جنت کے لئے۔ چار نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے چار روح اعظم کے لئے۔ چار جناب باریتعالیٰ کے لئے۔ ملک الموت کے لئے چار ہدیے یہ ہیں (۱) جھگڑنے والے کو راضی کرنا (۲) فوت شدہ عبادت کو ادا کرنا (۳) موت کے لئے تیار رہنا (۴) دیدار الٰہی کا شوق رکھنا۔ چار قبر کے لئے یہ ہیں (۱) چغلخوری ترک کرنا (۲) پیشاب کے چھینٹوں سے احتیاط کے ساتھ پاک رہنا (۳) قرآن مجید پڑھنا (۴) رات کو جب سب لوگ سو رہیں نماز تہجد ادا کرنا۔ منکر نکیر کے لئے یہ ہیں (۱) سچ بولنا (۲) غیبت ترک کرنا (۳) حق بات کہنا (۴) مخلوق کے ساتھ تواضع سے پیش آنا۔ میزان عمل کے لئے یہ ہیں (۱) عمل میں اخلاص (۲) خوش اخلاقی (۳) ذکر الٰہی کی کثرت (۴) تکلیف کی برداشت۔ پل صراط کے لئے یہ ہیں (۱) غصہ کو ضبط کرنا (۲) پرہیزگاری (۳) جمعہ کو پڑھنے کے لئے پا پیادہ جانا (۴) مسلمان کی مدد کرنا۔ مالک دوزخ کے لئے یہ ہیں (۱) خوف الٰہی سے رونا (۲) چھپاکر خیرات کرنا (۳) گناہ سے باز آنا (۴) ماں باپ کی خدمت کرنا۔ رضوان جنت کے لئے یہ ہیں (۱) سختیوں پر صبر کرنا (۲) مال کی خیرات (۳) حقوق الٰہی کی نگہداشت (۴) موت کا وقت یاد رکھنا اور بعض کہتے ہیں اولیاء اللہ سے محبت رکھنا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے یہ ہیں۔ (۱) حضور کی محبت (۲) آپکے اہلبیت پاک کی دوستی (۳) آپکی ہدایت پر چلنا (۴) آپکے اصحاب کبار رضی اللہ عنہم کو محبت سے یاد کرنا۔ جناب باری تعالیٰ کے لئے یہ ہیں (۱) لوگوں کو نیک کام کا حکم دینا (۲) بری باتوں سے باز رکھنا (۳) خلق اللہ کی خیرخواہی کرنا (۴) حکم خدا پر راضی ہونا جس بندہ مومن میں یہ خصائل ہوں گے اس کو اللہ تعالیٰ ضرور داخل بہشت کریگا۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن میزان عمل برپا

جس کی ڈنڈی کا طول مشرق سے مغرب تک اور ہر ایک پلہ زمین وآسمان کے برابر ہوگا۔ ایک پلہ عرش کے داہنی جانب رکھا جائیگا جو نیکیون کا پلہ ہوگا اور دوسرا بائین طرف جسمین بدیون کا وزن کیا جائے گا اور دونون پلون کے درمیان جن وانسان کے اعمال نیک پہاڑون کے مانند انبار لگے ہونگے یہ قیامت کا وہ دن ہوگا جو دنیا کے حساب سے پچاس ہزار برس کے برابر ہوگا بعض لوگ ایسے حاضر کیے جائین گے جسمین سے ہر ایک کے ساتھ ستہتر دفتر اعمال ہون گے اور ہر ایک دفتر کا طول اسقدر ہوگا جہان تک نگاہ جائے گی۔ اُن تمام دفترون مین اُس کی سیہ کاریان اور برائیان درج ہونگی۔ جن کو میزان عمل کے ایک پلہ مین رکھا جائیگا پھر ایک اُنگل بھر کاغذ نکالا جائے گا جسمین کلمہ شہادت اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ لکھا ہوگا۔ اور یہ کاغذ دوسرے پلے مین رکھا جائیگا۔ پھر وزن کرتے وقت کلمہ شہادت کا پلہ اُن تمام گناہون کے دفترون سے وزن مین بھاری نکلے گا اور اس کی دلیل جناب باریتعالیٰ کا یہ قول ہے۔ فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ اس کے معنی یہ ہین کہ بہشتی وہ لوگ ہون گے جن کی خیرات اور عبادت کا پلہ بھاری نکلے گا۔ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ یعنی وہ شخص بہشت کے عیش وآرام مین خوش وخرم رہیگا اُسکے بعد ارشاد ہوا ہے فَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا هِيَهْ نَارٌ حَامِيَةٌ یعنی جس شخص کے اعمال حسنہ کا وزن قیامت کے دن اُس کی بداعمالی کے مقابلہ مین ہلکا ہوگا اُسکا ٹھکانہ ہاویہ ہوگا اور تم جانتے ہو کہ ہاویہ کیا چیز ہے وہ ایک نہایت تیز آگ ہے۔ یہانتک اُس ایک فضیلت کا بیان تھا جو خدا کی راہ مین خیرات کرنیوالے کو منجملہ پانچ فضیلتون کے قیامت کے دن ملین گی (۲) میدان حشر اور حساب کی سختیان اُسپر آسان ہونگی (۳) میزان عمل مین اُسکی نیکیون کا پلہ بھاری ہوگا (۴) اللہ تعالیٰ اُس کو ذرے کے دور عطا فرمائے گا جن کے ذریعہ سے وہ پُل صراط پر سے تیز اُڑنیوالے پرندے کی طرح اڑ جائے گا (۵) اللہ تعالیٰ اُس کو بہشت برین مین داخل فرمائے گا جہان اُسکو بہشت کی نعمتین اور دیدار الٰہی کی عزت حاصل ہوگی۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے بھائی مسلمان کو بھوک مین پیٹ بھر کر کھانا کھلائے اور پیاس مین پانی پلا کے سیراب کرے اللہ تعالیٰ اُس کو دوزخ سے دور رکھیگا اور اُس کے اور دوزخ کے درمیان سات خندقین حائل ہونگی اور ہر خندق کے درمیان پانچسو برس کی راہ ہوگی۔

جناب رسالتمآب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ نیک لوگون کے گیارہ گروہ ایسے ہین جن کی قبر دن مین قیامت تک روشنی اور فراخی ہوگی (۱) وہ شخص جو بیمار کی عیادت کو جائے (۲) جو شخص گرمیون مین روزے رکھے (۳) جو شخص اپنے مصیبت زدہ بھائی کی مدد کرے۔ (۴) جو شخص اپنے ماں باپ کی خدمتگاری اور فرمانبرداری کرے (۵) وہ عورت جس کا شوہر اُس سے خوشنود ہو (۶) جو شخص اُمت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اصلاح و درستی کو دوست رکھے یہ وہ علمائے اُمت ہین جو علم فقہ وحدیث کی تعلیم اہل اُمت کو دیتے (۷) وہ صاحب ایمان جس کی تمام عمر فاقے کی وجہ سے بھوک مین گذری (۸) جس نے کثرت سے کلمۂ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کا ورد رکھا (۹) جو شخص اپنے قول کا سچا ہو (۱۰) جو شخص فقرا اور مساکین اور یتیمون سے محبت رکھے (۱۱) وہ مرد سخی جو اپنی تھوڑی آمدنی سے خدا کی راہ مین خیرات کرے۔ حدیث شریف مین ہے کہ سخی آدمی کبھی دوزخ مین داخل نہ ہوگا اُسکے لئے صرف بہشت ہے اور بخیل آدمی کبھی بہشت مین داخل نہ ہوگا اُس کے لیے صرف دوزخ ہے۔

حضرت اسمار بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن ایک ہی وقت تمام لوگ میدان حشر مین جمع کیے جائین گے۔ پھر ایک ندا کرنیوالا ندا کریگا کہ کہان ہین وہ لوگ جن کے پہلو راتون کو نماز تہجد ادا کرنے کے لئے اپنے بسترون سے علیحدہ ہوتے تھے اور کہان ہین وہ لوگ جو اپنے مقدور کے مطابق رزق الٰہی مین سے خیرات کرتے تھے۔ یہ دونون گروہ باہر آئینگے جن کی تعداد بہت کم ہوگی سب سے پہلے یہ لوگ بغیر حساب کے داخل بہشت ہون گے پھر سب لوگون کے لئے حساب کا حکم ہوگا۔

جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن اہل دوزخ ایکطرف صف بستہ کھڑے ہونگے اتنے مین ایک مرد جنتی اُنکی طرف سے گذریگا جسکو دیکھکر کوئی اُنمین سے کہیگا کہ اے فلان کیا تم مجھکو نہین پہچانتے مین وہ ہون جسنے تمکو ایکبار پیٹ بھر کے کھلایا تھا دوسرا کہیگا کہ کیا تم مجھکو نہین پہچانتے مین وہ ہون جسنے تمکو ایکبار پانی پلایا تھا تیسرا کہیگا، کیا تم مجھکو نہین پہچانتے؟ مین وہ ہون جسنے تمھین ایکبار پرانا کپڑا پہنایا تھا جس سے ستر عورت ہوا یہ سنکر وہ مرد بہشتی بارگاہ خدا مین شفاعت کریگا اور اُسکے ساتھ وہ بھی داخل بہشت ہونگے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمام مخلوقات بہشت کی مشتاق ہے اور بہشت کو دو لوگون کا اشتیاق ہے (۱) جو شخص رات کو سوتے سے اُٹھکر دو رکعت نماز ادا کرے۔

(۲) جو شخص گرمیوں میں روزے رکھے (۳) وہ شخص جس کی تکبیر اولیٰ فوت نہ ہو (۴) جو شخص عبادت الٰہی کی وجہ سے رات کو بہت کم سوئے (۵) جو شخص ہمیشہ سچی بات زبان پر لائے (۶) جو شخص اپنے گھر والوں اور اولاد کے ساتھ رحم اور شفقت سے پیش آئے (۷) جو شخص ہمیشہ باوضو رہے (۸) جو شخص شراب وغیرہ کوئی نشہ کی چیز استعمال نہ کرے (۹) جو شخص ہر سال نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجے (۱۰) جو شخص کسی بھوکے کو پیٹ بھر کے کھانا کھلائے یا پیاسے کو پانی سے سیراب کرے یا برہنہ کو کپڑے پہنائے یا کسی کی اور کوئی حاجت بر لائے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص خدا کی راہ میں خیرات کے طور پر کسی بھوکے پیٹ میں ایک لقمہ ڈال دے، یا کسی برہنہ آدمی کو کوئی پُرانا کپڑا پہنا دے، یا پیاسے کو ایک گھونٹ پانی پلا دے، تو یہ عمل نیک ہزار رکعت نماز ہزار حج ہزار روزے اور ہزار قربانی کرنے سے افضل ہے کیونکہ چھپا کر خیرات کرنے سے شر وآفت کے ستر دروازے بند ہو جاتے ہیں، اور ستر بلائیں دفع ہو جاتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کا قہر وغضب ٹھنڈا ہو جاتا ہے حدیث شریف میں ہے کہ بخل سے پانچ بری خصلتیں پیدا ہو جاتی ہیں (۱) مکر وفریب (۲) مال جمع کرنے کی حرص (۳) خرید وفروخت میں فضول جھوٹ بولنا (۴) معاملات اور معاہدہ میں عہد شکنی کرنا (۵) اللہ ورسول کے وعدے میں شک لانا اور بخیل آدمی مشرکوں کا ساتھی اور شیاطین کا دوست ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تین آدمیوں سے اللہ تعالیٰ کو بغیر کسی جرم وگناہ کے بغض ونفرت ہے (۱) زیادہ کھانیوالا (۲) مغرور (۳) بخیل۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ بخیل آدمی کا مال ان سات صورتوں میں سے کسی ایک صورت میں صرف ہوتا ہے (۱) یا یہ کہ وہ مرجائے اور اُس کے بعد ایسا شخص اُس مال کا وارث ہو جس کی نسبت اُسکو ہمیشہ خوف لگا رہتا تھا کہ کہیں یہ میرے مال پر قبضہ نہ کرلے، پھر اُس مال کو وہ معصیت الٰہی میں صرف کر دے (۲) یا کسی ظالم بادشاہ کو اللہ تعالیٰ اُس پر مسلط کر دیتا ہے جو اُس کو ذلیل ورسوا کر کے اُس کا مال چھین لیتا ہے (۳) یا کوئی نفسانی شہوت اُس میں جوش زن ہوتی ہے۔ جس پر وہ اپنا مال لٹا دیتا ہے (۴) یا اُس کے دل میں عمارت بنانے یا ویران زمین کو آباد کرنے کی حرص پیدا ہو جاتی ہے جس میں اُس کا مال صرف ہو جاتا ہے (۵) یا کوئی دنیاوی مصیبت اور ناگہانی آفت آجاتی ہے، مثلاً اُسکا مال جل جائے یا ڈوب جائے، یا چوری ہو جائے (۶) یا اُس کو کوئی دائمی مرض لاحق ہو جاتا ہے اور

علاج ومعالجہ مین اپنا مال صرف کرتا ہے (۷) یا کسی مقام مین مال کو دفن کر دیتا ہے اور پھر ایسا ہوجاتا ہے کہ ڈھونڈھے سے بھی اُس کو نہین پاتا۔

حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین کہ فرزند آدم کے مرجانے پر اُسکے اعمال بھی ختم ہوجاتے ہین اور اُس کا ثواب بھی منقطع ہوجاتا ہے مگر تین چیزین ایسی ہین کہ جن کا ثواب ہمیشہ اُس کو ملتا رہتا ہے (۱) علم دین جس کی اُس نے تعلیم دی ہو (۲) اولاد نیک (۳) صدقۂ جاری "حدیث شریف" مین ہے کہ چار خصلتین اہل جنت کی ہین اور چار اہل دوزخ کی جن مین جنتیون کی چار خصلتین یہ ہین (۱) شیرین زبانی (۲) بارونق چہرہ (۳) پرہیز گار دل (۴) سخی ہاتھ اور اہل دوزخ کی چار خصلتین یہ ہین (۱) ترش روئی (۲) فحش گوئی (۳) سخت دلی (۴) کنجوسی۔

"ابو الجعدؔ سے منقول ہے کہ ایک عورت اپنا بچہ گود مین لیے کہین جارہی تھی یکایک راستہ مین ایک بھیڑیا آیا اور اُس کے بچے کو جھپٹ لے گیا۔ وہ بھیڑیے کے پیچھے دوڑی اُسی حالت مین کسی سائل نے اُس سے سوال کیا۔ عورت کے پاس ایک روٹی تھی وہ سائل کو دیدی اتنے مین بھیڑیا اُس کے بچے کو لیے ہوئے واپس آیا اور اُس کا بچہ اُس کے حوالہ کیا۔ تب سائل نے کہا کہ لقمے کے بدلے خدا نے ایک لقمہ واپس دے دیا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سخاوت ایک درخت ہے جس کی جڑ جنت مین ہے اور اُس کی شاخین دنیا مین جھکی ہوئی ہین۔ جس نے اُسکی کسی شاخ کو پکڑ لیا وہ اُس کے ذریعہ سے بہشت مین پہونچ جائے گا اور بخل ایک درخت ہے جس کی جڑ دوزخ مین ہے اور اُس کی ٹہنیان دنیا مین لٹکی ہوئی ہین۔ جو شخص اُس کی کسی شاخ سے لپٹا وہ اُسے کھینچکر دوزخ مین ڈال دے گی۔

"جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دو خصلتین ایسی ہین جن سے افضل و برتر کوئی خصلت نہین۔ ایکؔ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا دوسرؔے مسلمان بھائیون کو نفع پہونچانا اور دو خصلتین ایسی ہین جن سے بدتر کوئی خصلت نہین۔ ایکؔ خدا کے ساتھ شرک کرنا، دوسرے مسلمان بھائیون کو نقصان پہونچانا اور جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی حاجت بر لائیگا اللہ تعالیٰ اُس کی ستر حاجتین دنیا و آخرت مین پوری کریگا اور اُس کے نامۂ اعمال مین سات ہزار برس

کے دن بھر روزے اور شب بھر نماز کا ثواب درج فرمائے گا۔
حضرت "سعید" رضی اللہ عنہ نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا کہ جو شخص کبھی دن میں یا رات کو خدا کی راہ میں کچھ خیرات کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُس کو ایسی موت سے اپنی حفظ و امان میں رکھتا ہے کہ کوئی زہریلا جانور کاٹ کھائے یا کسی دیوار کے تلے دب جائے یا ناگہانی موت سے مر جائے۔
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مٹھی بھر چھوہارے اور روٹیوں کے ٹکڑے حوران جنت کا مہر ہے
حضرت "ابو درداء" رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہر روز جب آفتاب طلوع ہوتا ہے تو اُس کے ساتھ ساتھ دو فرشتے ندا کرتے ہیں جن کی آواز سوائے جن و انسان کے تمام مخلوق الٰہی سنتی ہے۔ وہ فرشتے پکار کر کہتے ہیں کہ اے لوگو اپنے پروردگار کی طرف بڑھو کیونکہ جو مال تھوڑا ہو اور آدمی کے لئے کفایت کرے وہ اُس سے بہتر ہے کہ زیادہ مال ہو اور انسان کو خدا کی یاد سے غافل کر دے۔ بعض احادیث میں آیا ہے کہ ہر شہر میں دو فرشتے باآواز بلند یہ دعا کیا کرتے ہیں کہ خداوندا تیری راہ میں جو اپنے مال کو خیرات کرتا ہے اُسے دنیا میں اور زیادہ ثروت عطا کر، اور جو بخل سے اپنے مال کو جمع رکھتا ہے اُس کی دولت کو جلد ضائع کر دے۔

باب ۱۵ علم کی فضیلت عالم اور طالب العلم اور اُن سے محبت رکھنے والوں کے مراتب

جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ حدیث "پاک" مشہور ہے کہ میں علم کا شہر ہوں اور علی مرتضیٰ اُس شہر کے پھاٹک ہیں۔ جب اس حدیث کو فرقہ خوارج نے سنا تو اُن کو حضرت علی کرم اللہ وجہہ پر بہت حسد ہوا۔ ایکبار اُن میں سے گیارہ آدمی جو اپنی جماعت کے رئیس تھے باہم جمع ہوئے اور مشورہ کیا کہ آؤ الگ الگ حضرت علیؓ کے پاس جائیں اور ایک سوال کریں پھر دیکھیں کہ وہ ہمیں کیا جواب دیتے ہیں۔ پس اگر انھوں نے ہم گیارہوں آدمیوں کو اُس ایک مسئلے کے گیارہ جواب علیحدہ علیحدہ دیئے تو ہم جانیں گے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کے مطابق علم نبوت کے شہر کا پھاٹک ہیں یہ مشورہ کر کے اُن میں سے ایک آدمی حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی خدمت میں آیا اور بعد سلام علیک کہنے لگا کہ اے علیؓ بتایئے کہ علم افضل ہے یا مال۔ آپ نے جواب دیا کہ علم افضل ہے اُس نے پوچھا اس کی دلیل بیان کیجئے آپ نے فرمایا کہ علم نبیوں کی میراث ہے اور مال قارون وہامان اور فرعون و شداد کا

ورثہ ہے یہ سنکر وہ شخص چلا گیا اور دوسرے نے آکر وہی سوال کیا آپ نے اُسے بھی وہی جواب دیا۔ اُسنے پوچھا دلیل کیا ہے آپنے فرمایا کہ علم تمھاری نگہبانی کرتا ہے اور مال کی تم خود حفاظت مین رہتے ہو۔ پھر تیسرا آیا اُسنے بھی وہی سوال کیا آپنے وہی جوابدیا اُس نے دلیل پوچھی۔ آپنے فرمایا کہ اللہ تعالی علم خاص کر اُسی شخص کو دیتا ہے جس کو وہ دوست رکھتا ہے اور مال کے لئے یہ خصوصیت نہین۔ دوست دشمن سب کو عطا کرتا ہے۔ چوتھے شخص نے اُسیطرح آپ سے سوال کیا اور جواب کی دلیل پوچھی آپنے فرمایا کہ مال خرچ کرنے سے کم ہوجاتا ہے اور علم جسقدر صرف کیا جائے اُسیقدر زیادہ ہوتا ہے۔ پھر پانچوان آیا اُس نے بھی اسیطرح دلیل مانگی۔ آپنے فرمایا کہ مالدار آدمی کبھی بخیل اور کنجوس کہکر بھی پکارا جاتا ہے مگر صاحب علم کو ہمیشہ عظمت اور بزرگی ہی سے یاد کرتے ہین۔ پھر چھٹا آیا اُس نے جواب کی دلیل مانگی۔ آپنے فرمایا کہ مالدار سے قیامت کے دن حساب لیا جائے گا اور ایک ایک پیسہ کے متعلق سوال ہوگا کہ کہان سے کمایا اور کہان خرچ کیا۔ اور صاحب علم قیامت کے دن گنہگارون کی شفاعت کریگا پھر اسیطرح ساتوان آیا اُس سے آپنے فرمایا کہ مالدار جب مرجاتا ہے تو اُس کا تذکرہ بھی ختم ہوجاتا ہے اور عالم کا مذکور اُس کے مرنے بعد قیامت تک باقی رہتا ہے پھر آٹھوان آیا اُس سے آپنے فرمایا کہ مالدار کے دشمن بہت ہوتے ہین اور عالم کے دوست بکثرت ہوتے ہین۔ پھر نوان آیا اُس سے آپنے فرمایا کہ مال مدتون پڑا رہنے سے بوسیدہ اور بیکار ہوجاتا ہے اور علم کبھی کہنہ نہین ہوتا۔ پھر دسوان آیا اُس سے آپنے فرمایا کہ مال سے دل سخت ہوجاتا ہے اور علم دل کو روشن کر دیتا ہے۔ پھر گیارہوان آیا اُس سے آپنے فرمایا کہ مالدار اپنے مال کے غرور مین خدائی کا دعویٰ کر بیٹھتا ہے اور صاحب علم کبھی ایسا دعویٰ نہین کرتا بلکہ ہمیشہ فروتنی اور عبودیت کا اقرار کرتا ہے۔ اسکے بعد حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ اگر یہ لوگ مجھ سے یون ہی سوال کرتے رہین تو اسی ایک جواب کی دلیل ہر ایک کو علٰحدہ علٰحدہ اپنی زندگی بھر دیتا رہونگا۔ اُن لوگون نے آپکی فضیلت کو تسلیم کیا اور سب کے سب دائرہ اسلام مین داخل ہوگئے۔ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ قرآن اور علم دین کے سوا جس قدر دنیا مین علوم ہین سب کفر و زندقہ ہین۔

حضرت "ابو امامہ باہلی" رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور مین دو آدمیون کا تذکرہ ہوا۔ ایک عابد تھا دوسرا عالم۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہ عالم شخص اُس عابد سے ایسا افضل ہے جس قدر کہ مین تم مین سے ایک ادنی آدمی پر

فضیلت رکھتا ہوں۔ پھر حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اور فرشتے اور جسقدر زمین و آسمان اور پہاڑون مین مخلوقات الٰہی ہے یہان تک کہ چونٹیان اپنے سوراخون مین اور مچھلیان پانی مین اور عرش و کرسی لوح وقلم جبرئیلؑ و میکائیلؑ و اسرافیلؑ سب کے سب اُس عالم کے لئے دعائے رحمت کرتے رہتے ہین جو لوگون کو علم دین سکھائے اور نیک تعلیم دے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہین کہ مین نے ایکبار خواب مین دیکھا کہ جناب رسالتماٰب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ اے "ابوبکر" نگاہ اُٹھا کے دوزخ کی طرف دیکھو۔ مین نے نظر اُٹھائی تو کیا دیکھتا ہون کہ گنہگارون کی ایک جماعت مبتلائے عذاب ہے اور اُن کے چہرے مثل خنزیر کے ہین۔ لہو اور پیپ پی رہے ہین اور آگ مین جلتے ہین۔ مین نے عرض کیا رسول اللہ یہ کون لوگ ہین اور کس گناہ عظیم پر اس عذاب الیم مین گرفتار ہین۔ حضور نے فرمایا کہ یہ لوگ دنیا مین علمار کو ایذا پہونچاتے تھے اور بغیر توبہ کیے مر گئے اسی گناہ کا یہ وبال ہے۔

کتاب تنبیہ مین ہے کہ جو شخص آٹھ قسم کے آدمیون کے ساتھ نشست و برخاست رکھیگا اُسمین آٹھ وصف زیادہ ہون گے (۱) جو شخص امیرون اور رئیسون کی صحبت مین رہیگا اُس مین غرور اور تکبّر اور سنگدلی بڑھجاتی ہے (۲) جو شخص مالدارون کی صحبت مین بیٹھیگا اُس کو حرص اور دنیا کی محبت زیادہ ہوگی (۳) جو شخص عورتون کی صحبت مین بیٹھے گا اُس مین جہالت اور شہوت بہت ہوگی (۴) جو شخص لڑکون کی صحبت مین رہے گا اُس مین کھیل کود اور مسخرہ پن بڑھیگا (۵) جو شخص بدکارون مین بیٹھے گا اُس مین گناہ کرنے کی دلیری زیادہ ہوگی اور توبہ کو ہمیشہ ٹالتا رہیگا (۶) جو شخص نیک لوگون کے پاس بیٹھے گا اُس مین عبادت کی رغبت پیدا ہوگی (۷) جو شخص درویشون کی خدمت مین رہیگا اُس مین شکر و رضا کی خوبی بڑھیگی (۸) جو شخص علمار کی صحبت مین بیٹھے گا اُس مین علم و پرہیزگاری زیادہ ہوگی اور ہمیشہ اُس کے دل مین خوف خدا رہے گا۔

بزرگون کا قول ہے کہ چار قسم کی نیند اور چار موقعون کی ہنسی سے اللہ تعالیٰ کو سخت نفرت ہے نیند کی چار قسمین یہ ہین (۱) نماز فجر کے بعد سونا (۲) نماز عشار سے پہلے سونا (۳) نماز فرض کے وقت سونا (۴) علم اور ذکر الٰہی کی محفل مین سونا ہنسی کے چار موقع یہ ہین (۱) قرآن مجید کی تلاوت کے درمیان مین ہنسنا (۲) جنازے کے ساتھ چلنے مین ہنسنا (۳) قبرستان مین ہنسنا (۴) ذکر الٰہی اور

علم کی محفل میں بیٹھنا۔

بزرگوں کا قول ہے کہ علمار کی خدمت میں حاضر رہنا دین کی اصلاح اور جسم کی آرائش ہے ابو یحییٰ رازی فرماتے ہیں کہ چار باتیں مسلمان کے لئے نہایت مصیبت ناک ہیں (۱) نماز جماعت میں تکبیر اولیٰ کا فوت ہو جانا (۲) جہاد میں لشکر کفار کی دیکھ بھال سے غافل رہنا (۳) حج کرنے میں کوہ عرفات کا وقوف فوت ہونا (۴) ذکر خدا اور علم کے جلسہ میں شرکت کا فوت ہو جانا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ایک بار بازار میں تشریف لیگئے اور بازار والوں سے کہا کہ تم لوگ یہاں پر ہو اور جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی میراث مسجد میں تقسیم ہو رہی ہے پس وہ لوگ بازار چھوڑ کر مسجد کی طرف گئے اور لوٹ کر حضرت ابو ہریرہؓ سے کہا کہ ہمنے میراث کو نہیں دیکھا اُنھوں نے کہا کہ پھر تم لوگوں نے کیا دیکھا۔ پس اُنھوں نے بیان کیا کہ ہمنے ایک جماعت کو دیکھا جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتی تھی اور کلام پاک کی تلاوت کرتی تھی اور علم کی تعلیم دیتی تھی اُنھوں نے کہا تو بس یہی رسولخدا صلعم کی میراث ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب کوئی قوم ذکر الٰہی کے لئے کسی مجلس میں جمع ہوتی ہے، تو منادی غیب سے ندا کرتا ہے کہ اے نیک لوگو! جاؤ اللہ تعالیٰ نے تمھارے گناہوں کو نیکیوں سے بدل دیا اور تم سب کو اپنی رحمت سے بخشدیا۔ اسیطرح جب کوئی جماعت کہیں ملکر ذکر الٰہی کرتی ہے تو انکے ساتھ ایک فرشتوں کی جماعت بھی شریک محفل ہوتی ہے۔

جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ماں باپ کے چہرے کو دیکھنا عبادت ہے اور کعبہ شریف پر نظر ڈالنا عبادت ہے اور عالم کے چہرے پر نگاہ کرنا تمام عبادتوں کی اصل ہے۔

حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص علم دین کی طلب میں ہو اور اُسی طالبعلمی کی حالت میں اُس کی موت آجائے تو بارگاہ الٰہی میں اُس شخص کے اور انبیار کے درمیان فقط ایک درجہ کا فرق ہوگا اور وہ درجۂ نبوت ہے۔

جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اے ابن مسعود! تمھارا گھڑی بھر کے لئے علم دین کے حلقۂ درس میں بیٹھنا کہ اُس حالت میں نہ کوئی قلم ہاتھ سے چھوؤ اور نہ ایک حرف لکھو، تمھارے لئے ہزار غلام آزاد کرنے سے بہتر ہے اور عالم کے چہرے پر نگاہ ڈالنا خدا کی راہ میں ہزار گھوڑے دینے سے افضل ہے اور عالم کو سلام کرنا تمھارے حق میں

ہزار برس کی عبادت سے بہتر ہے اس واسطے کہ ایک عالم کا مرتبہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہزار شہیدوں اور ہزار حافظوں سے بزرگی مین زیادہ ہے۔ پس جو شخص کسی عالم یا طالب علم کی مدد کریگا خواہ وہ مدد کتنی ہی حقیر کیون نہ ہو مثلاً ایک لقمہ روٹی یا ایک ٹکڑا کپڑا یا ایک پیالہ پانی یا کوئی ٹوٹا ہوا قلم یا کاغذ تو اُس شخص نے گویا ستر بار خانہ کعبہ کو تعمیر کیا اور اللہ تعالیٰ اُسکو اس قدر ثواب عطا کریگا کہ گویا اُسنے کوہ احد کے برابر زر خالص خدا کی راہ مین دیا ہے اور ستر حج کیے ہین اور ستر نبیون کو کھانا کھلایا ہے، اور تمام عمر اُس کے نامۂ اعمال مین اُس کی خطایئن درج نہ کی جایئن گی۔ علم کی خدمت کا ثواب ہزار رکعت نفل سے زیادہ ہے۔

فتاوی نسفی مین ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جسوقت عالم کسی جلسہ مین آئے اور حاضرین جلسہ اُس کی تعظیم کے لئے پورے طور پر کھڑے نہ ہون تو قیامت کے دن وہ لوگ میری شفاعت سے محروم رہینگے اور جو شخص عالم کو ایک درم دے یا پیٹ بھر کر کھانا کھلائے یا پانی پلائے تو اللہ تعالےٰ اُس کو نیک بخت اولاد عطا فرمائے گا۔ اور وہ شخص بلاحساب وکتاب بہشت مین داخل ہوگا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عالم اور طالب علم جب کسی شہر مین گذرتے ہین تو اللہ تعالیٰ اُس شہر کے قبرستان سے چالیس دن تک عذاب اُٹھا لیتا ہے اور جو شخص عالم کو بنگاہ محبت دیکھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کو عذاب دوزخ سے نجات بخشتا ہے اور جو شخص دنیا مین اہل جنت کو دیکھنا چاہے تو طالبعلمون کو دیکھے۔ قسم اُس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت مین محمدؐ کی جان ہے کہ جو طالب علم فقط علم دین سیکھنے کیلئے سیر وسفر اور آمد ورفت رکھتا ہے اُسکے نامۂ اعمال مین اللہ تعالیٰ ہر قدم پر ایک سال کی عبادت کا ثواب لکھتا ہے اور ہر قدم کے بدلے مین اُسکے لئے ایک شہر تیار فرماتا ہے طالب علم زمین پر چلتا ہے اور زمین اُسکے لئے استغفار کرتی ہے اور وہ صبح وشام کنار مغفرت مین رہتا ہے اور فرشتے گواہی دیتے ہین کہ اُسکو اللہ تعالیٰ نے عذاب دوزخ سے نجات دیدی ہے۔

حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ اُنھون نے فرمایا کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین آیا اور پوچھا کہ عالم افضل ہے یا عابد آپنے تبسم فرمایا اور کہا کہ اے شخص تیرے اس قول سے فرشتون کو بھی تعجب ہوگا کیونکہ خدا کے نزدیک ایک سست عالم ستر ہزار جنتی اور رات بھر اُٹھکر نماز پڑھنے والے اور دن بھر روزہ رکھنے والے عابد سے بہتر ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص میری خوشنودی چاہتا ہے اُسکے لئے لازم ہے کہ

میرے دوست کی تعظیم کرے۔ صحابہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپکا دوست کون ہے آپنے فرمایا کہ میرا دوست طالبعلم ہے، اور وہ مجھ کو خدا کے فرشتون سے بھی زیادہ محبوب ہے پس جس شخص نے طالبعلم کی زیارت کی گویا اُس نے میری زیارت کی اور جس نے اُس سے مصافحہ کیا گویا مجھ سے کیا۔ اور جو اُس کے پاس بیٹھا گویا میرے نزدیک بیٹھا اور جس نے اُس کی تعظیم کی اور اُسکو بڑا جانا گویا اُس نے میری تعظیم کی اور جس نے میری تعظیم کی تو اُس نے گویا اللہ تعالیٰ کی تعظیم کی اور جس نے اللہ تعالیٰ کی تعظیم کی اُس کے لئے بغیر حساب وکتاب ہمیشہ جنت ہے کیونکہ وہ قیامت کے دن میری اُمت کا شفیع ہو گا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر مسلمان کے لئے چار چیزین ضروری ہین (۱) کشادہ گھر (۲) عمدہ گھوڑا (۳) روشن چراغ (۴) نیا کپڑا۔ صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، کشادہ گھر سے کیا مطلب ہے۔ فرمایا صبر کرنا۔ عرض کی گھوڑے کے عمدہ ہونے سے کیا غرض ہے۔ فرمایا عقل۔ کہا لباس کی عمدگی سے کیا مطلب ہے۔ فرمایا شرم وحیا پھر عرض کی روشن چراغ سے کیا مراد ہے۔ فرمایا علم۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص سات دن تک علم کی باتین نہ سُنے اللہ تعالیٰ اُسکے ستر سال کے عمل نیک اکارت کر دیتا ہے۔ جس وقت حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے جناب رسالتمآب سے اس حدیث کو سُنا تو حضرت عائشہؓ وحضرت فاطمہؓ رضی اللہ عنہا کے پاس روتے ہوئے آئے اُنھون نے کہا کہ اے علیؓ! کیون روتے ہو آپنے فرمایا کہ مین اُن جنگل مین رہنے والون کی حالت پر روتا ہون جو کہ تو ان علم کو نہین سنتے ہین۔ پس حضرت عائشہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کھڑی ہو گئین اور دو رکعت نماز پڑھ کر یہ دعا مانگی کہ اے اللہ عالمون کے رزق کو منتشر کر دے یہان تک کہ وہ لوگ شہر دن اور قصبون مین گھوم کر خلق اللہ کو جو ہدایت کے طریقہ پر آنا چاہین علم اور ادب کی تعلیم دیکر اُن کے گوش گذار کرین تا کہ قیامت کی سختیون اور مصیبت سے اُن کو نجات حاصل ہو۔

حضرت فقیہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بیان کیا جاتا ہے جو شخص عالم کے پاس پہونچکر اُس کے نزدیک بیٹھے اور اُس سے علم حاصل کرنے کی قدرت نہ رکھتا ہو تب بھی اُس کو سات کرامتین حاصل ہون گی۔ (۱) طالبعلم کی سی فضیلت پائے گا (۲) جبتک وہ شخص اُس عالم کے پاس بیٹھا رہیگا گناہون اور خطاؤن سے

محفوظ رہے گا (۳) جس وقت وہاں سے نکلیگا تو اُس پر رحمت کا نزول ہوگا (۴) جب تک اُسکے نزدیک بیٹھا رہیگا اُس وقت تک اُسپر برابر رحمت اور برکت کا نزول ہوتا رہیگا (۵) جبتک وہ سنتا رہیگا اُسکے نامۂ اعمال مین برابر نیکیان لکھی جائین گی (۶) ملائکہ اُس کو اپنے پرون سے ڈھانک لینگے اور وہ بالکل اُن مین ملجائے گا (۷) اُس کے ہر ایک قدم جس کو وہ اُٹھاتا اور رکھتا ہے اُس کے گناہون کے کفارہ ہوجائین گے اور اُس کے مرتبے بلند ہوجائینگے اور اُس کی نیکیان بڑھا دیجائینگی۔ ان فضائل کے علاوہ اُس کو اللہ تعالیٰ چھ کرامتین اور عطا فرماتا ہے (۱) جتنی مرتبہ وہ اہل علم کی مجلس مین بیٹھے گا ہر بار اُسکا ایک درجہ بلند کیا جائے گا اور اُسپر رحمت کا نزول ہوگا (۲) جتنے لوگ اُس کی پیروی کرین گے اُن سب کے برابر ثواب اُس کو ملتا جائے گا۔ اور اُن لوگون کے ثواب مین بھی کوئی کمی نہ ہوگی (۳) جو شخص اُس کے پیرون مین سے بخشا جائے گا وہ اُس کی شفاعت کریگا (۴) اہل فسق و فجور کی صحبت سے اُس کا دل سرد ہوجائیگا (۵) مومنین اور صالحین کے طریقے مین وہ داخل ہوگا۔ (۶) وہ شخص اس ارشاد الٰہی کا مصداق ہوگا کہ کونوا ربانیین یعنے اللہ والے بنو جس سے مراد علماء و فقہاء و صلحاء ہین۔ یہ فضیلتین اُس شخص کے لئے ہین جو عالمون کی صحبت مین بیٹھ کر کچھ یاد نہ کرے اور جو شخص علماء سے فیض اُٹھائے اور اُن کی تعلیمات کو محفوظ رکھے اُسکے لئے اس سے ہزارون درجے زیادہ فضیلتین ہون گی۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میدان قیامت مین عالم اور عابد لائے جائینگے۔ عابد کو حکم ہوگا کہ تم بہشت مین داخل ہوجاؤ اور عالم سے کہا جائے گا کہ تم ابھی ٹھہرو اور گناہگارون کی شفاعت کرو۔

(باب ۱۶) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے کی فضیلت اور درود پڑھنے والے کا اجر

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہین کہ سفیان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ ایک بار خانہ کعبہ کا طواف کررہے تھے۔ اس درمیان مین انھون نے ایک آدمی کو طواف کرتے دیکھا کہ وہ طواف کرنے مین ہر ایک قدم اُٹھاکر اخلاص کے ساتھ درود شریف پڑھتا تھا۔ حضرت عبداللہ ابن عباس کہتے ہین کہ مین نے اُس سے کہا کہ اے شخص تو نے طواف مین تسبیح اور تہلیل کی جگہ بھی درود شریف ہی کو اختیار کر رکھا ہے؟ کیا اس کے متعلق تیرے پاس کوئی دلیل ہے؟ اُس نے کہا

خدا تم پر رحمت کرے پہلے یہ بتاؤ کہ تم کون ہو؟ میں نے جواب دیا کہ میں عبداللہ ابن عباس ہوں وہ کہنے لگا کہ اگر آپ اپنے زمانے میں عجیب و غریب شخص نہ ہوتے تو میں کبھی آپکو اپنے حال سے آگاہ نہ کرتا نہ اپنا حال آپ پر ظاہر کرتا۔ پھر اُس نے بیان کیا کہ میں ایکبار حج بیت اللہ کے ارادے سے اپنے باپ کے ہمراہ چلا راستے میں ایک منزل پر قیام کا اتفاق ہوا۔ جہاں میرا باپ سخت بیمار ہو گیا میں اُس کے علاج میں کوشش کرنے لگا لیکن کوئی تدبیر پیش نہ گئی، آخر کار ایک رات جبکہ میں اُسکے سرہانے اُسکی خدمت میں مشغول تھا، وہ قضا کر گیا، میں کیا دیکھتا ہوں، کہ اُس کا چہرہ بالکل سیاہ ہو گیا ہے، اجسے دیکھ کر مجھے عبرت ہوئی اور بیساختہ میری زبان سے یہ الفاظ نکلے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ میرا باپ مر گیا اور اُسکا مُنھ کالا ہو گیا۔ مجھ سے وہ چہرہ نہ دیکھا گیا اور چادر سے اُسکے مُنھ کو چھپا دیا اُسی حالت میں مجھ پر نیند کا غلبہ ہوا اور آنکھ لگ گئی میں نے خواب میں دیکھا، کہ ایک نہایت خوبصورت شخص کہ اُس سے زیادہ حسین و جمیل چہرے والا، صاف ستھرے لباس والا، نہایت معطر خوشبو والا، مجھے آجتک نظر نہیں آیا نہایت دلآویز چال سے قدم بڑھاتا ہوا چلا آتا ہے یہاں تک کہ میرے باپ کی لاش کے قریب آیا اور چادر کا دامن اُسکے منھ پر سے ہٹایا پھر اپنا ہاتھ بڑھاکر اُس کے مُنھ پر پھیرا جس سے اُس کا چہرہ روشن اور نورانی ہو گیا، اس کے بعد وہ شخص واپس چلا، میں نے آگے بڑھ کر اُس کا دامن پکڑا اور نہایت عجز سے کہا کہ اے خدا کے مقبول بندے! آپ کون ہیں؟ کہ اس حالت غریب الوطنی میں میرے باپ کی دستگیری کے لئے آپکو اللہ نے بھیجا اُنھوں نے کہا کہ کیا تم مجھے نہیں جانتے ہو؟ میں محمد ابن عبداللہ ہوں جن پر کہ قرآن پاک نازل ہوا ہے۔ تمھارا باپ اسمیں شک نہیں کہ زندگی بھر اپنی جان پر ظلم کرتا رہا، اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں میں مشغول رہا لیکن اسی کے ساتھ وہ کثرت سے ہم پر درود بھیجا کرتا تھا۔ پس جب مرنیکے بعد وہ مبتلائے عذاب ہوا، تو اُس نے ہماری جناب میں آکر فریاد کی، چنانچہ ہم اُس کی فریاد کو پہونچے، اور ہم ضرور اُس شخص کی فریاد رسی کرتے ہیں جو ہم پر درود شریف بھیجتا ہے اتنے میں میری آنکھ کھل گئی، میں نے دیکھا کہ حقیقت میں میرے باپ کا چہرہ چاند سے زیادہ روشن ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اپنے عرش پاک کے سایے میں میری اُمت کے گیارہ قسم کے آدمیوں کو جگہ دیگا۔ (۱) جو شخص جاڑوں میں اچھی طرح وضو کرنے میں اعضا کو دھوئے (۲) جو شخص بارش

اور آندھی میں پیادہ پا نماز پڑھنے کے لئے مسجد میں جائے (۳) جو تہجد کی بارہ رکعت ہمیشہ پڑھتا رہے یہ وہ وقت ہے کہ اس میں دعا قبول ہوتی ہے (۴) جو شخص یتیموں پر احسان کرے (۵) جو شخص بیوہ عورتوں کی مدد کرے (۶) جو شخص حقوق الٰہی پورے طور سے بجالائے (۷) جو شخص اُن چیزوں سے اپنے ہاتھ کو کوتاہ رکھے جن کو اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا ہے (۸) جو شخص میری اُمت کے رنج و غم کو دور کرے (۹) جو شخص میری اُمت کو خوش کرے (۱۰) جو شخص دن رات اکثر کلمۂ شہادت کا وِرد رکھے اور کہا کرے اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ (۱۱) جو شخص ہر وقت کثرت سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جس وقت اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کا پتلا تیار فرما کر اُن کے جسم خاکی میں روح پھونکی اور اُن کی آنکھوں کو روشن کیا تو اُنھوں نے عرش الٰہی کے نیچے دیکھا کہ بخط نور لکھا ہوا تھا اللھم صل علی محمد بعد دکل ذرۃ الف الف مرۃ وعلی ال محمد وبارك وسلم پس آدم علیہ السلام نے پوچھا کہ اے میرے پروردگار یہ کس وجہ سے مجھ سے افضل ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ اے آدم! جو کچھ میں کہتا ہوں اُس کو سنو! اس لئے کہ تمہاری گفتگو سے تو تمام فرشتے سنتے ہیں اگر میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پیدا کرتا تو ہرگز نہ تم کو پیدا کرتا اور نہ اپنی ربوبیت کو ظاہر کرتا۔ حالانکہ وہ تمہاری ہی اولاد سے ہیں۔ پس اُسی وقت آدم علیہ السلام سجدۂ شکر بجالائے جب اللہ تعالیٰ نے حضرت حوا کو آدم علیہ السلام کی پسلی سے جنت میں پیدا کیا اور اُن کے بائیں پہلو میں جگہ دی تو حضرت آدم علیہ السلام خواب سے بیدار ہو کر کیا دیکھتے ہیں کہ ایک عورت میرے پہلو میں ہے جس کی طرف اُنھوں نے محبت سے نگاہ ڈالی اور اُس کے حسن و جمال پر شیدا ہو گئے۔ بارگاہ خداوندی میں عرض کی کہ اے پروردگار یہ حسین عورت کون ہے جس کی طرف بے اختیار میرا دل کھنچا جاتا ہے اور بغیر اس کے دیکھے دم بھر صبر و قرار نہیں آتا جواب ملا کہ ان کا نام حوا ہے۔ عرض کی اے پروردگار اگر تو یہ عورت مجھے عنایت فرمائے تو میری زندگی اُس کی صحبت میں نہایت عیش و آرام سے بسر ہو۔ ارشاد ہوا کہ بہتر اس کا مہر ادا کرو۔ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کی کہ اے پروردگار میرے پاس بجز حلہ جنت کے کچھ نہیں جو کہ تیرا عطا کیا ہوا ہے۔ پس بحق محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس عورت کو مجھے عنایت فرما۔ اللہ جل جلالہ کا حکم ہوا کہ اے آدم جبکہ تم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شرف سے واقف ہو تو تم کو چاہیے

کر اُنکے نام مبارک پر دس مرتبہ درود بھیجو۔ حضرت آدم علیہ السلام نے بکمال اخلاص درود شریف پڑھا اور حضرت حوا رکو اپنی زوجیت مین لیا۔

اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہین کہ ایک روز شب کو مین کوئی کپڑا سی رہی تھی کہ میرے ہاتھ سے سوئی گر پڑی اور چراغ بھی گل ہو گیا، رات اندھیری تھی کہ اتنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ آپکے چہرۂ مبارک کی روشنی سے تمام گھر روشن ہو گیا، اور مین نے سوئی اُٹھالی پھر حضور کی خدمت مین عرض کی کہ یا رسول اللہ آپکا روئے اقدس کسقدر روشن اور منور ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اے عائشہؓ اُس شخص پر افسوس ہے اور ہزار افسوس جو قیامت کے دن میری زیارت سے محروم رہیگا مین نے عرض کی کہ یا حبیب اللہ وہ کون شخص ہے جو قیامت کے دن حضور کو نہ دیکھ سکیگا آپنے فرمایا وہ بخیل ہے۔ مین نے عرض کی کہ بخیل کون ہے؟ ارشاد فرمایا کہ بخیل وہ شخص ہے جسکے سامنے نام میرا آئے اور وہ مجھپر درود نہ بھیجے

حضرت جابر ابن عبد اللہ انصاری روایت کرتے مین کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص دن مین یا رات کو سو بار مجھپر درود بھیجے اللہ تعالیٰ اُس کی سو حاجتین بر لائیگا تیس دنیا مین اور ستر آخرت مین اور جو شخص مجھ پر درود پڑھنا بھول گیا وہ بہشت کے رستے سے ہٹ گیا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ایکبار صدق دل سے درود پڑھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُس کو ایک حج مقبول کا ثواب اور ایک غلام آزاد کرنیکا ثواب کہ وہ غلام اولاد اسمٰعیل علیہ السلام مین سے ہوگا بخشتا ہے اور اپنے فرشتون سے ارشاد فرماتا ہے کہ اے میرے فرشتو! یہ میرا وہ برگزیدہ بندہ ہے جس نے میرے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجا۔ پس مجھے اپنی عزت اور جلال اور رفعت وعظمت اور سخا اور بزرگی کی قسم ہے، کہ اُس درود کے ہر حرف کے بدلے مین اُس شخص کو بہشت کا ایک محل عطا کرونگا۔ اور قیامت کے دن یہ شخص میرے حضور مین اس شان سے آئیگا کہ لوائے حمد کے سایے مین ہوگا، اُسکا چہرہ چودھوین رات کے چاند کیطرح چمکیگا، اور اُس کا ہاتھ میرے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ مین ہوگا۔ یہ فضیلت اُس شخص کی ہے جو ہر دن اور رات مین یا شب جمعہ مین یا جمعہ کے دن درود شریف پڑھے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اللھم صلے علی محمد وعلی آل محمد خیر الخلائق وافضل البشر وشفیع الامۃ یوم الحشر والنشر علی سیدنا محمد بعدد کل شئ معلوماتک وصل علی جمیع الانبیاء والمرسلین وعلی ملائکتک

المقربین وعلیٰ عباد اللہ الصالحین برحمتک یا ارحم الراحمین۔ جو شخص عمر بھر اکثر یہ درود پڑھا کرے تو وہ گناہوں سے ایسا پاک ہو جائے گا جیسا کہ اُس وقت تھا جب اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا اور دنیا سے ایمان کے ساتھ اُٹھیگا اور شہیدوں کے ساتھ اُس کا حشر ہوگا۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ اُنھوں نے کہا کہ ہمنے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کس طرح سے ہم لوگ آپ پر درود بھیجیں؟ آپنے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ یہ درود شریف پڑھا کرو اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد وبارک وسلم وارحم کما صلیت وسلمت وبارکت ورحمت علی ال ابراھیم فی العالمین انک حمید مجید۔ بعضوں نے کہا ہے کہ اس درود کو پڑھنا چاہیئے۔ اللھم اشھدک واشھد ملائکتک ان اُصلے علی محمد اور بعضوں نے کہا ہے کہ اس درود کو پڑھنا چاہیئے اللھم صل علی محمد النبی الامی۔ پس جو شخص دن میں بارات کو سو بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھے تو وہ قیامت کی تشنگی میں حوض کوثر کے صاف اور پاکیزہ پانی سے سیراب ہوگا اور دنیا میں مرنے سے پہلے اپنے نبی کریم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شرف دیدار سے مشرف ہوگا۔

کہتے ہیں کہ جب امام احمد ابن حنبل رضی اللہ عنہ وفات پاگئے تو اُن کو ایک شخص نے جو حضرت ابوالحسن نوری رحمۃ اللہ کے خادموں میں سے تھا خواب میں دیکھا اور سوال کیا کہ آپکے ساتھ اللہ تعالےٰ نے کیا معاملہ فرمایا؟ اُنھوں نے کہا کہ مجھے بخشدیا ہے۔ پوچھا، کہ زیادہ تر مغفرت کا سبب کیا ہے؟ جواب دیا کہ میں یہ درود شریف بکثرت پڑھا کرتا تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اللھم صل علی محمد بعدد من صلیٰ علیہ وصل علی محمد بعدد من لم یصل علیہ۔ وصل علی محمد کما تحب وترضیٰ ان تصلی علیہ وصل علی محمد کما امرتنا بالصلوٰۃ علیہ وصل علی محمد کما ینبغی الصلوٰۃ علیہ پس جو شخص ان پانچوں درود شریف کو رات اور دن میں اکیس مرتبہ پڑھیگا اُس کو اللہ تعالیٰ سات نعمتیں عطا فرمائے گا (۱) اُس کے رزق میں برکت ہوگی (۲) زندگی بھر کسی کا محتاج نہ رہے گا (۳) نزع کے وقت اُس کی زبان پر کلمۂ توحید جاری ہوگا (۴) موت کی سختی اُس پر آسان ہوگی (۵) اُس کی قبر کشادہ کردیجائے گی (۶) جنت کی ہوائیں اور خوشبوئیں اُس کی قبر میں پہونچیں گی (۷) بہشت میں بغیر حساب وکتاب داخل ہوگا

حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد نبوی میں تشریف فرما تھے کہ اتنے میں ایک نوجوان انصاری حاضر خدمت ہوا، حضور نے اُس کو حضرت علی اور حضرت عثمان رضی اللہ

عنہا سے بھی بلند تر جگہ پر بٹھایا۔ حاضرین نے اس تعظیم کا سبب پوچھا؟ آپ نے فرمایا، کہ مین نے اس نوجوان کو اُن دونون سے بلند مقام پر اس لئے جگہ دی ہے کہ دنیا مین اس شخص سے زیادہ کوئی مجھپر درود نہین پڑھتا یہ شخص ہر صبح و شام کو یہ پانچون درود اپنا ورد رکھتا ہے۔ اس کے بعد حضور نے وہ پانچون درود پڑھے جو اوپر کی روایت مین نقل کیے گئے ہین۔

منقول ہے کہ جو شخص یہ درود پڑھا کرے اُس کو ہزار نمازون اور ہزار حج اور ہزار عمرون کا ثواب ملیگا۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم اللھم صل علی محمد بعدد انفاس المخلوقات وصل علی محمد بعدد اشجار الموجودات وصل علی محمد بعدد حروف اللوح والدعوات وصل علی سیدنا محمد سواکن الارضین والسموات الی النھایات من الوجود والمعدوم الی ابد الا باد من اوّله واوسط حشر ہ وبقائه۔ وصل اللہ علی محمد واٰلہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

حضرت ابوجعفر سے مروی ہے کہ ایکبار آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر تشریف لے گئے اور فرمایا آمین پھر منبر کے دوسرے درجے پر تشریف لیگئے اور فرمایا آمین پھر تیسرے درجے پر رونق افروز ہوئے اور فرمایا آمین اس کے بعد منبر پر بیٹھکر آپنے وعظ و نصیحت سے بھرا ہوا خطبہ زبان مبارک سے ارشاد فرمایا۔ پھر جب حضور خطبہ اور نماز سے فارغ ہوے تو معاذ ابن جبل رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ آپنے منبر پر تشریف لیجاتے ہوئے تین بار آمین کہا، یہ کیا تھا؟ ارشاد فرمایا کہ جب مین منبر پر قدم رکھنے لگا تو جبرئیلؑ میرے پاس آئے اور کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو شخص ماہ رمضان المبارک کو پائے اور پھر پورا مہینہ گذر جائے لیکن اُس کو توبہ کرنے کی توفیق نہو، اور اُسی سیہ کاری کے عالم مین مرجائے دوزخ مین جائے گا۔ خدا کرے وہ ہمیشہ رحمت الٰہی سے محروم اور دور رہے مین نے اس بدعا پر آمین کہی۔ پھر جبرئیلؑ نے کہا کہ جس شخص کے مان باپ زندہ ہون اور وہ شخص اُن کے ساتھ اچھا سلوک نہ کرے اور اپنی خدمتگزاری سے اُن کو خوش نہ کرے اور اسی حالت مین مرجائے تو دوزخ مین داخل ہوگا۔ اللہ تعالی اُس بدنصیب کو ہمیشہ اپنی رحمت سے دور رکھے، مین نے اس بدعا پر آمین کہی۔ پھر جبرئیل نے کہا کہ یا رسول اللہ جس شخص کے سامنے حضور کا مذکور آئے اور وہ آپ پر درود نہ پڑھے اور اسی شقاوت کی حالت مین مرجائے تو داخل جہنم ہوگا۔ وہ بدبخت ہمیشہ رحمت الٰہی سے محروم رہے مین نے اس بدعا پر کہا آمین۔

حضرت عمر ابن دینار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو بندۂ مومن صدق دل سے مجھ پر درود بھیجتا ہے تو وہ درود شریف اُس کے مُنھ سے نکلتے ہی تیزی کے ساتھ تمام خشکی وتری مشرق ومغرب میں گذر جاتا ہے اور آواز دیتا ہے کہ میں وہ درود شریف ہوں جو فلاں ابن فلاں نے اخلاص کے ساتھ جناب محمد رسول اللہ بہترین خلق اللہ کی خدمت میں پیش کیا ہے پس دنیا کی ہر شے اُس شخص کے لئے اللہ تعالیٰ سے مغفرت اور رحمت کی التجا کرتی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ اُس درود شریف سے ایک پرندہ پیدا فرماتا ہے جس کے ستر ہزار بازو اور ہر بازو میں ستر ہزار "پر" اور ہر "پر" میں ستر ہزار "سر" اور ہر "سر" میں ستر ہزار "چہرے" اور ہر "چہرے" میں ستر ہزار "منھ" اور ہر "منھ" میں ستر ہزار "زبانیں" اور ہر زبان میں ستر ہزار "لغت" ہوتے ہیں۔ ہر "لغت" سے قیامت تک اللہ تعالیٰ کی تسبیح اور تقدیس ہوتی ہے اور اسکا ثواب اُس درود پڑھنے والے کے نامۂ اعمال میں لکھا جاتا ہے اور وہ پرندہ ہمیشہ اُسکے لئے دعائے مغفرت کرتا ہے اور کہتا ہے کہ خداوندا جس شخص نے یہ درود پڑھا ہے اُس کی مغفرت کر۔ یاالٰہی اس درود پڑھنے والے کو بخشدے۔

حضرت عبدالرحمٰن ابن عوف سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایک بار میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا کہ یا رسول اللہ جو شخص آپ کی اُمت سے آپ پر درود بھیجتا ہے تو اُسکے لئے ستر ہزار فرشتے دعائے بخشش ورحمت کرتے رہتے ہیں اور جسکے لئے فرشتے دعا کرتے ہیں وہ ضرور بہشت میں داخل ہوتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مجھ پر میرے حق کی تعظیم بجالا کر ایک بار درود شریف پڑھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُس درود کے الفاظ سے ایک فرشتہ پیدا فرماتا ہے جس کا ایک بازو مشرق میں ہوتا ہے دوسرا مغرب میں۔ اُس کے پاؤں زمین کے ساتویں طبقہ پر ہوتے ہیں اور سر عرش الٰہی سے ملا ہوا۔ پس اللہ رب العزت فرماتا ہے کہ اے فرشتے میرے نیک بندے کے لئے دعائے رحمت کر جس طرح اُس نے میرے برگزیدہ نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجا ہے۔ وہ فرشتہ قیامت تک اُس شخص کے لئے دعائے مغفرت کرتا رہتا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بروایت اعمش منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجھ پر ایکبار درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اُس پر دس بار رحمت نازل فرماتا ہے اور جو شخص دس بار

مجھپر درود پڑھتا ہے، اللہ تعالیٰ سو بار اُسپر رحمت کرتا ہے، اور جو شخص سو بار مجھپر درود بھیجتا ہے، اللہ تعالیٰ اُسپر ہزار بار رحمت فرماتا ہے اور جو شخص ہزار بار مجھپر درود پڑھیگا، وہ اس شان سے داخل بہشت ہوگا کہ میرے شانے سے اُس کا شانہ ملا ہوگا، اور اللہ تعالیٰ اُس کو شہیدون کے زمرے مین جگہ دے گا اور اُس کو دنیا مین کفر و نفاق اور آخرت مین عذاب دوزخ سے محفوظ رکھیگا۔ اور اُس کے جسم کو آتش دوزخ پر حرام کردیگا۔ اور دونون جہان مین اور منکر نکیر کے سامنے اُس کو کلمۂ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے عقیدے پر ثابت قدم رکھیگا اور داخل بہشت فرمائے گا۔ اُس کے لئے وہی درود شریف قیامت کی تاریکیون مین اور پل صراط پر جس کی درازی پانچسو برس کی راہ ہے نور بنجائے گا اور ہر بار درود شریف پڑھنے کے بدلے مین اُس کو بہشت کا ایک محل ملیگا۔

جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن سو بار مجھپر درود پڑھے اللہ تعالیٰ اُس کی اسّی برس کی خطائین معاف فرمادیتا ہے اور مجھ پر درود پڑھنے والے کے لئے قیامت مین پل صراط پر ایک نور ہوگا اور جو شخص اہل نور مین سے ہو وہ ہرگز قابل نار نہین ہوسکتا۔ جو شخص کثرت سے مجھپر درود پڑھیگا، اُس کو جنت مین کثرت سے حورین ملین گی۔

حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ دعا مانگنے والے کے منھ سے جو دعا نکلتی ہے وہ زمین و آسمان کے درمیان ٹھہری رہتی ہے اور بارگاہ قبول تک بلند نہین ہوتی جبتک دعا مانگنے والا صدق دل سے حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود نہین پڑھتا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایکبار حضرت ابوہریرہؓ سے فرمایا اے ابوہریرہؓ! جب تمھارا کسی ایسی بستی مین گذر ہو، جہان ایسے لوگ ہون کہ دن اور رات کے چوبیس گھنٹے مین سو بار بھی مجھپر درود نہ پڑھین تو اُس مقام سے پرہیز کرو۔ کیونکہ تھوڑے ہی دنون مین اُس بستی پر اللہ تعالیٰ کا قہر اور غضب نازل ہوگا۔ اور اُن لوگون پر پندرہ عذاب آئین گے جن مین سے پانچ عذاب دنیا مین ہونگے اور وہ یہ ہین (۱) زندگی بھر تنگدست رہین گے (۲) اللہ تعالےٰ اُسپر وبائے طاعون اور ناگہانی موت کو مسلط کریگا (۳) اُس بستی مین بارش نہ ہوگی (۴) وہ لوگ تنگدستی سے تنگ آکر اپنی اولاد کو ایک ایک درم پر بیچ ڈالین گے اور شہرون مین مارے مارے پھرین گے (۵) سخاوت کی توفیق اُن سے اُٹھا لیجائے گی۔ پانچ عذاب مرنے کی حالت مین ہونگے

اور وہ یہ ہین (۱) موت کے وقت کلمہ شہادت کا زبان سے نہ نکلیگا (۲) جانکنی کا عالم نہایت سخت ہوگا (۳) بھوک اور پیاس کی حالت مین دم نکلیگا (۴) دنیا سے بے ایمان اُٹھینگے (۵) قبر مین پیشانی اور مونھ سیاہ ہوجائین گے۔ پانچ عذاب آخرت مین ہون گے۔ اور وہ یہ ہین (۱) اہل فسق و فجور کی جماعت مین اُن کا حشر ہوگا (۲) نامۂ اعمال بائین ہاتھ مین دیا جائے گا (۳) میزان عمل مین بُرائیون کا پلہ بھاری ہوگا (۴) پل صراط پر گذرتے وقت آتش دوزخ کی لپک سے پچاس ہزار برس تک جلتے رہینگے (۵) دوزخ مین ہمیشہ فرعون کے ساتھ رہین گے۔ پس ہر بستی اور مقام کے مسلمانون کو چاہیئے کہ دن اور رات مین کم ازکم سو بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ضرور درود پڑھ لیا کرین۔

حضرت انس ابن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مجھپر ایکبار درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُسپر سو بار رحمت نازل فرماتا ہے اور اُس کے دس گناہ معاف فرماتا ہے اور اُس کے دس درجے بہشت مین بلند کرتا ہے اگر تم معلوم کرنا چاہتے ہو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھنا تمام عبادات پر افضل واعلیٰ ہے تو چاہیئے کہ تم اللہ تبارک و تعالیٰ کا قول جو خاص اس بارے مین ہے غور سے دیکھو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۔ خداوند تعالیٰ نے تمامی عبادات مین نبی کریم صلعم پر درود شریف پڑھنے کا اپنے بندون کو حکم دیا ہے۔ اول اول خود جناب باری نے اپنے برگزیدہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجا ازان بعد اپنے ملائکہ کو درود پڑھنے کا حکم دیا اس کے بعد جمیع مسلمانون سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ وہ بھی نبی برحق پر درود وسلام صدق دل سے پڑھین اس سے ثابت ہوتا ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھنا تمام عبادتون سے بہتر ہے۔

حضرت عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری رحلت کے بعد جب تم مین سے کوئی شخص مجھ پر درود وسلام بھیجیگا تو جبرئیل علیہ السلام آکر مجھ سے عرض کرین گے کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) فلان ابن فلان نے آپ پر درود وسلام بھیجا ہے تو مین اُس کے جواب مین کہونگا علیہ وعلیك السلام ورحمة الله وبركاته۔

جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ چار باتین نہایت ظلم کی ہین (۱) کھڑے ہوکر پیشاب کرنا (۲) نماز کے درمیان اپنے چہرے پر سے گرد وغبار پونچھنا (۳) اذان سننے مین مؤذن کے ساتھ

ساتھ وہ کلمات زبان پر نہ لانا (۴) جب میرا نام لیا جائے اُسے سُنکر درود نہ پڑھنا۔ ان احادیث سے ظاہر ہے کہ جو صاحب ایمان آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود پڑھتا ہے اُس کا اجر بے حد و حساب ہے جس کو خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا کیونکہ جس وقت درود پڑھنے والا کلمات درود زبان پر لاتا ہے تو حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اپنی قبر مبارک سے سر اقدس اُٹھا کر اُس شخص کی طرف بنظر محبت نگاہ فرماتے ہیں پس جو شخص سو بار درود شریف پڑھیگا تو سو بار حضور کی نگاہ محبت اُس پر پڑیگی اور جو ہزار بار پڑھیگا تو حضور اُس کی طرف ہزار بار دیکھیں گے۔

(باب ۱۷) کلمۂ لا الٰہ الا اللہ کی فضیلت تسبیح اور دعا کا ثواب

آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر یہ کلمات زمین اور آسمان کی کنجیاں ہیں اور لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم عرش کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے پس جو شخص چاہتا ہے کہ شیطان کے جال و فریب سے بچا رہے اُسے چاہئے کہ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر پڑھا کرے اور جو شخص جناتوں اور آدمیوں کے مکر و فریب سے بچنا چاہتا ہے، اُس کو لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کا ورد رکھنا چاہیئے اور جو شخص چاہتا ہے کہ اُس کے تمام گناہ اللہ تعالیٰ بخشدے اُسے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا وظیفہ پڑھنا چاہیئے۔

حضرت عمرو بن عاص روایت کرتے ہیں کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا قیامت کے روز ایک شخص میزان کی طرف لایا جائے گا اور اُس کے ننانوے دفتر اعمال کے نکالے جائینگے بعض دفتر ایسے ہوں گے کہ جہاں تک نظر کام دے گی وہاں تک اُس کا پھیلاؤ ہوگا اور اُن سب میں اُس کے گناہ درج ہوں گے۔ پس وہ دفتر ایک پلے میں ترازو کے رکھدئے جائیں گے۔ چیونٹی کے برابر ایک چھوٹا سا کاغذ کا پرچہ نکال کر جس میں کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ...... لکھا ہوگا ترازو کے دوسرے پلے میں رکھدیا جائے گا تو تلنے پر یہی پاک کلمہ اُس کے تمام گناہوں پر غالب آئیگا۔

زاذان نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص باوضو لا الٰہ الا

محمد رسول اللہ پڑھیگا اللہ تعالیٰ اُس کو بارہ مقامات عطا فرمائے گا (۱) اسلام کی حالت مین دنیا سے اُٹھایا جائے گا (۲) جانکنی کی سختی اُس پر آسان ہوگی (۳) اُس کی قبر روشن ہوگی (۴) منکر ونکیر اُس کے سامنے اچھی صورت مین آئینگے (۵) قیامت کے دن شہدا کی جماعت کے ساتھ اُس کو اُس کا نامۂ اعمال دیا جائے گا (۶) میزان عمل مین اُس کی نیکیون کا پلہ بھاری ہوگا (۷) پل صراط پر بجلی کیطرح گذر جائیگا (۸) اُس کے جسم کو اللہ تعالیٰ دوزخ پر حرام کردیگا (۹) شراب طہور سے وہ سیراب کیا جائے گا (۱۰) بہشت مین ستر حورین اُس کی بیبیان ہون گی (۱۱) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت اسکو نصیب ہوگی (۱۲) اللہ تعالیٰ کا دیدار اُس کو حاصل ہوگا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص سچے دل سے لا الہ الا اللہ ایک بار کہیگا اُس کے گناہ ذرہ برابر بھی باقی نہ رہین گے۔ نیز جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو کوئی صدق دل سے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہتا ہے تو اُس کے مُنھ سے ایک سبز رنگ کا پرندہ نکلتا ہے جس کے دونون بازو سفید موتی اور یاقوت کے ساتھ جڑاؤ کیے ہوتے ہین اور اس پرندے کے دس ہزار سر ہوتے ہین، ہر سر مین دس ہزار منھ، ہر منھ مین دس ہزار زبانین اور ہر زبان پر دس ہزار لغت جاری ہوتے ہین۔ اُن لغات مین خدا کی تسبیح اور کلمہ پڑھنے والے کے لئے استغفار کرتا ہوا وہ پرندہ آسمان کی طرف بلند ہوتا ہے اور عرش الٰہی کے نیچے پہونچکر تسبیح اور استغفار مین مشغول ہوتا ہے۔ اُس پرندے کو اللہ تعالیٰ کا حکم ہوتا ہے کہ جنت مین بسیرا لے وہ عرض کرتا ہے کہ خداوندا مین بہشت کی طرف نہ جاؤن گا جبتک تو اُس شخص کو نہ بخشدیگا جس کے منھ سے مین نکلا ہون۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اے کلمہ طیبہ سُن کہ اُس نیک بندے کی زبان پر تو پورے طور سے ابھی جاری بھی نہ ہوا تھا کہ مین اُس کے تمام گناہ بخش چکا۔ پھر اُس پرندے کو ستر ہزار زبانین عطا کی جاتی ہین کہ وہ ہر زبان سے اُس کلمہ پڑھنے والے کے لئے دعائے مغفرت کرتا ہے۔ جب قیامت کا دن آئے گا تو یہ پرندہ اُس نیک بندے کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ اُس کو جنت مین لے جائے گا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جنت مین ایک درخت ہے جس کا التحیات نام ہے اور اُس درخت کی چوٹی پر ایک چڑیا ہے جس کا نام الصلوٰۃ ہے اور اس درخت کے نیچے ایک

چشمہ ہے جسکا نام طلیبہ ہے جب کوئی شخص لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہتا ہے تو وہ
چڑیا پھڑ پھڑانے لگتی ہے اور اُس کے ہزار بدن ہیں اور ہر بدن میں ہزار "سر" ہیں اور ہر سر میں ہزار "چہرے"
ہیں اور ہر چہرے میں ہزار "منھ" ہیں اور ہر منھ میں ہزار "زبانیں" ہیں اور ہر زبان میں ہزار "لغت" ہیں
اور ہر ایک لغت میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتی ہے اور دو بازو ہیں ایک مشرق میں دوسرا مغرب میں ہر ایک
بازو موتی اور یاقوت سے جڑا ہوا ہے اور اس کا سر موتی کا ہے پھر وہ چڑیا اس درخت سے اُڑتی ہے
اور اسی چشمہ میں غوطہ لگا جاتی ہے پھر نکلکر اُسی درخت پر بیٹھتی ہے اور بازوؤں کو پھٹپھٹاتی ہے جس سے
کثرت کے ساتھ قطرے ٹپکتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ ہر ایک قطرے سے ایک بڑا فرشتہ پیدا کرتا ہے جو اُس
کی تسبیح و تقدیس میں قیامت تک مصروف رہتا ہے۔

کہتے ہیں کہ سب سے پہلے جس چیز کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا وہ لوح محفوظ ہے اسکے بعد قلم کو پیدا کیا اور اُسکو
حکم دیا کہ لکھ قلم نے پوچھا کہ اے پروردگار کیا لکھوں۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ جو کچھ قیامت تک ہونیوالا
ہے اُن سب کو لکھ پھر دوسری مرتبہ حکم دیا گیا کہ اے قلم لکھ قلم نے عرض کی کہ اے میرے پروردگار کیا
لکھوں۔ اللہ تعالےٰ نے ارشاد فرمایا لکھ لا الہ الا اللہ قلم نے اس کلمے کو ستر ہزار سال میں لکھ کر تمام
کیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے قلم! لکھ قلم نے عرض کی کہ اے پروردگار اب کیا لکھوں فرمایا لکھ محمد
رسول اللہ جب قلم نے لکھنا شروع کیا اور محمد رسول اللہ کے نام پاک پر پہونچا تو اس نام کی
ہیبت سے شق ہوگیا اور سات ہزار برس تک بیہوش پڑا رہا۔ پھر جب ہوش آیا تو سات ہزار برس تک
تھرتھراتا رہا۔ پھر سجدے میں گرا اور سات ہزار برس کے بعد سجدے سے سر اُٹھایا۔ جناب باری تعالیٰ
کا ارشاد ہوا کہ اے قلم لکھ محمد رسول اللہ قلم نے عرض کی کہ اے پروردگار کیا تیرے نام
پاک کے سوا کوئی دوسرا نام بھی ہے جو اسی درجے کا عظیم الشان اور بزرگ و برتر ہو؟ حکم ہوا کہ اے قلم
ادب اختیار کر، کیونکہ اگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ ہوتے تو میں آسمان و زمین عرش و کرسی
لوح و قلم کچھ بھی نہ پیدا کرتا بلکہ اپنی ربوبیت کو بالکل ظاہر نہ کرتا میں نے یہ تمام مخلوقات اُس کے طفیل
اُسی کے نور سے پیدا کیے ہیں۔ پس قلم نے ستر ہزار برس میں یہ کلمہ لکھا۔ اس طور سے گویا قلم نے لوح
محفوظ پر ایک لاکھ چوبیس ہزار برس میں پورا کلمۂ طیبہ تحریر کیا اور کمال ہیبت سے قلم شق ہوگیا تھا
شگاف میں اللہ تعالیٰ نے استغراق کی ستر ہزار پٹیاں باندھیں ہر پٹی کے درمیان ستر ہزار برس کی

کا فاصلہ تھا۔ جب قلم یہ کلمہ لکھ چکا تو حکم الٰہی پہونچا کہ اب لکھ السلام علیك یا نبی الله ابھی قلم نے یہ کلمہ لکھا بھی نہ تھا کہ روح پاک محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب دیا وعلیك السلام جناب باری عزاسمہ نے غلبۂ محبت کے ساتھ فرمایا وعلیك السلام ورحمة الله وبركاته حضور نبی علیہ السلام کی روح مبارک سے آواز آئی السلام علینا وعلی عباد الله الصالحین جس کا مطلب یہ ہے کہ حضور اقدس علیہ التحیۃ والتسلیم کو جو اللہ تعالیٰ نے سلام وبرکات کے ساتھ مخصوص فرمایا تھا آپ نے اُس روحانی عالم مین بھی اپنی اُمت کو فراموش نہین فرمایا بلکہ اُس انعام الٰہی اور رحمت وشفقت مین تمام مومنین اُمت کو شامل فرمالیا۔ اسی مقام سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت کے لوگون پر ایکدوسرے پر سلام کہنا سنت ہوا۔ الغرض قلم کی ضخامت بہت بڑی ہے یہان تک کہ اگر بالفرض آسمان وزمین کو چھیل کر باریک کاغذ کی طرح پھیلایا جائے اور پھر وہ کاغذ قلم پر رکھا جائے تو قلم کے مقابلہ مین وہ کاغذ ایسا ہوگا جیسے ایک انار کا دانہ جنگل مین یا کوئی رائی کا دانہ کسی میدان مین پڑا ہو۔ اُس وقت قلم نے عرض کی کہ اے پروردگار تونے مجھے نہایت عظیم الشان مخلوق بنایا ہے اور اپنی رحمت سے یہ عزت بخشی کہ اس کلمۂ پاک کے لکھنے کا حکم دیا، اور مین نے تیرے حکم سے دو کلمے ایک عرصۂ دراز مین جس کی مدت ایک لاکھ چالیس ہزار برس ہوتی ہے تحریر کیے اور وہ دو کلمے یہ ہین لا اله الا الله محمد رسول الله پس تیرے بندون مین سے کون سا بندہ اس قدر مدت دراز تک زندہ رہیگا جو اس کلمۂ پاک کو پورا کر سکیگا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوا کہ اے قلم! مین آخری زمانے مین اپنا ایک حبیب پاک پیدا کرونگا جس کا نام محمدؐ ہوگا۔ مین نے اُس کو اور اُس کی اُمت والون کو نہایت عزت اور عظمت دی ہے لیکن اُن کی عمرین بمقابلے اُن سے پہلی اُمتون کے بہت کم رکھی ہین۔ مین نے اُس اُمت والون کو اس قدر شرف بخشا ہے کہ ایکدن مین ستر ہزار بار یہ کلمۂ پاک زبان پر لاسکینگے۔ افسوس ہے اُس شخص پر جو اپنی تھوڑی سی زندگی مین سستی اور کاہلی سے اس کلمۂ پاک کا وردنہ رکھے یہ کلمہ پکارتا ہے کہ مبارک ہے وہ شخص جو ہر وقت مجھے زبان پر لائے اور اس کلمے کے ثواب کو ذوالقرنین کی سلطنت بھی نہین پہونچ سکتی سوا اے اُمتیان محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم لوگ ہر وقت کلمۂ لا اله الا الله محمد رسول الله کو پڑھا کرو کیونکہ بہت سے فرشتے ہر وقت اس کلمۂ طیبہ کو پڑھتے ہین اور اُس کا ثواب اُمتیان محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بخشدیتے ہین۔ جو شخص اپنی عمر مین ایکمرتبہ بھی اس کلمۂ پاک کو پڑھ لیگا اُسکے لئے جنت

واجب ہو جائے گی کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ جنت کی کنجی ہے۔ جو شخص دن اور رات میں دس ہزار مرتبہ اس کلمۂ طیبہ کو پڑھ لیا کرے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اُس کے واسطے جنت کے آٹھوں دروازے کھولدیگا کہ جسمیں سے جی چاہے وہ جنت میں جائے اور جب بندۂ مومن لا الہ الا اللہ کے ساتھ ملا کر محمد رسول اللہ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسکے تمام گناہ بخشدیتا ہے اگرچہ اُس کے گناہ سمندر کے پھین کے برابر ہوں اور اُس پر دوزخ کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور اُس کو بہشت میں ستر ہزار حوریں اور ستر ہزار دربان ملیں گے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس کی شفاعت فرمائینگے اور دیدار الٰہی اُس کو نصیب ہوگا۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص ہر روز بعد نماز فرض کے تین بار لا الہ الا اللہ کہے اللہ تعالیٰ اُس کے تمام گناہ بخشدیگا اور جو شخص بعد نماز فجر کے سات مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اُسپر دوزخ کے ساتوں طبقے حرام کر دیگا اور جو آٹھ بار پڑھے تو اللہ تعالیٰ اُسکے لئے بہشت کے آٹھوں دروازے کھولدیگا اور جو ستر بار پڑھے تو اللہ تعالیٰ اُس کو نگاہ رحمت سے ستر بار دیکھیگا اور جو سو بار پڑھے تو اللہ تعالیٰ اُس کو اور اُس کے ماں باپ کو بخشدیگا۔ اور جو ہزار بار پڑھے تو اللہ تعالیٰ اُس کو پل صراط کے ہزار عذابوں سے دور رکھیگا اور جو شخص ایک لاکھ بار پڑھ کر میت کو اُس کا ثواب بخشے تو اللہ تعالیٰ اُس میت کے تمام گناہ معاف فرمائے گا۔ اور اُس کی مغفرت کرے گا اگرچہ وہ مستحق عذاب ہی کیوں نہ ہو۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ معراج کی رات میرا گذر ساتویں آسمان پر ہوا اور میں نے بہشت اور دوزخ کو دیکھا اور میں نے بہشت کے پھاٹکوں کو دیکھا کہ ہر پھاٹک پر چار باتیں لکھی ہوئی ہیں۔ پہلے پھاٹک پر لکھا ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور اُس کے نیچے یہ عبارت لکھی ہے کہ ہر شے کے لئے ایک حیلہ ہوتا ہے اور دنیا اور آخرت میں عیش و آرام سے زندگی بسر کرنے کا حیلہ یہ چار عادتیں ہیں (۱) قناعت (۲) ترک عداوت (۳) ترک حسد (۴) نیکوں کی صحبت میں بیٹھنا اور نیک لوگ علماء اور صلحاء اور فقراء اور مساکین ہیں۔ دوسرے پھاٹک پر لکھا ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور اس کے نیچے یہ عبارت تحریر ہے کہ ہر شے کا ایک حیلہ ہوتا ہے اور دنیا اور آخرت کی خوشی کا حیلہ یہ چار خصلتیں ہیں (۱) یتیموں کے سر پر ہاتھ پھیرنا (۲) بیوہ عورتوں کے ساتھ سلوک کرنا (۳) مسلمانوں کی حاجت برآری میں کوشش کرنا (۴) فقراء اور مساکین کی صحبت

مین رہنا۔ تیسرے پھاٹک پر لکھا ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اسکے نیچے لکھا ہوا ہے کہ ہر چیز کے لئے ایک حیلہ ہوتا ہے اور تندرستی کے حیلہ کی یہ چار خصلتین ہین (۱) غذا مین کمی کرنا (۲) گفتگو کم کرنا (۳) عورت کے ساتھ جماع مین کمی کرنا (۴) کم سونا۔ چوتھے پھاٹک پر لکھا ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور اس کلمے کے نیچے چار نصیحتین لکھی ہین (۱) جو شخص ایمان لایا اللہ پر اور قیامت کے دن پر اُس کو اپنے والدین کی تعظیم کرنا چاہیئے (۲) جو شخص اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان لایا ہو اُس کو اپنے ہمسایہ کی تعظیم کرنی چاہیئے (۳) جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان لایا ہو اُس کو اپنے مہمان کی تعظیم کرنی چاہیے (۴) جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان لایا ہو اُس کو اچھی باتین کرنی چاہیئن ورنہ خاموش رہنا چاہیئے پانچوین پھاٹک پر لکھا ہوا ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور اس کے نیچے یہ چار چیزین لکھی ہوئی ہین (۱) جو شخص کسی دوسرے پر ظلم نہ کریگا اُس پر بھی ظلم نہ کیا جائے گا (۲) جو شخص کسی کو گالیان نہ دیگا اُس پر بھی گالیان نہ دی جائین گی۔ (۳) جو شخص کسی دوسرے کی تحقیر نہ کریگا اُسکی بھی تحقیر نہ کیجائے گی (۴) جو شخص دنیا اور آخرت مین اپنی سلامتی چاہتا ہو اُسکو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا وظیفہ اپنے اوپر لازم کر لینا چاہیئے اور چھٹے دروازے پر لکھا ہوا ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ جو شخص چاہتا ہے کہ جان کنی عمدہ طور سے ہو اُس کو عمدہ گفتگو کرنی چاہیئے۔ جو شخص چاہتا ہے کہ اُس کی قبر پاکیصاف رہے اور اُس کے جسم کو کیڑے مکوڑے نہ کھائین اُس کو مسجدونمین جھاڑو دینا چاہیئے۔ جو شخص چاہتا ہے کہ وہ زمین کے نیچے تروتازہ رہے اور اُس کا جسم بوسیدہ نہ ہو اُس کو مسجدون کے لئے فرش خرید دینا چاہیئے۔ جو شخص مظالم قبر سے اور سانپ بچھوؤن کی نیش زنی سے محفوظ رہنا چاہتا ہے اُس کو چاہیئے کہ مسجدون کو چراغون سے روشن رکھے اور ساتوین پھاٹک پر لکھا ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اُس کے نیچے لکھا ہے کہ چار خصلتون کے سبب دل منور رہتا ہے (۱) بیمارون کی عیادت کرنی (۲) جنازے کی نماز پڑھنی (۳) میت کے لئے کفن خرید کرنا (۴) دنیاوی شہوات سے نفس کو روکنا۔ آٹھوین پھاٹک پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے نیچے لکھا ہے کہ جو شخص اس گھر مین داخل ہونا چاہے اُسے چار عادتین اختیار کرنی چاہیئن (۱) سچ بولنا (۲) سخاوت کرنا (۳) خوش خلقی سے پیش آنا (۴) لوگون سے مصیبت کو دور کرنا۔ فی الحقیقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کچھ فرمایا سچ فرمایا۔

حدیث شریف مین وارد ہے کہ ہر ایک عمل نیک جس کو انسان کرتا ہے قیامت کے روز تو لا جائیگا۔

اگر کلمۂ لا الٰہ الا اللہ میزان عمل مین نہ رکھا جائے گا کیونکہ اگر ایک پلے مین ساتون آسمان اور ساتون زمین اور جو کچھ آسمان و زمین مین مخلوق ہے رکھدیا جائے اور دوسرے پلے مین کلمۂ لا الٰہ الا اللہ رکھدیا جائے تو ان سب پر کلمۂ لا الٰہ الا اللہ بھاری رہے گا۔

سُبحان اللہ والحمد للہ کی فضیلت اور دعا کے ثواب کا بیان

عبداللہ بن واثقی سے مروی ہے کہ ایک اعرابی جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین آیا اور عرض کی یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مجھے کوئی ایسی بات بتلا دیجیے جس کے بعد پھر قرآن شریف پڑھنے کی حاجت نہ ہو کیونکہ قرآن شریف مجھے بالکل نہین یاد ہے آپ نے ارشاد فرمایا سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھ لیا کر وہ اس نے اپنی اُنگلیون پر گن کر پانچ مرتبہ اُس کو پڑھا اور خوش خوش چلا گیا پھر لوٹ آیا اور عرض کی کہ یا حبیب اللہ یہ تمام تعریف اور توصیف تو خدا کی ہین میری مغفرت کے لئے کیا دعا ہے آپ نے فرمایا کہو اللھم اغفرلی وارحمنی وعافنی واھدنی وارزقنی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے عرش کو پیدا کیا اور حاملان عرش کو اُس کے اُٹھانیکا حکم دیا تو اُن کو بڑی دشواری محسوس ہوئی ارشاد باری تعالیٰ ہوا کہو تم لوگ سبحان اللہ پس اس کلمۂ طیبہ کے پڑھتے ہی نہایت آسانی کے ساتھ اُٹھا لیا اور مدتون سبحان اللہ پڑھتے رہے یہان تک کہ جب آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا اور اُن کو چھینک آئی تو خدا کی طرف سے کلمۂ الحمد للہ اُن کے دل مین ڈالا گیا اور کہا گیا کہ اے آدمؑ اسیواسطے ہم نے تم کو پیدا کیا ہے۔ فرشتون مین سے (باہم ایک نے دوسرے سے) کہا کہ یہ دوسرا کلمہ بھی تو بہت معزز اور برتر ہے ہم لوگون کو بھی اس سے غافل نہ رہنا چاہیئے اور دونون کو ملا لینا چاہیئے چنانچہ وہ لوگ مدتون سبحان اللہ والحمد للہ پڑھتے رہے۔ یہان تک کہ حضرت نوحؑ کو خدا نے (پیغمبر بنا کر) بھیجا اور سب سے پہلے حضرت نوحؑ ہی کی قوم نے بت بنایا تو اللہ تعالیٰ نے اُن کے پاس وحی بھیجی اور فرمایا اپنی قوم کو لا الٰہ الا اللہ پڑھنے کا حکم دو چنانچہ آپنے خدا کے حکم کو تمام قوم کے سامنے ظاہر کیا پھر فرشتون نے کہا کہ یہ تیسرا کلمہ بھی بہت عمدہ اور اعلیٰ ہے اُس کو بھی اُن دو کلمون کے

ملالینا چاہیئے۔ چنانچہ ایک زمانہ دراز تک وہ لوگ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ پڑھتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو پیدا کیا اور اُن کو قربانی کرنیکا حکم دیا اور ایک مینڈھا اپنی طرف سے ہدیہ کیا جسے دیکھ کر حضرت ابراہیم علیہ السلام بے اختیار خوش ہوکر اللہ اکبر کہہ اُٹھے۔ پھر فرشتوں نے کہا کہ یہ کلمہ بھی بہت بزرگ و برتر ہے اُس کو بھی اُن کلموں کے ساتھ ملالینا چاہیئے پس ایک مدت تک وہ لوگ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر پڑھتے رہے جب حضرت جبرئیلؑ نے یہ باتیں جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کیں تو آپنے متعجب ہوکر لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھا تو جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ ان کلموں کو بھی سابق والے کلموں سے ملا لیجیے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دو کلمے ایسے ہیں جو زبان پر تو بہت ہی خفیف ہیں لیکن میزان عمل میں بہت ہی بھاری ہیں اور یہی دونوں کلمے خدا کو بہت محبوب ہیں۔ وہ یہ ہیں سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم وبحمدہ۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جو شخص تین مرتبہ بعد نماز کے استغفر اللہ العظیم الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ پڑھ لیا کرے اللہ تعالیٰ اُس کے گناہ دو سو مرتبہ بخشدیگا اگرچہ وہ دریا کے جھین کے برابر ہی کیوں نہوں۔

فقیہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ استغفار امت قلب سے ہونا چاہیئے۔

حضرت ام رباطی روایت کرتے ہیں کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص صبح کو اُٹھتے ہی اللھم لک لا الہ الا انت ربی وانا عبدک اٰمنت بک مخلصا لک دینی اصبحت علی عھدک ووعدک ما استطعت واتوب الیک من سوء عملی واستغفرک لذنوبی ناغفرلی انہ لا یغفر الذنوب الا انت پڑھے (اگر وہ اُس روز مرجائے پس اُس کے واسطے جنت واجب ہوجائے گی۔

مالک یحییٰ ابن سعید سے روایت کرتے ہیں کہ خالد ابن ولید نے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کہ یا حبیب اللہ میں خواب کی حالت میں ڈرجاتا ہوں آپنے فرمایا

کر سوتے وقت یہ دعا پڑھ لیا کرو اعوذ بکلمات اللہ التامات من غضبہ وعقابہ وشر عبادہ ومن ھمزات الشیطان واعوذبک رب ان یحضرون۔

حضرت نافع ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہین کہ مین ایکبار آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا اُس وقت ایک اور شخص حاضر خدمت تھا جس نے عرض کی یارسول اللہ مین بہت تنگدست ہون کیا کرون حضور نے فرمایا کہ کیا تو فرشتون کی نماز نہین جانتا اور مخلوقات الٰہی کی تسبیح سے ناواقف ہے جس کے طفیل مین تمام دنیا کو رزق ملتا ہے اُس شخص نے پوچھا یارسول اللہ وہ کیا ہے آپنے فرمایا سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم وبحمدہ استغفراللہ ربی من کل ذنب وخطیئۃ واتوب الیہ یہ دعا طلوع صبح اور نماز فجر کے درمیان سو مرتبہ پڑھا کرو اس کی برکت سے دنیا تمھاری طرف غلامون کی طرح جھک پڑے گی۔

حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی مسلمان پہلی رات اپنی بیوی کے پاس خلوت مین جائے تو چاہیئے کہ اپنی بی بی کو دو رکعت نماز پڑھنے کا حکم دے پھر اُس کا سر پکڑ کر یہ دعا پڑھے اللھم بارک لی فی اھلی فی وارزقھم منی وارزقنی منھم واجمع بیننا ما جمعت فی خیر وفرق بیننا ما فرقت من شر۔

(باب ۱۸) زکوٰۃ ادا کرنے کا ثواب

حضرت انس رضی اللہ عنہ بروایت حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر روز دوزخ کے دربان اُس کے ساتون طبقون پر آواز دیتے ہین۔ پہلے طبقے کے دربان کہتے ہین اور اُس کا نام جہنم ہے ویل یومئذ للمکذبین یعنے قیامت کے دن جھوٹ بولنے والے کے لئے وبال ہے۔ دوسرا طبقہ جس کا نام لظیٰ ہے اُسکے دربان پکارتے ہین ویل للمصلین الذین ھم عن صلوٰتھم ساھون یعنی ہلاکی ہے اُن نماز پڑھنے والون کے لئے جو اپنی نماز سے غافل ہین۔ تیسرا طبقہ جس کا نام سقر ہے اُسکے دربان کہتے ہین ویل لکل ھمزۃ لمزۃ چوتھا طبقہ جسے حطمہ کہتے ہین اُس کے دربان آواز دیتے ہین فویل لھم مما کتبت ایدیھم یعنی افسوس ہے اُن علمار پر جو کلام الٰہی بگاڑ کر لکھتے ہین۔ پانچوان طبقہ جسکا نام سعیر ہے اُسکے

دربان پکارتے ہین ویل للقاسیۃ قلوبھم من ذکر اللہ یعنی وائے ہے اُن سنگ دلون پر جو ذکر الٰہی سے بےخبر ہین۔ چھٹا طبقہ جسے جحیم کہتے ہین اُس کے دربان ندا کرتے ہین ویل للمطففین الذین اذا اکتالوا علی الناس یستوفون یعنی ویل ہے اُن کم تولنے والون کے لئے جو خود دیتے ہین تو کمی سے اگر کچھ لیتے ہین تو خوب پورا تول کر لیتے ہین۔ ساتوان طبقہ جسکا نام ہاویہ ہے اُسکے دربان پکارتے ہین ویل للذین لا یؤتون الزکوٰۃ وھو حق اللہ یعنی ہلاکی ہے اُن لوگون کے لئے جو اپنے مال کی زکوٰۃ نہین ادا کرتے حالانکہ وہ خدا کا حق ہے۔

بعض حکما رنے بیان کیا ہے کہ قارون کی ہلاکت کے تین سبب تھے (۱) دنیا کی محبت (۲) فاحشہ عورت کے ساتھ موسیٰ علیہ السلام پر بہتان باندھنا (۳) زکوٰۃ کا نہ ادا کرنا پس اے دنیا دارو! اور اے بہتان لگانے والو اور اے زکوٰۃ نہ دینے والو! قارون کی حالت دیکھکر غور کرو اور عبرت حاصل کرو اور بھول کر بھی کسی پر بہتان نہ لگاؤ اور قارون کے زمین مین دھنس جانے سے نصیحت پکڑو۔

حدیث شریف مین آیا ہے کہ دس مصیبتین نہایت سخت ہین۔ پانچ دنیا مین پانچ آخرت مین۔ دنیا کی پانچ مصیبتین یہ ہین (۱) کسی پیارے دوست کا مرجانا (۲) خراب حالت دیکھکر دشمنون کا خوش ہونا (۳) دائمی مرض مین مبتلا ہونا (۴) بُری عورت (۵) مال و دولت کا زائل ہوجانا۔ اور آخرت کی پانچ مصیبتین یہ ہین (۱) امام کے ساتھ نماز یا جماعت فوت ہوجانا (۲) علم دین کے عالم کا مرجانا (۳) محتاج سائل کو جواب دینا (۴) مان باپ کی نافرمانی کرنا (۵) مال کی زکوٰۃ نہ نکالنا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب کوئی قوم عہدشکنی اختیار کرلیتی ہے تو اللہ تعالیٰ اُن کو قتل دشمنون کے وبال مین مبتلا فرماتا ہے اور جس قوم مین فحش اور بدکاری پھیل جاتی ہے اُنپر اللہ تعالیٰ وبائے عام نازل فرماتا ہے اور جب کوئی قوم مال کی زکوٰۃ نکالنا چھوڑ دیتی ہے تو اللہ تعالیٰ اُنپر بارش کو بند کردیتا ہے۔

بزرگون کا قول ہے کہ جو شخص پانچ باتون سے باز رہیگا تو اللہ تعالیٰ اُس سے پانچ فضیلتین دور رکھیگا (۱) جو شخص زکوٰۃ ادا کرنے سے باز رہیگا اللہ تعالیٰ اُس سے صحت اور عافیت دور رکھیگا (۲) جو شخص حفظ قرآن سے باز رہیگا اللہ تعالیٰ اُس سے قبر کی روشنی دور رکھے گا (۳) جو شخص دعا سے باز رہیگا اللہ تعالیٰ اُس سے مقبولیت اور حاجت برآری کو دور رکھیگا (۴) جو شخص نماز مین سُستی

کریگا اللہ تعالیٰ اُس کو موت کے وقت کلمۂ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کو اُس کی زبان سے دور رکھیگا (۵) جو شخص ادائے زکوٰۃ سے باز رہیگا اللہ تعالیٰ اُس سے نفس کی پاکیزگی اور اُسکے مال کی محافظت کو دور رکھیگا۔

منقول ہے کہ قیامت کے دن سب سے زیادہ حسرت اور افسوس تین قسم کے آدمیون کے لئے ہے (۱) غلام نیک بخت جس کو اُسکے اعمال کی وجہ سے قیامت کے دن بہشت مین داخل کیا جائے گا اور اُس کے بداعمال آقا کو جہنم مین پھینکا جائے گا۔ اُس وقت اپنی دولت پر اُس کو سخت حسرت ہوگی (۲) وہ علم دین کا عالم جو خود بے عمل ہو اور لوگون کو حدیث اور قرآن کی باتین سُنائے وہ لوگ اُسکی باتون کی وجہ سے قیامت کے دن نجات پا جائینگے اور خود عالم بے عمل داخل جہنم ہوگا۔ (۳) وہ شخص جس نے بڑی محنت سے جھوٹ بول بول کر اور زکوٰۃ اور خیرات کو روک کر مال و دولت جمع کی اور مرگیا۔ پھر اُس کے وارثون نے اُس مال و دولت کو خدا کی طاعت مین صرف کیا جسکی وجہ سے قیامت کے دن نجات پاکر بہشت مین جائینگے اور مال جمع کرنے والا دوزخ مین پھینکا جائے گا۔

حدیث شریف مین آیا ہے کہ زکوٰۃ دینے مین مال کی نگاہداشت ہے اور وبال سے نجات ہے اور زوال سے حفاظت۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے مسلمانو! زکوٰۃ نکال کر اپنے مالون کو ضائع ہونے سے محفوظ رکھو۔ جو شخص مال کی زکوٰۃ ادا نہین کرتا اُس کا ایمان مقبول نہین، آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا کہ ہر شئے کے لئے ایک آفت ہوتی ہے علم کی آفت طمع ہے اور گفتگو کی آفت جھوٹ اور تجارت کی آفت خیانت اور خیرات اور صدقے کی آفت نمائش اور مال کی آفت زکوٰۃ نہ دینا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص مال کی زکوٰۃ دینا چھوڑ دیگا اُس کا مال گیارہ مصیبتون مین سے کسی مصیبت کے ساتھ تباہ ہو جائے گا (۱) یا یہ کہ اُس کے مال مین جہان مال رکھا ہے وہان آگ لگ جائے اور وہ تمام مال جلجا۔ (۲) یا یہ کہ تجارت کی غرض سے کشتی مین مال رکھ کر دریا کا سفر کرے، اور وہ کشتی مال اور صاحب مال دونون کو لے کر ڈوب جائے (۳) یا اپنے شہر سے دوسرے شہر مین سفر کرے اور مسافرانہ کسی مقام پر اُترے، جب رات کو سوجائے تو چور آکے اُس کا مال چُرا لیجائین (۴) یا اللہ تعا

اُس پر کسی ظالم وجابر کو مسلط کر دے۔ جو زبردستی اُس سے وہ مال چھین لے (۵) یا اُس کا کوئی دشمن ایسا ظاہر ہو کر اُس کو قتل کر کے اُس کے مال پر قابض ہو جائے (۶) یا اُس کے مال کا کوئی حصہ خطرے مین پڑ جائے یا اُس کے گھر والے اور عزیز واقربا سخت تکلیف مین مبتلا ہو جائین۔ یا یکایک مر جائین، اور ایسی حالت مین مجبوراً وہ اپنا مال صرف کرے اور اُس کے پاس کچھ نہ رہے (۷) یا اُس کے مکان کی کوئی دیوار شق ہو جائے یا محل کا کوئی حصہ گر پڑے جس کی مرمت مین وہ اُس مال کو صرف کر ڈالے (۸) یا زمین مین کہین مال دفن کر دے اور پھر وہ جگہ یاد نہ رہے (۹) یا کسی دائمی مرض مین مبتلا ہو جائے اور شفا نہ پائے اور وہ مال اُس کے تمام علاج مین صرف ہو جائے (۱۰) یا نزع کی حالت مین جان کنی کی سختی ایسی شدید ہو یہان تک کہ اُس حالت مین اپنے مال کو صرف کر ڈالے (۱۱) یا ناگہانی موت سے کہین گر کر یا دب کر مر جائے اور اُسکے مال پر اُس کا دشمن اور اُس کے اعزا واقربا قبضہ کر کے اُس مال کو معصیت اور سیہ کاری شراب اور زنا اور ناچ ورنگ مین خرچ کرین۔ غرض زکوٰۃ نہ دینے والے کا مال انھین صورتون سے کسی شکل پر ضائع ہو جاتا ہے اور اُس جمع کرنے والے سے قبر مین ایک ایک دمڑی کا حساب لیا جائے گا اور قیامت مین بھی اُسپر بہت سخت عذاب ہون گے۔

حدیث شریف مین آیا ہے کہ صدقہ اور خیرات اور زکوٰۃ کا مال محتاجون اور فقیرون کا حق ہے۔ جو شخص اُس مین سے کوئی چیز سونگھے گا وہ بیمار ہو جائے گا اور جو شخص کھائے گا وہ جان کنی کی شدت کے عالم مین مرے گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے الصدقات للفقراء یعنے صدقہ فقیرون کے لئے ہے یہ نہین فرمایا کہ امیرون کے لئے ہے۔

زواجر مین منقول ہے کہ تابعین مین سے کچھ حضرات حضرت ابو سنان رضی اللہ عنہ کی خدمت مین حاضر ہوئے جب وہان جا کر بیٹھے تو اُنھون نے فرمایا کہ آؤ ہم سب اپنے ایک ہمسایے کے پاس چلین جس کا بھائی مر گیا ہے، وہان جا کر رسم تعزیت ادا کرین۔ محمد ابن یوسف غریابی کہتے ہین کہ ہم سب لوگ اُن کے ساتھ چلے اور اُس شخص کے مکان پر آئے کیا دیکھتے ہین کہ وہ شخص اپنے بھائی کے غم مین بیحد رو رہا ہے اور نہایت بیقرار ہے ہم لوگ اُس کو تسلی وتشفی دینے لگے لیکن اُس کو کسی بات سے قرار نہ آتا تھا۔ آخر ہمنے کہا کہ کیا تم نہین جانتے ہو کہ موت گویا کہ راہ ہے جس پر سے ہر متنفس ضرور گذریگا اُس نے جواب دیا کہ یہ سب کچھ صحیح ہے، لیکن میری گریہ وزاری کا سبب وہ عذاب دائمی ہے

جسمین میرا بھائی گرفتار ہے ہم نے پوچھا کیا تجھ کو خدا نے غیب کی خبر دی ہے۔ اُس نے جواب دیا کہ نہین بلکہ واقعہ یہ ہے کہ مین نے اپنے بھائی کو قبر مین رکھا اور مٹی ڈال کر قبر کو برابر کر دیا۔ دفن کر چکنے کے بعد سب ساتھ والے واپس چلے آئے اور مین تنہا اُس کی قبر کے پاس بیٹھا رہا، اتنے مین قبر سے مجھے آواز آئی کہ وہ کہتا ہے ہائے افسوس سب لوگ مجھے اکیلا چھوڑ کر چلے گئے اور مین عذاب کی سختیان اُٹھا رہا ہون حالانکہ مین روزے رکھتا تھا اور نمازین پڑھتا تھا یہ آواز سُنکر مین رو پڑا اور بے اختیار ہو کر اس کی حالت دیکھنے کے لئے مین نے قبر کھولا کیا دیکھتا ہون کہ قبر مین آگ دہک رہی ہے اور اُس کی گردن مین آگ کا طوق پڑا ہے مجھے برادرانہ شفقت کے جوش نے مجبور کیا ہاتھ بڑھا کر چاہا کہ وہ طوق اُسکے گلے سے دور کر دون میرا ہاتھ اور انگلیان جل گیئن یہ کہکر اُس نے اپنا ہاتھ دکھایا جو بالکل سیاہ اور جلا ہوا تھا۔ پھر کہا کہ مین مٹی ڈال کر وہ قبر اُسی طرح بند کر کے چلا آیا۔ پس کیونکر اپنے بھائی کے حال پر نہ روؤن اور کیونکر غم نہ کرون ہم نے پوچھا کہ دنیا مین تیرا بھائی کیا عمل کیا کرتا تھا جس کی سزا یہ ملی۔ جواب دیا کہ وہ اپنے مال کی زکوٰۃ نہین ادا کیا کرتا تھا ہم نے کہا کہ اس واقعہ سے اللہ تعالیٰ کے اس قول پاک کی تصدیق ہوتی ہے۔ ولا یحسبن الذین یبخلون بما اٰتٰھم اللہ من فضلہ ھو خیرا لھم بل ھو شر لھم سیطوقون ما بخلوا بہ یوم القیامۃ یعنی جو لوگ اُس مال و دولت کو جو اللہ تعالے نے اپنے فضل و کرم سے اُنھین دے رکھا ہے بخل اور خست کی وجہ سے جمع کرتے ہین وہ ہرگز یہ خیال نہ کرین کہ ایسا مال اُن کے حق مین مفید ہوگا۔ بلکہ وہ اُنکے لئے وبال ہو جائے گا وہ بخل سے جمع کی ہوئی دولت عنقریب قیامت کے روز اُن کے گلے کا طوق ہو جائے گی اور اُس شخص کو یہ عذاب اُس کی قبر مین شروع ہو گیا۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر ہم لوگ وہان سے اُٹھے اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی خدمت مین حاضر ہو کر تمام قصہ نقل کیا اور اُن سے پوچھا کہ یا حضرت ہم دیکھتے ہین کہ یہود اور نصاریٰ بخل وغیرہ کی حالت مین مرجاتے ہین اور اُنپر اس طرح سے کھلم کھلا عذاب نہین ہوتا۔ اُنھون نے فرمایا کہ یہود اور نصاریٰ جو کہ کافر ہین اُن کے دوزخی ہونے مین شک نہین صرف مسلمان کے متعلق اس طرح کے کرشمے تم کو اللہ اس لئے دکھلاتا ہے تاکہ تم عبرت حاصل کرو قال اللہ تعالیٰ فمن ابصر فلنفسہ ومن عمی فعلیھا وما انا علیکم بحفیظ یعنے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم کہدو کہ قدرت الٰہی کے کرشمون سے جو شخص بصیرت حاصل کریگا تو اُس مین اُسی کی ذات کا نفع ہے اور جو دیکھ کر آنکھین بند کر لیگا تو اُس کا وبال اُسی پر ہے

ہین تم پر کوئی نگہبان نہین۔

جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری اُمت پر ایک زمانہ آنیوالا ہے جس مین لوگون کو چھ چیزون سے محبت ہوگی اور چھ چیزین بھول جائین گے وہ مخلوق سے محبت رکھین گے خالق کو بھول جائین گے (۲) بڑے بڑے محلون سے محبت رکھین گے اور قبرون کو بھول جائینگے (۳) گناہون سے محبت رکھین گے اور توبہ کو بھول جائینگے (۴) دنیا سے محبت رکھین گے اور آخرت کو بھول جائین گے (۵) زندگی سے محبت رکھین گے اور موت کو بھول جائین گے ایسے لوگون سے قیامت کے دن اللہ تعالےٰ بیزار ہوگا۔ (۶) مال سے محبت رکھین گے اور زکوٰۃ کو بھول جائینگے۔

حضرت فضیل ابن عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ کلام الٰہی کی ایک آیت جس کو مین دل سے پڑھون اور اُس پر عمل کرون مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ ہزار بار پورا قرآن ختم کرڈالون اور اُس پر عمل کرنے کی توفیق نہ ہو اور مومن کے دل کو خوش کرنا اور اُس کی حاجت برلانا میرے نزدیک عمر بھر عبادت کرنے سے پسندیدہ تر ہے اور دو رکعت نماز مسجد مین باجماعت ادا کرنا مجھے اُن ہزار رکعتون سے زیادہ پسند ہین جو گھر مین تنہا ادا کرون۔ اور کسب حرام کی ایک دمڑی سے پرہیز کرنا میرے نزدیک ایسے سیکڑون حج سے افضل ہے جو مال حلال سے ادا کیا جائے اور ایام بیض یعنے ہر مہینے کی تیرھوین چودھوین پندرھوین تاریخ کے تین روزے میرے نزدیک ہزار نفلی روزون سے افضل ہین اور طاعت الٰہی کے ساتھ دوزخ مین جانا مجھے زیادہ مرغوب ہے اس سے کہ عصیان الٰہی کے ساتھ بہشت مین جاؤن اور مال کی زکوٰۃ ادا کرنا مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ ستر برس نفل روزے رکھون۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اے ابوہریرہؓ جب تم ایسے گروہ کو دیکھو جو کہ جماعت کے ساتھ نماز نہین پڑھتے اور اپنے مال کی زکوٰۃ نہین دیتے تو سمجھ لو کہ اللہ تعالےٰ اُن پر آٹھ بلائین نازل فرمائے گا وہ بلائین کسی مخلوق پر نہ آئی ہون گی (۱) اُن کے رزق سے برکت اُٹھ جائے گی (۲) خشک سالی کی وجہ سے بے موت مرین گے (۳) فتنہ اور فساد اور قحط اور بیکاری کی اُن مین کثرت ہوگی۔ اُن کی اولاد اور اُن کے گھروالون پر اللہ تعالیٰ مرض کو مسلط کردیگا (۵) آپس مین ایک دوسرے پر ظلم کرین گے (۶) ظالم اور جابر بادشاہ کو اللہ تعالیٰ اُنپر مسلط کردے گا (۷) خدا کے یہان کوئی عمل نیک اُن کا مقبول نہ ہوگا (۸) اُن کی دعا بھی مقبول نہ ہوگی۔

باب ۱۹ خدمت مہمان کی فضیلت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے خبر دی ہے کہ جو شخص مہمان کی عزت کریگا، تو اُس کے لئے نو فضیلتین ہین (۱) جس وقت مہمان گھر مین آتا ہے تو اُس کے ساتھ گھر مین دس لاکھ برکتین اور دس لاکھ رحمتین داخل ہوتی ہین (۲) جو کچھ مہمان کھاتا ہے اُس کے ہر لقمے کے بدلے میزبان کو اس قدر ثواب ملتا ہے کہ گویا اُس نے خدا کی راہ مین ہزار گھوڑے دیے (۳) اللہ تعالےٰ اُسکے لئے بہشت مین ایک شہر تیار کرتا ہے (۴) ہزار شہیدون کا ثواب اُس کو ملتا ہے (۵) اُس کے ماں باپ اگر مسلمان ہون تو خدا اُن کو بخشدیگا اور اگر کافر ہون تو اُنپر عذاب مین تخفیف فرمائے گا (۶) اُس کے نامۂ اعمال مین ستر حج اور ستر عمرون کا ثواب لکھا جائے گا (۷) اُس گھر والون کے تمام گناہ بخشدیے جائینگے اگرچہ وہ شمار مین جنگل کی ریت کے برابر ہون (۸) اُس کی قبر ستر ہزار گز تک فراخ کردیجائے گی (۹) ہر لقمہ کے عوض اُس کو قیامت کے دن ایک پر ملیگا جس کے ذریعہ سے وہ پل صراط پر بجلی کی طرح گذر جائے گا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مہمان کو کھانا کھلانے مین پانچ خوبیان ہین۔ (۱) مال و رزق کی ترقی ہوتی ہے (۲) اُس گھر سے مرض دور ہوجاتا ہے (۳) اللہ تعالیٰ اُس گھر والون پر سے مصیبت اُٹھالیتا ہے (۴) قیامت تک اُس میزبان کی قبر روشن رہے گی (۵) قیامت مین اُس کو اللہ تعالیٰ کا دیدار اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت نصیب ہوگی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے اپنے مہمان پر ایک درم خرچ کرے تو گویا اُس نے خدا کی راہ مین فقیرون اور محتاجون پر دس ہزار درم خیرات کیئے اور جس شخص نے مہمان کو پیٹ بھر کھانا کھلایا تو گویا اُس نے بنی اسرائیل کے ساٹھ پیغمبرون کو کھانا کھلاکر آسودہ کیا جس نے مہمان کو ایک گھونٹ پانی پلایا وہ دنیا سے اُٹھ جانے سے پہلے انشاء اللہ حوض کوثر کے پانی سے سیراب ہوگا۔ مہمان کی عزت اور خاطر داری اللہ کے نزدیک ستر ہزار رکعت نفل سے زیادہ پسند ہے جس نے مہمان کو کوئی کپڑا دیا خواہ وہ چھوٹا سا ٹکڑا کیون نہ ہو تو اُس کو بہشت مین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہمسائیگی حاصل ہوگی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن عرش الٰہی کے نیچے ایک منادی ندا کریگا کہ جس شخص کو کوئی حق اللہ تعالیٰ پر ہو تو وہ آگے بڑھ کر بیان کرے یہ آواز سُنکر کچھ لوگ نکلکر کہینگے کہ اللہ تعالیٰ پر ہم لوگ حق رکھتے ہین کیونکہ ہم دنیا مین اپنے مہمان بھائیون کو عزت سے کھلاتے پلاتے تھے اُس وقت اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیگا کہ یہ میرے نیک بندے سچ کہتے ہین اور مین آج ان کو بلا حساب وکتاب اور بغیر عذاب وعتاب بہشت مین داخل کرون گا۔

جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس کسی کے گھر مین مہمان آتا ہے اور وہ شخص اپنے مقدور کے موافق اُسکی خدمت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کے لئے بہشت کا دروازہ کھولدیتا ہے اور اُس کو بہشت مین ستر حورین اور یاقوت سُرخ کے ستر محل عطا فرماتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے مہمان کو پیٹ بھر کر کھانا کھلایا اُسنے اپنے اوپر بہشت کو واجب کرلیا اور جو شخص مہمان سے کھانا دور رکھیگا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس کو اپنے فضل وکرم سے محروم رکھیگا اور دہکتی ہوئی آگ مین اُسپر عذاب سخت کریگا۔

جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لئے مہمان کو کھانا کھلائے گا تو اُس کو جنت کی تمام نعمتین اور وہ راحتین ملین گی جن کو نہ کبھی کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کان نے سُنا ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ اُس کی دنیا اور آخرت کی ستر حاجتین بر لائیگا اور بہشت مین ہر روز ستر مرتبہ جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اُس کو اللہ تعالیٰ کا دیدار حاصل ہوگا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے مہمان کی عزت کی تو گویا اُسنے ستر انبیاء اللہ اور ستر شہیدون کی خدمت کی جو خدا کی راہ مین شہید ہوئے اور پشت نہین پھیری۔

اور ابن نواس روایت کرتے ہین کہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب قیامت کا دن آئیگا تو دوزخ کی ایک گردن بڑھ کر نکل آئے گی جس کا نام لہب ہوگا اور وہ ہاویہ کا ایک شعلہ ہے جس کا سر عرش الٰہی تک بلند اور دونون کنارے مشرق اور مغرب مین اور نیچے کا حصہ تحت الثریٰ تک ہوگا۔ اُس جہنم کی گردن سے میدان حشر مین سات بار نہایت ہیبت ناک لہجے مین آواز بلند ہوگی کہ کہان ہین خدائے رحمان کے مخالف کہان ہین خدائے دیان کے دشمن کہان ہین شیطان کے دوست یہ سنکر دوزخ کے دربان کہینگے کہ اے لہب تجھے کن لوگون کی خواہش ہے وہ کہیگی کہ مین اُمّت

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سے یہ گروہ کا طلبگار ہوں۔ دربان دوزخ پوچھینگے کہ وہ کون لوگ ہیں لہب آواز آئیگی (۱) کہاں ہیں وہ لوگ جو نماز میں سستی کرتے تھے (۲) کہاں ہیں وہ لوگ جو مال کی زکوٰۃ نہیں دیتے تھے (۳) کہاں ہیں وہ لوگ جو ہمیشہ شراب کے نشے میں مست رہا کرتے تھے (۴) کہاں ہیں وہ لوگ جو سود کھاتے تھے یا سود دیتے تھے (۵) کہاں ہیں وہ لوگ جو اپنے ہمسایوں کو تکلیف پہونچاتے تھے (۶) کہاں ہیں وہ لوگ جو آزاد مرد اور آزاد عورت کو مال دنیا کی طمع میں غلام بنا کر بیچڈالا کرتے تھے (۷) کہاں ہیں زنا کرنیوالے (۸) کہاں ہیں ماں باپ کی نافرمانی کرنیوالے (۹) کہاں ہیں توبہ کرکے توڑ ڈالنے والے (۱۰) کہاں ہیں وہ لوگ جو ارزانی کے دنوں میں غلہ روک رکھتے تھے تاکہ قحط کے زمانے میں مہنگا بیچیں۔ (۱۱) کہاں ہیں وہ لوگ جو ایمان اور اسلام کی نعمت پر شکر الٰہی چھوڑ بیٹھے تھے۔ مرنیکا خوف نہ تھا (۱۲) کہاں ہیں وہ جو بندگان خدا پر ظلم کیا کرتے تھے (۱۳) کہاں ہیں وہ لوگ جن کے بخل اور بدخوئی کیوجہ سے کبھی اُن کے گھر میں کوئی مہمان نہیں آیا۔ ان تمام گروہوں کو لہب کا شعلہ بال پکڑکر اپنی طرف کھینچ لے گا اور اس طرح جلا ڈالے گا جیسے آگ سوکھی ہوئی گھانس کو جلاتی ہے پھر ہاویہ کیطرف لوٹ جائے گا۔

حضرت اعمشؓ سے مروی ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کی وفات کا وقت قریب آیا تو حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے پوچھا کہ اے باپ کون سے عمل نے آپکو اللہ تعالیٰ کا خلیل بنا دیا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جواب دیا کہ اے بیٹے تین باتوں کی وجہ سے مجھے یہ شرف حاصل ہوا (۱) میں نے اللہ تعالیٰ کے حکم کو ہر ایک کے حکم پر ترجیح دی اور اُسی کی اطاعت کی (۲) میں نے اپنے تمام کام اللہ کی کفالت پر چھوڑ دیے (۳) میں نے بغیر مہمان کے کبھی دن کو یا رات کو کھانا نہیں کھایا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تین شخص وہ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ اپنے عرش کے سایہ میں رکھے گا۔ اس قیامت کے دن میں جبکہ سایہ الٰہی کے سوا کوئی سایہ کام آنیوالا نہیں (۱) گرمی میں روزہ رکھنے والا (۲) اندھیری رات میں نماز کے لئے مسجد کی طرف پاپیادہ جانے والا (۳) بھوکے کو کھانا کھلانے والا۔

حضرت محمد ابن سیرینؒ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ اے انسؓ! آپ مجھے کوئی ایسا عمل نیک بتائیے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی نزدیکی حاصل ہو اور مجھ کو خدا نے مال

بہت کچھ دے رکھا ہے۔ حضرت انسؓ نے فرمایا کہ اے شخص! اگر تم اپنے خزانے کو ایسی جگہ رکھنا چاہتے ہو جہاں نہ اسکو زمین کے کیڑے کھائیں اور نہ چور لیجائیں تو اُس اپنے مال کو تین کاموں مین لگا دو۔ کیونکہ نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم سے مروی ہے کہ جس شخص نے مال کی زکوٰۃ دی اور امانت ادا کی اور مہمان کی عزت اور توقیر کی تو اُسنے اپنے آپکو بخل اور خست سے بچا لیا۔

منقول ہے کہ ایک سائل کسی مسجد مین داخل ہوا اُس کو محلے کے رہنے والون نے باوجود اُسکے حاجتمند ہونے کے اُسے کچھ کھانے پینے کو نہ دیا۔ اتفاق سے وہ شخص مرگیا دوسرے دن لوگون نے اُس کی تجہیز وتکفین کی اور قبرستان مین دفن کر آئے جب دفن کرکے لوٹے اور مسجد مین آئے تو کیا دیکھتے ہین کہ جو کفن اُس کو دیا گیا تھا وہ اُسی طرح رکھا ہے اور اُسکے ایک گوشے پر لکھا ہے کہ یہ کفن تمہارا تم کو واپس کیا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ تم سے سخت ناخوش ہے اور تم بہت بُرے لوگ ہو اللہ تعالیٰ ارشاد فرما چکا ہے واما السائل فلا تنھر یعنے سوال کرنیوالے کو محروم نہ پھیرو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس شخص نے سائل کو جھڑک کر محروم واپس کیا تو قیامت کے دن پروردگار کے سامنے اُس شخص کو فرشتے جھڑکیاں دین گے۔

حضرت حسنؓ روایت کرتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے مین ایک شخص نے روزہ رکھا جب شام ہوئی تو روزہ کھولنے کے لئے اُس کو پانی کے سوا کچھ میسر نہ ہوا اُسی سے روزہ افطار کیا اور رات فاقہ سے بسر کرکے دوسرے دن پھر روزہ رکھا اُس روز بھی افطار کے لئے پانی کے سوا اُسکے پاس کچھ نہ تھا اسی حالت مین تیسرے دن بھی اُس نے روزے کی نیت کی مگر اُس روز بھوک اور فاقہ کی شدت سے اُس کو سخت تکلیف پہونچی جب بھی اُسنے روزہ رکھا ایک انصاری صحابی کو اُس کی یہ حالت قرینے سے معلوم ہوئی اُس روز شام کو وہ اُنھین لے کر اپنے گھر آئے اور گھر والون سے کہا کہ آجکی رات ہمارے یہان ایک مہمان آگیا ہے۔ پس کیا تمہارے پاس کچھ کھانا ہوگا اُسکی بی بی نے جواب دیا کہ آج ہمارے گھر مین صرف اس قدر کھانا ہے کہ ایک آدمی پیٹ بھر کے کھا سکے۔ اتفاق سے اُس روز وہ انصاری صحابی اور اُن کی بی بی بھی روزے سے تھے اور اُن کا ایک بچہ تھا اُنھون نے اپنی بی بی سے کہا بہتر ہوگا کہ ہم اپنے مہمان کو وہ کھانا کھلا دین اور خود آج کی رات صبر سے کام لین تم سویرے سے بچے کو بہلا کے سلا دو اور جب کھانے کا وقت آئے تو چراغ گل کر دینا تاکہ اندھیرے مین مہمان یہ خیال کرے

اگر ہم بھی دستر خوان پر اُس کے ساتھ کھا رہے ہین اور وہ اچھی طرح پیٹ بھر کر کھانا کھالے۔ الغرض وہ نیک بی بی کھانا لائی اور مہمان اور میزبان کے سامنے رکھدیا پھر چراغ کے سامنے گئی جسے مہمان سمجھا کہ اُسکی بتی درست کرنا چاہتی ہے اس طور سے چراغ کو گل کردیا اندھیرے مین وہ انصاری کھانے کے ظرف پر ہاتھ رکھے رہے اور مہمان کو اس شبہہ مین رکھا کہ اس کے ساتھ وہ بھی کھانا کھا رہے ہین۔ مہمان نے خوب آسودہ ہوکر کھانا کھایا۔ یہانتک کہ جو ظرف مین تھا وہ ختم ہوگیا اگلے دن وہ انصاری صبح کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز فجر کی جماعت مین شریک ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز سے فراغت پاکر اُن انصاری کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ رات تم دونون میان بی بی کی مہمان داری سے اللہ تعالیٰ بیحد خوشنود اور رضامند ہوا اُسکے بعد حضور نے یہ آیت پڑھی ویؤثرون علی انفسھم ولو کان بھم خصاصۃ ومن یوق شح نفسہ فاولئک ھم المفلحون یعنی جو لوگ اپنے اوپر تکلیف اُٹھاکر باوجود خود حاجتمند ہونے کے دوسرون کی حاجت پوری کرتے ہین اور جو لوگ نفسانی طمع اور بخل سے محفوظ ہین وہ فلاح پانیوالے یعنی عذاب سے محفوظ رہنے والے ہین۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دنیا مین سب سے زیادہ محبوب ومرغوب مجھ کو تین چیزین ہین (۱) قرآن مجید کی تلاوت (۲) بھوکے کو کھانا کھلانا (۳) ننگے کو کپڑا پہنانا۔ حضرت عثمان غنی کا یہ قول جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے سُنا تو فرمایا کہ عثمان سچ کہتے ہین اور مجھ کو دنیا مین سب سے زیادہ پسند اور مرغوب تین چیزین ہین (۱) گرمی مین روزہ رکھنا (۲) خدا کی راہ مین تلوار چلانا (۳) مہمان کی خدمت کرنا۔

حدیث شریف مین آیا ہے کہ بہشت مین پانچ چیزین بہشت سے بھی اچھی ہین (۱) ہمیشہ بہشت مین رہنا بہشت سے اچھا ہے (۲) محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہمسائگی بہشت مین بہشت سے اچھی ہے (۳) حوران جنت کی صحبت بہشت مین بہشت سے اچھی ہے (۴) اللہ تعالیٰ کی خوشنودی بہشت مین بہشت سے بہتر ہے (۵) مہمان کی خاطر داری کا ثواب بہشت مین بہشت سے افضل ہے

حضرت حاتم اصم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ سات باتون مین جلدی کرنا سنت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے (۱) قرض ادا کرنے مین جب قدرت حاصل ہو (۲) میت کی تجہیز وتکفین مین (۳) لڑکی جب بالغ ہوجائے تو اُس کی شادی کرنے مین (۴) اذان سُنکر نماز ادا کرنے مین (۵) گناہ جب جلد سے گزرجائین

تو توبہ کرنے مین (۶) روزے کے ضروری مسائل سیکھنے مین (۷) مہمان جب آئے تو اُس کو کھانا کھلانے مین
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس گھر مین مہمان داخل ہوتا ہے تو اُس کے ساتھ رحمت الٰہی کے فرشتے اُس گھر مین آتے ہین۔

حضرت انس ابن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جس شخص کے یہان مہمان آئے اور وہ مہمان کو اپنے ساتھ کھلائے تو اللہ تعالیٰ ہر لقمہ کے بدلے مین اُس کو دس نیکیان عطا فرماتا ہے اور اُس کی دس برائیان دور فرماتا ہے اور اس کے لئے بہشت مین دس رتبے بلند فرماتا ہے۔

(باب ۲۷) توکل کی فضیلت اور کسب وہنر کا شرف اور کم کھانے کا اجر

حضرت اَعمش رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اولیاء اللہ کی صفت یہ ہے کہ اُن مین اکیس خصلتین پائی جاتی ہین (۱) اُن کی حلاوت اللہ تعالیٰ کی عبادت سے (۲) اُنکی گفتگو اللہ تعالیٰ کی محبت ہے (۳) اللہ تعالیٰ کی حفاظت پر اُنھین بھروسا ہے۔ (۴) اللہ تعالیٰ کے ساتھ اُن کا معاملہ ہے (۵) اللہ تعالیٰ کی ذات پر اُن کو فخر و ناز ہے (۶) خدا کے ذکر سے اُن کو اُلفت ہے (۷) وجدان الٰہی اُنکا ارشاد ہے۔ (۸) خوشخوئی اُن کا لباس ہے (۹) تازہ روئی اُن کا زیور ہے (۱۰) شکر خدا اُن کی آرائش ہے (۱۱) ذکر الٰہی اُنکا مقصود ہے (۱۲) خوف خدا اُنکا رفیق ہے (۱۳) رات کو وہ خیال خدا مین رہتے ہین (۱۴) دن کے واقعات سے وہ عبرت حاصل کرتے ہین (۱۵) ذاتی سخاوت اُنکا پیشہ ہے (۱۶) خوش معاملگی اُن کا شیوہ ہے (۱۷) اُنکی تمام حاجتین اللہ تعالیٰ کے سپرد ہین (۱۸) فقر و درویشی اُنکے لئے عزت ہے (۱۹) فاقہ اُن کی غذا ہے (۲۰) خدا پر اُنکا توکل ہے (۲۱) اُنکا قول و فعل مجاہدہ اور مراقبہ اور شغل و ذکر سب کچھ خدا کے متعلق ہے۔

بعض حکما کا قول ہے جو شخص دو باتون یعنی خوف و امن کو اپنے اوپر لازم کرے یعنی اللہ تعالیٰ کے حکم کو سنکر جب تک اُسے پورے طور سے بجا نہ لائے ڈرتا رہے۔ اللہ تعالیٰ نے جو بندون کا رزق اپنے ذمہ لیا ہے اُسپر بھروسا کر کے امن کے ساتھ زندگی بسر کرے جو شخص ایسے خوف و امن کے ساتھ زندگی بسر کریگا اللہ تعالیٰ اُس کو دو نعمتین عطا فرمائیگا۔ اول عبادت کی حلاوت دوسرے جو کچھ خدا نے دیا ہے اُسپر قناعت۔

حضرت شقیق ابن ابراہیم کا قول ہے کہ چار چیزیں ایسی ہیں کہ اگر انسان دو سو برس تک زندہ رہے اور اُن چار چیزوں کو نہ پہچانے اُس شخص سے زیادہ عذاب جہنم کا کوئی مستحق نہ ہوگا۔ وہ چار چیزیں یہ ہیں (۱) اللہ رب العزت کی معرفت (۲) ایسے عمل کی شناخت جسکو اللہ تعالیٰ پسند فرمائے (۳) خدا کے دشمن کو پہچاننا (۴) اپنی ذات کی معرفت۔ اللہ تعالیٰ کی معرفت یہ ہے کہ ظاہر و باطن میں اعتقاد کامل کے ساتھ یقین کرے کہ رزق دینے والا اور تنگدست کرنیوالا اُس ذات پاک کے سوا کوئی نہیں اور عمل پسندیدہ کی شناخت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اُسی عمل کو قبول فرماتا ہے جو خالص نیت اور سچے دل سے محض اُسکی خوشنودی کے لئے کیا جائے اور خدا کے دشمن کی پہچان یہ ہے کہ اپنے نفس کا بندہ ہو اور خدا کے اوامر و نواہی کی پرواہ نہ کرے اور اپنی ذات کی معرفت یہ ہے کہ اپنے آپ کو بالکل کمزور ناتوان یقین کرے کیونکہ انسان ہرگز یہ طاقت نہیں کہ قضائے الٰہی کو واپس کر سکے۔ پس چاہیئے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اُسکے لئے مقدر فرمادیا ہے اُسپر رضامند رہے۔

احادیث میں آیا ہے کہ نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے اللہ رب العزت سے سوال کیا کہ اے پروردگار تیرے نزدیک سب سے افضل و برتر کون سا عمل ہے ارشاد ہوا کہ اے محمد (صلعم) میری بارگاہ میں توکل اور رضا و تسلیم سے بڑھ کر کوئی عمل نہیں کیونکہ وہ لوگ جو فقط میرے لئے آپسمیں محبت رکھتے ہیں اُن سے میں ضرور محبت رکھتا ہوں اور جو لوگ صرف میرے لئے ایکدوسرے سے ترک تعلق رکھتے ہیں اُنسے میں ضرور محبت رکھتا ہوں اور جو فقط میرے لئے عجز و تواضع اختیار کرتے ہیں میں اُنسے ضرور محبت رکھتا ہوں اور جو لوگ صرف میرے لئے ایکدوسرے سے ملتے ہیں میں اُنسے ضرور ملتا ہوں اور جو لوگ پورے طور سے مجھپر توکل کرتے ہیں اُنسے میں غایت درجہ کی محبت کرتا ہوں کیونکہ وہ لوگ علماء اور شہداء کے برابر ہیں۔

بیان کرتے ہیں کہ چار پیغمبروں نے چاروں آسمانی کتابوں میں سے چار جملے اختیار کیے ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے توراۃ سے یہ فقرہ لیا من قنع شبع یعنے جس نے قناعت کی وہ آسودہ ہے حضرت حضرت داؤد علیہ السلام نے زبور سے یہ فقرہ لیا من ترك اللذات صار مسلما من الآفات یعنی جس شخص نے دُنیا کی لذتیں ترک کردیں وہ تمام آفتوں سے محفوظ رہا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے انجیل سے یہ فقرہ لیا من صمت نجا یعنے جسنے خاموشی اختیار کی اُسنے نجات پائی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے قرآن پاک سے اس آیت کو اختیار فرمایا ومن یتوکل علی اللہ فهو حسبه یعنے جسنے اللہ

توکل کیا تو وہی اُس کے لئے کافی ہے۔

حضرت سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سوال کرنا یعنی بھیک مانگنا ایک خراش ہے جس سے سائل کا چہرہ بے رونق ہو جاتا ہے پس جس کے جی میں آئے وہ اس ذلت کو اپنے چہرے پر باقی رکھے اور جو شخص چاہے وہ اس ننگ وعار سے اپنے کو بچائے۔ ہاں البتہ ایسی حالت میں قباحت نہیں کہ انسان کسی شخص سے سوال کرے جس کو خدا نے سلطنت اور حکومت عطا کی ہے یا ایسی صورت میں سوال کرے کہ بغیر سوال کے کام نہیں چل سکتا۔ یہ حدیث ابوداود ترمذی ونسائی میں ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی اُمت سے فرمایا کہ تم ذخیرے کے طور پر کل کے لئے کھانا چھپا کر نہ رکھو کیونکہ جب کل کا دن آئے گا تو اُس کے ساتھ اُسکا رزق بھی ہوگا اُسی ذات پاک کی طرف اپنی نگاہ بھی رکھو جسنے زندگی بھر کے رزق کی ذمہ داری کر لی ہے دیمک کے کیڑوں اور گولر کے بھنگوں کو بھی رزق پہونچاتا ہے اور پرندوں کی طرف غور کرو کہ کیونکر رزق پاتے ہیں اگر تم کہو کہ پرندوں کے پر وبازو ہیں جن کے ذریعہ سے اڑکر وہ رزق حاصل کرتے ہیں تو وحوش اور چوپایوں کیطرف خیال کرو کہ خدا نے اُن کو کیسا قوی بدن کیا ہے وہ نہ آسمان میں اُڑتے ہیں اور نہ زمین میں کھیت بوتے اور کاٹتے ہیں پھر بھی زمین وآسمان کا خدا اُن کو رزق پہونچاتا ہے تم کو چاہیئے کہ مسجدوں کو اپنی خلوت کے کمرے بناؤ اور قبروں کو اپنا اصلی گھر جانو اور دنیا میں مہمانوں کی طرح زندگی گذارو اور جو کچھ خدا اپنے فضل ورحمت سے جو کی روٹی کا ٹکڑا یا زمین کا ساگ پات کھانے کو پہونچائے اُسپر شکر بجالاؤ اور قناعت کرو۔

حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے ارشاد فرمایا کہ اگر تم اللہ تعالیٰ پر توکل کرو جیسا توکل کرنے کا حق ہے تو وہ تمھیں بھی اسی طرح رزق پہونچائے گا جس طرح پرندوں کو روزی دیتا ہے کہ وہ صبح کو بھوکے ہوتے ہیں اور شام کو آسودہ شکم ہو کر بسیرا لیتے ہیں۔

حضرت محمد ابن فضل سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کچھ اللہ تعالےٰ نے مجھ کو اپنے اوامر سے عمل کرنے کا حکم دیا تھا وہ تمام احکام میں نے تمکو سُنا کر عمل کرنے کا حکم دیا۔ اور جن باتوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے نواہی سے منع فرمایا تھا وہ سب ممنوع باتیں تم سے بیان کرکے تم کو اُن سے

باز رہنے کی ہدایت کی۔ یاد رکھو کہ حضرت روح الامین جبرئیل علیہ السلام کے ذریعہ سے مجھ کو یہ وحی پہونچی ہے کہ ہر ایک متنفس اپنے مرنے سے پہلے اُن تمام اعمال کا پورے طور پر ضرور مرتکب ہوگا جو اُس کی تقدیر میں لکھدیے گئے ہیں۔ جس شخص کے مقدر میں اعمال خیر لکھے ہیں اور اُنمیں سے کسی عمل کے ظاہر ہونے میں تاخیر ہو تو انسان کو چاہیے کہ اُس کے حاصل کرنے میں کوشش کرے۔ اب یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اُسکی عبادت اور فرمانبرداری سے بڑھکر کوئی عمل خیر نہیں جسے تم طلب کرو۔

حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص دنیا کے بکھیڑوں میں ہر وقت سرگردان اور غمناک رہتا ہے وہ شخص گویا اللہ تعالیٰ سے ناخوش ہے اور جو شخص کسی مالدار کی تعظیم اور اُسکے سامنے اپنی فروتنی کا اظہار فقط اُس کی تونگری کیوجہ سے کریگا تو گویا اپنا دو تہائی ایمان ضائع کردیا اور جو شخص رزق کی تنگی سے تنگ آکر شکایت کرتا ہے گویا وہ اپنے پروردگار کا شاکی ہے۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص رزق کی کمی پر شاکر اور راضی برضا رہے تو اللہ تعالیٰ بھی اُس کے تھوڑے سے عمل خیر کو خوشنودی کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور جو شخص تھوڑی روزی پر رضامند نہیں اُس کے قلب میں گرانی پیدا ہو جاتی ہے اور آخرت میں نامۂ اعمال کا وزن ہونے اور پل صراط پر گذرنے کے وقت اُس کو بےچینی اور بیتابی لاحق ہوگی۔

حدیث قدسی میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ سے فرمایا کہ اے موسیٰؑ! میں نے چار چیزوں کو چار خاص مقاموں پر رکھا ہے، اور لوگ وہ چیزیں دوسرے مقاموں میں طلب کرتے ہیں پس کیونکر اُن چیزوں کو پا سکتے ہیں (۱) میں نے عزت کو خالق کی خدمت میں رکھا ہے اور لوگ بادشاہوں کے دروازہ پر عزت کو ڈھونڈھتے ہیں پس کیونکر پا سکتے ہیں (۲) میں نے راحت کو جنت میں رکھا ہے اور لوگ دنیا میں طلب کرتے ہیں پس کسطرح پا سکتے ہیں (۳) میں نے علم کو فاقہ کشی میں رکھا اور لوگ شکم سیری میں ڈھونڈھتے ہیں پس کیونکر پا سکتے ہیں۔ (۴) میں نے بے نیازی کو قناعت میں رکھا ہے اور لوگ اُس کو حرص میں ڈھونڈھتے ہیں پس کیونکر پا سکتے ہیں۔ اے آدم کے بیٹے! سخت تعجب کا مقام ہے کہ جس کو مرنے کا یقین ہے اُس کا دل کیونکر خوش ہونے کو چاہتا ہے۔ اے محمد (صلعم) تعجب ہے اُس شخص پر جس کو قیامت کے حساب کا یقین ہو وہ کیونکر اطمینان سے زندگی گذارتا ہے۔ اور تعجب ہے اُس شخص پر جسکو قبر میں جانیکا یقین ہو وہ کیونکر عبادت الٰہی میں سستی کرتا ہے اور تعجب ہے اُس شخص پر جسے روز آخرت اور وہاں کی نعمتوں کا یقین

چاہیے کہ پانچ باتیں یاد رکھے (۱) کسب معاش میں مشغول رہنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے فرائض ادا کرنے میں تاخیر نہ کرے اور نہ کسی فرض کے بجالانے میں کمی روا رکھے (۲) کسب کی وجہ سے کسی مخلوق خدا کو تکلیف نہ پہونچائے (۳) کسب معاش سے مقصود صرف یہ ہو کہ کمانیوالا خود اور اُس کے اہل وعیال عزت وآبرو کے ساتھ زندگی بسر کریں نہ یہ کہ روپیہ کثرت سے آئے اور دولت جمع کی جائے (۴) کسب معاش میں اپنی طاقت اور قدرت سے زیادہ تکلیف نہ اُٹھائے (۵) روزی کا دارومدار اپنے کسب پر نہ سمجھے بلکہ اصل روزی پہونچانے والا اللہ تعالیٰ کو جانے اور کسب و ہنر کو واسطہ سمجھے۔

حضرت یحییٰ ابن معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس شخص کا پیٹ غذا سے زیادہ بھرا ہوگا اُس کے جسم میں گوشت زیادہ ہوگا اور جس کے جسم میں گوشت زیادہ ہوگا اُس کی نفسانی خواہشیں زیادہ ہونگی۔ اور جس شخص کی نفسانی خواہشیں زیادہ ہونگی اُس کے گناہ زیادہ ہونگے اور جسکے گناہ زیادہ ہوں گے اُس کا دل سخت ہوگا اور جسکا دل سخت ہوگا وہ صرف دنیا کی لذتوں میں ڈوبا رہیگا اور آخرت میں اُس کا کوئی حصہ نہیں۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ تین شخصوں سے بغیر کسی جرم وگناہ کے نفرت اور بغض رکھتا ہے (۱) بخیل (۲) مغرور (۳) زیادہ کھانیوالا۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ تین شخصوں سے اللہ تعالیٰ کو محبت ہے (۱) کم سونیوالا (۲) کم آرام لینے والا (۳) کم کھانے والا۔

حامد لفاف رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک شخص آیا اور عرض کی کہ آپ مجھے کچھ وصیت کیجئے حامد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اے شخص جس طرح تو قرآن مجید کے لئے غلاف بناتا ہے اُسیطرح اپنے دین کی محافظت کے لئے غلاف بنا۔ اُسنے پوچھا کہ دین کا غلاف کیا ہے۔ فرمایا کہ ضرورت سے زیادہ کلام نہ کرنا۔ ضرورت سے زیادہ لوگوں سے میل جول نہ رکھنا۔ ضرورت سے زیادہ غذا نہ کھانا کیونکہ اگر تم لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ بہشت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم کے ساتھ اہل ایمان کی کیسی مہمانی ہوگی تو اس دنیا کی چند روزہ زندگی میں کبھی پیٹ بھر کھانا نہ کھاؤ۔

ابن سلیمان دارانی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ دنیا و آخرت میں تمام نیکیوں کی جڑ خوف الٰہی ہے اور دنیا کی کنجی شکم سیری ہے اور آخرت کی کنجی فاقہ۔

حضرت عبداللہ ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے بیان فرمایا کہ کسی حکیم نے ایک لاکھ حکیمانہ اقوال جمع کیے پھر اُنمین سے چار ہزار مقولے منتخب کیے پھر اُس مین سے چار سو اقوال نکالے پھر اُن مین سے چالیس مقولے اختیار کیے پھر اُن مین سے چار قول رکھے جو یہ ہین (۱) کسی حالت مین عورت پر بھروسہ نہ رکھو (۲) کسی وقت مال و دولت پر نہ بھولو (۳) جو علم کچھ نفع نہ دے اُسے اختیار نہ کرو (۴) اپنے معدے کو ناجائز اور ممنوع غذا سے گران بار نہ کرو۔

(باب ۲۱) اکل حلال کی فضیلت حرام چیزونکی مذمت تقویٰ اور پرہیزگاری کے بیان مین

آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص چالیس دن تک حلال روزی کھائیگا تو اُسکا دل روشن ہوجائے گا اور حکمت کے چشمے اُس کے دل سے جاری ہون گے اور حدیث شریف مین وارد ہے کہ حلال روزی طلب کرنا گویا جہاد ہے۔

حکایت ایک بار حضرت موسیٰ علیہ السلام کا گذر ایک شخص پر ہوا جو سجدے مین پڑا ہوا مناجات وزاری کر رہا تھا اور اُس کی آنکھون سے آنسو جاری تھے اُسکی حالت دیکھ کر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جناب باری تعالیٰ کے حضور مین عرض کیا کہ یا الٰہ العالمین اپنے اس بندے پر رحم کر اللہ تعالے کا ارشاد ہوا کہ اے موسیٰؑ مین اس شخص پر کبھی رحم نہ کرون گا اگرچہ یہ اسیطرح روتے روتے مرجائے کیونکہ اسکا پیٹ غذائے حرام سے بھرا ہے اور اس کا جسم لباس حرام سے آراستہ ہے۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی عبادت اس قدر بجالائے کہ اُسکی کمر کمان کے گوشون کی طرح جھک جائے اور اسقدر روزے رکھے کہ فاقون کے مارے مثل کمان ہوجائے تو خدا کی قسم یہ بات اُس کو کچھ نفع نہ دے گی جبتک غذائے حلال اور پرہیزگاری کو اپنا شعار نہ بنائے۔

تنبیہ الغافلین مین ہے کہ اللہ تعالےٰ نے فرزند آدم پر ہر روز دس باتین فرض کی ہین (۱) اپنی نقل و حرکت مین یاد الٰہی بجالائے کیونکہ ارشاد الٰہی ہے یَآاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْکُرُوا اللّٰہَ ذِکْرًا کَثِیْرًا یعنی اے ایمان والو اللہ تعالیٰ کو بہت یاد کیا کرو (۲) ناف سے گھٹنون تک

اپنے جسم کو چھپائے رکھنا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے خذوا زینتکم عند کل مسجد یعنی ہر ایک مقام نماز مین اپنی زینت کو اختیار کرو۔ زینت سے مراد وہ کپڑا ہے جس سے ستر عورت کیا جائے (۳) اوقات نماز مین پورے طور پر وضو کرنا چنانچہ ارشاد ہوا ہے یاایھاالذین آمنوا اذا قمتم الی الصلوٰۃ فاغسلوا وجوھکم وایدیکم الی المرافق وامسحوا برؤسکم وارجلکم الی الکعبین یعنی اے ایمان والو جب تم نماز پڑھنے کا قصد کرو تو پیشتر اپنے منھ اور کہنیون تک ہاتھ دھو اور سر کا مسح کرو اور گھٹنون تک پاؤن دھوو (۴) نماز کو اُس کے وقت پر پورے طور سے ادا کرنا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ان الصلوٰۃ کانت علی المومنین کتابا موقوتا یعنی تمام ایمان والون پر پابندی وقت کے ساتھ نماز فرض ہے (۵) روزی ملنے مین اللہ تعالیٰ نے جو رزق دینے کا وعدہ فرمایا ہے اُس پر یقین رکھنا چنانچہ ارشاد باری ہے ومامن دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقھا یعنی زمین پر جسقدر ذی روح ہین سب کے رزق کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے لے لیا ہے (۶) جو کچھ مقسوم کے موافق رزق ہو پہنچے اُس پر قناعت کرنا جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے نحن قسمنا بینھم معیشتھم یعنی لوگون مین اُن کی روزی ہمنے تقسیم کردی ہے (۷) اللہ تعالیٰ پر توکل رکھنا جیسا کہ ارشاد ہوا ہے وتوکل علی الحی الذی لایموت یعنی اُسی ایک ذات پاک پر بھروسا کرو جو کہ زندہ جاوید ہے (۸) حکم خدا اور قضائے الٰہی پر صابر رہنا کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فاصبر لحکم ربک یعنی اپنے پروردگار کے حکم پر صبر اختیار کرو (۹) اللہ تعالیٰ کی نعمتون کا شکر بجالانا۔ کیونکہ ارشاد الٰہی ہے واشکروا اللہ یعنی اللہ تعالےٰ کا شکر کرو اُسکی پہلی نعمت تندرستی ہے اور سب سے بڑی نعمت دین اسلام اور دوسری نعمتین بیشمار ہین چنانچہ خود فرمایا ہے کہ وان تعدوا نعمۃ اللہ لاتحصوھا یعنی اگر تم اللہ تعالیٰ کی نعمتون کا شمار کرنا چاہو تو کبھی شمار نہ کرسکو گے (۱۰) حلال کمائی سے روزی کھانا کیونکہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کلوا من طیبات ما رزقنٰکم یعنی جو کچھ ہم نے تمھین روزی بخشی ہے اُسے پاکیزہ طریقے سے حاصل کرکے کھاؤ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے بیان فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مین نے پوچھا کہ یا رسول اللہ مومن کی کیا پہچان ہے آپنے فرمایا کہ اُس مین چار خوبیان ہونا چاہئین (۱) اپنے دل کو حسد اور غرور سے پاک رکھے (۲) اپنی زبان کو جھوٹ اور غیبت سے دور رکھے (۳) اپنے عمل نیک کو نمائش اور شہرت سے محفوظ رکھے (۴) اپنے پیٹ کو مشتبہ اور حرام غذا سے بچائے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو لوگ میری اولاد یعنی سادات ہون گے اُن کی شناخت یہ ہے کہ سات وصف اُن مین پائے جائینگے (۱) عالم باعمل ہون گے (۲) حلیم اور بردبار ہونگے (۳) سخی ہون گے (۴) امر دین مین دلیر اور بہادر ہون گے (۵) فقرا کے دوستدار اور شریعت کے تابع ہون گے (۶) موت کو یاد کرنے والے ہون گے (۷) حلال روزی کھانے والے ہون گے۔

حدیث شریف مین وارد ہے کہ جو شخص حلال روزی کھائیگا وہ داخل بہشت ہوگا۔

حضرت ابوہرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ تمھاری صورتون اور تمھارے ظاہری اعمال کو نہین دیکھتا بلکہ تمھارے دلون اور تمھاری نیتون کو دیکھتا ہے اور تمھارے اکل حلال پر نگاہ رکھتا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نو سوال کیے جنکا آپنے مجھے جواب دیا (۱) مین نے پوچھا یا رسول اللہ وفا کیا چیز ہے فرمایا توحید اور کلمہ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ (۲) مین نے پوچھا فساد کیا چیز ہے فرمایا کفر و شرک (۳) مین نے پوچھا حق کیا ہے فرمایا اسلام اور قرآن اور وہ سلسلۂ ولایت جو تم تک ہو پہنچے (۴) مین نے پوچھا تدبیر اور حیلہ کیا ہے فرمایا تدبیر اور حیلہ سے دست کش ہونا (۵) مین نے پوچھا مجھپر فرض کیا ہے فرمایا خدا و رسول کی اطاعت (۶) مین نے پوچھا کسطرح اللہ تعالیٰ سے دعا مانگون فرمایا سچائی اور یقین کے ساتھ (۷) مین نے پوچھا اللہ سے کیا چیز طلب کرون۔ فرمایا ہر حال مین امن و عافیت (۸) مین نے پوچھا اپنی نجات کے لیئے مجھے کیا اختیار کرنا چاہیئے۔ فرمایا سچ بولنا (۹) مین نے پوچھا اللہ تعالیٰ کس چیز سے خوشنود ہوتا ہے فرمایا اکل حلال سے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ مومن وہ ہے جو حدود الٰہی کی محافظت کرے ہمیشہ آثار قدرت مین فکر کرتا رہے عقل مین کامل ہو۔ قلب سلیم رکھتا ہو زبان پاکیزہ ہو۔ اخلاق اچھے ہون کم ہنستا ہو بہت روتا ہو کثرت سے ذکر الٰہی کرے حرص و ہوا کو مار ڈالے۔ ہمیشہ غمناک ہو نفسانی خواہشون کو ترک کرے شیطان کا مخالف ہو رحمٰن کا موافق ہو امور دنیا سے جدا رہے امور آخرت مین راغب رہے اپنے نفس کے عیب ڈھونڈھنے مین مشغول ہو دوسرون کی عیب جوئی سے کام نہ رکھے۔ قرآن اُس کی باتین ہون نیک بندے اُس کے ہم صحبت ہون راتون کو جاگتا ہو ہمیشہ باوضو رہے

جب تھوڑا سا فراغت کا وقت ملے تو فوراً دو رکعت نماز نفل پڑھے اپنے انجام کا ہر وقت اُسکے دل مین کھٹکا ہو۔ یادالٰہی سے مانوس ہو درود شریف اُسکا وظیفہ ہو اکل حلال اُسکی روزی ہو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ شریعت مثل کشتی ہے اور طریقت مثل دریا اور حقیقت مثل صدف اور معرفت گویا موتی ہے پس جو شخص موتی حاصل کرنا چاہے اُسکے لئے ضرور ہوگا کہ کشتی مین سوار ہو کر دریا مین چلے اور صدف تک پہونچے جو شخص یہ ترکیب چھوڑ دیگا اُس کی رسائی ہرگز موتی تک نہین ہوسکتی اور اس صورت پر عمل کرنا ممکن نہین جبتک اکل حلال نہ اختیار کرے۔

حدیث شریف مین آیا ہے کہ قیامت کے دن عرش الٰہی کے نیچے ایک منادی ندا کریگا کہ دوستان خدا کہان ہین یہ آواز سُنکر کچھ لوگ سامنے آئینگے اُن سے فرشتے پوچھینگے کہ کیا دوستان الٰہی تمھین ہو؟ وہ کہینگے کہ ہان پس اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا کہ اے میرے بندو تم سچ کہتے ہو تم میرے دوست ہو تم میری زیارت کرنیوالے ہو تم مجھ سے خوف رکھنے والے ہو تم میرے دیدار کے مشتاق ہو آج تمھارے لئے خوشی ہے شوق سے میرے پاس آؤ۔

حضرت داؤد علیہ السلام کو اللہ تعالے کا ارشاد ہوا کہ اے داؤد عاقل آدمی اپنے اوقات کو چار بانون پر تقسیم کر دیتا ہے ایک وقت مین اپنے پروردگار سے مناجات کرتا ہے۔ دوسرے وقت مین اپنے نفس کا حساب لیتا ہے۔ تیسرے وقت مین اپنے اُن بھائیون سے ملتا ہے جو اُس کو اُس کے عیب بتاتے ہین اور چوتھے وقت مین اپنے نفس اور اُس کی لذات کا خیال رکھتا ہے جو بطریق حلال ہے۔ جو شخص اس صورت سے زندگی بسر کرے وہ بہت بابرکت ہے۔

کنز العباد مین ہے کہ انسان کے لئے غذائے حرام سے بڑھ کر کوئی شے خطرناک نہین کیونکہ آدم علیہ السلام نے جب بہشت مین اُس درخت کا پھل کھالیا جس سے منع فرمایا گیا تھا اور بعد کھانے کے انھین ندامت ہوئی تو نے کرڈالی وہ قے زہر قاتل ہوگئی اور قیامت تک جو کچھ دنیا مین زہر ہوگا اُسکی اصل وہی قے ہے تاہم اُس پھل کی قوت حضرت آدم علیہ السلام کے بدن مین باقی رہی اور بعد توبہ قبول ہونے کے جب حضرت حوّا علیہا السلام سے مقاربت کی تو قابیل پیدا ہوا جس نے اپنے بھائی ہابیل کو مار ڈالا یہ اُسی پھل کی قوت کا اثر تھا پس غور کرنے کا مقام ہے کہ جب غذائے ممنوع کی تھوڑی سی مقدار کا ایسا ضرر ہو تو اُن لوگون کا کیا حال ہوگا جن کی تمام غذا حرام اور مشتبہ ہے ایسی

غذا سے پرہیز کرنا چاہیئے تاکہ بہشت مین نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ غذا کھانا نصیب ہو اور خوف کی نگاہداشت کرنا چاہیئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا کی سخت مصیبتین چار ہین (۱) سفر کرنا اگرچہ ایک ہی میل ہو (۲) قرض لینا اگرچہ ایک ہی درم ہو (۳) صاحب دختر ہونا اگرچہ ایک ہی لڑکی ہو (۴) سوال کرنا اگرچہ اپنے ماں باپ ہی سے کیون نہ ہو۔ پس جو شخص اکل حلال طلب کریگا اُسکے لئے اللہ تعالیٰ یہ چارون سختیان آسان کر دیگا یعنی اکل حلال کا پابند اگر کوئی طول وطویل اور اپنی قوت سے باہر سفر کرے گا تو اللہ تعالیٰ اُس کے سامان آسانی سے بہم پہونچا دیگا۔ اور اگر وہ شخص قرضدار مرا اور مرتے دم تک اُسے ادا کرنے کی توفیق نہ ہوئی حالانکہ اُس کی نیت قرض ادا کرنے کی تھی تو اللہ تعالیٰ غیب سے اُس کا قرض ادا کر دے گا اور قیامت کے دن اُس قرض کی نسبت اُس سے مواخذہ نہ ہوگا اور اُس کی اولاد مین کوئی لڑکی ہوگی جو امر الٰہی کی مطیع اور نماز روزے کی پابند رہیگی صالحہ عورتون مین اُسکا شمار ہوگا اسکے لئے اللہ تعالیٰ ایک شوہر صالح نیک اعمال بہم پہونچا دیگا اور اُس کی زندگی اپنے شوہر کے ساتھ عیش وآرام مین بسر ہوگی۔ جسے دیکھ کر اُس لڑکی کا باپ خوش ہوگا اور اگر وہ تنگدست ہون گے تو اللہ تعالیٰ غیب سے اُن کے رزق مین کشایش بخشیگا۔ اور دنیا مین کسی مخلوق کا محتاج نہ رکھیگا۔ یہ سب اکل حلال کی برکت ہے۔

حدیث شریف مین آیا ہے کہ اُس شخص پر تعجب ہے جو قناعت کا دعویٰ کرے اور اکل حرام اُسکی کمائی ہو حالانکہ وہ جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ بغیر اکل حلال کے کسی عمل نیک کو قبول نہین فرماتا۔

امام عبد اللہ ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ وہ شام مین چند روز کے لئے مقیم ہوئے وہان رہ کر حدیث لکھتے رہے ایک بار اُن کا قلم ٹوٹ گیا اور لکھنے کے لئے عاریتہً کسی سے دوسرا قلم مانگ لیا اور اُس سے کتابت حدیث کرتے رہے جب وہان سے اپنے وطن کو چلنے لگے تو بھولے سے وہ مانگا ہوا قلم بھی اُن کے قلمدان مین رہگیا۔ جب آپ شہر مین پہونچے اور اسباب کھولا تو قلمدان مین وہ قلم بھی نکلا انھون نے اُسے پہچانا فوراً اپنے وطن سے پھر ملک شام جانے کی تیاری کی تاکہ مالک قلم کو اُس کا قلم واپس دین۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری سے مروی ہے کہ ہر ایک شے کی حد ہوتی ہے اور اسلام کی حدین چا

ہین۔ تواضع۔ صبر۔ شکر۔ پرہیز گاری۔ پس تواضع سے عزت اور سربلندی حاصل ہوتی ہے اور صبر کی بدولت آتش دوزخ سے نجات ملتی ہے اور شکر کی وجہ سے بہشت کی نعمت حاصل ہوتی ہے اور پرہیزگاری پرامن وامان کا دارومدار ہے۔

بعض حکمار کا قول ہے کہ تقویٰ کے گرد پانچ سختیاں ہین جو شخص اُن سختیون کو جھیلکر آگے بڑھ سکتا ہے وہ تقویٰ اور پرہیزگاری کی طرف مائل ہوگا وہ پانچ سختیاں یہ ہین (۱) خوشحالی چھوڑکر تنگ حالی اختیار کرنا (۲) آرام چھوڑکر تکلیف اختیار کرنا (۳) عزت چھوڑکر ذلت اختیار کرنا (۴) قوت چھوڑکر ضعف اختیار کرنا (۵) زندگی چھوڑکر موت اختیار کرنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سات چیزین ایسی ہین جن کے آرزومند تمام لوگ ہین مگر اُن سے کامیاب ہونے کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے صرف اہل پرہیز وتقویٰ ہی سے کیا ہے۔ (۱) ہر شخص آرزو کرتا ہے کہ اُس کی برائیان معاف کردی جائین مگر اللہ تعالےٰ نے اس فضیلت کا وعدہ فقط اہل تقویٰ سے فرمایا ہے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے (ومن یتق اللہ یکفر عنہ سیاتہ یعنی جو شخص خوف خدا اور تقویٰ اختیار کرے گا اللہ تعالیٰ اُس کی برائیان اُس سے دور کردیگا (۲) ہر شخص کی آرزو ہے کہ عذاب دوزخ سے نجات پائے مگر اللہ تعالیٰ نے اس کا وعدہ صرف متقیون سے فرمایا ہے چنانچہ ارشاد ہے ینجی اللہ الذین اتقوا بمفازتھم یعنی جو لوگ اہل تقویٰ ہین اُن کو اللہ تعالیٰ نجات بخشیگا اور کامیاب فرمائیگا (۳) ہر شخص کی خواہش ہے کہ اُسے انجام نیک اور اچھی عافیت حاصل ہو لیکن یہ وعدہ صرف اتقیا کے لئے ہے قال اللہ تعالےٰ والعاقبۃ للمتقین یعنی عاقبت کی خیر ونیکی فقط اہل تقویٰ کے واسطے ہے (۴) ہر شخص کی تمنا یہ ہے کہ وہ بہشت کا وارث ہو مگر یہ وعدہ صرف پرہیزگارون کے لئے ہے قولہ تعالےٰ (تلک الجنۃ التی نورث من عبادنا من کان تقیاً یعنی بہشت پاک کا وارث اپنے بندون مین سے ہم انھین کو بنائینگے جو پرہیزگار ہین (۵) ہر شخص چاہتا ہے کہ وہ اپنے ارادے مین کامیاب ہو اور خدا کی مدد اُس کے شامل حال رہے مگر اُس کا وعدہ صرف پرہیزگارون کے لئے ہے قال اللہ تعالیٰ ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون۔ یعنی اللہ تعالےٰ اُن لوگون کا ساتھ دیتا ہے جو تقویٰ اختیار کیے ہوئے ہین اور جن کا شیوہ نیکی واحسان کا ہے (۶) ہر شخص خواہشمند ہے کہ اُس سے اللہ تعالیٰ محبت رکھے مگر یہ وعدہ صرف پرہیزگارون کیواسطے ہے۔ قولہ تعالیٰ ان اللہ یحب المتقین یعنی اللہ تعالیٰ کو اہل تقویٰ سے محبت ہے (۷) ہر

شخص متمنی ہے کہ اُس کی عبادت اور طاعت درجۂ قبول کو پہونچے مگر اس کا وعدہ صرف اہل اتقا سے ہے قولہ تعالیٰ انما یتقبل اللہ من المتقین یعنی اللہ تعالیٰ صرف پرہیز گاروں ہی کے اعمال نیک کو قبول فرماتا ہے۔

ارشاد خداوندی ہے کہ مین نے مومن کو دو چیزین عطا کی ہین ایک نفس دوسری عقل لہذا نفس کا میلان طلب دنیا کی طرف ہے اور عقل کا رجحان عقبیٰ کی جانب۔ اُس کے بعد مین نے اُسکو دین اسلام کی دولت عطا فرمائی اور محبت دنیا کی خوشنمائی بھی اُس کے سامنے کی اور دین و دنیا کے درمیان ایک پردہ ڈالدیا جس کی وجہ سے اُس بندۂ مومن کو دنیا کی محبت کوئی ضرر نہین پہونچاتی۔ اور میرے فضل و کرم سے وہ دین پر ثابت قدم رہتا ہے۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ متقی کی علامتین پانچ ہین (۱) وہ ہمیشہ ایسی صحبت مین بیٹھے گا جس سے اُس کا دین درست ہو (۲) اپنی زبان اور شرمگاہ پر غالب رہیگا (۳) اگر اُس کو دنیا کی بہت بڑی ثروت اور عزت ملے گی تو اُس کو اپنے لئے وبال جانے گا۔ اور اگر دنیا کا کم حصہ اُسکے ہاتھ آئے گا تو اُسے غنیمت سمجھیگا (۴) اپنے پیٹ کو غذائے حلال سے بھی اچھی طرح نہ بھرے گا اس خوف سے کہ کہین اُسمین کوئی جزو مشتبہ اور حرام شامل نہ ہو (۵) سب لوگون کی نسبت اُسکا خیال ہوگا کہ نجات پا جائینگے اور اپنی ذات کی نسبت ڈرتا رہیگا کہ مواخذہ سے نجات نہین پس ہر مسلمان کا فرض ہے کہ ان باتون کو یاد رکھے۔

(باب ۲۲) فقراء کی فضیلت اور مالدارونکی مذمت کے بیان مین

حضرت انس ابن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین ایک بار مدینے کے فقراء نے ایک قاصد بھیجا وہ حاضر خدمت ہوا حضورؐ رسالتمآب نے اُسے عزت سے بٹھایا اور دریافت فرمایا کہ تم کہان سے آئے ہو اُس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین آپکی خدمت مین غریبون کا پیغام لایا ہون آپنے فرمایا مجھے فقراء اور مساکین سے محبت ہے تم بیان کرو اُن کا کیا پیام ہے اُس نے عرض کی یا رسول اللہ فقراء کہتے ہین کہ مالدار لوگ تمام نیکیاں اور ثواب لوٹے جا رہے ہین وہ حج و عمرہ کرتے ہین زکوٰۃ و صدقہ دیتے ہین اور جسم مین قدرت

نہین - وہ سخاوت کرتے ہین اپنے رشتہ دارون کی مدد کرتے ہین صلہ رحم کرتے ہین اور ہم عاجز ہین وہ جب بیمار ہوتے ہین تو بہت کچھ مال و دولت خدا کی راہ مین خیرات کر دیتے ہین اور ہم کو اتنی مقدرت نہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے قاصد تم اُن فقراے اہل ایمان کو یہ خوشخبری سُنا دو کہ تم مین سے جو شخص اپنی تنگدستی پر ثابت و شاکر رہیگا اُسکے لئے تین فضیلتین ہین جو صرف غریبون ہی کے واسطے مخصوص ہین اور مالدارون کا اُنمین کچھ حصہ نہین (۱) جنت مین ایک بالاخانہ یاقوت سرخ کا ہے جو اسقدر بلند ہے کہ بہشت مین رہنے والے بھی اُس کو اسطرح دیکھتے ہین جیسے زمین کے رہنے والے ستارون کو۔ اُس بالاخانہ مین فقرا ہی داخل ہون گے اور وہ فقیر یا نبی ہونگے یا شہید یا فقرا مومنین (۲) اہل ایمان فقرا قیامت کے دن امیرون سے آدھا دن پیشتر بہشت مین داخل ہونگے اور اس آدھے دن کی مدت دنیا کے حساب سے پانچسو برس کی ہوگی بعض روایت مین یہانتک آیا ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام اور ذوالقرنین علیہ السلام جن کو اللہ تعالی نے دنیا مین ملک و مال عطا فرمایا تھا باوجود نبی ہونے کے دوسرے انبیاء علیہم السلام سے چالیس برس بعد داخل بہشت ہون گے (۳) جب مومن غریب صدق دل سے کہتا ہے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اور یہی کلمے مالدار کے منھ سے نکلتے ہین تو جسقدر ثواب اُس فقیر کو ملتا ہے اُسکو مالدار ہرگز نہین پاتا۔ اگرچہ اس وظیفے کے ساتھ وہ دسہزار درم بھی خیرات کر ڈالے اور یہی حال تمام اعمال نیک کا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد سنکر قاصد اُن فقرا کے پاس آیا اور تینون فضیلتین اُن سے بیان کین وہ سب یہ سُنکر بہت خوش ہوئے اور ایک زبان ہوکر بولے ہم راضی ہین ہم خوشنود ہین۔ یاد رکھنا چاہیے کہ یہ فضائل و مراتب اُن فقرا مومنین کے لئے ہین جو فقر و فاقہ اور تنگدستی پر راضی برضاے الٰہی ہین اور جو شخص ایسی حالت کو صبر نہ کرے اُس کا فقر اُسکے لئے دنیا اور آخرت مین رسوائی کا ذریعہ ہے۔

کہتے ہین کہ کسی شخص نے کسی مرد عاقل سے اپنی محتاجی اور تنگدستی کی شکایت کی اور نہایت رنج و غم کا اظہار کیا اُس مرد دانا نے اُس سے کہا کہ کیا تم یہ پسند کرتے ہو کہ دسہزار درم تم کو دیے جائین اور اسکے بدلے مین تمھاری آنکھین پھوڑ کر تمھین اندھا کر دیا جائے اُس نے کہا نہین پھر کہا کہ کیا تم یہ پسند کرتے ہو کہ تمھاری گویائی جاتی رہے اور تم کو اُسکے بدلے مین بیس ہزار درم ملجائین۔ اُس نے کہا نہ

پھر کہا کہ کیا تم اس بات پر رضامند ہو کہ تمھاری سماعت زائل ہو جائے اور اُسکے بدلے مین تم کو تین
درم دیدیے جائین اُس نے کہا نہین۔ پھر کہا کیا تم پسند کرتے ہو کہ تمھاری عقل جاتی رہے اور
اُسکے بدلے تم کو چالیس ہزار درم ملجائین۔ کہا نہین۔ پھر کہا کہ کیا تم پسند کرتے ہو کہ تمھارے دونون
ہاتھ کاٹ ڈالے جائین اور پچاس ہزار درم تم کو دیدیے جائین اُسنے کہا نہین پھر کہا کہ کیا تمھاری
خوشی ہے کہ تمھارے پاؤن کاٹ لیے جائین اور ساٹھ ہزار درم تم کو دیدیے جائین۔ اُسنے کہا
نہین۔ پھر کہا کہ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ تمھارے دونون کان کاٹ لے جائین اور اس کے عوض ستر ہزار
درم تم کو ملجائین۔ اُس نے کہا نہین اسوقت مرد عاقل نے اُس سے کہا کہ سن اے کمزور طبیعت
والے تجھ کو شرم نہین آتی اور اپنے مولیٰ کا شکریہ نہین ادا کرتا کہ دو لاکھ اسی ہزار درم سے زیادہ قیمت
کی دولت اُس نے تجھ کو عطا کر رکھی ہے یہ سُنکر اُس شخص نے کہا کہ مین اپنے فقر و فاقہ پر راضی ہون
اور کبھی مجھے مال و دولت کی خواہش نہ ہوگی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے تنگدست بندون سے
فرمائے گا کہ اے میرے بندو تم بمنزلہ انبیا کے ہو اور تم آج میرے سامنے مخلوق کی شفاعت
کروگے اے میرے بندو جو تمھارا جی چاہے مجھ سے مانگو مین تم کو دونگا مین تم سے راضی ہون اور
آج تمھارے لئے کوئی عذاب اور تنگی نہین۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اولیاء اللہ کے پانچ صفات ہین (۱) اُنکو کسی مخلوق
کا ڈر نہین ہوتا صرف اپنے خالق سے ڈرتے ہین (۲) اُن کو بھوک اور فقر و فاقہ کا اندیشہ نہین ہو
(۳) اُن کو مرنے کا خوف نہین (۴) اُنکو مرض کی پروا نہین (۵) اُن کو فقر کا اندیشہ نہین۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا مین چار باتین اچھی ہین (۱) عالمون کا علم (۲) امیرون
کی سخاوت (۴) حاکمون کا انصاف (۵) فقیرون کی دعا۔ بعض علماء نے کہا ہے فقیر کیلئے نو شرف ہین (۱) اُسکے عمل
مین اخلاص ہوگا (۲) مخلوق سے اُسے خلوت حاصل ہوگی (۳) فقر کی برکت سے اُس سے ظلم اُٹھا لیا جائیگا (۴) مال کی تلاش سے
اُس کا نفس راحت مین رہیگا (۵) رہزن اور چور کے کھٹکے سے بیخوف رہیگا (۶) علماء کی صحبت
اُسے حاصل ہوگی (۷) بخل کی آفت سے محفوظ رہیگا (۸) جو کچھ پائیگا اُسپر قناعت کریگا (۹) خدا کا
فضل و کرم ہر اُس کو بھر کسر ہوگا۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مبعوث فرمایا روانہ فرمایا میں تجارت کیا کرتا تھا میں نے چاہا کہ تجارت کے ساتھ عبادت میں بھی مشغول رہوں مگر ان دونوں کا جمع کرنا ممکن نہ ہوسکا لہذا میں نے تجارت کو ترک کر دیا اور صرف عبادت ہی کو اختیار کرلیا پس قسم ہے اُس ذات پاک کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ اب عبادت سے بڑھ کر مجھے کوئی چیز مرغوب نہیں میں نہیں چاہتا کہ مسجد کے دروازے پر کوئی دُکان رکھ لوں اور مسجد میں نماز پڑھا کروں اور اُس دُکان سے ہر روز چالیس دینار کا نفع ہو اور اُس رقم کو خدا کی راہ میں خیرات کردوں کیونکہ مال و دولت کے ساتھ کسی حالت میں امن نہیں کسی نے اُس سے پوچھا کہ اے ابو درداء آپ کیوں عبادت کے ساتھ تجارت کو بُرا جانتے ہیں جواب دیا کہ اس میں قیامت کے دن حساب کتاب کی دشواری ہے۔

حضرت حسن بصری نے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن جب فقیر مومن بارگاہ الٰہی میں حاضر ہوگا تو اللہ تعالیٰ اُس سے اس طرح معذرت کریگا جسطرح ایک آدمی دوسرے آدمی سے عذر کرتا ہے اور فرمائے گا کہ اے میرے بندے اپنی عزت وجلال کی قسم میں نے تجھ سے دنیاوی مال و ثروت کو اس لئے نہیں دور رکھا کہ میری نظروں میں تو حقیر تھا بلکہ اُس کی وجہ یہ ہے کہ میں نے تیرے لئے اپنی بارگاہ میں بہت سی فضیلت اور بزرگی رکھ چھوڑی ہے پس اے میرے بندے آج میدان قیامت میں تو آگے بڑھ اور گنہگاروں کی صفوں کو دیکھ ان میں سے جن جن لوگوں نے دنیا کی تیری تنگدستی دیکھ کر میری رضامندی کے لئے خالص نیت سے تجھ کو کھلایا یا کپڑا پہنایا یا پانی پلایا اُن کے ہاتھ پکڑ اور اپنے ساتھ بہشت میں لیجا اُس روز لوگ پسینے میں نہائے ہوئے میدان قیامت میں صف بستہ کھڑے ہوں گے وہ شخص یہ ارشاد باری سُنکر صفوں میں آئیگا اور اپنے ساتھ سلوک کرنیوالے کو پہچان کر نکالے گا اور اپنے ساتھ بہشت میں لیجائے گا۔

حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم فقیروں اور محتاجوں سے بہت جان پہچان پیدا کرو اور اُن کی دستگیری کرتے رہو کیونکہ وہ صاحب اقبال و دولت ہیں صحابہ نے پوچھا یارسول اللہ فقراء کا اقبال و دولت کیا ہے فرمایا قیامت کے دن اُنسے کہا جائیگا کہ جس شخص نے دنیا میں تم کو ایک روٹی کا ٹکڑا کھلایا تھا یا پانی کا گھونٹ پلایا تھا یا کپڑا پہنایا تھا اُسکا

ہاتھ پکڑو اور اپنے ساتھ بہشت مین لیجاؤ۔

حضرت انس اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے بندون سے فضائل علم کے متعلق بھی سوال فرمائے گا۔ جس طرح اپنے اور انعامات کی نسبت حساب لے گا چنانچہ سب سے پہلے میدان قیامت مین علوم دین اور قرآن پڑھنے والے اور راہ خدا مین جہاد کرنیوالے اور کثرت سے مال و دولت رکھنے والے اللہ تعالیٰ کی حضور مین پیش ہونگے۔ اللہ تعالیٰ پیشتر عالم اور قاری کو مخاطب کر کے فرمائیگا کہ کیا مین نے تجھ کو اپنے اُس کلام پاک کا علم نہین دیا تھا جس کو اپنے رسولؐ برحق پر نازل کیا تھا وہ عرض کریگا اے پروردگار بے شک تو نے مجھے علم دیا تھا ارشاد ہوگا کہ پھر تو نے اس نعمت کے شکریے مین کیا عمل نیک کیا وہ عرض کریگا کہ اے پروردگار مین تیری رضامندی کے لئے راتون کو اٹھکر تیرے کلام پاک کی تلاوت کرتا تھا اور دن کو اُس کی ہدایتون پر عمل کرتا تھا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوگا کہ تو جھوٹ کہتا ہے فرشتے بھی کہینگے کہ تو جھوٹا ہے اُس عمل سے تیری نیت صرف یہ تھی کہ لوگون مین عالم و قاری مشہور ہو۔ فوراً فرشتۂ عذاب کو حکم ہوگا اور وہ اُسکو کھینچکر جہنم مین ڈالدیگا۔ پھر راہ خدا مین جہاد کرنیوالے سے اسیطرح ارشاد ہوگا کہ ہمنے تجھ کو قوت و شجاعت عطا کی تھی تو نے اسکے بدلے مین کیا کیا وہ عرض کریگا اے پروردگار مین نے تیری راہ مین جہاد کیا اور کفار سے جنگ کی یہان تک کہ شہید ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیگا کہ تو جھوٹ کہتا ہے فرشتے بھی کہینگے کہ تو جھوٹا ہے بلکہ تیری مراد صرف یہ تھی کہ دنیا مین بہادر اور جوان مرد مشہور ہو چنانچہ دنیا مین شہرت ہوچکی فرشتون کو حکم ہوگا وہ اُس کو کھینچکر دوزخ مین ڈالدین گے پھر مالدار سے خطاب فرمائیگا کہ کیا مین نے تجھ کو دنیا مین خوشحال اور فارغ البال نہین کیا تھا وہ عرض کریگا کہ اے پروردگار بیشک تو نے دولت اور ثروت عطا کی تھی ارشاد ہوگا کہ پھر تو نے اُس نعمت کے شکریے مین کون سا نیک کام کیا وہ عرض کریگا کہ خداوندا مین نے تیری راہ مین صدقے دیئے اور صلہ رحم کیا۔ ارشاد ہوگا کہ تو جھوٹ کہتا ہے اور فرشتے بھی کہینگے کہ تو جھوٹا ہے بلکہ تیرا مقصد یہ تھا کہ دنیا مین سخی مشہور ہو چنانچہ تیری سخاوت کا شہرہ ہوچکا فرشتۂ عذاب کو حکم ہوگا کہ وہ اُسے کھینچکر دوزخ مین ڈالدینگے۔

بعض علماء کا قول ہے کہ جس شخص مین چار خصلتین ہون گی وہ ہر قسم کی خیر و نیکی سے محروم رہیگا

کی صلاحیت نہین (۱۴) اجر و ثواب کے ہزار حصے ہین جنمین عورت کے لئے صرف ایک ہے اور باقی مردون کے لئے ہے (۱۵) بدکار عورتون مین سے ہر ایک کو قیامت کے دن آدھی اُمّت کے برابر عذاب ہوگا (۱۶) شوہر کے مرنے اور طلاق پانے کے بعد بغیر عدت کی مدت پورا کیے عورت نکاح نہین کرسکتی۔

منقول ہے کہ حضرت آدمؑ کی توبہ پانچ باتون کی وجہ سے قبول ہوئی (۱) حضرت آدم علیہ السلام نے گناہ کو اپنی ذات سے نسبت کیا اور گناہ کا اقرار کیا (۲) گناہ کرکے شرمندہ ہوئے (۳) اپنے نفس کو ملامت کی (۴) توبہ کرنے مین جلدی کی (۵) خدا کی رحمت سے نااُمید نہین ہوئے اسیطرح شیطان کی گردن مین پانچ باتون کی وجہ سے طوق لعنت پڑا۔ (۱) شیطان نے اپنے گناہ کا اقرار نہین کیا (۲) گناہ کرکے شرمندہ نہین ہوا (۳) اپنے نفس کو ملامت نہین کی (۴) توبہ کی طرف مائل نہین ہوا (۵) خدا کی رحمت سے نااُمید ہوگیا پس جس شخص کی حالت حضرت آدم علیہ السلام کے مانند ہوگی اُس کی توبہ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے گا اور جس کی کیفیت شیطان کے مشابہ ہوگی اُس کی توبہ ہرگز قبول نہ ہوگی۔

حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بندہ مومن جب گناہ کرتا ہی اُس کے دل مین ایک سیاہ نقطہ پڑجاتا ہے۔ بس اگر اُسنے اُس گناہ سے توبہ کرلی اور استغفار کی تو وہ نقطہ صاف ہوجاتا ہے اور قلب مین روشنی آجاتی ہے۔ اور اگر پھر گناہ مین مبتلا ہوتا ہے تو وہ سیاہی بڑھ جاتی ہے یہان تک کہ گناہون کی کثرت سے تمام دل پر سیاہی چھا جاتی ہے اور کوئی گناہ ایسا نہین جس کی سزا مقرر نہ ہو۔

حضرت حاتم اصم رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ جو شخص بغیر چار چیزون کے چار باتون کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا ہے اور اُسکا دعویٰ غلط ہے (۱) جو شخص خدا کی محبت کا مدعی ہو اور جن باتون کو خدا نے حرام کردیا ہے اُنسے باز نہ رہے وہ جھوٹا ہے (۲) جو شخص بہشت کے طلب کرنے کا دعویٰ کرے اور صدقہ و خیرات سے باز رہے اُس کا دعویٰ غلط ہے (۳) جو شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا مدعی ہو اور فقرا اور مساکین سے نفرت رکھے اُسکا دعویٰ جھوٹ ہے (۴) جو شخص دوزخ سے خوف رکھنے کا دعویٰ کرے

حضرت ابراہیم ادہم فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے ساتھ داخل دوزخ ہونا میرے نزدیک زیادہ پسند ہے اس بات سے کہ خدا کی نافرمانی مین زندگی بسر کر کے بہشت پاؤن مطلب اُس قول کا یہ ہے کہ گناہ اور سیہ کاری مین مبتلا رہنے پر اگر داخل بہشت کر بھی دیا جائے تو گنہگار کو اپنے گناہون سے ہر وقت شرم وندامت ضرور لاحق رہیگی اور اطاعت الٰہی کی حالت مین زندگی کاٹنے سے اگر انسان کو دوزخ مین بھیجدیا جائے تو وہان اُس کو کوئی ندامت اور شرمندگی نہ ہوگی اور خدا کی رحمت سے اُمیدوار رہیگا کہ کبھی دوزخ سے اُس کو نکال لیا جائے۔

بعض روایتون مین آیا ہے کہ اے لوگو چھوٹے چھوٹے گناہون کو چھوٹا اور حقیر نہ جانو کیونکہ اُن ذرا ذرا سے گناہون کی مثال ایسی ہے جیسے ایک جماعت کسی جنگل مین اُتری اور سب ملکر ایک ایک دو دو چھوٹی چھوٹی لکڑیان اُٹھا لائے یہان تک کہ وہ لکڑیان اسقدر جمع ہوگئین کہ سب کا کھانا فراغت سے پک گیا۔ ایسے ہی چھوٹے چھوٹے گناہون پر جب اللہ تعالیٰ مواخذہ کریگا تو آدمی تباہ وبرباد ہو جائے گا۔

منقول ہے کہ حضرت حوا علیہا السلام نے بہشت مین جب منع کیے ہوئے درخت کو کھا لیا تو اللہ تعالیٰ نے اُن کی نسل سے تمام عورتون پر سولہ تکلیفین مسلط فرمائین (۱) ماہواری حیض (۲) پیدائش کے وقت دردزہ (۳) اپنے مان باپ سے جدا ہونا اور ایک اجنبی مرد کے ساتھ زوجیت کا تعلق رکھ کر زندگی بسر کرنا (۴) نفاس یعنی وہ خون جو بچہ جننے کے بعد جاری رہتا ہی (۵) عورت کو اپنی ذات کا کوئی اختیار نہین بلکہ وہ مرد کے قبضے مین ہے (۶) میراث مین عورت کا حصہ مرد سے کم ہے (۷) طلاق کا اختیار ہر وقت مرد کو ہے (۸) مرد کے لئے جائز ہے کہ ایکساتھ چار عورتین اپنے نکاح مین رکھے اور عورت صرف ایک ہی مرد اپنے نکاح مین رکھ سکتی ہے (۹) عورت کا اعتکاف صرف اپنے گھر مین ہو سکتا ہے مسجد مین نہین (۱۰) دو عورتون کی گواہی ایک مرد کے برابر ہے (۱۱) عورت کے لئے جائز نہین کہ بغیر کسی رشتہ دار محرم کو ساتھ لیے سفر کرے (۱۲) جمعہ اور عیدین اور جنازے کی نماز مردون پر فرض ہے اور وہ کافرون سے جہاد کرتے ہین مگر عورتون کے لئے اُن مین سے کوئی بات ضروری نہین (۱۳) عورتون مین امیر اور حاکم اور قاضی بننے

ہین (۵) مال و دولت کے مالک ہوتے ہین اور آخرت کے لئے کچھ توشہ نہین لیتے۔ (۶) گناہ کرتے چلے جاتے ہین اور توبہ نہین کرتے ہین۔

بعض اہل معرفت کا قول ہے کہ چار چیزون کو چار چیزون سے دھوکر پاک اور صاف کرنا چاہیئے (۱) چہرے کو آنکھ کے آنسوؤں سے (۲) زبان کو ذکر الٰہی سے (۳) دل کو خوف خدا سے (۴) گناہون کو توبہ سے۔

حضرت یحییٰ بن معاذ کا قول ہے کہ اپنے آپ کو چار قسم کے پانی سے دھوکر صاف کرنا چاہیئے (۱) چہرے کو شرم کے پانی سے (۲) زبان کو معذرت کے پانی سے (۳) جسم کو حسرت دین کے پانی سے (۴) دل کو گناہون کی شرمندگی اور ندامت کے پانی سے۔ جس شخص مین یہ خوبی ہوگی وہ بندہ صالح اور پرہیزگار ہے۔

حدیث شریف مین آیا ہے کہ تین قسم کی آنکھو نپر آتش دوزخ حرام ہے (۱) وہ آنکھ جو خدا کی رضامندی کے لئے راتون کو بیدار رہے (۲) وہ آنکھ جو حرام چیزون پر نظر ڈالنے سے بند رہے (۳) وہ آنکھ جو اپنے گناہون پر خوف الٰہی سے روتی رہے۔

حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو شخص اپنے پروردگار کے شوق مین روئیگا اُس کا مقام جنت الماویٰ ہے۔ جو شخص اپنے گناہون کو یاد کر کے خوف خدا سے آنسو بہائے گا اُس پر اللہ تعالیٰ دوزخ کی آنچ حرام کردیگا۔

حضرت شیخ منیریؒ نے اپنے ارشاد مین تحریر فرمایا ہے کہ مین نے چار لاکھ کتابون کا مطالعہ کر کے اُن مین سے چار باتین اختیار کین (۱) اپنے نفس سے کہتا ہون کہ اے نفس اگر تو عبادت کرتا ہے تو خالص اللہ تعالیٰ کے لئے عبادت کر ورنہ اُس کا دیا ہوا رزق کھانا چھوڑ دے (۲) اے نفس جس چیز سے اللہ تعالیٰ نے تجھ کو منع فرما دیا ہے اُس سے باز رہ ورنہ اُس کے ملک سے نکل جا (۳) اے نفس جو کچھ اللہ تعالیٰ نے قسمت مین لکھدیا ہے اُس پر راضی ہو ورنہ اللہ کو چھوڑ کر کوئی دوسرا پروردگار ڈھونڈھ لے (۴) اے نفس اگر تو کسی گناہ کا ارادہ کرے تو پہلے ایسی جگہ تجویز کر جہان تجھکو خدائے پاک نہ دیکھے ورنہ اگر نجات کی خواہش ہے تو ہرگز گناہ کا نام نہ لے۔

یا ایک رستے سے گذرنے والا ہے۔ اے لوگو! اپنے آپ کو قبروں کا باشندہ جانو اور غفلت مین زندگی بسر نہ کرو۔

(باب ۲۶) گناہ سے پرہیز کرنے کا بیان

کتاب تنبیہ الرجال مین بزرگون کا قول لکھا ہے کہ ایک بدی کرنے مین دس عیب ہین۔ (۱) جب بندہ کوئی بدی یا گناہ کرتا ہے تو اپنے سے اُس خداے خالق برتر کو ناراض کرتا ہے جس کو ہر وقت اُسپر قدرت حاصل ہے (۲) ایسے شخص کو خوش کرتا ہے جو خدا کے نزدیک سب سے زیادہ ذلیل اور قابل نفرت ہے یعنی شیطان لعین جو اُس کا بھی دشمن ہے اور خدا کا بھی (۳) نہایت اچھے مقام یعنی بہشت پاک سے دور جا پڑتا ہے (۴) بہت بُرے مقام یعنی دوزخ کے قریب ہو جاتا ہے (۵) اُس نے ایسے شخص پر ظلم کیا جو اُس کو سب سے زیادہ پیارا ہے یعنی خود اپنے آپ پر (۶) اپنے آپکو اُسنے ناپاک کر لیا حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اُس کو پاک وصاف پیدا کیا تھا (۷) اپنے ایسے ساتھیون کو ایذا پہونچائی جو اُس کو کبھی تکلیف نہین دیتے یعنی وہ فرشتے جو اُسکے محافظ ہین (۸) اپنی گنہگاری پر زمین اور آسمان رات اور دن کو گواہ بنایا اور اُنھین تکلیف پہونچائی (۹) حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کی روح پاک کو قبر مبارک مین غمگین کیا۔ (۱۰) اُس نے تمام مخلوقات الٰہی کی خواہ انسان ہون یا غیر انسان خیانت کی۔ انسانون کی خیانت یہ ہے کہ اگر کسی معاملہ مین اُس سے گواہی لینے کی ضرورت پڑے تو اُس گناہ کی وجہ سے اُس کی گواہی قبول نہ کیجاوے گی اور دیگر مخلوقات کی خیانت یہ ہے کہ آدمی کی سیہ کاری کی وجہ سے تمام مخلوق پر آسمان سے بارش بند ہو جاتی ہے۔ پس انسان کو گناہ اور بدی سے بچنا چاہئے کیونکہ گناہ کرنے سے اپنی ہی جان پر ظلم ہوتا ہے جو کہ نہایت عزیز ہے۔

حضرت یحییٰ بن معاذ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندون پر توفیق خیر دروازہ چھ باتون کی وجہ سے بند کر لیتا ہے (۱) جبکہ لوگ علم حاصل کرتے ہین اور اُسپر عمل نہین کرتے (۲) خدا کی نعمتین کھاتے ہین اور شکر نہین بجا لاتے (۳) نیک لوگون کی صحبت مین بیٹھتے ہین اور اُن کے طریقے پر نہین چلتے ہین (۴) مرنے والون کو دفن کرتے ہین اور نصیحت نہین پکڑتے

آلہ وسلم سے عداوت تھی اور اُن کے قتل پر آمادہ تھا کسقدر مصیبت کا سامنا ہوتا اگر خدانخواستہ اُس حالت مین موت آجاتی۔ پھر فضل الٰہی میرے شامل حال ہوا اور خدا نے مجھے اسلام کی طرف ہدایت فرمائی اُس وقت سب سے زیادہ محبت مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات مقدس سے تھی اور میرا ظاہر و باطن حضور کے قبضے مین تھا کیا اچھا ہوتا اگر اُس وقت مجھ کو موت آجاتی تاکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کی زبان پاک سے دعائے خیر مغفرت میرے لئے ہوتی اور حضور میرے جنازے کی نماز پڑھتے اس کے بعد ہم لوگ دنیا کے کاروبار مین مصروف ہوگئے اور اسی حالت مین میرا خاتمہ ہو رہا ہے۔ مین نہین جانتا کہ خدا کے حضور مین مجھپر کیا گذرے۔ یہی باتین کرتے کرتے حضرت عمر بن عاص رضی اللہ عنہ نے وفات پائی۔

حدیث شریف مین آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا کہ تم بنی اسرائیل کے حالات بیان کیا کرو کہ اس مین کوئی قباحت نہین اور اُن کے حالات عجیب اور غریب ہین پھر آپ ایک واقعہ بیان فرمانے لگے کہ ایک بار بنی اسرائیل کی ایک جماعت کسی قبرستان مین پہنچکر آپسمین کہنے لگی بہتر ہوگا کہ ہملوگ نماز پڑھ کر بارگاہ الٰہی مین دعا مانگین کہ اس قبرستان کا کوئی مردہ زندہ ہو کر ہم سے موت کی حقیقت بیان کرے یہ آپسمین قرار دے کر سبنے ملکر نماز پڑھی اور دعا مانگی۔ یکایک ایک قبر سے مردے نے سر نکالا وہ سیاہ چہرہ تھا سر نکالتے ہی کہنے لگا کہ اے لوگو خدا کے واسطے مجھے تکلیف دینے سے تمہارا کیا مطلب ہے خدا کی قسم مجھ کو مرے ہوئے ستر یا سو برس گذر چکے لیکن ابھی تک موت کی تلخی میرے دل سے نہین گئی اور معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت جان نکلی ہے۔ جلدی دعا کرو کہ پھر اللہ تعالیٰ میرے مقام پر مجھے بھیجدے اُن لوگون نے دعا کی اور وہ مردہ پھر اپنی جگہ چلا گیا اس شخص کی پیشانی پر سجدہ کا بھی نشان تھا۔

حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ آلہ وسلم فرماتے ہین کہ ہر روز صبح اور شام کے وقت دو فرشتے آواز دیتے ہین کہ اے دنیا والو تم مرنے کے لئے پیدا ہوئے ہو اور برباد ہونے کے لئے عمارت بناتے ہو۔ تم مال اور دولت جمع کرتے ہو جسپر تمھارے بعد تمھارے دشمن قابض ہو جاینگے اور قیامت کے دن اُس کا حساب تم سے لیا جائے گا اور تمھین پر اُس کا وبال ہوگا۔

حدیث شریف مین آیا ہے کہ انسان کو دنیا مین اس طرح رہنا چاہیئے کہ گویا وہ مسافر ہے

داڑھی کے بال بالکل سفید تھے۔ حضرت عیسیٰؑ نے پوچھا کہ یہ بالون کی سفیدی کیسی ہے کیونکہ اُس زمین بال سفید نہ ہوا کرتے تھے۔ سام ابن نوحؑ نے جواب دیا کہ اسوقت آواز غیب مجھ کو سنائی دی جس سے مین سمجھا کہ قیامت برپا ہوگئی جس کے خوف سے اور ہیبت سے میرے تمام بال یکایک سفید ہوگئے۔ حضرت عیسیٰؑ نے پوچھا کہ آپکو مرے ہوئے کتنا زمانہ گذرا اُنھون نے جواب دیا کہ چار ہزار برس گذر چکے لیکن موت کی سختی اور جانکنی کی تکلیف ابھی تک میرے دل سے فراموش نہین ہوئی مرنے کے بعد ہر بندۂ مومن کے سامنے حیات پیش کی جاتی ہے اور اُس کو دنیا مین پھر واپس جانے کے لئے کہا جاتا ہے۔ مگر وہ پھر دنیا مین جانا موت کی سختی کے خیال سے پسند نہین کرتا۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ مین فقر اور فاقے کو دوست رکھتا ہون جسکی وجہ سے خدا کے سامنے اظہار عجز و نیاز ہوتا ہے اور مین بیماری کو پسند کرتا ہون جس کے سبب سے گناہ معاف ہوتے ہین اور مین موت کو دوست رکھتا ہون جو شوق الٰہی کی دلیل ہے۔

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے حضرت عبداللہ بیان کرتے ہین کہ میرے والد اکثر کہا کرتے تھے کہ مجھے لوگون پر سخت تعجب آتا ہے جبکہ انسان پر موت کی سختی گذرتی ہے اور اُس کو خدا نے عقل اور زبان دی ہے تو پھر وہ کیونکر اپنے اوپر گذری ہوئی تکلیف کو بیان نہین کرسکتا۔ حضرت عبداللہ کہتے ہین کہ جب اُنپر جانکنی کی حالت طاری ہوئی تو مین نے کہا اے باپ اکثر آپ کہا کرتے تھے کہ مجھے لوگون پر تعجب آتا ہے کہ موت کی سختی اُنپر گذرتی ہے اور باوجود عقل اور زبان کے وہ اُسے کیسطرح لفظون مین ادا نہین کرسکتے۔ پس اس وقت آپ پر نزع کا عالم طاری ہوا ہے اور آپکے دماغ مین عقل اور منھ مین زبان ہے کچھ موت کا حال بیان کیجئے تاکہ ہم نصیحت پکڑین۔ اُنھون نے جواب دیا کہ اے بیٹے حقیقت یہ ہے کہ موت کی اصلی تکلیف ہرگز بیان مین نہین آسکتی لیکن کسیقدر مین تم سے بیان کرتا ہون سنو! بخدائے لایزال ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے میرے کندھے پر بڑا بھاری پہاڑ رکھا ہوا ہے اور جیسے میری روح سوئی کے روزن مین سے نکالی جارہی ہے اور گویا میرے پیٹ مین کانٹے دار جھانکڑ بھر دیے ہین اور گویا کہ آسمان زمین سے آکر ملگیا اور مین بیچ مین پس رہا ہون۔ پھر کہا کہ اے بیٹے میری زندگی کی حالت مین تین تغیر واقع ہوئے۔ ابتدا مین مجھے جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ

رخصت کرتے ہیں اور روح کو نفس کو رخصت کرتی ہے ایسی کشاکش کی حالت میں خدا نہ کرے کہ دل اور زبان سے ایمان اور اسلام اور معرفت الٰہی رخصت ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو ایسے امتحان سے محفوظ رکھے۔

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب بندہ مومن کی موت قریب ہوتی ہے تو وہ اپنی حالت کو پانچ حصوں پر تقسیم کر دیتا ہے روح۔ مالؔ۔ اعمالِ نیک۔ گوشتؔ۔ ہڈیاںؔ۔ مطلب اس تقسیم کا یہ ہے کہ روح فرشتۂ موت کے لئے ہے۔ اور مال اُس کے وارثوں کا حصہ ہے اور اُس کے اعمال نیک اُن لوگوں کو دیئے جائینگے جن کو اُس کی ذات سے تکلیف پہونچی اور گوشت کو قبر کے کیڑے کھاجائیں گے۔ ہڈیاں بوسیدہ ہو کر خاک میں ملجائیں گی۔ پس اُس شخص کی حالت قابل افسوس ہے جس کا ایمان ضائع ہو جائے ورنہ اگر ایمان سلامت ہے تو ان پانچوں چیزوں کے ضائع ہو جانے کا کوئی غم نہیں کیونکہ مرنے کے بعد تین چیزیں تو قبر میں رہجاتی ہے یعنی روح اور گوشت اور ہڈیاں۔ پھر قیامت کے دن قبر سے اُٹھ کر مال کا حساب لیا جائے گا۔ اور اُس کی نیکیاں اُن لوگوں کو دیجائینگی جنکو اُس کی ذات سے تکلیفیں پہونچیں ایسی حالت میں اگر ایمان باقی ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اُس کو دولت مغفرت اور نعیم جنت عطا فرمائے گا اور اگر خدانخواستہ ایمان نہ رہا تو پھر سخت مصیبت کا سامنا ہے کیونکہ اب دنیا میں لوٹنا محال ہے اور دائمی عذاب دوزخ سے چارہ نہیں۔

منقول ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو حکم الٰہی سے مردہ زندہ کیا کرتے تھے کسی کافر نے اُنسے کہا کہ آپ فقط اُن لوگوں کو زندہ کرتے ہیں جن کو مرے ہوئے کوئی عرصہ نہیں گذرا جس سے یہ شبہ ہو سکتا ہے کہ وہ مردہ شاید پہلے ہی سے زندہ ہو اگر آپ خدا کے رسول برحق ہیں تو کسی ایسے شخص کو زندہ کر کے دکھائیے جو زمانۂ قدیم میں مرچکا ہو۔ حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا کہ جس شخص کا نام تم بتاؤ اُس کو زندہ کر دوں۔ کفار نے کہا کہ آپ حضرت نوح علیہ السلام کے بیٹے سام ابن نوح کو زندہ کیجئے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوراً سام ابن نوح کی قبر پر تشریف لائے اور دو رکعت نماز پڑھکر بارگاہ الٰہی میں دعا مانگی اللہ تعالیٰ نے سام ابن نوح کو زندہ کر دیا اُن کے سر اور

مین آنکر رہیگا۔ دوسری بار کہتی ہے کہ اے فرزند آدمؑ تو میری پشت پر مجمع کے ساتھ چلتا ہے یاد رکھ کہ عنقریب میرے پیٹ مین تن تنہا آکر رہیگا۔ تیسری بار کہتی ہے کہ اے فرزند آدم تو میری پشت پر ہنستا ہے عنقریب میرے پیٹ مین آکر رو ئے گا۔ چوتھی بار کہتی ہے کہ اے فرزند آدم تو میری پشت پر طرح طرح کی نعمتین کھاتا ہے یاد رکھ کہ عنقریب میرے پیٹ مین تیرے گوشت کو کیڑے کھائینگے۔ پانچوین بار کہتی ہے کہ اے فرزند آدمؑ تو میری پشت پر روشنی مین چلتا ہے یاد رکھ کہ عنقریب میرے پیٹ مین آکر اندھیرے مین بسر کریگا۔ چھٹی بار کہتی ہے کہ اے فرزند آدم تو میری پشت پر گناہ کرتا ہے لہذا عنقریب میرے پیٹ مین آکر مبتلائے عذاب ہوگا۔ ساتوین بار کہتی ہے کہ اے فرزند آدم تو میری پشت پر مال حرام جمع کرتا ہے پس عنقریب میرے پیٹ مین آکر غم سے گھلا کریگا۔

حضرت شفیق ابن ابراہیم زاہد رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ لوگون نے چار چیزوں مین قول کی رو سے تو میرے حکم کی موافقت کی مگر عمل کے لحاظ سے میرے حکم کے بالکل مخالف ہین (۱) زبانی اُن کا قول ہے کہ ہم اللہ کے بندے ہین حالانکہ اگر اُن کے عمل دیکھے جائین تو بالکل خود مختار اور آزاد معلوم ہوتے ہین (۲) وہ زبان سے کہتے ہین کہ اللہ تعالیٰ ہمارے رزق کا کفیل ہے حالانکہ اُن کے دلون کو باوجود بہت کچھ مال و دولت جمع کر لینے کے بھی اطمینان نہین ہوتا ہے (۳) زبان سے کہتے ہین کہ دنیا سے آخرت اچھی ہے حالانکہ وہ صرف دنیا کے لئے مال جمع کرتے ہین اور گناہ سمیٹتے ہین (۴) زبان سے کہتے ہین کہ ہم ایکدن ضرور مرین گے حالانکہ اعمال ایسے کرتے ہین کہ گویا کبھی اُن کو موت نہ آئے گی۔

حدیث شریف مین آیا ہے کہ جب انسان جانکنی کی تکلیف مین مبتلا ہوتا ہے اور روح تمام جسم سے کھینچنے لگتی ہے تو اُس وقت منادی غیب ندا کرتا ہے کہ اس کو تھوڑی دیر کے لئے چھوڑ دو تاکہ دم لے لے پھر جب روح سینے تک پہونچتی ہے تو منادی غیب ندا کرتا ہے کہ اس کو دم لے لینے دو۔ پھر جب گلے مین دم آکر اٹکتا ہے تو ندائے غیب آتی ہے کہ ذرا ٹھہرو۔ تاکہ ہر ایک عضو دوسرے عضو کو رخصت کرے اور خود اُس سے رخصت ہو لے۔ پس ایک آنکھ دوسری آنکھ کو اور ایک کان دوسرے کان کو اور اسیطرح ہاتھ پانوٗن اور تمام اعضا ایک دوسرے کو

حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے فرمایا کہ قبر ہر روز دن مین پانچ مرتبہ یہ کلمے کہتی ہے (۱) مین تنہائی اور وحشت کا گھر ہون لہذا میری طرف کوئی مونس اور ہمدم لے کر آؤ۔ (۲) مین اندھیرے کا مقام ہون میری طرف چراغ لے کر آؤ۔ (۳) مین مٹی پتھر اور ڈھیلے کنکر کا مکان ہون لہذا اپنے ساتھ بچھونا لیکر آؤ۔ (۴) مین فقر و حاجت کا مکان ہون میرے پاس خزانہ لے کر آؤ۔ (۵) مین سانپ بچھو اور زہریلے کیڑے والا گھر ہون میرے پاس تریاق لے کر آؤ یہ حدیث پاک سُنکر ایک اعرابی نے عرض کی یا رسول اللہ آپ پر میرے ماں و باپ قربان ہون یہ ارشاد فرمایئے کہ قبر مین مونس و ہمدم کیا چیز ہوگی۔ فرمایا کلام اللہ کی تلاوت اُس نے عرض کی کہ قبر کا چراغ کیا ہے۔ ارشاد ہوا تحیۃ نماز اور تہجد ادا کرنا۔ اُس نے پوچھا قبر کا بچھونا کیا ہے ارشاد ہوا کہ اعمال نیک اُس نے سوال کیا کہ قبر کے لئے خزانہ کیا ہے فرمایا کہ صدق و اخلاص کے ساتھ یہ کلمۂ پاک زبان پر لانا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔

حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مرنے کا حال جیسا کہ تم لوگ جانتے ہو اگر چوپائے اس طرح جانتے تو کبھی کوئی چوپایہ تم کو گوشت کھانے کے لئے تازہ فربہ نہ ملتا اور دوسری روایت مین ہے کہ کوئی چوپایہ گھاس نہ کھاتا۔

حضرت حسنؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابوہریرہؓ خوب یاد رکھو کہ مومن پر موت کی سختی اور تکلیف اس قدر ہوتی ہے کہ گویا تین سو تلوارین ایک ساتھ جسم پر پڑین۔

ایک بار حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اے کعب موت کی سختی کے متعلق ہم سے بیان کرو۔ اُنھون نے کہا کہ یا امیر المومنین موت کی سختی کی مثال ایسی ہے کہ جیسے کوئی کانٹے دار جھاڑی کا درخت انسان کے پیٹ مین داخل کیا جائے اور اُس کے کانٹے اُس کے جسم کی رگون مین گڑ جائین پھر اُس درخت کو کوئی مضبوط آدمی پکڑکر زور سے باہر کھینچے جس سے کچھ حصّہ ٹوٹ کر باہر آجائے اور کچھ کانٹے اندر ٹوٹ کر رہجائین حدیث شریف مین آیا ہے کہ قبر ہر روز دن مین ساٹھ مرتبہ آواز دیتی ہے۔ پہلی مرتبہ کہتی ہے کہ اے آدم کے بیٹے تو میری پشت پر مجھ سے کھاتا ہے یاد رکھ کہ عنقریب تو میرے پیٹ

طرف سے آنا چاہتے ہیں تو صدقہ کہتا ہے کہ ادھر سے نہ آؤ کیونکہ اسی مقام کے خوف سے یہ شخص خیرات کیا کرتا تھا۔ پھر اُس کے بائیں طرف سے آنا چاہتے ہیں تو روزہ کہتا ہے کہ ادھر سے نہ آؤ کیونکہ اسی جگہ کے ڈر سے یہ شخص بھوک اور پیاس کی تکلیف اُٹھایا کرتا تھا پھر اُس کے پاؤں کی طرف سے آنا چاہتے ہیں تو دونوں پاؤں کہتے ہیں کہ ادھر سے نہ آؤ کیونکہ یہ شخص انھیں پاؤں سے مسجد کیطرف جایا کرتا تھا۔ پھر فرشتے فاصلے سے کھڑے ہو کر ادب سے اُس کو بیدار کرتے ہیں اور اُس کے ایمان اور یقین کے متعلق پوچھتے ہیں کہ تیرا پروردگار کون ہے۔ تیرا نبی کون ہے۔ تیرا دین کیا ہے۔ تیری پیشوا کیا چیز ہے۔ تیرا قبلہ کونسا ہے۔ وہ جواب دیتا ہے کہ میرا پروردگا اللہ ہے اور میرے نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور میرا دین اسلام ہے اور میری پیشوا کتاب اللہ یعنی قرآن پاک ہے اور میرا قبلہ کعبہ شریف ہے۔ یہ جواب مُنکر فرشتے کہتے ہیں کہ اے شخص تو دنیا میں سچا مومن تھا اور تیرا خاتمہ بھی ایمان پر ہوا پھر جہاں تک اُس کی نگاہ پہونچتی ہے وہاں تک اُس کی قبر فراخ کر دیجاتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے انعامات اور رحمتیں اُس پر نازل ہوتی ہیں اُسکی قبر میں پھولوں کا فرش بچھا دیا جاتا ہے۔ اور ریشم کے پردے لگا دیے جاتے ہیں اگر اُس کو کچھ قرآن پاک یاد ہوتا ہے تو اُس کو نور قرآن کی روشنی کافی ہوتی ہے۔ ورنہ اللہ تعالےٰ اپنی رحمت سے اُس کی قبر کو آفتاب کی طرح روشن کر دیتا ہے۔ اُس کی روح کو علیین میں جگہ ملتی ہے اور یہ آواز الٰہی اُس کو پہونچتی ہے یاایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ یعنے اے اطمینان والی روح اپنے پروردگار کی طرف رجوع ہو کہ تو اُس سے رضامند ہے اور وہ تجھ سے خوشنود ہے۔ پھر غیب سے آواز آتی ہے کہ اس بندۂ مومن کے لئے بہشت کی کھڑکیاں کھول دو۔ پس اُس کی قبر میں بہشت کی ہوائیں اور خوشبوئیں پہونچتی ہیں اُس کے بعد اُس کے سامنے ایک نہایت حسین اور خوبصورت انسان آتا ہے جس کے جسم سے بہت خوشبو آتی ہے وہ اُس سے کہتا ہے کہ اے قبر میں آرام کرنے والے خوش ہو میں تجکو خوشخبری دیتا ہوں آج وہی دن ہے جسکا تجھ سے وعدہ کیا جاتا تھا۔ میت سوال کرتی ہے کہ اے شخص تو کون ہے وہ جواب دیتا ہے کہ میں تیرے اعمال نیک ہوں اُس وقت وہ میت کہتی ہے کہ اے پروردگار جلد قیامت برپا کر تاکہ میں اپنے اہل وعیال سے ملوں اور اُن کے ساتھ مل کر جنت کے میوے کھاؤں

ہمنشین منکر و نکیر ہین۔
حدیث شریف مین آیا ہے کہ جب میت قبر مین دفن کر دیجاتی ہے تو اُس کے پاس دو فرشتے سیاہ رنگ ہیبتناک شکل والے آتے ہین اُن کی آنکھین نیلی ہوتی ہین اُن کے ہاتھون مین اسقدر بھاری گرز ہوتے ہین کہ جن و انسان ملکر بھی اُن کو نہ اُٹھا سکین اُن کی آواز مثل بادل کے گرج کے اور اُن کی نگاہ مثل بجلی کی چمک کے ہوتی ہے اپنے دانتون سے زمین کو کھودتے اور پھاڑتے ہوئے میت کے پاس آتے ہین اور اُس کو بٹھاتے ہین یہ وہ وقت ہوتا ہے جبکہ لوگ اُس کو دفن کر کے واپس جاتے ہین اور وہ اُن کے قدمون کی آواز سنتا ہے پس فرشتے اُس سے پوچھتے ہین کہ تیرا پروردگار کون ہے۔ تیرا دین کیا ہے۔ تیرے نبی کا کیا نام ہے وہ جواب دیتا ہے کہ میرا پروردگار اللہ ہے۔ میرا دین اسلام ہے۔ میرے نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہین۔ فرشتے کہتے ہین کہ اے شخص! تجھ کو اللہ تعالیٰ نے عقیدۂ توحید پر ثابت قدم رکھا اب قیامت تک اس قبر مین خوش و خرم اور آرام مین رہیگا۔
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے فرمایا کہ مرنے کے بعد میت پر جو تکلیف ہوتی ہے اُس کی وجہ سے ہر ایک میت شور و فریاد کرتی ہے اُس کی آواز کو جن و انسان کے سوا تمام حیوانات سنتے ہین اور اگر انسان وہ آواز سُن لے تو فوراً بیہوش ہو کر مر جائے پھر جب اُس کا جنازہ قبر کی طرف لیچلتے ہین اگر وہ نیک ہوتا ہے تو کہتا ہے کہ اے جنازہ اُٹھانیوالو! جلد مجھے میرے مکان پر پہونچاؤ کاش تم کو معلوم ہوتا کہ مین کیسے عیش و آرام کی طرف جا رہا ہون تو بہت جلد تم مجھے وہان پہونچا دیتے اور اگر بدکار اور گنہگار ہوتا ہے تو پکارتا ہے کہ اے جنازہ اُٹھانے والو ٹھہرو جلدی نہ کرو کاش تمھین معلوم ہوتا کہ تم کس بلا و عذاب کی طرف مجھے لیے جا رہے ہو تو ضرور تاخیر کرتے۔ پھر جب اُس کو قبر مین اُتار دیتے ہین اور دفن کر چکتے ہین تو اُس کے پاس دو فرشتے نہایت بدشکل ہاتھون مین گرز لئے ہوئے غصہ کے بھرے ہوئے آتے ہین وہ فرشتے اُس کے سر کی طرف سے اُس کے قریب آنا چاہتے ہین تو اُس کی نماز اُس کے آڑے آتی ہے اور کہتی ہے کہ اسطرف سے نہ آؤ کیونکہ اسی خوابگاہ کے خیال سے یہ شخص دنیا مین راتون کو اُٹھ اُٹھ کر نماز پڑھا کرتا تھا۔ پھر فرشتے اُس کے داہنی

جانتا کہ یہ کسی شبہ پاک ہے۔ یہ سنکر فرشتے کہتے ہیں کہ اے مردود تیرا ناپاک چہرہ دیکھتے ہی ہم جان گئے تھے کہ تو ایسا جواب دیگا۔ پس زمین کو حکم ہوتا ہے وہ سمٹ جاتی ہے اور اُسکی ہڈیان پسلیان دبکر چور چور ہوجاتی ہین اور قیامت تک اسی عذاب اور مصیبت مین گرفتار رہتا ہے

بعض روایتون مین آیا ہے کہ اہل ایمان مردون اور عورتون کی روحین ہر جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن دنیا مین آتی ہین اور اپنے اپنے گھرون کے صحن مین کھڑی ہوکر نہایت غمگین اور دردناک آواز سے پکارتی ہین کہ اے میرے گھروالو اے میرے بال بچو اے میرے رشتہ دارو اے میرے دوستو ہم کو موت نے فنا کر دیا اور ہم مٹی مین ملکر مٹی ہوگئے خدا کے واسطے ہم پر رحم کرو صدقے اور خیرات سے ہماری خبر لو۔ ہم کو یاد رکھو اور بھول نہ جاؤ ہماری غربت پر ترس کھاؤ ہمارے پاس کوئی تدبیر وحیلہ نہین ہم قبر کی تنگی اور جیل خانے مین پڑے ہین سخت تکلیف اٹھاتے ہین رنج وغم مین مبتلا اور سخت حاجتمند ہین یہ مال و دولت جو آج تمھارے قبضے مین ہے کبھی ہم اُس کے مالک تھے اگر ہم اُس کو خدا کی راہ مین خرچ کر ڈالتے تو آج خدا کے سامنے جوابدہ نہ ہوتے ہمارا جمع کیا ہوا مال تم مزے سے کھا پی رہے ہو اور ہم سے حساب لیا جارہا ہے اور روز قیامت تک مبتلائے عذاب رہینگے۔ اسی قسم کے کلمات کہکر وہ روحین روتی ہوئی آزردہ وغمگین واپس ہوتی ہین اور کہتی ہین اے گھرون مین رہنے والو اور اے ہمارے بنائے ہوئے عظیم الشان محلون مین بسنے والو تم جانتے ہو کہ ہم اندھیری قبرون مین رہتے ہین اے ہمارے یتیمون پر سختی کرنے والو کیا تم مین کوئی آشنا نہین کہ گوشت کھائے اور ہڈی پھینکدے۔ اے غفلت کی نیند سونے والو۔ ہوش مین آؤ دیکھو ہمارے نامۂ اعمال تہ کردئے گئے اور تمھارے دفتر اعمال ابھی کھلے ہوئے ہین ہماری حالت سے نصیحت پکڑو اور اپنی نجات کی فکر کرو

حضرت سفیان ثوریؒ سے منقول ہے کہ جو شخص اپنی قبر کو کثرت سے یاد کریگا تو اُسکی قبر اُسکے لئے بہشت کا ایک باغ ہوجائیگی اور جو شخص قبر کی یاد سے غافل رہیگا اُسکی قبر اُسکے لئے ایک گڑھا ہوگی۔ پس اے فرزند آدم۔ بیدار ہو کیونکہ تو بالکل مسکین اور عاجز ہے۔ تیری اولاد یتیم ہے۔ تیرا گھر ویران وبرباد ہے۔ تیرا توشہ تیرے اعمال ہین۔ تیری سواری جنازہ ہے تیرا لباس کفن ہے۔ تیری منزل قبر ہے۔ تیرا بچھونا خاک ہے۔ تیرا تکیہ اینٹ ہے تیرے

نہیں ہوتی ان بزرگ نے جواب دیا کہ اس کی وجہ سوائے اس کے کچھ نہیں کہ تمھارے پاس گویا تمھاری زوجیت میں شیطان ملعون کی بیٹی ہے جسے دنیا کہتے ہیں اور یہ ضرور ہے کہ باپ اپنی بیٹی کے دیکھنے کے لئے اُس کے گھر میں آئے اور وہ گھر تمھارا دل ہے اور یہ ظاہر ہے کہ اُس گھر میں شیطان کے داخل ہونے سے بجز فساد و خرابی کے کچھ حاصل نہیں۔

ایاز ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت حسنؓ سے روایت کی ہے کہ دنیا میں پہلے پہل جب چاندی سونا ڈھال کر روپیہ اور اشرفی بنائی گئی تو پہلا سکہ شیطان نے لیکر اپنی آنکھوں پر رکھ لیا اور اُس کو مخاطب کرکے کہا کہ جو تجھ سے محبت رکھیگا وہ میرا بندہ ہے۔

تنبیہ الغافلین میں ہے کہ جس شخص کو دنیا حاصل ہوجائے اور وہ اُس کو پاکر خوش ہو تو اُس نے اپنی حماقت کا ثبوت دیا۔ اور اس سے بڑھ کر احمق وہ شخص ہے کہ دنیا کے فوت ہو جانے پر رنج و غم کرے کیونکہ اس کی مثال ایسی ہے جیسے کسی پر ایک زہریلا سانپ حملہ کرنے کے لئے دوڑا اور خدا نے اُس کے شر سے اُس شخص کو محفوظ رکھ کر نجات دی اور وہ شخص سانپ کے ضرر نہ پہونچانے پر رنج و غم کرے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے حواریوں سے فرمایا کہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ تم لوگ نہ تو دنیا کو طلب کرتے ہو نہ آخرت کو اُنھوں نے کہا کہ اے خدا کے رسول ہم دنیا میں پیدا ہوئے ہیں اور ہم یہی اب سمجھتے ہیں کہ دنیا یا دین کے ہم طالب ہیں۔ حضرت عیسیٰ نے فرمایا کہ اگر تم دنیا کے طلبگار ہوتے تو ضرور دنیا کے پروردگار کو خوش رکھتے جس کے ہاتھ میں دنیا کے خزانوں کی کنجی ہے۔ پھر وہ تم کو دنیا عطا کرتا اور اگر تم آخرت کے طالب ہوتے تو ضرور خدائے آخرت کو خوش رکھتے۔ جو دنیا و آخرت کا مالک ہے اور وہ تم کو آخرت کی نعمتیں عطا فرماتا لیکن تم لوگ نہ اسکے طالب ہو نہ اُس کے مالک ہو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ آنکھ کے پانی کا خشک ہوجانا یعنی اپنے گناہوں پر آنسو نہ بھر لانا سنگدلی کی وجہ سے ہے اور سنگدلی گناہوں کی کثرت سے اور گناہوں کی کثرت اکل حرام سے اور اکل حرام کا سبب موت کا بھول جانا ہے اور موت کے بھول جانے کا سبب طول امل ہے۔ اور طول امل کا سبب دنیا کی محبت ہے اور دنیا کی محبت تمام

گناہوں کی جڑ ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ بنی اسرائیل میں سے ایک شخص نے فقہ اور دینی علوم کے دو سو باب حاصل کیے تھے اور اُنپر اُسے عبور تھا اللہ تعالےٰ نے اُس زمانے کے ایک نبی پر وحی بھیجی کہ اُس فاضل سے کہدیا جائے کہ اگر تو تمام علوم کو حاصل کرے گا تو کوئی نفع حاصل نہ ہوگا صرف ان تین باتوں پر عمل کر لینا کافی ہے اوّل تو بادشاہوں اور امیروں کی صحبت نہ اختیار کرے کیونکہ وہ مومن کے کام آنے والی نہیں۔ دوسرے اہل ایمان کو ایذا نہ پہنچائے کیونکہ یہ حرمت ایمان کے خلاف ہے۔ تیسرے دنیا سے محبت نہ کرے کیونکہ دنیا مومنوں کے لئے نہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابوہریرہؓ سنگدل آدمی کی پانچ علامتین ہیں۔ (۱) علماء سے پرہیز رکھنا (۲) حرام مین قوی ہونا (۳) جماعت چھوڑکر تنہا نماز پڑھنا (۴) جھوٹ بولنا (۵) دل مین دنیا کی محبت کا گھر کرجانا۔

منقول ہے کہ جب ذوالقرنین علیہ السّلام نے مشرق سے مغرب تک تمام دنیا کو فتح کرنے کے لئے نقل وحرکت کا ارادہ کیا تو حکیموں کو جمع کر کے اُن سے مشورہ لیا اور کہا کہ دنیا کا ملک نہایت قلیل فانی اور حقیر زوال پذیر ہے۔ ایسی ذلیل چیز کے لئے سفر کی تکلیف اُٹھانا عالی ہمتی سے بعید ہے حکماء نے جواب دیا کہ ملک دنیا بے شک حقیر ہے اور آپ کی ہمت کے شایان شان نہیں کہ اُس کی طرف توجہ کیجائے لیکن آپ دنیا کے ساتھ آخرت کو بھی شامل کرلیجئے تاکہ دونوں جہان کی بادشاہی حاصل ہو ذوالقرنین نے اس رائے کو بہت پسند کیا۔ اسی بناء پر جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ تعالےٰ بلند ہمتی اور عالی حوصلگی کو پسند کرتا ہے اور پست خیال لوگون سے سخت نفرت کرتا ہے۔

حدیث شریف میں وارد ہے کہ آٹھ چیزیں آٹھ چیزون سے کبھی آسودہ نہیں ہوتین (۱) زمین بارش سے (۲) آگ لکڑی سے (۳) مادہ نر سے (۴) دریا پانی سے (۵) عالم علم سے (۶) آنکھ دیکھنے سے (۷) کان سننے سے (۸) دل حرص دنیا سے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ میری اُمّت پر ایک زمانہ آئیگا

جس میں ایمان کا صرف نام رہ جائے گا اور اسلام ایک رسم و رواج ہو جائے گا۔ اور قرآن صرف پڑھ لینے کی ایک کتاب ہوگی چھوٹے بدکار ہوں گے اور بڑے دروغگو۔ اُن کا دین و مذہب روپیہ ہوگا۔ اُن کا قبلہ عورتیں ہوں گی اُن کی ہمت صرف شکم پروری تک محدود ہوگی اُن کے افعال مثل شیطان کے ہوں گے اُن کا کلام صرف دنیا کے متعلق ہوگا۔ وہ سب ملعون ہیں اور ہمیشہ اُن پر لعنت رہے گی۔

حدیث شریف میں وارد ہے کہ ہر ایک بندہ دنیا میں ہر وقت بمنزلہ مہمان کے ہے اور اُس کے قبضے میں جو کچھ مال و دولت ہے وہ گویا عاریت ہے۔ یاد رکھ کہ مہمان اپنے گھر جانے والا ہے اور مانگی ہوئی چیز اس کے مالک کو واپس دی جائے گی خدا کا حکم ہے کہ اے میرے بندو آپس میں بھائی بن کر رہو ایک دوسرے کے دشمن نہ بنو۔ عالم بن کر رہو اور جاہل نہ بنو۔ قضائے الٰہی پر راضی رہو جو کچھ تھوڑی سی دنیا حاصل ہو جائے اُس پر قناعت کرو اور ہمیشہ اپنے آپ کو اعمال نیک کی کثرت سے آرائش دو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کو فنا ہونے کے لئے پیدا کیا ہے اور بمنزلہ ایک پل کے بنایا ہے اُس پل پر سے گذر جاؤ اور اُس پر ڈیرا نہ ڈالو۔

حدیث شریف میں آیا ہے جو شخص دنیا سے قطع تعلق کر کے صرف اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرے تو اللہ تعالےٰ اُس کے دنیاوی اُمور کا کفیل ہوگا اور اُس کو ایسے طور سے بلا محنت رزق پہونچائے گا کہ اُسے خبر بھی نہ ہوگی اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے قطع تعلق کر کے دنیا کیطرف جھک جائے تا اُس کو اللہ تعالیٰ دنیا ہی کے حوالے کر دیتا ہے اور خود اُس سے سروکار نہیں رکھتا۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چٹائی پر لیٹتے تھے اور آپ کے جسم مبارک میں چٹائی کے نشان ہو جاتے تھے۔ ایک بار میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر آپ ارشاد فرمائیں تو آپ کے لئے چٹائی پر بچھونا بچھا دیا جائے اور یہ تکلیف آپ کو نہ ہو آپ نے فرمایا مجھے دنیا سے کوئی سروکار نہیں۔ میری اور دنیا کی مثال ایسی ہے جیسے کسی سوار نے کسی سایہ دار درخت کے نیچے دم لیا اور

تھوڑی دیر ٹھہر کر پھر چل کھڑا ہوا۔

حدیث قدسی میں وارد ہے کہ اگر فرزند آدم کے پاس دو جنگل سونے اور چاندی سے بھرے ہوئے ہوں تو حرص کی وجہ سے ایک تیسرے جنگل کی ضرورت ہوگی اور فرزند آدم کے پیٹ کو خاک کے سوا کوئی چیز بھرنے والی نہیں اور جو شخص خدا کی طرف رجوع کرتا ہے خدا بھی اُس کی طرف متوجہ ہوتا ہے جیسا کہ کسی عربی شاعر نے دو شعر کہے ہیں جس کا ترجمہ یہ ہے۔

ترجمہ۔ جب دنیا تم پر جھک پڑے تو سخاوت سے اُس کو لوگوں پر لٹا دو۔ کیونکہ وہ متغیر ہونے والی ہے یاد رکھو کہ دنیا جب آنے والی ہوتی ہے تو سخاوت سے اُس میں کمی نہیں آتی اور جب جانے والی ہوتی ہے تو بخل سے پاس نہیں رہتی۔

احادیث صحیحہ میں وارد ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس وقت حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کی شادی حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سے کی تو صحابہ میں سے حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ حضرت اُسامہ حضرت سلمان رضوان اللہ علیہم اجمعین کو تجویز فرمایا کہ سامان جہیز اُٹھا کر لے چلیں جہیز کی چیزیں یہ تھیں۔ ایک چکی۔ ایک کمائی ہوئی کھال۔ ایک تکیہ جس میں کھجور کے ریشے بھرے ہوئے تھے۔ درخت پیلو کی ایک مسواک ایک چادر جس میں سات پیوند لگے ہوئے تھے۔ ایک مٹی کا بدھنا۔ ایک مٹی کا کونڈا۔ ایک لاٹھی۔ ایک لکڑی کا تخت۔ ایک کھجور کی جھاڑو۔ ایک سوئی۔ ایک کھجور کی چٹائی۔ ایک لکڑی کا پیالہ۔ ایک مٹی کا بادیا۔ ایک مٹی کی ہانڈی۔ بعض روایتوں میں مذکور ہے کہ جھاڑو اور گٹھلی کی ایک تسبیح۔ یہ سامان دیکھ کر حضرت ابوبکر صدیقؓ رو پڑے اور تعجب سے کہا یہ فاطمہؓ کا جہیز ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابوبکرؓ اس قدر سامان اُس شخص کے لئے کافی ہے جو دنیا میں ایک مسافر سوار کی طرح قیام کرے جو کہ تھوڑی دیر دم لینے کے لئے کسی سایہ دار درخت کے نیچے ٹھہر جائے اور فوراً چل کھڑا ہو۔ پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا رخصت ہو کر تشریف لے چلیں آپ کے سر مبارک پر ایک ادنیٰ چادر تھی جس میں بارہ پیوند لگے ہوئے تھے۔ جو لوگ دنیا کی طرف مائل ہیں اُنھیں اس مقام پر غور کرنا چاہیئے کہ تمام عورتوں کی سردار حضرت خاتون جنت کی شادی کیسے سازو سامان کے

ساتھ ہوتی ہے اُسوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے علیؓ اولیاء اللہ کو اللہ تعالیٰ کی رحمت اور مغفرت کا شرف کثرت عبادت سے حاصل نہیں ہوتا بلکہ یہ فضیلت اُن کو اس لیے ملتی ہے کہ اُن کی طبیعت میں سخاوت ہوتی ہے لہذا دنیا کو ذلیل جانتے ہیں۔

حضرت انس ابن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کیا کوئی ایسا شخص بھی ہے جو پانی پر چلے اور اُس کے قدم پانی میں تر نہ ہوں صحابہ نے عرض کی کہ ایسا نہیں ہو سکتا ہے آپ نے فرمایا بس یہی حال دنیادار کا ہے کہ وہ کتنا ہی اعمال نیک میں کوشش کرے گناہوں سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔

حضرت انس ابن مالک رضی اللہ عنہ ایکبار آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں کچھ جو کی روٹیاں لے کر حاضر ہوئے تاکہ آپ اور آپ کے گھر والے نوش فرمادیں۔ آپ نے فاقہ اختیار کیا اور روٹیوں کو منظور نہ فرمایا۔ ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ میں ایک یہودی کے پاس اپنی زرہ رہن رکھ کر اپنے گھر والوں کے لئے کچھ جو لے لیے۔ ایک بار حضرت انس رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ آج محمدؐ کے اہل وعیال کے پاس نہ سیر بھر گیہوں ہیں نہ سیر بھر جو ہیں۔ اسوقت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات نو تھیں۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا میں آدم کے بیٹے کا حق صرف اس قدر ہے کہ چار چیزیں اس کو حاصل ہوں (۱) رہنے کے لئے ایک مکان (۲) پردہ پوشی کے لئے ضروری کپڑا (۳) حلال طریقے سے روٹی کمانا تاکہ سوال کی ذلت سے محفوظ رہے اور اپنے اہل وعیال کی کفالت کرے (۴) اپنے ہمسایے کے ساتھ سلوک کرنا۔ جب بندہ مومن میں یہ خوبیاں ہوں گی قیامت کے دن اُس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کے مانند چمکیگا اور جو شخص دنیا میں اگرچہ روزی تو حلال طریقے سے پیدا کرے مگر پر فخر اور مغرور ہو اور حرص میں مبتلا رہے اور ریاکاری اختیار کرے تو وہ شخص جب قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے حضور میں جائے گا اس وقت اللہ تعالیٰ اُس پر اپنے غضب کا اظہار فرمائے گا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص دنیا کو طلب کرے اور حرص دنیا میں مبتلا ہوکر عقبیٰ سے بالکل بیخبر ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اُس کو چھ عذابون میں گرفتار کردیگا۔ تین عذاب دنیا مین اُس کو ہون گے اور تین آخرت مین۔ دنیا کے تین عذاب یہ ہین (۱) اُس کے دل مین ایسی بڑی آرزوئین ہون گی جن کی انتہا نہ ہو اور اُن کا پورا ہونا محال ہو (۲) اُس پر حرص غالب ہوگی اور قناعت کی توفیق نہ ملے گی (۳) عبادت کی حلاوت اُس کے قلب سے دور ہو جائے گی اور آخرت کے تین عذاب یہ ہین (۱) روز قیامت کی ہولناکی سے وہ بدحواس ہوگا (۲) اُسکے اعمال کا حساب سختی سے لیا جائے گا (۳) قیامت کے دن اُس کو بے انتہا حسرت ہوگی۔

حدیث شریف مین آیا ہے کہ بندۂ مومن کے لئے دنیا قیدخانہ ہے اور قبر ایک قلعہ ہے جو اُس کو سختی سے بچائے گا اور بہشت اُس کا اصلی ٹھکانا ہے لیکن کافر کے لئے دنیا بہشت ہے اور قبر اُس کا جیل خانہ ہے اور دوزخ اُس کا ٹھکانا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تمھاری دنیا مین سے تین چیزین مجھ کو مرغوب اور دل پسند ہین۔ ایک خوشبو دوسرے عورتین۔ تیسرے میری آنکھون کی ٹھنڈک اور نہایت راحت پہونچانے والی چیز نماز ہے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے دنیا مین تین چیزین پسند ہین (۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جمال مبارک کی زیارت (۲) حضور اقدس کے سامنے کفار سے جہاد کرنا (۳) آپ کی ذات اقدس پر اپنا مال لٹا دینا۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے دنیا مین تین چیزین پسند ہین (۱) نیک باتون کا حکم دینا (۲) بُری باتون سے روکنا (۳) حدود الٰہی کو نگاہ رکھنا۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے دنیا مین تین چیزین پسند ہین (۱) بھوکون کو کھانا کھلانا (۲) اخلاص کے ساتھ ظاہر و باطن کو یکسان کرکے باہم سلام و کلام کرنا (۳) رات کو جب سب لوگ سو رہے ہون بستر سے اُٹھ کر نماز پڑھنا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے دنیا مین تین چیزین پسند ہین (۱) مجبو

کی امداد کرنا (۲) گمراہوں کو ہدایت کرنا (۳) کلام الٰہی کے مطابق عمل کرنا۔
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ مجھے دنیا میں تین چیزیں پسند ہیں (۱) خدا کے فضل پر پورا بھروسہ کرنا (۲) مخلوق سے پرہیز کرنا (۳) جو کچھ خدا نے دیا ہے اُس پر قناعت کرنا۔
حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا فرمایا کہ مجھے دنیا میں تین چیزیں پسند ہیں (۱) جس قدر ممکن ہو عبادت کرنا (۲) گناہوں سے نادم ہو کر رونا (۳) فقر و فاقہ میں صبر کرنا۔
اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی کہ اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مجھے دنیا میں سے تین چیزیں پسند ہیں (۱) وہ نوجوان جو کہ جوانی میں گناہوں سے توبہ کر کے میری طرف رجوع کریں (۲) وہ دل جو کہ اخلاص سے میرے سامنے عجز و نیاز کا اظہار کرے (۳) وہ آنکھ جو کہ میرے ڈر سے آنسو بہائے۔ اشعار

الا یا ساکن القصر المعلی	ستدفن عن قریب فی التراب
اے بلند محل کے رہنے والے	عنقریب تو زمین میں دفن کیا جائے گا
لہ ملک ینادی کل یوم	لدوا للموت وابنوا للخراب
خدا کا ایک فرشتہ ہر روز منادی کرتا ہے	کہ مرنے کے لئے دنیا میں آؤ اور اجڑنے کیلئے گھر بناؤ

باب ۲۴ مصیبت اور بلا پر صبر کرنے کی فضیلت اور بیماری کا ثواب

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا ایک صاحبزادہ انتقال کر گیا جس کے مرجانے سے حضرت سلیمان علیہ السلام کو بہت صدمہ اور قلق ہوا ہر وقت آپ مغموم رہا کرتے تھے۔ ایک بار آپکے دربار میں دو فرشتے اہل مقدمہ کی صورت بنا کر آئے اُنمیں سے ایک نے کہا اے خدا کے نبی میں نے کھیت میں بیج ڈالا تھا وہ اُگا لیکن ابھی اُس کھیت کو کاٹنے نہ پایا تھا کہ یہ شخص اُس کھیت میں گیا اور اُسکو تباہ و برباد کر دیا۔ حضرت سلیمان اُس شخص کی طرف مخاطب ہوئے اور فرمایا تمھارے پاس مدعی کے دعوے کا کیا جواب ہے اُس نے کہا یا نبی اللہ میں عام راستے میں چلا جا رہا تھا۔ چلتے چلتے اُس کھیت پر پہونچا اُس کے داہنے بائیں طرف دیکھا کہیں راستہ نہ پایا

مجبوراً اُسی کھیت میں سے میں گذر گیا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے مدعی سے فرمایا کہ تو نے راستے کو کیوں کھیت بنایا تھا کیا تو نہیں جانتا تھا کہ راستہ چلنے والے ضرور وہاں سے گذرینگے اُس وقت فرشتے نے جواب دیا کہ اے سلیمانؑ پھر تم کیوں اپنے بیٹے کے مرجانے کا اسقدر غم کرتے ہو کیا تم نہیں جانتے کہ موت آخرت کا رستہ ہے جسپر سے ہر فرد بشر کو گذرنا ہوگا۔ اسکے بعد حضرت سلیمان علیہ السلام نے توبہ کی اور پھر اپنے بیٹے کو یاد کر کے کبھی رنج و غم کا اظہار نہیں فرمایا۔

منقول ہے کہ ایک بار حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کہیں سفر میں تھے۔ اسی مقام پر اُن کو وطن سے اطلاع دی گئی کہ تمھارا بیٹا انتقال کر گیا۔ یہ خبر سُنکر حضرت عبداللہ ابن عباس نے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ پڑھا اور فرمایا کہ ایک برہنگی تھی جس کو اللہ تعالیٰ نے پردے میں چھپا دیا اور ایک محنت و مشقت تھی جسکے لئے فضل الٰہی کافی ہوا اور ایک اجر و ثواب ہے جو اللہ تعالیٰ نے غیب سے بھیج دیا یہ کہکر آپنے دو رکعت نماز پڑھی اور فرمایا کہ مصیبت کیحالت میں جو کچھ خدا کا حکم تھا وہ میں بجا لایا

حضرت انس ابن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا کرتا تھا اور اُسکے ساتھ اُس کا ایک کمسن لڑکا ہوتا تھا یکایک وہ بچہ قضاء الٰہی سے فوت ہو گیا اُس کے غم کی وجہ سے اُس کا باپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر نہ ہوا۔ حضور رسالت آب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں سے دریافت فرمایا کہ وہ شخص چند روز سے کیوں نہیں آیا۔ حاضرین نے عرض کی یا رسول اللہ اُس کا بچہ جو اُس کے ہمراہ خدمت مبارک میں حاضر ہوا کرتا تھا قضا کر گیا آپنے فرمایا تم لوگوں نے ابتک اس واقعہ کی مجھ کو اطلاع کیوں نہیں دی اتنا فرما کر آپ مع حاضرین اُٹھ کھڑے ہوئے اور اُس شخص کے مکان پر تشریف لائے۔ دیکھا کہ وہ شخص نہایت غمگین اور اندوہناک بیٹھا ہے۔ آپنے اُس کو تشفی دی۔ اُسنے عرض کی یا رسول اللہ وہ لڑکا میری عمر بھر کی کمائی اور میرے بڑھاپے کا سہارا تھا۔ آپنے فرمایا کہ اے شخص خوش ہو کہ قیامت کے دن جب اس لڑکے سے ارشاد الٰہی ہوگا کہ بہشت میں داخل ہو اور تین بار یہی حکم دیا جائے گا تو وہ ہر بار عرض کریگا کہ اے پروردگار بغیر اپنے ماں باپ کے میں ہرگز بہشت میں داخل

نہ ہوگا۔ اسیطرح اصرار کے ساتھ وہ اُنکا شفاعت کریگا اور اپنے ماں باپ کو اپنے ساتھ بہشت مین لیجائے گا۔ یہ حدیث پاک سُنکر اُس شخص کا غم جاتا رہا اور قضائے الٰہی پر صبر و شکر بجالایا۔

حضرت امام حسنؑ سے منقول ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جناب باری مین سوال کیا کہ اے پروردگار جو شخص بیمار کی مزاج پرسی کو جائے اُس کو کیا ثواب ملیگا۔ ارشاد ہوا کہ وہ گناہوں سے ایسا پاک و صاف ہوجائے گا کہ گویا آج ہی اپنی ماں سے پیدا ہوا ہے پھر سوال کیا کہ جنازے کے ساتھ جانے والے کے لئے کیا ثواب ہے ارشاد ہوا کہ جو شخص مومن کے جنازے کے ساتھ چلیگا اُس کے پاس حالت نزع مین رحمت کے فرشتے علم و نشان کے ساتھ آئینگے اور اُس کی قبر تک اُس کے جنازے کے ساتھ جائین گے اور روز قیامت تک اُس کے لئے دعا مغفرت کرین گے اور نیکیون کا ثواب اُس کے لئے لکھتے رہینگے پھر سوال کیا کہ اے پروردگار جس عورت کا بچہ مرگیا ہو اُس کی تشفی دینے والے کے لئے کیا ثواب ہے۔ ارشاد ہوا کہ مین اُس شخص کو اپنے سایے مین جگہ دون گا۔ اُس ہولناک دن مین جبکہ میرے سایے کے سوا کہین سایہ نہ ہوگا یعنی قیامت کے دن وہ شخص عرش الٰہی کے سایے کے نیچے ہوگا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نیک بیٹا بندۂ مومن کے لئے خزانہ و ذخیرہ ہے۔ اگر اپنے باپ کے سامنے مرجائے تو قیامت کو وہ اُس کی شفاعت کرے گا۔ اور اگر باپ کے مرنے بعد زندہ رہے اور اُسکے لئے دعا مغفرت کرتا رہے تو جو کچھ وہ اعمال نیک کریگا اُس کے باپ کو بھی اُن نیکیون مین سے حصہ پہونچیگا۔

حضرت انسؓ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ جس مسلمان کے تین یا دو اولاد یا صرف ایک بچہ قبل از بلوغ مرجائے اور وہ اُن کے مرنے پر صبر و رضا سے کام لے تو اللہ تعالیٰ اُسے اُس اولاد کے ساتھ اپنے فضل و رحمت سے بہشت مین داخل فرمائیگا حدیث شریف مین آیا ہے کہ جس شخص کا بچہ مرجائے اُس کو ضرور بہشت ملیگا خواہ وہ شخص صبر کرے یا نہ کرے اور رضا و تسلیم سے کام لے یا نہ لے۔ اور یہ بھی حدیث شریف مین ہے

کہ صبر گویا بہشت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔ صبر سے افضل و اعلیٰ کوئی نعمت نہیں جو اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کو عطا فرماتا ہے۔ پس جو شخص رنج و مصیبت کی حالت میں صبر کریگا اللہ تعالیٰ اُس کو تین سو درجے مرحمت فرمائیگا جن میں ہر ایک درجے سے دوسرے درجے تک کا فاصلہ اتنا ہوگا جس قدر فاصلہ زمین سے آسمان تک ہے پھر اُس ارشاد پاک پر غور کرنا چاہیئے جو صبر کی فضیلت ظاہر کرنے کے لئے کلام ربانی میں مذکور ہے۔ قال اللہ تعالیٰ یاایھا الذین اٰمنوا استعینوا بالصبر والصلوٰۃ ان اللہ مع الصابرین۔ یعنی اے ایمان والو رنج و مصیبت میں صبر و شکر بجالانے اور نماز پڑھنے کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے مدد مانگو یاد رکھو کہ اللہ صبر کرنے والوں کا ساتھی ہے۔ اس آیت کی تفسیر میں حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ارشاد خداوندی کے مطابق دنیا ایک رنج و بلا اور امتحان اور آزمائش کا گھر ہے اور دنیا میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو آزمائش کے لئے پیدا فرمایا اور اُن کو صبر کا حکم دیا اور دوسری آیت پاک میں صبر کرنے والوں کو بشارت دی اور وہ آیت یہ ہے ولنبلونکم بشئی من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات وبشر الصابرین الذین اذا اصابتھم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون یعنی اے لوگو ہم ضرور تمہارا امتحان کریں گے اور خوف اندیشہ اور فقر و فاقہ اور مال و جان اور پھل پھلواری کے نقصان اس قسم کی مصیبتوں میں تمھیں مبتلا کریں گے اُن لوگوں کے لئے بشارت و نوید ہے جو مصیبت میں پڑتے ہی بارگاہ باری تعالیٰ میں رجوع لاتے ہیں اور صدق دل سے کہتے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ کی عادت تھی کہ جب اُن کے یہاں کوئی لڑکا پیدا ہوتا تھا تو ساتویں دن اُس کو گود میں لیا کرتے تھے لوگوں نے اس کا سبب پوچھا تو فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ اُس لڑکے کی محبت میرے دل میں قرار پکڑ جائے تاکہ اگر اتفاق سے وہ بچہ مرجائے اور محبت کی وجہ سے میرے دل کو زیادہ صدمہ ہو جس پر میں صبر و شکر کروں تو اللہ تعالیٰ مجھ کو سب سے زیادہ اجر عظیم عطا فرمائے۔

حضرت داؤد علیہ السلام نے ایک بار مناجات کی کہ اے پروردگار جو تیرا بندہ تیری

پہنچی ہوئی مصیبت پر صبر و رضا اختیار کرنے تو اس کی کیا جزا ہے۔ ارشاد ہوا کہ اے داؤد میں اُس شخص کو دنیا اور آخرت میں ایمان کا خلعت پہناؤں گا۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جس شخص پر کوئی مصیبت آئے اور وہ صبر جمیل بجالائے تو ضرور داخل بہشت ہوگا کسی نے پوچھا کہ صبر جمیل کیا چیز ہے جواب دیا یہ کہ شدت غم سے آنکھیں کھلی رہ جائیں اور خوف الٰہی سے زبان بند ہو جائے۔

مروی ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حالت شیرخوارگی میں وفات پائی تو حضورؐ کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ حضرت عبدالرحمن ابن عوف رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ بھی ایسے صدمات سے بیچین ہو کر روتے ہیں حالانکہ آپ نے ہم کو رونے سے منع فرمایا ہے آپ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے رونے سے منع نہیں کیا ہے بلکہ نوحہ یعنی بین اور راگ سے منع کیا ہے نوحہ اور راگ کی دو آوازیں سراسر حماقت سے بھری ہوئی اور فسق و فجور کی خبر دیتی ہیں اور ان دونوں آوازوں پر دنیا اور آخرت میں اللہ کی لعنت ہے۔ راگ کی آواز لہو و لعب اور شیطان کا باجہ ہے اور مصیبت میں بیان کر کے رونا اور منہ پیٹنا اور گریبان چاک کرنا یہ سب شیطانی حرکتیں ہیں لیکن رنج و غم میں آنکھیں بھر لانا ایک رحمت الٰہی ہے جس کو اللہ تعالیٰ اپنے رحیم المزاج بندوں کے دلوں پر نازل فرماتا ہے اور جو شخص لوگوں پر رحم نہیں کریگا اُس پر کبھی رحم نہیں کیا جائے گا پھر حضورؐ نے فرمایا کہ درد و مصیبت کی حالت میں صرف اتنی بات ہے کہ دل غم کرتا ہے اور آنکھ آنسو بھر لاتی ہے لیکن ہم ایسا کلمہ زبان پر نہیں لاتے جس سے اللہ تعالیٰ ناخوش ہو۔

ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ مصیبت ایک ہوتی ہے مگر جب اُس مصیبت پر جزع و فزع کیا جاتا ہے تو وہ دو مصیبتیں ہو جاتی ہیں ایک تو وہی مصیبت جو نازل ہوئی ہے اور دوسری یہ مصیبت کہ بے صبری اور اضطراب کی وجہ سے اُس کا ضائع ہو جاتا ہے۔ اور یہ مصیبت حقیقت میں پہلی اُس مصیبت سے بھی بڑی ہے کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ روزے کا ثواب صبر کے نصف ثواب کے برابر ہے اور صبر ایمان کا نصف حصہ ہے۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوح محفوظ پر قلم نے سب

پہلے حکم الٰہی سے یہ لکھا تھا کہ میں اللہ واحد ہوں میرے سوا کوئی دوسرا قابل پرستش نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میرا رسول برحق ہے جو شخص میرے حکم کے سامنے سر تسلیم جھکائے گا اور میری بھیجی ہوئی بلا پر صبر کرے گا میں اُس کو صدیق کا درجہ عطا کرونگا اور قیامت کے دن اُس کو صدیقین کے ساتھ بہشت میں داخل کرون گا۔ اور جو شخص میرے حکم کے سامنے رضا و تسلیم نہ اختیار کریگا اور میری بلا پر صبر نہ کرے اور میری نعمتوں کا شکر نہ بجا لائے اُس کو چاہیے کہ میرے آسمان کے نیچے سے نکل جائے اور میرے سوا کوئی دوسرا پروردگار ڈھونڈھ لے۔

حضرت علی ابن ابیطالب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص جنت کا شائق ہو گا وہ اعمال نیک میں سبقت کریگا اور جس شخص کو دوزخ کا خوف ہو گا وہ نفسانی خواہشوں سے باز رہیگا اور جس شخص کے سامنے ہر وقت موت کا خیال ہو گا وہ دنیاوی لذتوں کو ترک کر دیگا اور جو شخص دنیا سے ترک تعلق کر لیگا اُس پر مصیبتیں آسان ہو جائیں گی۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صبر کی چار صورتیں ہیں (۱) عبادت بجا لانے میں صبر سے کام لینا (۲) گناہ سے باز رہنے میں صبر اختیار کرنا (۳) مصیبت نازل ہونے پر صابر رہنا (۴) بلا پر صبر کرنا۔ پس جو شخص عبادت بجا لانے میں صبر کا پابند ہو گا اُسکے لئے تین سو درجے ہیں اور جو شخص گناہ سے باز رہنے کا صبر کرے گا اُس کے لئے چھ سو درجے ہیں اور جو شخص مصیبت پر صبر کرے گا اُسکے لئے نو سو درجے ہیں اور جو شخص بلا پر صبر کرے اُس کیلئے ہزار صدیقوں کا مرتبہ ہے۔

حضرت محمد ابن فضیل کا قول ہے جب میت قبر میں رکھی جاتی ہے اور نماز اُس کے داہنے طرف اور زکوٰۃ بائیں طرف اور صدقہ اور خیرات سامنے اور صبر اُس کے دونوں پہلوؤں میں کھڑے ہوتے ہیں۔ پس صبر اُن تمام اعمال نیک کو مخاطب کر کے کہتا ہے کہ تم سب اس میت کی حمایت کرو اگر تمھاری حجت غالب رہے اور تم اس کو عذاب سے بچا سکو تو بہتر ہے ورنہ میں تنہا کافی ہوں اس میت کے لئے سپر ہو جاؤں گا اور ہر قسم کے عذاب کو ہٹا دوں گا۔ یہ حدیث شریف اس بات کی دلیل ہے کہ بلا اور مصیبت میں صبر کرنا تمام اعمال نیک سے افضل ہے

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِنَّمَا یُوَفَّی الصَّابِرُوْنَ اَجْرَھُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ یعنی صبر کرنے والوں کو اُن کا پورا پورا ثواب بیحد وحساب ملے گا۔

ابن داؤد نے بروایت محمد ابن مسلم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے آپکی خدمت اقدس مین عرض کی کہ یا رسول اللہ میری دولت جاتی رہی اور میرا جسم مبتلائے مرض ہے۔ حضور رسالت آب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہ بندہ کبھی نیک نہین ہوسکتا جس کے مال کا نقصان نہ ہو اور جس کے جسم مین بیماری نہ ہو کیونکہ اللہ تعالی جس بندے سے محبت رکھتا ہے اُس کا امتحان کرتا ہے وہ بندہ مبتلائے مصیبت ہونے پر صبر کرتا ہے

حمید نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن ایک ایسے شخص کو میدان مین لایا جائیگا جس نے تمام اہل دنیا سے زیادہ ناز ونعمت اور عیش وعشرت کے ساتھ زندگی بسر کی تھی۔ اُس کو دوزخ مین غوطہ دیا جائے گا اور وہان سے جھلسا ہوا سیاہ ہو کر نکلیگا۔ پھر اُس سے پوچھا جائے گا کہ دنیا مین تونے کبھی عیش وآرام دیکھا تھا وہ جواب دے گا کہ مین نے کبھی آرام نہین پایا بلکہ جب سے دنیا مین پیدا ہوا ہمیشہ ایسی ہی بلا ومصیبت مین گرفتار رہا اُس کے بعد ایسا شخص لایا جائے گا جو دنیا مین سب سے زیادہ مصیبت زدہ اور گرفتار بلا تھا اُس کو تھوڑی دیر بہشت مین داخل کرکے نکالا جائے گا اُس کا چہرہ چودھوین رات کے چاند کی طرح چمک اُٹھیگا اُس سے پوچھا جائیگا کہ کیا تونے کبھی بلا ومصیبت بھی اُٹھائی ہے وہ عرض کریگا کہ خداوندا مین نے کبھی رنج نہین دیکھا بلکہ جب سے تونے پیدا کیا ہے ہمیشہ ایسے ہی عیش وآرام مین رہا۔

عبد الحارث نے حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ پہلے زمانے مین کسی پیغمبر نے اللہ تعالے سے شکایت کی کہ اے پروردگار یہ کیا بات ہے کہ تیرا مومن بندہ تیری فرمانبرداری کرتا ہے اور تیری نافرمانی سے پرہیز رکھتا ہے اس سے دنیا دور ہوجاتی ہے اور بلا ومصیبت اُسپر ٹوٹ پڑتی ہے اور تیرا کافر بندہ تیری اطاعت سے بھاگتا ہے اور تیری نافرمانی مین دلیر ہوتا ہے لیکن اُس سے بلا ومصیبت دور رہتی ہے اور عیش دنیا اُس پر جھک جاتا ہے۔ اللہ تعالی نے وحی بھیجی کہ اے پیغمبر بندے بھی میرے

ہین اور مصیبت اور بلا بھی میری پیدا کی ہوئی ہے اور ہر چیز میری حمد و ثنا بجا لاتی ہے بندۂ مومن کے سر پر کچھ گناہ ہوتے ہین لہذا مین اُس سے دنیا کو دور کر دیتا ہون اور مصیبت مین اُس کو مبتلا کرتا ہون جس پر وہ صبر کرتا ہے اور یہ اُس کے گناہون کا کفارہ ہو جاتا ہے پس جب وہ میرے پاس آتا ہے تو مین اُس کو عقبیٰ مین اُس کی نیکیون کی جزائے خیر دیتا ہون اسیطرح کافر کے اعمال مین کچھ نیکیان ہوتی ہین لہذا مین دنیا مین اُس کے رزق کو فراخ کر دیتا ہون اور رنج و مصیبت کو اُس سے دور رکھتا ہون بس اُس کی نیکیون کا بدلہ اُس کو دنیا ہی مین ملجاتا ہے یہان تک کہ اُسکے مرنے پر عقبےٰ مین اُس کو اُس کی بدیون کا بدلہ دیا جاتا ہے۔

عطا ابن یسار سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب بندۂ مومن بیمار ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کے پاس کچھ فرشتے بھیجتا ہے اور انھین حکم دیتا ہے کہ دیکھو یہ میرا بندہ اپنے عیادت کرنے والون کے جواب مین کیا کہتا ہے۔ جب وہ فرشتے آتے ہین تو دیکھتے ہین کہ وہ بندہ اُس حالت مین اللہ تعالیٰ کی حمد و شکر بجا لاتا ہے یہ دیکھکر بارگاہ خداوندی مین حاضر ہوتے ہین اور جو کچھ دیکھا ہے عرض کرتے ہین۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہے پس ارشاد ہوتا ہے کہ مین اپنے بندے کو اس کے صبر کا اجر دون گا اگر اس مرض مین اُسے دنیا سے اُٹھالون گا تو داخل بہشت کر دون گا اور اگر صحت دون گا تو اسکے گوشت سے اچھا گوشت اور خون سے اچھا خون بدل دون گا اور اُس کے گناہون کو معاف کر دون گا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مہاجرین مین سے ایک صحابی کسی مریض کی عیادت کو تشریف لے گئے اور فرمایا کہ مجھ کو حدیث نبوی پہونچی ہے کہ مریض کے لئے حالت مرض مین چار نفع ہین (۱) وہ مرفوع القلم ہوجاتا ہے یعنی تکالیف شرعی اُس پر پورے طور سے نہین رہتین (۲) اُس کو اجر و ثواب اُس طرح ملتا رہتا ہے جیسا کہ حالت صحت مین اعمال نیک بجا لانے پر ملتا تھا (۳) اس کی رگ رگ اور جوڑ جوڑ سے ہر ایک گناہ نکلجاتا ہے (۴) اگر حالت مرض مین مرجائے گا تو اُس کی مغفرت ہوگی اور اگر تندرست

ہو کر زندہ رہیگا تو گناہوں سے پاک ہو جائے گا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تپ (یعنی مرض بخار) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک سیاہ رنگ عورت کے بھیس میں نمودار ہوئی۔ آپنے اُس سے پوچھا کہ تو کون اُس نے کہا کہ میں اُم مُلدم ہوں آپنے فرمایا کہ اُم مُلدم کیا چیز ہے اُس نے کہا کہ میں گوشت کھاتی ہوں اور خون کو خشک کرتی ہوں اور میری گرمی دوزخ کی لپٹ ہے۔ اس بیان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معلوم ہوا کہ وہ تپ ہے۔ اُس کے بعد اُس نے کہا کہ یا رسول اللہ مجھے آپ اپنی جماعت میں سے ایسے لوگوں کے پاس بھیجد یجئے جن سے آپ کو سب سے زیادہ محبت ہو۔ حضور نے اُس کو انصار کی طرف بھیجدیا وہ لوگ سات روز تک تپ ولرزہ میں مبتلا رہے یہاں تک کہ مجبور ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں فریاد لائے۔ حضور نے اُنکے لئے دعا فرمائی اور اللہ تعالیٰ نے اُنسے تپ کو دور کیا یہی انصار وہ لوگ تھے کہ جب اُنکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے تو فرماتے مرحبا اے قوم تم وہ لوگ ہو جنکو اللہ نے گناہوں کی آلائش سے پاک صاف کر دیا ہے

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا پروردگار اپنی عزت وجلال کی قسم کھا کر ارشاد فرماتا ہے کہ میں جس بندۂ مومن پر اپنا فضل وکرم کرنا چاہتا ہوں تو اُس کو قبل اسکے کہ دنیا سے اٹھاؤں اُس کے تمام گناہوں کو اس طور سے فنا کر دیتا ہوں کہ اُس کے جسم میں بیماری یا رزق میں تنگی پیدا ہو جاتی ہے پھر بھی اگر اُسپر کسی خطا کا وبال رہ جاتا ہے تو جانکنی کی سختی اور تکلیف بڑھا دیتا ہوں۔ پس وہ دنیا سے میرے پاس ایسا پاک وصاف آتا ہے جیسا کہ اُس روز تھا جبکہ وہ اپنی ماں سے پیدا ہوا۔ اسیطرح جس بندۂ بیدین کو عذاب دینا چاہتا ہوں تو اُس کی نیکیوں کا پورا پورا بدلہ اُس کو دنیا ہی میں دے دیتا ہوں۔ اس طور سے کہ اُس کا جسم تندرست رہتا ہے اور اُس کا رزق فراخ رہتا ہے پھر بھی اگر کسی نیکی کا بدلہ رہ جاتا ہے تو جانکنی کے وقت اُسپر آسانی ہو جاتی ہے پس وہ میرے سامنے ایسی حالت میں آتا ہے کہ اُس کے پاس کوئی بھی نیکی نہیں رہتی ہے۔

حدیث صحیح میں آیا ہے کہ مسلمان کسی بیمار مسلمان بھائی کی عیادت کو جاتا ہے تو وہ

اللہ تعالیٰ کے دریائے رحمت مین تیر تا رہتا ہے اور جب اُس مریض کے پاس بیٹھتا ہے گویا دریائے رحمت مین غوطہ لگاتا ہے۔

منقول ہے کہ حضرت ابوالدرداءؓ کی والدہ ماجدہ رضی اللہ عنہا کی خدمت مین ایک شخص آیا اور شکایت کی کہ میرا دل سخت ہو گیا ہے ایسی تدبیر بتلائیے جس سے نرم دلی حاصل ہو اُنھون نے فرمایا کہ سخت دلی سے بڑھ کر دنیا مین کوئی بیماری نہین۔ بہتر ہے کہ تم قبرستان مین جایا کرو اور جنازے کے ساتھ چلا کرو اور مریض کی عیادت کیا کرو۔ اُس شخص نے اس رائے پر عمل کیا چند روز مین اُس کی حالت بدل گئی اور خوف الٰہی اُس کے قلب مین پیدا ہو گیا پھر اُن کی خدمت مین حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ اے تمام دنیا کی عورتون سے افضل اور بہتر خدا آپکو جزائے خیر دے کہ آپنے میرے قلب کی حالت درست فرمادی۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جو شخص مسلمان کے جنازے کا ساتھ دے گیا اُس نے رضائے الٰہی کے لئے ایسے ایک دن کا روزہ رکھا جو سات سو دن کے برابر تھا اور جس نے مریض کی عیادت کی اُس نے گویا دن بھر خدا کے لئے نماز پڑھی اور وہ دن سات سو دن کے برابر تھا۔

(باب ۲۵) میت کا حال حشر و نشر کی کیفیت قبر کی حقیقت

ضحاک سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے زیادہ سخت حالت میت پر اُسوقت ہوتی ہے جبکہ مردہ شو اُسکو نہلانے لئے آتا ہے اُس کی اُنگلی سے انگوٹھی نکالتا ہے جسم سے لباس اُتارتا ہے سر سے عمامہ جدا کرتا ہے اُس کی روح بیچین ہو کر فریاد کرتی ہے جس کی آواز جن و انسان کے سوا سب سنتے ہین اور کہتی ہے کہ اے نہلانے والے تجھکو خدا کی قسم میرے کپڑے بہت نرمی سے اُتارو کیونکہ ملک الموت کے پنجہ کی تکلیف سے ابھی پورے طور پر مجھے آرام نہین ملا پھر جب اُس کو تختے پر لٹا کر اُسپر پانی ڈالا جاتا ہے تو روح چلاتی ہے کہ اے نہلانے والے خدا کے واسطے میرے جسم کو قوت سے ہاتھ نہ لگا کیونکہ وہ جانکنی کی سختی سے زخمی اور چور چور ہو رہا ہے پھر جب نہلا کر اُس کو کفناتے ہین اور

پاؤن کی طرف سے باندھ دیتے ہین تو روح کہتی ہے کہ اے مردہ شُو خدا کے لئے ابھی سر کی طرف سے میرے کفن مین گرہ نہ دے تاکہ میرے بی بی دیکھئے اور تمام رشتہ دار دنیا مین آخری مرتبہ میری صورت دیکھ لین کیونکہ آج مین اُن سے بچھڑتا ہون اور اب قیامت تک یہ میری صورت نہ دیکھینگے۔ پھر جب اس کا جنازہ تیار کر کے گھر سے باہر نکالا جاتا ہے تو روح پکارتی ہے کہ خدا کے واسطے اے جنازہ اُٹھانے والو ابھی جلدی نہ کرو تاکہ مین اپنے بال بچون اور عزیز و اقارب سے رخصت ہولون اے جنازہ اُٹھانے والو مین آج اپنی اولاد کو یتیم اور بی بی کو بیوہ چھوڑے جاتا ہون خدا کے لئے میرے بعد اُن کو تکلیف نہ دینا مین اپنے گھر اور مال و اسباب کو دوسرون کے لئے چھوڑے جاتا ہون اب یہان کبھی واپس نہ آؤن گا اور قیامت تک کسی کی صورت نہ دیکھون گا۔ پھر جب جنازہ اُٹھا کر لیچلتے ہین تو میت کہتی ہے اللہ اللہ اے میرے بھائیو مین نے آجتک جو کچھ مال و اسباب جمع کیا تھا وہ صرف وارثون کے لئے تھا آج اُنمین سے کوئی میرے گناہون کا ذرہ سا بار بھی نہین اُٹھا سکتا۔ ہر چیز کا حساب مجھ سے لیا جائے گا اور میرے وارث کھائین اور اُڑائینگے پھر جب نماز جنازے کے بعد دفن سے پہلے کچھ لوگ اپنے اپنے گھر جانے لگتے ہین تو میت کہتی ہے کہ خدا کے واسطے اے میرے بھائیو مرنے والا تم سے مانوس تھا ابھی سے ایسا ظلم نہ کرو کہ دفن سے پہلے لوٹے جاتے ہو پھر جب اُسے قبر مین اُتارتے ہین تو میت کہتی ہے کہ اے میرے وارثو اور ترکہ پانے والو مین نے جو کچھ مال جمع کیا تھا وہ سب تمھارے لئے چھوڑا خدا کے لئے تم مجھ کو دعائے خیر اور فاتحہ سے فراموش نہ کرنا۔ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ۔

بزرگون کا قول ہے کہ آخرت کی منزلون مین سے قبر پہلی منزل ہے اگر اس منزل مین نجات پائی تو اُس کے بعد کی منزلین بہت آسان ہین اور اگر یہان گرفتار عذاب ہوا تو آگے چل کر اس سے زیادہ سختی ہوگی۔

حدیث شریف مین آیا ہے کہ مردہ قبر مین ایسا ہے جیسے وہ شخص جو پانی مین ڈوب رہا ہو اور دستگیری کے لئے فریاد کرتا ہو مردہ ہر وقت اپنے مان باپ یا بھائی بہن یا اولاد اور

دوست وغیرہ اپنے پس ماندون سے دعائے خیر اور فاتحہ کا منتظر و اُمیدوار رہتا ہے
جب اُس کو اُس کے پس ماندون کی طرف سے کوئی ثواب پہونچتا ہے تو وہ میت کے
نزدیک تمام دنیا و مافیہا سے محبوب و مرغوب ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ اہل قبور پر اُن کے رشتہ دارن
کی دعائے خیر کے ثواب کو پہاڑون کے برابر داخل فرماتا ہے۔
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
پوچھا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا کوئی شخص دوسرا بھی قیامت کے دن شہیدون
کے ساتھ محشور ہوگا۔ فرمایا کہ ہان وہ شخص جو دن مین کئی بار موت کو یاد کرتا ہے۔
مصابیح مین منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب مردہ قبر مین
دفن کیا جاتا ہے تو اُسکے پاس دو فرشتے سیاہ رنگ نیلی آنکھون والے آتے ہین جنمین ایک
کو منکر اور دوسرے کو نکیر کہتے ہین وہ اُس سے پوچھتے ہین کہ اے شخص تیرے سامنے جو صورت
ہے تو اُسکے بارے مین کیا کہتا ہے اس موقع پر حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
شبیہ پاک اُس کے سامنے لائی جاتی ہے اور اُسی کی طرف وہ فرشتے اشارہ کرتے ہین وہ
مردہ اگر مومن ہوتا ہے تو فوراً جواب دیتا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے مقبول بندے اور اُس کے
سچے رسول ہین اشھد ان لا الٰہ الا اللہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ یہ
جواب سنکر وہ فرشتے کہتے ہین کہ اے بندۂ مومن ہم کو تیرا چہرہ دیکھ کر پہلے ہی یقین ہو گیا تھا
کہ تو ایسا ہی شافی جواب دیگا پھر اُس کی قبر چارون طرف سے ستر ستر گز فراخ کر دیجاتی
ہے اور اُسمین نور بھر دیا جاتا ہے یہ عیش و آرام کا سمان دیکھ کر وہ کہتا ہے کہ اے خدا
کے فرشتو مجھے اجازت دو کہ تھوڑی دیر کے لئے اپنے گھر جاؤن اور گھر والون کو اپنی حالت
سے خبر دیدون فرشتے جواب دیتے ہین کہ اب تو یہین آرام کر اور یون راحت سے جسطرح
پہلی رات کی دولھن سوتی ہے اور اُس کو وہی شخص آکر جگاتا ہے جسکو وہ اپنے گھر بھر سے
زیادہ پیار کرتی ہے۔ غرض وہ مردہ روز قیامت تک اسیطرح عیش و راحت سے قبر مین
رہیگا اور اگر وہ شخص منافق ہوتا ہے تو فرشتون کے جواب مین کہتا ہے کہ مین نے لوگون کو کچھ
الفاظ کہتے سنا تھا وہی الفاظ مین بھی کہا کرتا تھا جن کے معنے مجھے معلوم نہیں اور مین نہین

اور گناہوں سے پرہیز نہ رکھے اُس کا دعویٰ ہرگز صحیح نہیں۔

حضرت فقیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد بزرگوار رحمۃ اللہ علیہ سے سُنا کہ وہ اسناد کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے تھے کہ ہر روز آسمان سے پانچ فرشتے دنیا میں اُترتے ہیں ایک مکہ معظمہ میں دوسرا مدینہ منورہ میں تیسرا بیت المقدس میں چوتھا مسلمانوں کے قبرستان میں پانچواں مسلمانوں کے بازاروں میں۔ جو فرشتہ مکہ معظمہ میں نازل ہوتا ہے وہ باآواز بلند پکارتا ہے کہ اے لوگو خوب یاد رکھو کہ جس شخص نے اللہ تعالیٰ کے فرائض میں سے کسی فرض کو ترک کر دیا وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور جا پڑا۔ مدینہ منورہ کا فرشتہ پکارتا ہے کہ اے لوگو یاد رکھو کہ جس شخص نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتوں میں سے کوئی سنت ترک کی وہ حضور کی شفاعت سے محروم رہا بیت المقدس کا فرشتہ ندا کرتا ہے کہ اے لوگو یاد رکھو کہ جس شخص نے مال حرام کمایا اُس کا کوئی عمل بارگاہ الٰہی میں مقبول نہیں۔ قبرستان کا فرشتہ آواز دیتا ہے کہ اے قبروں کے رہنے والو تم کو کس چیز پر رشک آتا ہے اور کس بات پر پشیمان ہوتے ہو وہ جواب دیتے ہیں کہ ہم اپنی کھوئی ہوئی عمروں کے ضائع ہو جانے پر پشیمان اور نادم ہیں۔ جمعہ اور جماعت کے پابند لوگوں پر ہم کو رشک آتا ہے کہ وہ کلام الٰہی پڑھتے ہیں آپس میں علم دین کا چرچا رکھتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں اور اپنے گناہوں سے استغفار کرتے ہیں اور ہم کو ان باتوں میں سے ایک پر بھی قدرت نہیں۔ بازاروں میں اُترنے والا فرشتہ ندا کرتا ہے کہ اے لوگو ٹھہرو ٹھہرو ہوش میں آؤ دیکھو تم سر سے پاؤں تک زخموں سے چور ہو تمہارے زخموں سے خون بہہ رہا ہے اور اللہ تعالیٰ صاحب ہیبت ہے وہ سب پر غالب ہے اور اُس کا ناخوش ہونا برا ہے پس جو شخص اللہ تعالیٰ کے جلال و جبروت سے ہیبت زدہ اور اُس کی ناخوشی سے ڈرنے والا ہو اُس کو چاہیئے کہ اپنے زخموں کا علاج کرے یعنی اپنے گناہوں سے تائب ہو۔ ہم نے تم کو جنت کا شوق دلایا تو تم مشتاق نہ ہوئے اور دوزخ سے خوف دلایا تو اُس سے نہیں ڈرے خوب یاد رکھو کہ اگر خدا کے برگزیدہ اور اُس سے ڈرنے والے پاک بندے اور شیر خوار بچے اور گھانس چرنے والے چوپائے اور نماز پڑھنے والے نوجوان دنیا میں نہ ہوتے تو تم پر

موسلا دھار بارش کی طرح عذاب الٰہی آسمان سے برستا۔

حضرت شقیق بلخی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ اے لوگو پانچ باتین اختیار کرو اور دل سے اُنپر کاربند ہو (۱) جسقدر ہو سکے اپنی طاقت کے موافق اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو (۲) دنیا سے اُس قدر حصہ لو جسقدر اُس مین عمل نیک کرو۔ (۳) جس طور سے قبر مین رہنا چاہو اُس کے موافق اعمال نیک کا توشہ ساتھ لے لو (۴) جس طور سے بہشت مین رہنا چاہتے ہو تو اسی اندازے کے موافق دنیا مین اعمال نیک کا ذخیرہ جمع کرو (۵) جسقدر عذاب الٰہی برداشت کرنے کی قدرت ہو اُسیقدر گناہ کرو۔

منقول ہے کہ عرش کے پائے مین ایک مہر لٹکی ہوئی ہے جس وقت کوئی بندہ کسی حرام کا مرتکب ہوتا ہے اور گناہ پر دلیر ہوجاتا ہے تو حکم الٰہی سے وہ مہر اُسکے دل پر لگادی جاتی ہے جس سے اُسکی عقل مین اُن گناہون کی بُرائی نہین آتی۔

بزرگون کا قول ہے کہ اُس شخص سے بڑھ کر کوئی بخیل نہین جو اپنی ذات کے ساتھ بخل کرے اور اپنے آپکو ایسی چیز سے محروم رکھے جسمین سراسر فلاح وسعادت ہے اور اُس شخص سے بڑھ کر کوئی ظالم نہین جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے سے اپنی جان پر ظلم کرے اور خود اپنے آپ کو تباہ وبرباد کرڈالے۔ وہ شخص صاحب کرم نہین جو طاعت وعبادت مین مشغول رہے بلکہ صاحب کرم وہ شخص ہے جو گناہ ومعصیت کو ترک کردے۔

(باب۲۷) دل کی نرمی۔ زبان کی سچائی۔ اور جھوٹ سے باز رہنے کا بیان۔ غصہ روکنے اور لونڈی وغلام کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنیکا ثواب

بروایت ہشام حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے غلام کو تھپڑ مارے تو اس زیادتی کا کفارہ یہ ہے کہ اُس کو آزاد کردے۔ اور جس شخص نے اپنے غصے کو روکا اُسکو اللہ تعالیٰ عذاب سے بچائیگا اور اپنے پروردگار کے سامنے معذرت اور توبہ کرے اللہ تعالیٰ اُسکی معذرت کو قبول فرمائیگا اور جو شخص اپنی زبان کو قابو مین رکھیگا اللہ تعالیٰ اُسکے عیب کو چھپائیگا۔

.... اور جو شخص خاموش زیادہ رہیگا لوگ اُسکے ہر قسم کے شر سے محفوظ رہینگے اور جو شخص باتین زیادہ کریگا اُس کے گناہ زیادہ ہون گے۔ اور جس کے گناہ زیادہ ہون گے اُس کا دل مرجائے گا اور جس کا دل مرجائے گا وہ داخل جہنم ہوگا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اُس کو چاہیئے کہ اپنے ہمسائے کو عزیز رکھے اور اپنے مہمان کی عزت کرے اور جب بات کرے تو نیک کلمہ زبان سے نکالے ورنہ خاموش رہے۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ عقلمند کی زبان اُسکے دل کے تابع ہوتی ہے جب وہ کوئی بات کرنا چاہتا ہے تو پہلے اپنے دل کی طرف رجوع کرتا ہے اگر دل اجازت دیتا ہے تو بولتا ہے اور اگر بولنے سے کچھ ضرر پاتا ہے تو باز رہتا ہے اور جاہل کا دل اُس کی نوک زبان پر ہے وہ کبھی اپنے دل سے مشورہ نہین لیتا ہے بلکہ جو کچھ زبان پر آتا ہے کہہ ڈالتا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ پانچ چیزون کے مجموعے کو علم کہتے ہین علم کی بات کا سننا (۲) اُس کو یاد رکھنا (۳) اُسپر عمل کرنا (۴) اُس کو لوگون مین پھیلانا (۵) خاموشی اختیار کرنا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے انسان مین زبان سے بڑھ کر کوئی چیز پیدا نہین فرمائی اسی سے انسان بہشت مین داخل ہوتا ہے اور اسی سے دوزخ مین داخل ہوتا ہے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا کہ اے علیؓ زبان کو قید مین رکھو کیونکہ وہ ایک سگ دیوانہ ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے فرمایا کہ عبادت کے دس حصے ہین جنمین سے ۹ حصے خاموشی مین ہین اور ایک حصہ یہ ہے کہ جاہلون کی صحبت سے انسان دور رہے۔

بعض حکما کا قول ہے کہ خاموشی مین سات خوبیان ہین جن مین سے ہر ایک خوبی ہزار نیکیون کے برابر ہے (۱) خاموشی ایسی عبادت ہے جسمین جسم کو کوئی تکلیف نہین (۲) خاموشی با

ایک آرائش ہے جسمین کوئی تکلف نہین (۳) خاموشی ایک قسم کی ہیبت ہے جو بغیر دلیل اور حجت کے ظاہر ہوتی ہے (۴) خاموشی ایک قلعہ ہے جس مین کسی نگہبان کی ضرورت نہین (۵) خاموشی ایک ایسی بے نیازی ہے جس مین کسی سے عذر کرنے کی ضرورت نہین (۶) خاموشی کی وجہ سے کراماً کاتبین آرام مین رہتے ہین (۷) خاموشی انسان کے تمام عیبون کا پردہ ہے۔

بعض حکمار کا قول ہے کہ خاموشی جاہل کے لئے رازدار اور عالم کے لئے زینت ہے۔

کہتے ہین کہ حضرت حکیم لقمان سیاہ فام تھے۔ کسی نے اُن کو اپنے غلام حبشی کے دھوکے مین خدمتگار بنالیا اور وہ اُس کی خدمت مین غلامون کی طرح مشغول رہے۔ پہلے پہل دہان اُن سے جو حکمت کی بات ظاہر ہوئی وہ یہ تھی کہ ایک بار اُن کے آقا نے اُن سے کہا کہ اے غلام! آج بکری ذبح کرکے اُس کے گوشت مین سے دو ٹکڑے جو نہایت عمدہ ہون میرے لئے تیار کرکے لا۔ حضرت لقمان نے بکری ذبح کی اور دل اور زبان تیار کرکے لائے اُنکے آقا نے اسکا سبب پوچھا جواب دیا کہ جسم مین یہی دو ٹکڑے ہین کہ اگر اچھی حالت پر رہین تو اُنسے بہتر کوئی ٹکڑا نہین اور اگر خباثت کے ساتھ زندگی گذرے تو ان سے بدتر جسم کا کوئی ٹکڑا نہین۔

حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ ہر روز صبح کو جسم کے تمام اعضار زبان کی طرف متوجہ ہوکر اُس سے کہتے ہین کہ خدا کے واسطے تو راستی اختیار کیے رہنا کیونکہ اگر تو سیدھی رہی تو ہم سب سیدھے رہینگے اور اگر تو ٹیڑھی ہوگئی تو ہم بھی ٹیڑھے ہوجائینگے۔ پس معلوم ہوا کہ زبان گو بہت چھوٹی چیز ہے مگر اُس کا بڑا گناہ ہے۔

بعض حکمار کا قول ہے کہ انسان کے جسم مین اعلیٰ درجے کے جزو تین ہین (۱) دل (۲) ہاتھ پاؤن (۳) زبان۔ اللہ تعالیٰ نے اُن مین سے ہر ایک جزو کے لیے ایک خاص کرامت اور عزت رکھی ہے۔ دل کی عزت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی معرفت اور توحید حاصل ہو اور ہاتھ پاؤن کا شرف یہ ہے کہ نماز و روزہ اور ہر قسم کی عبادت کے لیے کوشش کیجائے اور زبان کی کرامت یہ ہے کہ کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھے اور تلاوت کلام الٰہی مین مشغول رہے۔ ان تینون مین سے ہر ایک جزو پر ایک نگہبان اور محافظ مقرر فرمایا دل کی نگہبانی اللہ پاک بذات خود فرماتا ہے چنانچہ انسان کے دل کی بات بجز اللہ تعالیٰ کے اور کوئی نہیں جانتا۔ اور ہاتھ

پاؤں پر اپنے ادامر ونواہی کو مسلط فرمایا ہے اور زبان کی نگہداشت کے لئے فرشتے مقرر فرمائے
قال اللہ تعالیٰ ما یلفظ من قول الا لدیہ رقیب عتید یعنی زبان کی نوک سے کوئی ایسا
کلمہ نہیں نکلتا جسکے لکھنے کے لئے اوپر ایک نگہبان فرشتہ موکل نہ ہو۔ پس دل کی وفاداری یہ ہے
کہ عقیدہ ایمان وتوحید پر قائم رہے اور حسد اور دشمنی اور مکر و فریب سے دور رہے۔ ہاتھ پاؤں کی
وفاداری یہ ہے کہ آدمی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ کرے اور کسی مسلمان کو تکلیف نہ پہنچائے اور
زبان کی وفاداری یہ ہے کہ غیبت نہ کرے اور جھوٹ نہ بولے اور بیہودہ باتیں زبان پر نہ لائے
یاد رکھنا چاہیئے کہ جو شخص ہاتھ پاؤں کو وفادار نہ رکھے گا وہ گنہگار ہے جو
دل کو اس کے فرض سے جدا کرے گا وہ منافق ہے اور جو زبان کو قابو
میں نہ رکھے گا وہ کافر ہے۔

کسی عاقل نے کہا ہے کہ بعض اوقات زبان کی لغزش آدمی کی موت کا سبب ہو جاتی
ہے حالانکہ پاؤں کی لغزش سے نہیں مرتا۔ کیونکہ زبان کی لغزش اس کے سر کو تن سے جدا
کر دیتی ہے اور پاؤں کے پھسلنے سے فقط تھوڑی جسمانی تکلیف پہنچتی ہے۔

سچ [illegible] کا ثواب

مشارق الانوار میں حضرت [illegible] سے [illegible] ہے کہ سچ [illegible]
انسان کو نیکی کی طرف ہدایت کرتی ہے [illegible] بہشت کی طرف [illegible]
جب ہمیشہ سچ بولتا رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے یہاں اس کا نام صدیق لکھا [illegible]
جھوٹ آدمی کو بدکاری کی طرف لیجاتا ہے اور بدکاری دوزخ میں پہنچاتی
آدمی ہمیشہ جھوٹ بولتا رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے یہاں اس کا نام کذاب [illegible]
لکھ لیا جاتا ہے۔

حضرت ابن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
کہ اے لوگو تم اپنی ذات کے لئے میرے سامنے چھ باتوں کی ذمہ داری کرو تو میں تمہارے لئے
بہشت کا ذمہ لیتا ہوں (۱) جب وعدہ کرو تو پورا کرو (۲) اگر تمہارے پاس کوئی امانت رکھے تو

ایمان والے ... سے اُسے ادا کرو (۳) اپنی شرمگاہون کو حرام سے محفوظ رکھو (۴) اپنی نگاہون کو بُری ... سے بند رکھو (۵) اپنے ہاتھ پاؤن کو قابو مین رکھو (۶) جب بات کرو تو سچ بولو۔

بروایت ابوجعفر حضرت عبد اللہ ابن مسعودؓ سے مروی ہے کہ سب سے زیادہ سچا کلام اللہ تعالیٰ کا کلام پاک ہے۔ اور سب باتون مین اشرف و اعلیٰ ذکر الٰہی ہے۔ بہت بُرا اندھاپن دل کی نابینائی ہے اور تھوڑا سا رزق جو کہ ضروریات کے لئے کافی ہو بہتر ہے اُس زیادہ دولت سے جو انسان کو غافل اور بیخبر بنادے۔ بہت بڑی ندامت یہ ہے کہ قیامت کے دن انسان کے پاس حسرت کے سوا اور کچھ نہ ہو۔ اعلیٰ درجہ کا غنی وہ ہے جو دل کا غنی ہے اور دنیا سے ساتھ لیجانے کے لئے سب سے بڑھ کر توشہ تقوی اور پرہیزگاری ہے تمام گناہون کا مجموعہ شراب مین ہے۔ عورتین شیطان کا جال ہین۔ جوانی جنون کی ایک شاخ ہے۔ نہایت بدتر کمائی سود کی کمائی ہے اور بہت بڑا گناہ جھوٹ بولنا ہے۔ حضرت لقمان علیہ السلام سے پوچھا کہ جس درجے پر ہم آپ کو دیکھتے ہین اس رتبے پر آپ کو کس چیز نے پہنچایا جواب دیا کہ تین باتون سے یہ رتبہ ملا (۱) سچ بولنا (۲) امانت کا ادا کرنا (۳) بیفائدہ امور کو ترک کردینا۔

کہتے ہین کہ ایک بار مشہور امیر ظالم حجاج ابن یوسف نے حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے قتل کا ارادہ کیا چنانچہ کچھ سپاہی اُن کے گرفتار کرنے کے لئے بھیجے۔ حضرت حسنؒ کو اس بات کی خبر ہوگئی تو اپنے مکان سے بھاگ کر حضرت حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آئے۔ حضرت حبیبؒ نے پوچھا کہ اے مسلمانون کے امام اسوقت آپ ایسے پریشان کیون ہین؟ حضرت حسنؒ نے کیفیت بیان کی اور کہا کہ آپ مجھ کو کسی جگہ چھپائیے جہان وہ لوگ نہ پہونچ سکین۔ حضرت حبیبؒ نے کہا کہ آپ جسطرح مجھ سے پناہ طلب کرتے ہین اُسیطرح خود اللہ تعالیٰ سے اُنکے دفعیہ کی دعا کیون نہین فرماتے؟ میرے عبادت خانہ مین جا بیٹھئے اور نماز مین مشغول ہوجائیے حضرت حسن بصریؒ نے ایسا ہی کیا اتنے مین حجاج کے فرستادہ سپاہی آئے اور حضرت حبیبؒ سے پوچھا کہ آپنے حسن بصریؒ کو دیکھا ہے اُنھون نے کہا کہ ہان پوچھا کہ وہ کہان ہین؟ جواب دیا کہ میرے عبادت خانے مین وہ لوگ اندر گئے مگر کسی کو وہان نہ دیکھا باہر نکل کے کہنے لگے کہ اے حبیبؒ تم اتنے بڑے درویش اور زاہد ہوکر جھوٹ بولتے ہو۔ اُنھون نے کہا کہ مین جھوٹ نہین بولتا بلکہ اللہ تعالیٰ نے تمھاری آنکھون کو اندھا کردیا۔ پھر وہ لوگ کئی بار اندر گئے اور باہر آئے

مگر حضرت حسنؓ کو وہاں نہ پایا اور ناکام واپس چلے گئے۔ پھر حضرت حسنؓ وہاں سے نکلے اور بدلے کر اے حبیبؓ تم نے اُن لوگوں کو میرا ٹھکانا کیوں بتایا جبکہ تم جانتے تھے کہ وہ میرے قتل کے درپے ہیں۔ حضرت حبیبؓ نے جواب دیا کہ میرے سچ بولنے ہی سے آپ نے نجات پائی اور اگر جھوٹ بولتا تو میں اور آپ دونوں ہلاک ہو جاتے۔

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ جھوٹ بولنا مصلحۃً تین جگہ جائز ہے (۱) کفار سے جنگ کی حالت میں (۲) دو آدمیوں کے درمیان صلح کرانے کے لئے (۳) اپنی بی بی کو راہ راست پر لانے کے لئے۔ صدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔

غصّہ کی مذمّت اور اُس کے روکنے کا علاج

حضرت انس ابن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے غصے کو روکے حالانکہ وہ اُس غصہ کے موافق اپنی خواہش پوری کرنے پر قدرت رکھتا ہو تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس کے دل کو اپنی رضا و رحمت سے بھر دے گا۔

حکایت۔ کسی بزرگ کا ذکر ہے کہ اُن کے پاس ایک گھوڑا تھا جس کو وہ بہت چاہتے تھے ایک روز گھوڑے کے پاس گئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ اُس کا ایک پاؤں کاٹ ڈالا ہے اپنے غلام سے پوچھا کہ گھوڑے کا یہ حال کس نے کیا۔ اُس نے جواب دیا کہ میں نے۔ پوچھا کیوں؟ تو اُس نے کہا تا کہ آپ کو صدمہ پہونچے اور غصہ بھڑکے۔ اُنھوں نے کہا کہ یہ واقعہ تو صدمہ دینے والا ہے اور غصہ بھڑکانے والا ہے۔ مگر میں اس سے بالکل بے تعلق ہوا جاتا ہوں۔ جا تجکو خدا کی راہ میں آزاد کیا اور گھوڑا بھی تجھی کو بخشا۔

فقیہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ اے لوگو! غصہ کو ضبط کرنے میں کوشش کرو اور غصہ لانے میں جلدی کرنے سے بچو۔ کیونکہ غصہ میں جلدی کرنے سے تین خراب نتیجے ہیں (۱) اپنے دل میں شرمندہ ہونا (۲) لوگوں کی ملامت سننا (۳) عذاب الٰہی کا سزاوار ہونا اور غصہ ضبط کرنے میں تین خوبیاں ہیں (۱) اپنے دل میں خوش ہونا (۲) لوگوں سے اپنی تعریف سننا (۳) اللہ تعالیٰ سے ثواب

پایا۔ چنانچہ کسی نے کہا ہے کہ بردباری اور تحمل کا مزا ابتدا میں کڑوا ہوتا ہے۔ لیکن آخر میں شہد سے زیادہ میٹھا معلوم ہوتا ہے۔

بعض حکمار کا قول ہے کہ زہد و اتقا پانچ چیزوں کا نام ہے (۱) جو کچھ اللہ تعالیٰ نے دنیا اور آخرت کے متعلق وعدے فرمائے ہیں اُنپر پورا الیقین رکھنا (۲) لوگوں کی زبانی اپنی تعریف اور مذمت کو یکساں سمجھنا (۳) اعمال خیر میں صدق و اخلاص سے کام لینا (۴) ظلم اور بے انصافی سے دور رہنا (۵) کمزور اور مملوک پر غصہ نہ ہونا بلکہ ہر حالت مین حلم اور صبر اختیار کرنا اور ہر ایک سے نرم زبانی سے پیش آنا۔

حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن منادی ندا کریگا کہ کہاں ہیں وہ لوگ جنکا اجر و ثواب اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے۔ یہ سنکر وہ لوگ سامنے آئینگے جو دنیا مین عاجزوں اور اپنے زیر دستوں کی خطائیں معاف کر دیا کرتے تھے۔ اور سیدھے داخل بہشت ہو جائینگے

حضرت احنف بن قیس رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا کہ انسانیت کیا چیز ہے؟ اُنھوں نے فرمایا کہ دولت اور حشمت کے ساتھ تواضع و انکسار اختیار کرنا اور بغیر احسان رکھے بخشش کرنا اور باوجود بدلہ لینے کی قدرت کے مجرم کا قصور معاف کر دینا۔

حضرت یحییٰ بن معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جسنے اپنے ظلم کرنیوالے پر دعویٰ کیا اور اس سے بدلہ لیا تو اُس نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام انبیار علیہم السلام اور شہدار اور صالحین کو صدمہ پہونچایا اور ابلیس لعین اور کفار و شیاطین کو خوش کیا اور جس شخص نے ظلم کرنیوالے کا قصور معاف کیا اُسنے ابلیس لعین اور کفار و شیاطین کو رنج دیا۔ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام انبیار علیہم السلام اور شہدار اور صالحین کو مسرور کیا۔

مذکور ہے کہ حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے کہا کہ اے بیٹے تین چیزیں تین حالتوں میں پہچانی جاتی ہیں (۱) بہادری لڑائی کے وقت (۲) بھائی حاجت کے وقت (۳) حلم اور بردباری آدمی کی غصہ کے وقت۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ غصہ دوزخ کی آگ کا ایک انگارہ ہے پس جس شخص کو اُسکی گرمی معلوم ہونے لگے اُسوقت

وہ شخص گر کھڑا ہو تو بیٹھ جائے اور اگر بیٹھا ہو تو لیٹ جائے اور اگر لیٹا ہی ہو تو مٹی میں لوٹ جائے حدیث شریف مین آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے لوگو غصہ سے پرہیز رکھو کیونکہ غصہ فرزند آدم کے دلمین آگ روشن کر دیتا ہے کیا تم نہین دیکھتے کہ جب انسان غصہ مین آتا ہے تو اُسکی دونون آنکھین کیسی سُرخ ہو جاتی ہین اور اُس کی گردن کی رگین پھول جاتی ہین: جب تم مین سے کوئی شخص اپنے اندر غصہ پائے تو اُسکو چاہیئے کہ لیٹ جائے اور اپنا بدن زمین سے چمٹائے۔ نیز فرمایا کہ تم مین بعض لوگ ایسے ہین جنکو غصہ جلد آتا ہے اور جلد زائل ہو جاتا ہے ایسی صورت میں تو ایک حالت دوسری حالت کا بدلہ ہو جاتی ہے اور بعض ایسے ہیں جنکو غصہ دیر میں آتا ہے اور جلد زائل ہو جاتا ہے۔ اسمیں ایک حالت دوسری کا بدل ہے۔ اچھا وہی شخص ہے جسکو غصہ دیر میں آئے اور جلد ٹھنڈا ہو جائے اور بدتر وہ ہے جسکو غصہ جلد آئے اور دیر مین ٹھنڈا ہو۔

علما کہتے ہیں کہ انجیل میں لکھا ہے کہ اے فرزند آدم جب تجکو غصہ آئے تو وہ وقت یاد کر جبکہ میں قہر و غضب مین ہونگا اور اس بات پر رضامند ہو کہ مین تیری مدد کرون۔ میری امداد تیرے حق مین اس سے بہتر ہے کہ تو خود اپنی مدد کرے۔

(باب ۲۱) غیبت کی بُرائی اور کینہ اور حسد کی رُسوائی کا بیان

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنی عمر مین ایکبار بھی کسی کی غیبت کریگا اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُسپر دس عذاب نازل ہونگے (۱) خدا کی رحمت سے دور ہو جائیگا (۲) اعمال لکھنے والے فرشتے اُس سے نفرت کرینگے (۳) جانکنی کے وقت اُسکو سخت تکلیف ہوگی (۴) دوزخ کے قریب ہو جائیگا (۵) جنت سے دور جا پڑیگا (۶) عذاب قبر کی سختیاں اُٹھائیگا (۷) اُسکے اعمال نیک کا ثواب ضائع ہو جائیگا (۸) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پاک کو قبر مین اُس سے تکلیف پہونچیگی (۹) اللہ تعالیٰ اُسپر ناراض ہوگا (۱۰) قیامت کے دن اعمال تولنے کے وقت وہ شخص مفلس ہوگا۔

تفسیر زاہدی میں منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن غیبت کرنے والا شخص اللہ تعالیٰ کے حضور میں کھڑا کیا جائیگا اور اُسکا نامۂ اعمال اُسکے سامنے کھولا جائیگا جسمیں کوئی عمل نیک لکھا ہوگا۔ وہ شخص کہیگا کہ یہ میرا نامۂ اعمال نہیں ہے۔ میں نے دنیا میں بہت کچھ نیک عمل کیے ہیں۔ اور اس نامۂ اعمال میں ایک بھی نیکی نہیں۔ اُس شخص سے کہا جائیگا کہ تو دنیا میں لوگوں کی غیبت کیا کرتا تھا جسکی وجہ سے تیری تمام نیکیاں جاتی رہیں اور اُن لوگوں کو دیدی گئیں۔ اسیطرح ایک دوسرا شخص حضورِ الٰہی میں حاضر کیا جائے گا اور اُسکے سامنے نامۂ اعمال کھولا جائیگا جسمیں ایسی نیکیاں درج ہونگی جو اُس سے کبھی سرزد نہیں ہوئیں وہ کہیگا کہ یہ میرا نامۂ اعمال نہیں اور یہ نیکیاں مجھ سے کبھی ظہور میں نہیں آئیں۔ اُس سے کہا جائیگا کہ فلاں شخص تمھاری غیبت کیا کرتا تھا اُسکی نیکیاں تمھارے نامۂ اعمال میں درج کردی گئیں۔

بعض علمار سے منقول ہے کہ حضرت عبداللہ ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ ایک بار طواف کعبہ میں مشغول تھے اتنے میں ایک شخص اُنکے پاس آیا اور کہنے لگا یا حضرت میری آپ سے ایک التجا ہے اُنھوں نے فرمایا کہو کیا کہتے ہو۔ وہ عرض کرنے لگا کہ سنئے آپ جسوقت شب کو اپنے پروردگار سے مناجات کریں تو میری عرضداشت کو میرے خالق کے حضور میں پہونچا دیں اور عرض کردیں کہ اے بے نیاز تیرا بندۂ عاجز تجھ سے عرض کرتا ہے کہ اے میرے مولا اور اے میرے آقا میرے گناہ بخشدے۔ حضرت عبداللہ نے پوچھا کہ اے نوجوان تو نے ایسا کونسا گناہ کیا جسکی وجہ سے اتنا بیچین ہے اُسنے کہا کہ مجھ سے بہت بڑا گناہ سرزد ہوا ہے اور میں آپکی خدمتمیں حاضر ہوا ہوں اور آپسے سوال کرتا ہوں کہ میری توبہ قبول ہوسکتی ہے یا نہیں۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ تیرا گناہ بڑا ہے یا عرش وکرسی؟ اُسنے کہا کہ میرا گناہ بہت بڑا ہے دریافت کیا کہ تیرا گناہ بڑا ہے یا خدا کی رحمت یہ سنکر وہ شخص خاموش ہوگیا پھر حضرت عبداللہ نے اُس سے فرمایا کہ بیان کر تو نے کونسا گناہ کیا اُسنے کہا کہ میں ایک اجنبی غیر عورت کے ساتھ زنا کی بلا میں مبتلا ہوا ہوں۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ اے شخص خاطر جمع رکھ مجکو تیرے بیان سے یہ کھٹکا تھا کہ شاید تو نے کسی کی غیبت کی ہوگی اب اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع ہو اور صدق دل سے توبہ کرتا کہ اللہ تعالیٰ تیرا گناہ بخشدے۔

فقیہ ابواللیث رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ جس شخص میں سات بُری خصلتیں ہونگی اُسپر کبھی

اللہ تعالیٰ کی رحمت کا نزول نہ ہوگا (۱) مال جمع کرنے کی طمع (۲) کثرت سے ہنسنا (۳) لوگوں کو بغیر کسی سبب کے تہمت لگانا (۴) غیر محرم عورت کو دیکھنا (۵) نفسانی خواہشوں اور شہوتوں میں مبتلا رہنا (۶) نماز جماعت کی تکبیر اولیٰ فوت ہو جانا (۷) لوگوں کی غیبت کرنا۔

جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص اپنے اُستاد کو حقیر جانے اُس شخص کو اللہ تعالیٰ بارہ بلاؤں میں مبتلا فرماتا ہے (۱) وہ شخص جو کچھ علم حاصل کریگا بھول جائیگا (۲) اُسکا رزق جاتا رہیگا (۳) اُسکی عمر کم ہوگی (۴) اُسکے چہرے سے نیکی اور سعادت کی رونق دور ہو جائیگی (۵) عبادت الٰہی کی اُسکو توفیق نہ ہوگی (۶) شیطان کے مکروفریب مین ہمیشہ مبتلا رہیگا (۷) معرفت الٰہی کے لئے اُسکا دل حاضر نہ ہوگا (۸) جانکنی کے وقت اُسکی زبان کلمہ شہادت کیلئے گونگی ہو جائیگی (۹) دنیا سے بغیر ایمان اُٹھیگا (۱۰) اُس کی قبر اسقدر تنگ ہوگی کہ اُسکی ہڈیان پسلیان چور ہو جائینگی (۱۱) فاسقوں اور بدکاروں کے زمرے مین اُسکا حشر ہوگا (۱۲) ہمیشہ دوزخ مین رہیگا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ فرزند آدم کی ذات مین چار جوہر ہین جنکو چار چیزین زائل کردیتی ہین (۱) عقل جسکو غصہ زائل کردیتا ہے (۲) دین و ایمان جو کہ فرائض چھوڑنے سے زائل ہو جاتے ہیں (۳) شرم و حیا جسکو طمع کھو دیتی ہے (۴) اعمال نیک جو کہ غیبت کرنیسے ملیامیٹ ہو جاتے ہیں۔

حضرت علی ابن ابیطالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے لوگو غیبت سے بچو کیونکہ غیبت کرنیوالے پر پانچ عذاب ہوتے ہین (۱) اُسکے چہرے کی رونق جاتی رہتی ہے (۲) اُسکی دعا مقبول نہین ہوتی (۳) اُسکی عبادت اُسکے مُنھ پر ماردیجاتی ہے (۴) قیامت کے دن اُسکا مُنھ اُسکی پشت کی طرف ہوگا (۵) وہ شخص فرعون و شداد کے ساتھ ہمیشہ دوزخ مین رہیگا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ غیبت کرنے سے دنیا مین کوئی مزہ نہیں ملتا اور آخرت مین غیبت کرنیوالا عذاب دوزخ کا مستحق ٹھہرتا ہے۔

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے ایک بار کسی شخص نے کہا کہ فلان آدمی نے آپکی غیبت

کی ہے یہ سنکر اُنھون نے اُس غیبت کرنیوالے کے پاس ایک طشت بھر کر کھجورین بھیجین اور کہلا بھیجا کہ ہمنے سنا ہے کہ تم نے اپنی نیکیان مجھے بخشدی ہین لہذا اُنکے بدلے مین یہ ہدیہ تمھارے پاس بھیجا جاتا ہے۔

بروایت ابن ابی نجیح منقول ہے کہ ایکبار ایک پستہ قد عورت کسی ضرورت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیخدمت مین حاضر ہوئی جب وہ اُٹھکر چلی گئی تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہنے لگین کہ یہ عورت کسقدر ٹھنگنی تھی یہ سُنکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے عائشہ تمنے اُسکی غیبت کی حضرت عائشہ بولین کہ مین نے تو وہی وصف بیان کیا ہے جو اُسمین موجود ہے ارشاد فرمایا کہ تمنے برائی کی راہ سے یہ وصف بیان کیا ہے اسیکا نام غیبت ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ معراج کی رات جب مین آسمان پر گیا تو وہان مین نے کچھ آدمیون کو دیکھا کہ فرشتے اُنکے پہلوؤں سے اُنکا گوشت کاٹتے تھے اور اُنھین کو کھلاتے تھے اور اُنسے کہتے تھے کہ جس طرح تم دُنیا مین اپنے بھائیون کا گوشت کھایا کرتے تھے اُسیطرح اب یہان اپنا گوشت کھاؤ۔ مین نے پوچھا اے جبرئیلؑ یہ کون لوگ ہین؟ عرض کیا یا رسول اللہ یہ آپ کی اُمت کے وہ لوگ ہین جو دوسرون کا عیب تلاش کرتے تھے اور مسلمانوں کی غیبت کرتے تھے۔

منقول ہے کہ حضرت ابراہیم ابن ادہم رحمۃ اللہ علیہ ایکبار کسی دعوت مین تشریف لیگئے جب سب لوگ کھانے کیلئے بیٹھے تو آپسمین ذکر آیا کہ فلان شخص کیون دعوت مین شریک نہین ہے کسی نے کہا کہ وہ بہت بھاری آدمی ہے فربہی کے مارے چل پھر نہین سکتا یہ باتین سُنکر حضرت ابراہیم ابن ادہمؒ نے اپنے دل مین کہا کہ میری شکم پروری نے مجھے ڈبو دیا۔ اس پیٹ کیوجہ سے مین ایسے کھانے مین شریک ہوا جہان مسلمان کی غیبت کیجاتی ہے پھر فوراً وہانسے اُٹھ کھڑے ہوئے اور سات دن تک کھانا نہ کھایا۔

حضرت کعب احبارؒ فرماتے ہین کہ مین نے اگلے انبیاء علیہم السلام کی کتابون مین پڑھا ہے کہ جو شخص غیبت کرتا رہیگا مگر مرنے سے پہلے صدق دل سے توبہ کرلیگا تو وہ قیامت کے دن سب کے بعد بہشت مین داخل ہوگا۔ اور جو غیبت کرنیوالا بغیر توبہ مریگا وہ سب سے پہلے دوزخ مین جائیگا۔

حسد اور کینے کی مذمت

حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کینہ اور حسد اعمال نیک کو ایسا فنا کر دیتے ہین جیسا کہ خشک لکڑی کو آگ جلا دیتی ہے۔

بزرگون کا قول ہے کہ حسد سے بڑھ کر انسان کے لئے کوئی شے ضرر ناک نہین کیونکہ حسد کرنیوالا پانچ مصیبتون کا مستحق ہے۔ جنکا محسود پر کوئی اثر نہین ہوتا (۱) بے انتہا غم (۲) وہ مصیبت جسکا کوئی اجر و ثواب نہین (۳) مذمت جسکے ساتھ کوئی تعریف نہیں (۴) اُس سے خدا ناخوش ہوتا ہے (۵) اُسپر توبہ کا دروازہ بند رہتا ہے اور نہ اُسکو توبہ کی توفیق رہتی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ چھ قسم کے لوگ چھ باتون کی وجہ سے قیامت کے دن بلا حساب وکتاب دوزخ مین پھینکے جائینگے لوگون نے پوچھا یا رسول اللہ وہ کون ہین فرمایا (۱) حکومت کرنیوالے ظلم کیوجہ سے (۲) عرب لوگ تعصب کیوجہ سے (۳) رئیس اور زمیندار لوگ تکبر اور غرور کیوجہ سے (۴) سوداگر لوگ خیانت کی وجہ سے (۵) گاؤن والے جہالت کیوجہ سے (۶) علماء لوگ حسد کیوجہ سے یعنی وہ علماء جو دنیا کی طمع مین مبتلا ہین اور آپسمین ایکدوسرے پر حسد کرتے ہین۔

حضرت محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مین نے کسی دنیاوی چیز پر کبھی کسی کو حسد کی آنکھ سے نہین دیکھا۔ کیونکہ آخرت مین اگر کوئی شخص داخل بہشت ہونیوالا ہے تو اُسپر حسد کرنے سے کچھ حاصل نہیں کیونکہ وہ ضرور داخل بہشت ہوگا اور اگر بہشت مین جانیوالا نہیں ہے تو اُسپر حسد کرنے سے کیا نفع کیونکہ وہ ضرور دوزخ مین جائیگا۔

بعض حکماء کا قول ہے کہ انسان کو خیانت اور حسد سے بچنا چاہیے کیونکہ حسد ہی وہ پہلا گناہ ہے جسکی وجہ سے آسمان پر اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہوئی اور حسد ہی وہ پہلا جرم ہے جس نے زمین پر گناہون کا تخم بویا آسمان پر اُسکی وجہ سے جو گناہ سرزد ہوا وہ یہ ہے کہ ابلیس لعین نے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے سے انکار کیا اور ازراہ حسد یہ کہا کہ خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَہٗ مِنْ طِیْنٍ یعنی اے خدا مین آدم سے افضل ہون کیونکہ تو نے مجھکو آگ سے اور آدم کو مٹی سے پیدا کیا ہے

لہذا آگ مٹی کو سجدہ نہین کر سکتی ہے۔ اس حسد اور نافرمانی کے خیال نے شیطان کو ہمیشہ کیلئے ملعون کردیا۔ دوسرا گناہ جو حسد کی وجہ سے پہلے پہل زمین پر سرزد ہوا حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹے قابیل کا واقعہ ہے۔ جسنے اپنے بھائی ہابیل کو حسد کی وجہ سے قتل کردیا اور دنیا مین خونریزی کی بنیاد ڈالی جس طرح گناہ کی بنیاد حسد سے پڑی ہے۔ اسیطرح خیانت کا ظہور پہلے پہل قارون سے ہوا جسکو اللہ تعالیٰ نے بیحد و بیشمار مال عطا فرمایا تھا اور اُسنے حق اللہ یعنی زکوٰۃ ادا کرنے سے انکار کیا جسکی وجہ سے اپنے مال و دولت سمیت زمین مین دھنس گیا۔

بعض علماء کا قول ہے کہ حسد کرنیوالا گویا پانچ طریقہ سے اپنے پروردگار کے ساتھ لڑتا ہے (۱) اللہ تعالیٰ نے ایک شخص کو نعمت عطا کر رکھی ہے اور حسد کرنیوالے کو یہ ناگوار گذرتا ہے پس وہ اللہ تعالیٰ کا مخالف ہے (۲) اللہ تعالیٰ نے جس طور سے اپنی نعمت کو تقسیم فرمایا ہے حسد کرنیوالا اُس سے ناخوش ہے (۳) اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ایک شخص کو نعمت عطا فرماتا ہے اور حسد کرنیوالا چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ بخیل ہو جائے (۴) اللہ تعالیٰ نے ایک شخص کو اپنی نعمت عطا کی ہے اور حسد کرنے والے کی خواہش ہے کہ وہ نعمت اُس سے چھین لے (۵) حسد کرنیوالا خدا کے دشمن یعنی شیطان لعین کا معین و مددگار ہے

باب (۲۹) زنا کا عذاب۔ غرور کی مذمت۔ تواضع کا ثواب ادائے قرض کی تاکید

مروی ہے کہ حضرت جعفر ابن ابیطالب رضی اللہ عنہ اسلام لانے سے پہلے بھی کبھی زنا کے مرتکب نہین ہوئے۔ فرمایا کرتے تھے کہ مین اپنی عزت و حرمت مین بٹا لگانا نہین چاہتا اور نہ دوسرون کی پردہ دری کرنا چاہتا ہون۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کسی مسلمان کو عذاب الٰہی سے نجات نہین ملسکتی تاوقتیکہ وہ پانچ باتون کو نہ چھوڑدے (۱) جھوٹ بولنا (۲) کبر و غرور (۳) بخل و تنگدلی (۴) بدگمانی (۵) زنا

حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے لوگو زنا سے بچو۔ کیونکہ زنا کے چھ وبال ہین۔ تین دنیا مین نازل ہوتے ہین اور تین آخرت مین۔ دنیا کے تین وبال یہ ہین (۱) شرافت خاندانی مٹ جاتی ہے (۲) رزق جاتا رہتا ہے (۳) دولت زائل ہو جاتی ہے۔ آخرت کے

تین وبال یہ ہین (۱) اللہ تعالیٰ کا قہر و غضب (۲) حساب کی سختی (۳) دائمی عذاب دوزخ۔

حضرت رسالتماب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری اُمت مین سے جو نیک بندہ دنیاوی خواہشون مین سے کسی خواہش کو خوف خدا کے خیال سے ترک کردیگا اُسکو اللہ تعالیٰ قیامت کی سختی سے امن مین رکھ کر داخل بہشت فرمائیگا جیساکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى یعنی جو شخص اپنے پروردگار کے حضور مین جانے کا خوف رکھتا ہو اور اپنے نفس کو خواہش سے باز رکھے اُسکا ٹھکانہ بہشت پاک ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتون کو پیدا فرماکر اُنکی ترکیب مین عقل رکھی اور چوپاؤن کو پیدا فرماکر اُنکی ترکیب مین شہوت رکھی اور بنی آدم کو پیدا فرماکر اُنکی ترکیب مین عقل اور شہوت دونون کو داخل کیا۔ پس جس شخص کی عقل اُسکی شہوت پر غالب آجائے وہ فرشتون سے بھی اعلیٰ و افضل ہے۔ اور جسکی شہوت اُسکی عقل پر غالب آجائے وہ حیوان اور چوپائے سے بھی بدتر ہے۔

حضرت رسالتماب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دوزخ مین ایک میدان ہے جسکے عذاب کی شدت سے دوزخ والے بھی ہر روز ستر ہزار بار پناہ مانگتے ہین۔ اُس میدان مین آگ کا ایک مکان ہے اور اُس مکان مین ایک گڑھا ہے اور اُس گڑھے مین آگ کا ایک صندوق ہے اور اُس صندوق مین ایک اژدہا ہے جسکے ہزار سر ہین اور ہر سر مین ہزار مُنھ ہین اور ہر ایک مُنھ مین ہزار دانت ہین اور ہر ایک دانت میں ہزار رطل (تقریباً بارہ من) زہر ہے اور ہر ایک دانت ایک ہزار گز کا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ یہ سانپ کن کن لوگون پر عذاب کرنے کے لئے ہے۔ آپنے فرمایا اے انسؓ یہ اُن لوگون کے لئے ہے جو کہ شراب پیتے ہین نماز نہین پڑھتے بغیر کسی عذر کے روزہ نہین رکھتے اور زنا کرتے ہین حالانکہ اپنے آپکو مسلمان کہتے ہین۔ عمر بھر توبہ نہین کرتے اور انھیں گناہوں کے ساتھ مرجاتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے لوگو زنا سے بچو کیونکہ اُسمین ۹ وبال ہین (۱) دین کی کمی (۲) رزق کی کمی (۳) عزیزون سے جدا ہونیکا صدمہ (۴) غم و غصہ (۵) نسیان کا غلبہ (۶) اہل ایمان کی ناراضی (۷) چہرے کی رونق کا زوال (۸) دعا کا قبول نہ ہونا (۹) عبادت

کا مردود ہونا۔

حضرت عکرمہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت کعبؓ احبار کو سنا ہے کہ وہ حضرت عبد اللہ ابن عباسؓ وغیرہ سے فرماتے تھے کہ جب تم دیکھو کہ دنیا میں تلواریں ننگی ہو گئیں اور خون بہلئے جارہے ہیں تو سمجھ لینا کہ بندوں نے اللہ تعالیٰ کے احکام کو ضائع کر دیا سیکا بدلہ اس صورت میں اللہ تعالیٰ نے اُنسے لیا ہے اور جب تم دیکھو کہ بارش موقوف ہو گئی اور قحط پڑ گیا تو جان لینا کہ لوگوں نے اپنے مال کی زکوٰۃ کا لینا موقوف کر دیا جسکی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اپنے باران رحمت کو بھی اُنپر بند کر دیا اور جب تم دیکھو وبا اور طاعون نے پھیل کر دنیا کو ہلاک کر ڈالا تو یقین کر لینا کہ زنا کی گرم بازاری اور اُسی کا یہ وبال ہے۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ فرزند آدمؑ کے اندر نو قسم کی آگ موجود ہے جسکے بجھانے کیلئے نو قسم کے پانی درکار ہیں (۱) شہوت ایک آگ ہے جسکو صرف روزہ بجھاتا ہے۔ (۲) حرص ایک آگ ہے جو موت کی آگ نے بجھتی ہے (۳) نگاہ کی آگ کیلئے دل میں خوف خدا کی ضرورت ہے (۴) غفلت کی آگ کیلئے ذکر الٰہی درکار ہے (۵) جہالت کی آگ کے واسطے علم کی باتیں سننے کی ضرورت ہے (۶) پیٹ کی آگ کو حلال روزی کی حاجت ہے (۷) زبان کی آگ کیلئے تلاوت قرآن ضروری ہے (۸) گناہ کی آگ کو توبہ کا پانی بجھاتا ہے (۹) شرمگاہ کی آگ کیلئے نکاح حلال چاہیئے۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایکبار آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک عورت آئی جسنے اپنے زنا کا اقرار کیا وہ حاملہ تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسکو حکم دیا کہ بچہ پیدا ہونے کے بعد آئے۔ وہ چلی گئی اور وضع حمل کے بعد پھر حاضر ہوئی آپنے فرمایا اس بچے کے دودھ پلانے کی مدت کے ختم ہونے کے بعد آنا وہ چلی گئی اور مدت رضاعت پوری ہونے کے بعد پھر آئی تو حضرت آپکے ارشاد کے موافق حد زنا جاری کی گئی اور اُس عورت کو سنگسار کیا گیا یہی زنا کی حد ہے۔ جس شخص پر دنیا میں حد زنا جاری کر دی گئی اُسپر انشاء اللہ تعالیٰ آخرت میں اس گناہ کا وبال نہ آئیگا اور اسمیں شک نہیں کہ آخرت کا عذاب نہایت سخت ہے ہر ایک شخص کو زنا سے پرہیز رکھنا چاہیئے کیونکہ یہ بہت بڑا گناہ ہے قال اللہ تعالیٰ وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَا اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّمَقْتًا یعنی زنا کے نزدیک نہ جاؤ کیونکہ [illegible] فعل اور خدا کی ناخوشی کا سبب ہے۔

[illegible]

حضرت [illegible]

دوزخ سے ایک بہت بڑا بچھو نکلیگا جسکا نام حریش ہے اُسکا سر ساتوین آسمان پر ہوگا اور دُم زمین کے سب سے نیچے والے طبقے تک پہونچی ہوگی اور دونون ہونٹھ مشرق و مغرب تک پھیلے ہونگے میدان قیامت مین آکر نہایت کرخت اور اونچی آواز سے تین بار پکاریگا کہ کہان ہین دشمنان خدا۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام پوچھینگے کہ اے حریش دشمنان خدا سے تمھاری کیا مراد ہے۔ وہ جواب دیگا کہ مین اُمت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین سے دس گروہون کا طالب ہون حضرت جبرئیلؑ پوچھینگے وہ کون ہین؟ وہ کہیگا (۱) کہان ہین نماز ترک کرنیوالے (۲) کہان ہین زکوٰۃ روکنے والے (۳) کہان ہین شراب پینے والے (۴) کہان ہین سود کھانیوالے (۵) کہان ہین خون ناحق کرنیوالے (۶) کہان ہین دنیا کی باتین مسجد مین کرنیوالے (۷) کہان ہین ماں باپ کی نافرمانی کرنیوالے (۸) کہان ہین توبہ کرکے توڑ دینے والے (۹) کہان ہین اناج کو (قحط کے زمانے مین مہنگا بیچنے کے لئے) روک رکھنے والے (۱۰) کہان ہین زنا کرنے کے بعد بغیر توبہ کیے مرنیوالے۔ ان دس جماعتون کو وہ بچھو اس طرح لقمہ بنالیگا جیسے کہ سانپ مینڈھک کو نگل جاتا ہے۔ اور پھر دوزخ کی طرف لوٹا جائیگا۔

حدیث شریف مین آیا ہے کہ زنا کرنیوالا مرد قیامت کے دن قبر سے اُٹھیگا اور اُسکی دونون آنکھون کے درمیان عورتون کے مانند شرمگاہ ہوگی اور زنا کرنیوالی عورت قبر سے اُٹھیگی اور اُسکے دونون آنکھون کے درمیان مردون کے مانند عضو خاص ہوگا اور اُسکی شرمگاہ سے پیپ اور خون بہیگا اگر اُسکا ایک قطرہ زمین پر گر پڑے تو تمام دنیا گرمی کے مارے جلنے لگے۔

تکبر اور تواضع کا بیان

حضرت کعب احبارؓ نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن تکبر کرنیوالے لوگ چیونٹیوں کیطرح حقیر حالت مین آئینگے اور چارون طرف سے عذاب اُنکو گھیرے ہوگا اور آتے ہی دوزخ مین اُنکو پھینکا جائیگا اور دوزخیون کا پیپ اور زرد آب اُنکو پلایا جائے گا۔

بعض حکماء کا قول ہے کہ قناعت کا پھل راحت ہے اور تواضع کا پھل محبت ہے اور تکبر کا پھل عداوت ہے۔

حکایت کہتے ہیں کہ مہلب بن ابی صفرہ جو کہ حجاج ابن یوسف کے لشکر کا سپہ سالار تھا ایکبار اُس زمانے کے ایک بزرگ مطرف بن شخیر کیطرف اپنے ریشمی لباس مین مغرورانہ چال سے اکڑتا ہوا نکلا۔ مطرف نے اُس سے کہا کہ اے بندہ خدا تو جس طور سے چلتا ہے اس قسم کی چال سے اللہ و رسولؐ نفرت کرتے ہین۔ مہلب نے جواب دیا کہ کیا تم مجھے نہین پہچانتے کہ مین کون ہون مطرف نے کہا کہ مین تجھے خوب جانتا ہون کہ شروع مین تو ایک ناپاک نطفہ تھا اور آخر مین ایک سڑا ہوا مردار ہوگا اور تیرے اندر جو کچھ نجاست بھری ہوئی ہے اُسکو سب جانتے ہین مہلب نے شرما کر وہ چال چھوڑدی۔

منقول ہے کہ ایکبار موسیٰ علیہ السلام نے سوال کیا کہ اے پروردگار تو نے میری کس بات سے خوش ہوکر مجکو نبوت عطا کی اور اپنی ہمکلامی سے شرف بخشا۔ ارشاد ہوا کہ اے موسیٰؑ تیری تواضع اور رحمدلی کی وجہ سے تجھپر اپنا انعام کیا۔

حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم تواضع کرنے والون کے ساتھ ملو تو اُنکے ساتھ تواضع سے ملو اور جب تکبر کرنیوالون کو دیکھو تو اُنکے سامنے مغرور ہوجاؤ۔ کیونکہ مغرورون کے ساتھ غرور کرنا اُنکے لئے ذلت اور حقارت ہے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کے حضور مین تکبر کریگا وہ ذلیل و پست ہوجائیگا۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص دنیا سے اُٹھ جائے اور اپنی آخر عمر تک غرور اور خیانت اور قرض سے دور رہے وہ داخل بہشت ہوگا۔ پس ہر مسلمان کو لازم ہے کہ ان تینون باتون سے پرہیز رکھے تاکہ بہشت کا حقدار ہوسکے اور جس شخص کے ذمے کسی کا قرض ہو اگر وہ زندگی مین ادا کریگا تو عذاب الٰہی سے نجات پائیگا۔ اور اگر اُسکی نیت خراب ہوئی اور باوجود مال و دولت پاس ہونے کے قرض نہ ادا کیا تو اُسکے لئے دوزخ ہے۔

حدیث شریف مین آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے مین ایک شخص کا انتقال ہوگیا اور اُسکے ذمے دو دینار قرض تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسکے جنازے کی نماز پڑھنے سے انکار فرمایا۔ حضرت ابو قتادہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ وہ دو دینار مین ادا کر دونگا یہ سُنکر حضورؐ نے اُسکے جنازے کی نماز پڑھی۔ اُسکے بعد حضرت ابو قتادہؓ تیسرے دن

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ میں نے وہ دونوں دینار ادا کر دیے۔ حضور نے فرمایا اب اُس مرنے والے کو ٹھنڈک پہونچی۔

حضرت اکثم بن صیفی سے منقول ہے کہ چار قسم کے لوگ نہایت ذلیل ہیں (۱) لگائی بجھائی کرنے والا (۲) جھوٹ بولنے والا (۳) بیمار رہنے والا (۴) قرض دار۔

فقیہ ابو اللیث نے بروایت ثابت بنانی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بندۂ مومن جو قرض لیتا ہے تو تین صورتوں میں اللہ تعالیٰ اُسکے قرض کا ذمہ دار ہوجاتا ہے (۱) فسق وفجور میں پڑجانے کے خوف سے نکاح کرنے کے لئے کوئی شخص قرض لے اور پھر اُسکے ادا کرنے کی مقدرت حاصل نہ ہو یہانتک کہ مرجائے تو اللہ تعالیٰ کفیل ہو کر قیامت کے دن اُسکے قرض کو ادا کردیگا (۲) اس غرض سے قرض لیا جائے کہ مسلمانوں کو امداد پہونچے تاکہ سامان درست کرکے کافروں سے جہاد کریں (۳) کسی مسلمان میت کو کفن دینے کیلئے قرض لے تو اس تین قسم کے قرض لینے والوں سے قیامت کے دن اُنکے قرضخواہوں کو خدا تعالیٰ راضی کردیگا۔

یہ حدیث سننے کے بعد حضرت ثابت بنانی ایک روز حضرت حسن بصریؒ سے ملے اور جو حدیث حضرت انس سے سنی تھی وہ اُنسے بیان کی۔ حضرت حسنؒ نے فرمایا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ بہت بوڑھے اور کمزور ہوگئے ہیں اور حافظہ قوی نہیں رہا۔ ان تینوں سے افضل ایک چوتھی قسم کے قرض کو بھول گئے۔ اللہ تعالیٰ اُس قرض کا بھی کفیل ہوگا جو کہ اپنے بال بچوں کی پرورش کے لئے کوئی شخص قرض لے اور اُسکے ادا کرنے کی کوشش کرتا ہے لیکن مرتے دم تک ادا کرنے کا مقدور نہ ہو تو اُسکے قرضخواہوں کو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ رضامند کردیگا۔

حضرت میمون بن مہرانؒ سے منقول ہے کہ پانچ باتوں پر مسلمان اور کافر دونوں کو برابر عمل کرنا چاہیئے۔ (۱) اگر تمھارے پاس کوئی شخص کچھ امانت رکھے تو اُسے ادا کردو (۲) جو شخص تمھارا عزیز د رشتے دار ہے اُسکے ساتھ سلوک و احسان کرو خواہ وہ مسلمان ہو یا کافر (۳) جس شخص سے کوئی عہد و پیمان کرو اُسے پورا کرو (۴) اگر تمھارے ماں باپ زندہ ہوں تو اُنکی خدمت کرو (۵) جس شخص کا تمھارے ذمہ قرض ہو اُسے جلد ادا کردو خواہ وہ مسلمان ہو یا کافر۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی بی بی بیان کرتی ہیں کہ جب حضرت ابوذرؓ کی وفات کا وقت قریب

آیا تو مین رونے لگی اُنھون نے پوچھا کیون روتی ہو؟ مین نے کہا کہ یہ آپکی زندگی کا آخری وقت ہے
اور قرضخواہ لوگ اپنے قرضون کا تقاضا کرنے کے لئے دروازے پر موجود ہین۔ اب یہ قرض کہان سے
ادا کیا جائیگا؟ حضرت ابوذر کی عادت تھی کہ مالدارون سے قرض لیا کرتے تھے اور محتاجون پر تقسیم
کیا کرتے تھے پھر جب کہین سے روپیہ آتا تھا تو قرض ادا کر دیا کرتے تھے۔ جب وفات پانے لگے تو اسوقت
ستر ہزار دینار کے قرضدار تھے۔ جب اپنی بی بی کی باتین سنین تو نہایت مغموم ہو کر بارگاہ الٰہی کیطرف
متوجہ ہوئے اور دعا مانگی کہ یا الٰہ العالمین اپنے ذلیل وحقیر بندے پر رحم کر یہ میرا آخری وقت ہے
اور قرضخواہ اپنے قرض کا تقاضا کرتے ہین۔ میرے جسم بے جان سے وہ کیونکر قرض وصول کرسکینگے۔
اے پروردگار قرض ادا ہونے سے پیشتر میری رُوح کو جسم سے جدا نہ کرنا کیونکہ پھر قیامت کے روز یہ
سب لوگ میرے دامنگیر ہونگے اور اُسوقت میری کوئی تدبیر پیش نہ چلے گی۔ اے مختون کے دور کرنیوالے
میری مشکل آسان کر۔ اُنکی یہ دعا مقبول ہوئی اور آسمان سے دو فرشتے انسان کی صورت مین اُترے
اور اُس شہر کے کنارے ایک مکان کرایہ پر لیکر قیام کیا پھر اُن مین سے ایک فرشتہ شہر مین آیا اور
بلند آواز سے پکار کے کہا کہ اے مسلمانو! جسکا جسقدر قرضہ حضرت ابوذر کے ذمے ہو وہ ہمارے پاس
آئے اور اپنا قرض لیجائے۔ سب لوگون کو تعجب ہوا اور اُسطرف آئے اور اپنے قرضون کے محضر
پیش کیے اُس فرشتے نے ہر ایک سے وہ قرضے کا کاغذ لیا اور روپیہ ادا کر دیا۔ جب تمام قرض ادا
ہو گیا اُسوقت حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی روح قبض کی گئی۔ بعد کچھ روز کے اُن کی بی بی نے
اُنکو خواب مین دیکھا اور حال پوچھا؟ جواب دیا کہ اب میرے پروردگار نے اپنے فضل وکرم سے
مجھے بخشدیا لیکن عتاب کے طور پر اسقدر مجھے فرمایا کہ اے ابوذر تو صرف اتنی حقیر رقم قرض کی لیکر
میری بارگاہ مین آیا اگر تمام دنیا کا مال قرض لیکر میری خوشنودی کے لئے مساکین اور محتاجون کو دے
ڈالتا تو اُسکو بھی مین ادا کر دیتا۔ اسکے بعد تیری روح قبض کیجاتی۔

(باب ۳۷) شراب اور بھنگ وغیرہ پینے کا گناہ۔ پیاز ولہسن کی بدبو سے نفرت۔ گانے بجانے کی بُرائی

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اے لوگو شراب سے پرہیز کرو کیونکہ وہ تمام

برائیون کی جڑ ہے۔ خدا کی قسم کہ ایمان اور شراب کی محبت جس دل مین جمع ہونگی تو دونون مین سے ایک کو غلبہ ہوگا۔ یعنی شراب پینے والا جب مستی کے عالم مین بیخود ہوگا تو ممکن ہے کہ اُسکی زبان سے کفر کا کلمہ نکلجائے۔ اگرچہ ایسی حالت مین اُسکے مرتد ہونے کا حکم نہ لگایا جائیگا کیونکہ قصد اور اعتقاد نے اُسنے یہ کلمہ نہیں کہا لیکن ایسا کفر بکنے کی اُسکو عادت ہوجاتی ہے تو تعجب نہین کہ مرنے کے وقت بھی اُسکی زبان پر کلمۂ کفر جاری ہوجائے اور دنیا سے کفر کی حالت مین اُٹھے کیونکہ مرنے کے وقت جس بندے کا ایمان سلب کیا جاتا ہے وہ اُنھین گناہون کا وبال ہوتا ہے جنمین وہ عمر بھر مبتلا رہا پس ہمیشہ کے لیے دوزخ مین جائیگا۔

حضرت عبد اللہ ابن مسعود سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ شراب حرام ہے اور اُسکے ساتھ دس قسم کے لوگ ملعون ہیں (۱) شراب کھینچنے والا (۲) جسکے لئے شراب تیار کیجائے (۳) شراب پینے والا (۴) شراب لیکر جانیوالا (۵) جسکے لئے شراب لیجائے (۶) شراب بیچنے والا (۷) شراب کی تجارت مین حصہ لینے والا (۸) شراب خریدنے والا (۹) جسکے لئے شراب خریدی جائے (۱۰) شراب بنانے کی نیت سے انگور اور مہوا وغیرہ کے درخت لگانے والا۔ پس جو شخص شراب کا ایک پیالہ پیتا ہے وہ جہنم کے سانپون کا زہر پئے گا اور جسکو نشہ کی حالت مین موت آئے گی وہ قیامت کے دن قبر سے متوالا اُٹھیگا اور قبر مین اُسپر قیامت تک دو فرشتے لعنت کرتے رہینگے اور رحمت الٰہی کے فرشتے اُس سے دوری اختیار کرینگے اور شیطان اُس سے قریب ہوگا اور جب قبر سے اٹھیگا تو اُس کی صورت سر سے ناف تک کتے کی ہوگی اور باقی جسم گدھے کا ہوگا اور میدان قیامت مین وہ پیاس کی شدت سے ہزار برس تک پیاس پیاس پکاریگا اُسوقت اُسکو تھوہڑ کا پانی پلایا جائیگا اور اُسکے گلے مین طوق اور پاؤن مین زنجیرین ڈالی جائینگی اور ہزار برس تک پہاڑ کے برابر اژدہے اور خچر کے برابر بچھو اُسکو کاٹتے رہینگے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا کہ اگر شراب کا ایک قطرہ سمندر مین گر پڑے اور اُسکا پانی اُبل کر زمین مین پھیل جائے جس سے زمین پر سبزہ اُگے اور اُس سبزے کو کوئی بکری کھائے تو مین کبھی اُس بکری کا گوشت نہ کھاؤن اور نہ اُسکا دودھ پیون۔۔

..................اور اگر شراب
کا ایک قطرہ کسی میدان مین گر پڑے اور اُس مقام پر کچھ گھانس پیدا ہو تو مین کبھی اُسکے قریب نہ جاؤن اور اگر شراب کا ایک قطرہ کسی دریا مین گر پڑے پھر وہ دریا خشک ہو کر وہان سبزہ اُگے تو مین ہرگز جانورون کو سبزے کے چرنے کی اجازت نہ دون۔ پھر یاد رکھو کہ شراب سے کسی مرض مین دوا کا کام لینا جائز نہین اور جو شخص شراب بنانے والے کو شراب کی تیاری میں مدد دے وہ بھی گویا شراب بنانے والا ہے۔

حدیث شریف مین آیا ہے کہ زنا کرتے وقت اور کسی مسلمان کا خون کرنے کی صورت مین اور شراب پینے کیحالت مین دل سے نور ایمان نکل کر مثل سایے کے سر پر آجاتا ہے۔ پھر اگر وہ شخص بغیر توبہ کئے مرجائے تو بے ایمان مریگا۔ نعوذ باللہ من ذلک۔ شراب پینے مین کسقدر ذلت و رسوائی ہے اور یہ شیطانی عمل کسقدر ناپاک ہے۔ مسلمانون کو اللہ تعالیٰ کیطرف رجوع کرنا چاہیے اور ایسی حرکت سے توبہ کرنا چاہیے۔

حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن شراب پینے والا جو اپنی قبر سے اُٹھیگا تو اُس کے جسم سے سڑے ہوے مردار کی ایسی بو آئیگی۔ اُسکے ہاتھ مین شراب کا پیالہ ہوگا۔ بہت سے سانپ اور بچھو اُسکے جسم سے لپٹے ہونگے۔ اُسکے پاؤن مین آگ کا جوتا پہنایا جائیگا جس سے اُسکا دماغ جوش ماریگا۔ اُسکی قبر ایک جہنم کا گڑھا ہوگی اور دوزخ مین فرعون شداد ہامان کے ساتھ رہیگا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص شراب پینے والے کو ایک لقمہ روٹی کا کھلائیگا یا ایک گھونٹ پانی پلائیگا یا کوئی کپڑا پہنائیگا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُسکے جسم پر سانپ بچھو مسلط کریگا اور جس شخص نے شراب پینے والے کی کوئی حاجت پوری کی اُسنے گویا اسلام کی بنیاد ڈھانے مین کوشش کی اور جس نے شرابی کو قرض دیا اُسنے گویا ایک مسلمان کو قتل کیا اور جو شخص شرابیوں سے صحبت رکھیگا وہ قیامت کے دن قبر سے اندھا اُٹھیگا اور اُسکے پاس نجات کا کوئی وسیلہ نہ ہوگا۔ جو شخص شراب پئے اُسکے ساتھ شادی بیاہ کا تعلق نہ رکھو اور اگر بیمار ہوجائے تو اُسکی عیادت کو نہ جاؤ اور اگر مرجائے تو اُسکے

جنازے کے ساتھ نہ جاؤ اور نہ اُسپر نماز پڑھو۔ قسم ہے اُس ذات پاک کی جسنے مجھے سچا نبی بناکر بھیجا ہے کہ شراب پینے والے پر توراۃ و انجیل اور زبور اور قرآن مین لعنت آئی ہے اور جس شخص نے شراب پی اُسنے گویا تمام آسمانی کتابون کا انکار کیا۔ شراب کو حلال سمجھنے والا کافر ہے اور مین ایسے شخص سے دنیا اور آخرت مین بیزار ہون۔

تنبیہ الغافلین مین حضرت سعید ابن مسیب رضی اللہ عنہ کا قول درج ہے کہ حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی جو مار ڈالی گئی اُسکا سبب مے نوشی ہوئی۔ ہاروت و ماروت جو امتحان و بلا مین مبتلا ہوئے ہین اُسکا سبب مے نوشی تھی۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام کے قتل کا سبب مینوشی تھی بنی اسرائیل کی گوسالہ پرستی کا سبب مے نوشی تھی۔ حضرت نوح علیہ السلام کو انکی امت نے جو تکلیف دی اس سنگدلی کا سبب مے نوشی تھی۔ حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت کا سبب مے نوشی تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ شراب تمام خباثتون کی جڑ ہے اور جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ پیدا کرے اُسکی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے۔ یاد رکھو کہ ہمیشہ شراب پینے والا اور قطع رحم کرنیوالا اور جادو پر یقین رکھنے والا بہشت مین داخل نہ ہوگا۔

بروایت ظاہری منقول ہے کہ ایکبار حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے خطبہ پڑھا جسمین فرمایا کہ اے لوگو! شراب سے پرہیز رکھو کیونکہ وہ تمام برائیون اور گناہون کی جڑ ہے چنانچہ پہلے زمانے مین ایک شخص عابد و زاہد تھا اور نماز کیلئے مسجد مین آیا جایا کرتے تھے ایک دن ایک آوارہ عورت نے اُسکو دیکھا اور اپنی لونڈی کو بھیجکر اپنے گھر بلایا جب وہ شخص گھر مین داخل ہوا تو عورت نے دروازہ بند کرلیا وہان شراب کے برتن رکھے ہوئے تھے اور عورت کی گود میں ایک چھوٹا سا بچہ تھا عورت نے اس شخص سے کہا کہ اب تم اس گھر سے باہر نہین نکل سکتے مگر اس شرط پر کہ تین باتون مین ایک بات کرو یا اس شراب مین سے ایک پیالہ پیو یا میری ناجائز خواہش پوری کرو یا اس بچے کو قتل کر ڈالو۔ اگر تم اس شرط کے منظور کرنے مین تامل کروگے تو مین ابھی شور مچاکر کہونگی کہ یہ شخص میرے گھر مین گھس آیا ہے اور مجھ سے ناپاک ارادہ پورا کرنا چاہتا ہے اُسوقت کسی کو سچا نہ جانیگا۔ یہ سُنکر وہ شخص ڈر گیا اور گھبراکر بولا کہ زنا فعل ناپاک ہے جو مجھ سے نہ ہوگا اور معصوم بچہ کا قتل ناحق مین نہ کرونگا۔ البتہ شراب پینے مین مضائقہ نہین ایک پیالہ بھر کر وہ پی گیا اور دوسرا پیالہ مانگا عورت نے دوسرا پیالہ دیا

یہان تک کہ وہ نشہ مین مخمور ہوگیا اور پھر بیخودی کے عالم مین اُس سے زنا کا بھی ارتکاب ہوا اور اس بچہ کو بھی مار ڈالا جسکی خبر شہر کے کوتوال کو ہوئی وہ اپنے سپاہی لیکر وہان پہونچا اور اُس شخص کی مشکین کسکر عدالت مین لے گیا پھر سر بازار اُسکی گردن ماردی اور دنیا سے بغیر توبہ کیے بے ایمان اُٹھ گیا۔

حضرت اسماء بنت زید رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کے پیٹ مین شراب ہوگی اُسکا کوئی عمل نیک اللہ تعالیٰ قبول نہ فرمائیگا اور اگر اسی حالتمین مرگیا تو کافر مریگا۔ دوسری حدیث مین آیا ہے کہ جس شخص نے ایک بار شراب پی تو اللہ تعالیٰ اُسکی نماز اُسکا روزہ اور کوئی عمل نیک چالیس دن تک قبول نہین کرتا۔ اور جب دوبارہ پیتا ہے تو اسی دن تک کوئی عمل نیک قبول نہین ہوتا۔ پھر اگر تیسری بار پیے گا تو ایکسو بیس دن تک اُسکے اعمال نیک قبول نہ ہون گے۔ اور اگر چوتھی بار شراب پیئے تو اُس کو قتل کر ڈالو کیونکہ وہ کافر ہے اور اللہ تعالیٰ اُس کو قیامت کے دن اہل دوزخ کا پیپ اور لہو پلائیگا۔

لطیفہ حضرت ابودردار رضی اللہ عنہ ذکر کرتے ہین کہ مین نے ایکدن بغداد کے کوچے مین ایک شرابی کو دیکھا جو نشہ مین متوالا تھا اُسی بیخودی کے عالم مین پیشاب کرنے لگا اور اپنے پیشاب کو ہاتھ مین لے کر منھ پر پھیرتا تھا اور یہ دعا پڑھتا تھا اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ۔

لطیفہ۔ امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ نے مدائن مین ایک شخص کو دیکھا جو کہ شراب کے نشہ مین پیشاب کرتا تھا اور پیشاب کو ہاتھ مین لیکر منھ پر ملتا تھا اور کہتا تھا اللھم بیض وجھی۔

لطیفہ۔ ایک شرابی نے نشہ کیحالت مین قے کی اور وہین راستے میں گر پڑا اتنے مین ایک کتا آیا اور اُسکا منھ چاٹنے لگا شرابی کہنے لگا کہ اے میرے آقا آپ تکلیف نہ کرین آپکا رومال خراب ہوجائیگا اور دوسرا رومال خریدنا پڑیگا۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب شراب پینے والا مرجائے تو اُسکو اُسیطرح کسی مقام مین دفن کردو اور چند گھنٹون کے بعد اُسکی قبر کھود کر دیکھو اگر قبلے سے اُسکا منھ نہ پھرا ہو تو باقاعدہ اُس کو مسلمانون کے قبرستان مین دفن کرو۔

بھنگ پینے کی بُرائی

ابو شکور سلمی کا قول ہے کہ نشے والی گھانس سے بچو اُسکے استعمال سے آنکھوں کی حیا جاتی رہتی ہے اور مرتے وقت ایمان سلب ہوجاتا ہے۔ جسکی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُوْنَةَ فِی الْقُرْاٰنِ یعنی وہ درخت جس پر قرآن مین لعنت کی گئی ہے۔ حضرت عبد اللہ ابن عباس اور ابن رمان کی تفسیر مین شجرۂ ملعونہ سے مراد بھنگ ہے خواہ سبز ہو خواہ سیاہ اس سے گانجہ چرس تاڑی وغیرہ کی حرمت نکلتی ہے یہ سب اشیار حرام ہین۔ خواہ میٹھا مزہ ہو یا کڑوا۔ ایک حدیث شریف مین آیا ہے کہ جس چیز کی ۱۶ رطل مقدار سے نشہ پیدا ہو اُس کا ایک گھونٹ بھی حرام ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص پیاز و لہسن وگندنا کھائے اُسکو چاہیئے کہ مسجد مین نہ آئے کیونکہ جس چیز کی بو سے آدمیون کو نفرت ہوتی ہے فرشتون کو بھی تکلیف ہوتی ہے نیز فرمایا کہ جو شخص لہسن یا پیاز کھائے اُسکو چاہیئے کہ مسجد سے دور رہجائے اور اپنے گھر مین بیٹھا رہے حدیث شریف مین آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مسجد مین جب کسی شخص کے منھ سے پیاز یا لہسن کی بو آتی تھی تو آپ حکم فرماتے تھے کہ وہ شخص بقیع کی طرف چلا جائے ہرچند ان احادیث مین مسجد کا ذکر ہے لیکن یہ حکم ہر ایک دینی مجمع کیلئے ہے خواہ علمی مذاکرے اور وعظ کی مجلس ہو یا عیدگاہ یا نماز جنازہ وغیرہ کے لئے لوگ جمع ہوئے ہون۔

حضرت انس ابن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ کو اللہ تعالیٰ نے وسیلۂ ہدایت اور تمام دنیا کیلئے رحمت بنا کر بھیجا ہے اور مجھے حکم دیا ہے کہ کھیل کود کے سامان اور گانے بجانے کے آلات کو مٹا دون۔ جاہلیت کی باتین اور بت پرستی دنیا سے اُٹھا دون کیونکہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیگا کہان ہین وہ لوگ جو کہ دنیا مین اپنی طبیعتون اور اپنے کانون کو راگ رنگ اور گانے بجانے کی نجاست سے پاک رکھا کرتے تھے آج اُنکو بہشت پاک مین داخل کردون۔

ابو وائل کہتے ہین کہ مین نے حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا کہ وہ فرماتے تھے کہ گانے بجانے سے دل مین کفر ونفاق اسطرح پیدا ہوجاتا ہے جیسے پانی سے سبزہ اور توراۃ

مین لکھا ہے کہ ہم نے اپنا کلام حق اسلیئے نازل فرمایا ہے کہ لغو و باطل کو مٹا دے۔ پس اُس سے کھیل تماشے کے سامان اور گانے بجانے کے آلات باطل ہو جاتے ہین لہذا ہر ایک باجا حرام ہے جس گھر مین کسی قسم کا باجا ہوگا اُس سے رحمت کے فرشتے بہت دور رہو جائینگے اور وہان شیطان دخل پائے گا۔

فتاوی مسعودی سے منقول ہے کہ جو شخص کسی گویے وغیرہ سے گانا سنے یا کسی حرام شے کو دیکھ کر اُس کو اچھا جانے تو فوراً دین سے خارج و مرتد ہو جائیگا کیونکہ گویا اُس شخص نے شریعت کے حکم کو باطل کر دیا اور جو شخص شریعت کو باطل کرے وہ کسی مجتہد کے نزدیک مومن نہین اور اللہ تعالیٰ اُسکی کوئی اطاعت قبول نہیں فرمائیگا اور اُسکی تمام نیکیان اکارت ہو جائینگی اور اُسکی بی بی پر طلاق بائن پڑ جائیگی پس اگر وہ اپنے خیال سے توبہ کرے تو اسکا قتل واجب نہین۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس چیز سے اللہ تعالیٰ نے منع فرما دیا ہے اُس سے باز رہنا تمام دنیا کی عبادت سے افضل ہے۔ پس گانے بجانے کی تمام چیزین بالاتفاق حرام ہین جیسا کہ احادیث سے ثابت ہے اور گانے بجانے کی محفل مین بیٹھنا فسق ہے اور اس سے مزہ لینا کفر ہے پس یہ جو بعض لوگ خیال کرتے ہین کہ عید کے دن دف بجانا اور گانا جائز ہے اور سند مین یہ حدیث پیش کرتے ہین کہ ایکبار حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیخدمت مین حاضر ہوئے وہان اُسوقت دو لڑکیان دف بجا بجا کر گا رہی تھین حضرت ابوبکر نے اُنکو جھڑکا حضور نے ارشاد فرمایا کہ اے ابوبکرؓ ان لڑکیون کو گانے دو کیونکہ آج عید کا دن ہے۔ یہ حدیث متروک ہے کیونکہ قرآن پاک مین گانے کی برائی پر یہ لفظ صریح دلالت کرتی ہے وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ الْآیَۃ یعنی بہت سے لوگ ایسے ہین جو راہ راست سے گمراہ کرنے کے لیے کھیل کود کی باتین مول لیتے ہین۔

منقول ہے کہ ایک روز حضرت امام ابوحنیفہ ایک باغ مین تشریف لیگئے جب وہان سے اپنے ہمراہیون کی طرف لوٹے تو دیکھا کہ حضرت ابن ابی لیلی خچر پر سوار تشریف لے جا رہے ہین حضرت امام بھی ساتھ ہو گئے رستے مین کچھ عورتین گا بجا رہی تھین جب یہ دونون بزرگ اُنکے قریب آئے تو خاموش ہو گئین۔ حضرت امام کی زبان سے بیساختہ نکل گیا کہ کیا خوب۔ حضرت

حضرت ابن ابی لیلی نے اُسوقت حضرت امام کی صورت دیکھی اور خاموش ہو رہے چند روز کے بعد کوئی مقدمہ پیش آیا جسمین امام موصوف کی شہادت تھی جب وہ شہادت کیلئے پیش ہوئے تو حضرت ابن ابی لیلی نے کہا کہ آپنے اُس روز گانے والیون کی تعریف کی تھی اور لفظ کیا خوب زبان پہ لائے تھے جواب دیا کہ مین نے ضرور یہ کلمہ کہا تھا لیکن گانے بجانے کی حالت مین نہین کہا تھا بلکہ اُنکے خاموش ہونے پر کہا تھا۔ جسکا مطلب یہ تھا کہ تمنے جو گانا موقوف کر دیا تو خوب کیا۔ یہ سُنکر امام کی شہادت نافذ کی گئی۔

(باب ۱۳۱) زیادہ ہنسنے کی اور چغلخورون کی مذمت

حضرت امام حسن بصریؒ کا قول ہے کہ مجھے تعجب آتا ہے اُس ہنسنے والے پر جسکے پیچھے دوزخ کی آگ بھڑک رہی ہے اور اُس خوش ہونیوالے پر جسکے پیچھے موت لگی ہے۔ آپ ایک روز ایک نوجوان پر گذرے جو کہ بہت قہقہے لگا کر ہنس رہا تھا۔ اُس سے فرمایا کہ اے بھائی اے میرے بیٹے کیا تم قیامت کے حساب اور میزان عمل سے بیخوف ہو اُسنے کہا نہین۔ فرمایا کہ کیا تم پل صراط پر سے گذر چکے ہو وہ بولا کہ نہین۔ فرمایا کہ کیا تحقیق معلوم ہے کہ تم بہشت مین جاؤ گے یا دوزخ مین اُسنے جوابدیا نہیں۔ آپنے فرمایا کہ پھر کس بات پر یون بیدھڑک ہنس رہے ہو ان باتون کا اتنا اثر ہوا کہ پھر آخر عمر تک اُس نوجوان کو کسی نے ہنستے ہوئے نہ دیکھا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کثرت سے ہنسے گا وہ دس عذابون مین مبتلا ہوگا (۱) اُسکا دل مرجائیگا (۲) اُسکے چہرے کی رونق جاتی رہیگی (۳) شیطان اُس سے خوش ہوگا۔ (۴) قیامت کے دن اُس سے اللہ تعالیٰ کو نفرت ہوگی (۵) میدان قیامت مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس سے مُنھ پھیر لینگے (۶) فرشتے اُسپر لعنت کرینگے (۷) زمین وآسمان کے رہنے والے اُس سے بغض رکھینگے (۸) اُسکی بدکاریون سے میزان عمل وزنی ہوجائیگی (۹) پل صراط پر چالیس برس تک کھڑا رہیگا (۱۰) قیامت مین تمام انبیاء و اولیاء و شہداء کے سامنے ذلیل و رسوا ہوگا۔

حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو شخص سات مقامون مین دنیا کی باتین کریگا اللہ تعالیٰ اُس کو قیامت کے دن سور یا کتے یا بندر کی صورت مین اُٹھائیگا اور وہ شخص دنیا سے بے ایمان جائیگا

وہ سات مقام یہ ہین (۱) مسجد مین (۲) قرآن کی تلاوت کے وقت (۳) نماز پڑھنے کیحالت مین۔ (۴) اذان کے درمیان (۵) قبرستان مین (۶) جنازے کے ساتھ چلنے مین (۷) علمار کی مجلس مین۔

حضرت ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر فرمایا ہے کہ مین ایک بار بیموقع ہنس پڑا تھا جسپر آجتک شرمندہ ہون۔ واقعہ یہ ہوا کہ فرقہ معتزلہ کے امام ابن عبیدؔ سے ایکبار مین مناظرہ کر رہا تھا اثنار مناظرہ مین مین نے اُس کو کچھ مغلوب اور اپنے آپ کو غالب پایا اُسوقت دل مین مجھے اپنی کامیابی پر خوشی ہوئی اور میرے لبونپر مسکراہٹ کے آثار ظاہر ہوئے یہ دیکھکر ابن عبید نے کہا کہ اے ابوحنیفہؒ یہ کیا بات ہے کہ تم صاحب علم وفضل ہوکر علمی گفتگو کرنے مین ہنستے ہو۔ جاؤ مین تم سے اب کبھی بات نہ کرونگا۔ امام صاحب فرماتے ہین کہ مین اپنی اُس بیجا حرکت پر ابتک شرمندہ ہون اگر اسوقت مجھے ہنسی نہ آتی تو ابن عبید کو اُسکے عقائد اور خیالات سے ہٹا دیتا اور اُسکے راہ راست پر آجانے مین ایک بہت بڑی جماعت کی اصلاح تھی۔

بروایت یونسؒ منقول ہے کہ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خدائے پاک کی قسم مومن آدمی صبح وشام غمگین رہا کرتا ہے۔ حضرت امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ ہر وقت ایسی حالت مین رہتے تھے جیسے کسی پر سخت مصیبت ٹوٹ پڑی ہے اُنکے چہرے سے ایسا رنج وغم پایا جاتا تھا کہ گویا ابھی اپنے مان کو دفن کیے ہوئے چلے آرہے ہین۔

حضرت امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ نے اِس قول باری تعالیٰ کی تفسیر کرتے ہوئے کہا ہے لَا یُغَادِرُ صَغِیْرَۃً وَّلَا کَبِیْرَۃً اِلَّآ اَحْصٰھَا یعنی انسان کے نامۂ اعمال مین ہر ایک گناہ خواہ چھوٹا ہو یا بڑا ضرور درج ہوگا۔ چھوٹے گناہ سے مراد تبسم یعنی بغیر آواز کے ہنسنا اور بڑے گناہ سے مراد قہقہہ ہے۔ جسکا یہ مطلب ہوا کہ قہقہہ مار کے ہنسنا گناہ کبیرہ ہے پس افسوس ہے اُن لوگونپر جو دوسرون کو خوش کرنے اور ہنسانے کے لئے جھوٹ بولتے ہین۔

علمار کا قول ہے کہ زندگی مین انسان کو چار چیزون کا غم ہونا چاہیے (۱) اپنے پچھلے گناہون کو یاد کر کے غمگین ہونا چاہیے جنکی نسبت اُسے معلوم نہین کہ اللہ تعالیٰ معاف فرمائیگا یا نہیں (۲) اُسے معلوم ہے کہ اُسکی پچھلی زندگی کیونکر گذری لیکن اُسے کچھ خبر نہین کہ آئندہ زندگی کیونکر بسر ہوگی یہ غمگینی اُسکے دل مین ہونا چاہیے (۳) اُسکو معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ کے یہان بہشت اور دوزخ

دو ہی ٹھکانے ہین لیکن اُسے کچھ معلوم نہین کہ آخرت مین اُسکا ٹھکانا کہان ہوگا (۴) وہ نہین جانتا کہ اللہ تعالیٰ اُس سے خوش ہے یا ناخوش۔ پس جو شخص اپنی زندگی بھران چار چیزون کے غم مین مشغول رہیگا تو کبھی اُسکے ہونٹھون پر ہنسی نہ آئیگی اور جس شخص کو ان باتون کا تردد اور غم نہ ہوگا تو مرنے کے بعد یہ سب باتین اُسکو پیش آئینگی۔

بعض علمار کا قول ہے کہ مرنے والے کو مرنے کے بعد پانچ باتون کا غم اور صدمہ ہوتا ہے (۱) اُس مال و دولت کی حسرت جسے اُسنے زندگی بھر حرام اور حلال طریقے سے جمع کر کے وارثون کے لئے ترکہ چھوڑا (۲) اس بات کا افسوس کہ تمام عمر اعمال نیک بجا لانے کو دوسرے وقت پر ٹالتا رہا اور کبھی نیکی کی توفیق نہ ہوئی۔ اپنے نامۂ اعمال مین بہت تھوڑی نیکیان دیکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے التجا کرتا ہے کہ پھر اُسکو دنیا مین جانے کی اجازت ملے تا کہ توبہ کر کے عبادت اور بندگی مین مشغول ہو (۳) اپنے گناہون پر شرمندہ ہوتا ہے جنکی بے شمار تعداد اپنے نامۂ اعمال مین پاتا ہے۔ اُسوقت توبہ کرتا ہے جبکہ توبہ کچھ کار آمد نہین (۴) بہت سے لوگون کو وہ پاتا ہے جو خدا کے سامنے اُس پر دعویٰ کرینگے اور وہ اُس موقع پر صرف اپنی نیکیان دیکھ کر اپنے مدعیوں کو راضی کر سکتا ہے (۵) وہ اللہ تعالیٰ کو اپنے سے ناخوش پاتا ہے جس کے رضامند کرنے کی اُسوقت کوئی سبیل نہین۔ پس یہ پانچون باتین دنیا مین جس شخص کے پیش نظر رہینگی تو ایسے غمون کو یاد کر کے اُسے کبھی ہنسی نہ آئیگی۔

فقیہ ابو اللیث فرماتے ہین کہ انسان کو ہنسنے اور قہقہہ لگانے سے پرہیز کرنا چاہیئے کیونکہ اُسمین آٹھ آفتین ہین (۱) علماء اور عقلمند لوگ ایسے شخص کو بُرا کہتے ہین (۲) جاہل اور بیوقوف لوگ اُس شخص پر دلیر ہوجاتے ہین (۳) اگر ہنسنے والا جاہل ہے تو اُسکی جہالت بڑھ جاتی ہے اور اگر ذی علم ہے تو اُسکے علم مین نقصان آجاتا ہے چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ عالم آدمی جب ایک بار ہنستا ہے تو گویا علم کا ایک حصہ اپنے منھ سے اُگل دیتا ہے (۴) ہنسنے سے انسان پچھلے گناہون کو بھول جاتا ہے (۵) آئندہ گناہ کرنے پر دلیر ہوتا ہے کیونکہ ہنسنے والے کا دل سخت ہوجاتا ہے (۶) آخرت کا خوف دل سے جاتا رہتا ہے (۷) بڑا گناہ اُسکے نامۂ اعمال مین لکھا ہے (۸) تھوڑے سے ہنسنے پر بعد مرنے کے بہت رونا پڑیگا۔ قال اللہ تعالیٰ فَلْیَضْحَکُوْا قَلِیْلاً وَّ لْیَبْکُوْا کَثِیْرًا۔

چغلخوری کی مذمت

بروایت طاؤس حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایکبار آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو تازہ قبرون پر گذرے اور فرمایا کہ ان دونون قبر والون پر عذاب ہو رہا ہے اور یہ عذاب کسی ایسے گناہ کی وجہ سے نہین جس سے باز رہنا غیر ممکن تھا۔ ان مین سے ایک شخص تو پیشاب کی نجاست سے پرہیز اور احتیاط نہ رکھتا تھا اور دوسرے کو چغلخوری کی عادت تھی۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھجور کی ایک سبز شاخ لیکر اسکو بیچ مین سے چیر کر دو ٹکڑے کیئے اور ہر ایک قبر پر ایک ٹکڑا گاڑ دیا۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپنے ایسا کیون کیا۔ ارشاد فرمایا کہ شائد ان شاخون کے خشک ہونے تک انپر عذاب مین تخفیف رہے۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بندگان الٰہی مین سب سے بُرے وہ لوگ ہین جنکو طعنہ دینے اور لعنت کرنے اور چغلی کھانے کی عادت ہے۔ اور نیز مروی ہے کہ عذاب قبر کے تین حصے ہین ایک حصہ غیبت کی وجہ سے اور ایک حصہ پیشاب کرنے مین بے احتیاطی کی وجہ سے اور ایک حصہ چغلخوری کی وجہ سے نازل ہوگا۔

علمار کا قول ہے کہ چغلخور آدمی کی حرکت شیطان کی حرکت سے بڑھ کر ہے کیونکہ شیطان کا عمل خیال اور وسوسے سے تعلق رکھتا ہے اور چغلخور کا عمل منھ در منھ اور کھلم کھلا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ابولہب کی بی بی کے متعلق حمالۃ الحطب فرمایا ہے یعنی لکڑیان اٹھانے والی عورت ہے۔ اکثر مفسرین فرماتے ہین کہ یہان لکڑیون سے مراد نمیمہ یعنی چغلخوری ہے۔ جس طرح لکڑیون سے آگ جلائی جاتی ہے اسیطرح چغلخوری سے عداوت اور لڑائی کی آگ بھڑکتی ہے۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کہ حبیب اللہ تعالیٰ نے بہشت عدن کو پیدا کیا اور اُسمین وہ نعمتین رکھین جنکو نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سُنا اور نہ کسی دل پر اُنکا خیال گذرا اُسوقت ارشاد فرمایا کہ اے بہشت کلام کر بہشت نے تین بار کہا قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ یعنی خیر و فلاح ایمان والون کے لیئے ہے پھر کہا کہ مین حرام ہر ایک بخیل اور ریاکار اور مغرور اور چغلخور پر۔

حکایت۔ حماد بن سلمہ بیان کرتے ہین کہ ایک شخص نے کسی کے ہاتھ اپنا ایک غلام فروخت کیا اور خریدار سے کہدیا کہ اس غلام مین کوئی عیب نہین البتہ چغلخوری کی عادت ہے۔ خریدار نے اس عیب کو حقیر جانکر اُسے خرید لیا وہ غلام اُس شخص کی خدمت مین رہنے لگا۔ ایک روز اپنے آقا کی بی بی کے پاس گیا اور کہا کہ اے بیگم مجھے افسوس ہے کہ آپ کے میان کو آپ سے کچھ محبت نہین اب اُن کا ارادہ ہے کہ کوئی لونڈی خرید کر اُسکے ساتھ عیش منائین اور آپکو بالکل چھوڑ دین۔ اگر آپ کی خواہش ہو تو مین آپ کو ایسی ترکیب بتاؤن جس سے اُنکا دل آپ پر مائل ہو جائے اور آپسے محبت کرنے لگین۔ بی بی نے کہا کہ وہ کیا ترکیب ہے غلام بولا کہ آج رات کو جب میان سو جائین تو اُسترہ لیکر گلے کے پاس سے اُنکی داڑھی کے کچھ بال مونڈ لینا اور اُن بالون کو اپنے پاس رکھنا پھر مین ترکیب بتا دونگا اُسکے بعد غلام اپنے میان کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ حضور مین نے آج بی بی کو ایک غیر شخص کے ساتھ اختلاط کرتے ہوئے دیکھا ہے اور وہ آپ کو قتل کر ڈالنے کی فکر مین ہے۔ اگر آپ میرے قول کی تصدیق چاہتے ہین تو آج رات کو آنکھین بند کر کے لیٹے رہیئے اور اپنے آپکو سوتا ہوا بنا لیجئے غلام کی بات سے اُسکے دل مین شک پیدا ہو گیا۔ رات کو اُسنے ویسا ہی کیا۔ عورت سمجھی کہ سو رہا ہے۔ اُسترہ لیکر داڑھی کے بال مونڈنے کے لئے بڑھی۔ شوہر کا خیال پختہ ہو گیا کہ واقعی وہ عورت اُسے قتل کرنا چاہتی ہے فوراً اُٹھ کھڑا ہوا اور استرہ چھین کر عورت کو مار ڈالا۔ عورت کے عزیز و اقارب کو معلوم ہوا تو دوڑے آئے اور اُس شخص کو قتل کر دیا۔ پھر دونوں کے عزیز و اقربا مین باہم لڑائی ہوئی اور سو کے قریب آدمی مارے گئے۔ ان تمام فتنہ و فساد کا سبب نمیمہ ہوا۔

یحیٰی ابن اکثم کا قول ہے کہ چغلخور آدمی جادوگر سے بھی بدتر ہے جو کام جادوگر ایک مہینہ مین کریگا وہ کام چغلخور ایک گھڑی مین کر دیتا ہے۔

حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے مین ایک بار قحط عظیم پڑا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو ساتھ لیکر دعائے استسقا کے لئے نکلے تین دن تک دعا مانگی مگر بارش نہ ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی کہ اے موسیٰؑ مین ایسے لوگون کی دعا کبھی قبول نہ کرونگا جن مین چغلخور ہون۔ حضرت موسیٰؑ نے عرض کی کہ اے پروردگار وہ چغلخور کون شخص ہے تاکہ ہم اُس کو اپنی جماعت سے نکال دین۔ ارشاد ہوا کہ اے موسیٰؑ مین اپنے بندون کو

چغلخوری سے منع کرتا ہون پس اگر چغلخور کو ظاہر کر دون تو یہ بھی چغلخوری ہو گی۔ اُسوقت حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل سے فرمایا کہ سب کے سب چغلخوری سے توبہ کرین سب نے دل سے توبہ کی اور اللہ تعالیٰ نے باران رحمت نازل فرمایا۔

بروایت نافع حضرت عبد اللہ ابن عمر سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے بہشت کو پیدا کیا تو اُس سے ارشاد فرمایا کہ کلام کر بہشت نے کہا خوش نصیب ہے وہ شخص جو مجھ مین داخل ہو۔ جناب باریتعالیٰ نے فرمایا قسم ہے مجھ کو اپنے عزت اور جلال کی کہ آٹھ قسم کے لوگ تجھ مین داخل نہین ہو سکتے (۱) ہمیشہ شراب پینے والا (۲) زنا پر اصرار کرنیوالا (۳) قلتبان اور دیوث (۴) ظالم کوتوال اور حاکم (۵) مخنث جو فعل شنیع اور گانے بجانے وغیرہ کا پیشہ رکھتا ہو (۶) رشتے ناتے کا قطع کرنیوالا (۷) جھوٹی قسم کھانیوالا (۸) چغلخور۔

بعض حکمار کا قول ہے کہ جو شخص تم سے آکر کہے کہ تمھارے فلان بھائی نے تم کو گالیان دین۔ تو در اصل گالی دینے والا یہی شخص ہے اور جو شخص تمھاری تعریف ایسی کرے کہ وہ وصف تم مین نہ ہو تو بہت ممکن ہے کہ ایسا شخص تم کو بلا وجہ تکلیف پہونچائے۔

حکایت عمر بن دینار سے منقول ہے کہ ایک شخص مدینہ منورہ مین رہتا تھا اُسکی ایک بہن اور ماں تھین اتفاقاً بہن بیمار ہو گئی اُس شخص نے تیمارداری کی پھر وہ مرگئی اُسنے تجہیز وتکفین کر کے اُسے قبر مین رکھا اور دفنا کر اپنے گھر واپس آیا گھر آکر اُسکو یاد آیا کہ اپنی بہن کو دفن کرتے وقت روپیوں کی تھیلی وہان بھول گیا ہے فوراً ایک شخص کو ساتھ لے کر قبر پر آیا اور اُسکو کھودا وہ تھیلی ملگئی اپنے ساتھی سے اُس شخص نے کہا کہ تم ذرا ہٹ جاؤ مین دیکھنا چاہتا ہون کہ میری بہن کس حال مین ہے جیسے ہی لحد کا تختہ اُٹھایا گیا دیکھتا ہے کہ قبر مین آگ کے شعلے بھڑک رہے ہین فوراً تختہ ڈھک دیا اور قبر کو برابر کر کے اپنی ماں کے پاس گیا اور کہا اے ماں میری بہن کی کیفیت بیان کر کہ اس کی زندگی کس حالت مین گذری ماں نے کہا کہ بیٹا تمھاری بہن مرگئی اب اُسکا حال کیا پوچھتے ہو اُسنے کہا کہ ضرور بیان کرو ماں نے جواب دیا کہ سنو بیٹا تمھاری بہن نماز کو وقت سے دیر کر کے پڑھا کرتی تھی۔ نماز پڑھنے مین طہارت اور پاکی کا خیال نہین رکھتی تھی۔ رات کو ہمسایون مین جا کر اُنکی باتین اِدھر اُدھر لگاتی بجھاتی تھی یعنی چغلخوری کرتی تھی۔ پس جو شخص عذاب قبر سے محفوظ رہنا چاہے اور سوال منکر ونکیر کو سہل کر

چاہیے اُسکو چاہیے کہ چغلخوری اور غیبت اور تمام گناہون سے پرہیز رکھے۔

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تمام آدمیون سے بدتر چغلخور ہین۔ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ اور رسول کے نزدیک چغلخوری بہت بڑا گناہ ہے۔ فقیہ ابواللیثؒ کا قول ہے کہ جب تمہارے پاس کوئی شخص آدے اور بیان کرے کہ فلان شخص نے تمہارے ساتھ ایسا کیا اور یہ بُرائی کی تو اُسوقت تپر چھ باتین لازم ہین۔ (۱) اُس شخص کو سچا نہ جانو کیونکہ وہ چغلخور ہے شریعت مین اُسکی گواہی مقبول نہین۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنْ جَآءَکُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَیَّنُوْٓا یعنی اگر کوئی فاسق شخص تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو اُس خبر دینے والے کو خوب جانچ لو کہین ایسا نہ ہو کہ اُس جھوٹے کی باتون مین آکر تم اپنی نادانی سے کسی قوم کو آزار دے بیٹھو (۲) اُس شخص کو ایسی باتین کرنے سے روکنا چاہیے کیونکہ بُری باتون سے باز رکھنا قدرت ہونے کی صورت مین واجب ہے (۳) ایسے شخص سے نفرت کرنی چاہیے کیونکہ وہ شخص خدا کا نافرمان ہے اور خدا کے نافرمان سے محض خوشنودی خدا کیلئے بغض رکھنا واجب ہے (۴) جس شخص کی تم سے بُرائی کیگئی ہے صرف سنکر اُس سے تمہین بدگمان نہ ہونا چاہیے کیونکہ مسلمان کی طرف سے گمان بد رکھنا حرام ہے قال اللہ تعالیٰ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ (۵) یہ زبانی برائی سنکر تمکو اُسکی تحقیق کے درپے نہونا چاہیے کیونکہ اسکا نام تجسس ہے اور تجسس سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے قولہ تعالیٰ ولا تجسسوا (۶) چغلخور کی زبان سے سنکر جس بات کو تم ناپسند کرتے ہو اُسے زبان پر نہ لاؤ کیونکہ جب تم کسی کے سامنے وہی بات بیان کروگے تو تم بھی چغلخور ٹھہرے۔ الغرض مسلمان کو نمیمہ غیبت بہتان اور ہر قسم کے بُرے افعال سے پرہیز رکھنا چاہیے۔

باب ۱۲۲ پیشہ تجارت کی بھلائی و بُرائی اور جزا۔ سود کھانے کی مذمت۔ ارزانی مین غلہ روک رکھنے کی ممانعت

حدیث شریف مین آیا ہے کہ قیامت کے دن تاجرون کا حشر فاجرون کے ساتھ ہوگا مگر وہ تاجر جس نے تقویٰ اور نیکی اختیار کی اور معاملہ مین سچ بولتا رہا۔ تاجرون کو حدیث شریف مین فاجرون کا لقب اسی بناپر دیا گیا ہے کہ اکثر اپنی تجارت کو رواج اور فروغ دینے کے لئے اُنکی عادت ہوتی

ہے کہ خریدار کو طرح طرح سے فریب دیتے ہین اپنے بُرے مال کو اچھا ثابت کرتے ہین۔ جھوٹی قسمین کھاتے ہین۔ لہذا احدیث شریف مین یہ بھی وارد ہے کہ قیامت کے دن تاجر اُن لوگون کی جماعت مین اُٹھائے جائینگے جو کثرت سے جھوٹ بولتے رہے لیکن وہ تاجر اس وعید مین شامل نہین جنھے دروغگوئی سے پرہیز رکھا اور سچائی اختیار کی۔ سچے اور نیک تاجرون کا حشر ابرار اور متقیون کے ساتھ ہوگا جیسا کہ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وہ سوداگر جو کہ سچا اور امانتدار ہو قیامت کے دن انبیاء صدیقین وشہداء کے ساتھ اُٹھایا جائیگا یہان سے معلوم ہوا کہ تاجر کو اپنے معاملات مین سچائی اور ایمانداری اختیار کرنا چاہیے اور جھوٹ اور خیانت سے بچنا چاہیے تاکہ متقی اور ابرار کے ساتھ اُس کا حشر ہو اور فاجرون کے گروہ مین شامل نہ کیا جائے۔ بلکہ اُسپر واجب ہے کہ تجارت مین عدل وانصاف کا لحاظ رکھے اور ظلم وزیادتی سے پرہیز کرے۔ اور ظلم سے مراد یہ ہے کہ کسی شخص کو ضرر پہونچایا جائے مثلاً کھوٹا سکہ رائج کرنا ایک ظلم عام ہے جس سے لوگون کو نقصان پہونچتا ہے کیونکہ جو شخص کھوٹا سکہ کسی کے ہاتھ چلا دیتا ہے پس اگر وہ لینے والا نہین جانتا کہ کھوٹا ہے تو اُسکو نقصان پہونچتا ہے اور اگر اُسپر وہ کھونٹ ظاہر ہوگیا تو وہ کسی دوسرے کے ہاتھ اُسے چلائیگا۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص پہلے پہل کوئی بُرا طریقہ جاری کریگا تو قیامت تک جسقدر لوگ اُس طریقے پر عمل کرین گے اُن سب کا گناہ اُس شخص کے نامۂ اعمال مین لکھا جائیگا اسی بناء پر بعض سلف کا قول ہے کہ ایک کھوٹا روپیہ فریب سے چلا دینا بدتر ہے اس سے کہ سو کھرے روپیون کی چوری کی جائے کیونکہ سو روپئے کی چوری ایک ہی گناہ ہے جو کہ چرانے والے کی ذات تک محدود رہتا ہے لیکن کھوٹے روپیہ کا چلا دینا ایک دائمی گناہ ہے جو اسوقت تک جاری رہتا ہے جبتک یہ کھوٹا روپیہ لوگون کے ہاتھون مین آتا جاتا رہیگا۔ پس اُس رواج دینے والے کی زندگی مین اور اُسکے مرنے کے بعد جو کچھ لوگون کا نقصان اس کھوٹے روپیہ کی وجہ سے ہوا وہ سب گناہ اس شخص کے نامۂ اعمال مین درج ہوتے رہینگے یہانتک کہ وہ کھوٹا روپیہ فنا ہو جائے۔ اچھے ہین وہ جنکے مرنے پر اُنکے گناہ بھی مرجاتے ہین اور افسوس ہے اس شخص پر جو کہ خود مرجائے اور اُسکے گناہ کا سلسلہ مرنے کے بعد بھی جاری رہے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی ہدایت تھی کہ جو شخص علم دین سے بے بہرہ ہو وہ ہمارے بازار مین تجارت نہ کرنے پائے۔

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ تم بازار والون کی ظاہری وضع پر نہ جاؤ کیونکہ وہ انسانون کے لباس مین بھیڑیے ہین اور امیرون کی ہمسائگی سے بچتے رہو۔ اور بازاری قرآن خوانون سے پرہیز رکھو اور اُن علمار سے علیحدہ رہو جو امیرون کے ہمنشین ہین۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سچ بولنے والا سوداگر قیامت کے دن عرش الٰہی کے سائے مین امن و امان سے رہیگا۔

بعض حکمار کا قول ہے کہ جس تاجر مین تین خوبیان نہ ہونگی وہ دین و دنیا مین محتاج رہیگا (۱) تین چیزون سے زبان کو صاف رکھنا۔ جھوٹ۔ لغو۔ قسم (۲) تین باتون سے دل کو صاف رکھنا کھوٹ۔ خیانت۔ حسد (۳) اپنے نفس کو تین چیزون کی محافظت پر مجبور رکھنا نماز باجماعت۔ نماز جمعہ بعض اوقات طلب علم اور ہر وقت اللہ تعالیٰ کی رضاجوئی مین مشغول رہنا۔

حضرت حمزہ رحمۃ اللہ علیہ نے بعض علمار اُمت سے نقل کی ہے کہ دین اور دنیا کا قیام فقط چار گروہوں سے وابستہ ہے۔ علمار۔ امرار۔ غازی۔ پیشہ ور۔ چنانچہ علمار کی جماعت وہ ہے جسکو انبیار علیہم السلام کی میراث پہونچی ہے۔ یہ لوگ بندگان الٰہی کو آخرت کی راہ بتاتے ہین اور مخلوق خدا اُنکی پیروی کرتی ہے۔ اور امرا گویا مخلوق کے پاسبان ہین جو کہ خلق خدا کی نگہبانی کرتے ہین۔ اور غازی لوگ زمین پر اللہ تعالیٰ کا لشکر ہین جو کہ مسلمانون کی محافظت اور کفر کو دنیا سے مٹانیوالے ہین اور تاجر و پیشہ ور لوگ بندگان خدا کی مصلحت کے لیے گویا اللہ تعالیٰ کے امانتدار ہین اسکے بعد بیان کیا کہ علمار اگر علم و عمل چھوڑ کر دنیا کے بکھیڑون مین پھنس جائینگے تو مخلوق کا پیشوا کون ہوگا اور پاسبانی کرنیوالے جبکہ خود بھیڑیے بنجائینگے تو بکریون کے گلہ کی کون نگہبانی کریگا اور جہاد کرنیوالے جبکہ فخر و غرور اختیار کرینگے اور حرص و طمع کی راہ سے کفار پر چڑھائی کرینگے تو دشمن پر فتحیابی کیونکر ممکن ہے اور تجارت پیشہ لوگ جبکہ اہل معاملہ کے ساتھ خیانت روا رکھین گے تو لوگ اُنپر کیونکر بھروسہ کرسکینگے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ سود۔ رشوت۔ خیانت۔ کھوٹ۔ اور چوری کے مال سے کبھی اللہ تعالیٰ کوئی حج۔ عمرہ۔ جہاد۔ صدقہ۔ اور غلام کا آزاد کردینا قبول نہین فرماتا۔

گویا پانچ چیزون کے مقابلے مین پانچ چیزین ضائع ہوتی ہین۔
حضرت علی کرم اللہ وجہ سے منقول ہے کہ تجارت کرنیوالا شخص جبکہ علم دین سے بالکل بے بہرہ ہوگا تو سود کی آفت مین مبتلا ہوگا اور خوب مبتلا ہوگا۔

سود کھانے کی مذمّت

بروایت حارث حضرت علی کرم اللہ وجہ سے منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لعنت کی سود کھانیوالے پر اور اُسکی وکالت کرنیوالے پر اور اُسکے گواہون پر اور اُسکا تمسک لکھنے والے پر۔ اور گدنا گودنے والی عورت پر اور گدنا گدانے والی پر اور دوسرے شخص کے لیئے حلالہ کی نیت سے نکاح کرنیوالے پر اور صدقہ اور خیرات سے روکنے والے پر۔
حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ چاندی کے بدلے چاندی برابر برابر ہے اور گیہون کے بدلے گیہون برابر برابر ہے۔ اسی طرح جو۔ چھوہارے۔ منقے اور نمک کا ذکر فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ جو شخص زیادہ دے یا زیادہ لے وہ سود خوار ہے۔
حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جس شہر مین زنا کی کثرت ہوگی۔ اور سود کھایا جائے گا وہ ضرور تباہ و برباد ہوجائے گا۔
لیث ابن عبدالرحمٰن سے منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ کی جناب سے کسی بربادی کا حکم اُسوقت ہوتا ہے جبکہ وہان کے رہنے والے چار چیزون کو حلال اور جائز کر لیتے ہین (۱) جبکہ پیمانے مین کمی کرتے ہین (۲) تولنے مین دھوکا دیتے ہین (۳) زنا مین آلودہ ہوجاتے ہین (۴) سود کھانے لگتے ہین پس جبکہ زنا کی کثرت ہوتی ہے تو اُنپر وبا و طاعون کی بلا آتی ہے اور جب ناپ و تول مین کمی کرنے لگتے ہیں تو بارش موقوف ہوکر قحط پڑجاتا ہے۔ اور جب سود کھانا اختیار کرتے ہین تو اُنمین تلوار چلجاتی ہے۔
ابوعبید مخازنی بیان کرتے ہین کہ مین حضرت علی کرم اللہ وجہ کے ہمراہ بازار مین جایا کرتا تھا اور آپکے ہاتھ مین ایک کوڑا ہوتا تھا۔ جب آپ کسی شخص کو دیکھتے تھے کہ ناپ و تول مین کمی کرتا ہے تو اُسے کوڑا لگاتے اور فرماتے کہ ایمانداری سے ناپ و تول کو پورا رکھو ورنہ ہمارے بازار سے نکل جاوٗ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ لوگون پر ایک زمانہ آنیوالا ہے۔ جبکہ کوئی شخص سودخواری کی بلا سے محفوظ نہ رہیگا۔ صحابہؓ نے عرض کی یارسول اللہ کیا سب کے سب سود کھانا اختیار کرلینگے ارشاد فرمایا کہ اُس فتنے کے زمانے مین جو شخص سود نہ کھائیگا اُسپر بھی کچھ نہ کچھ اُسکا چھینٹا پڑجائیگا یعنی کسی قدر اس گناہ مین وہ بھی مبتلا ہوگا۔ کیونکہ سود کے لین دین مین گواہی دینا یا کاغذ لکھنا یا اُسپر اپنی رضامندی ظاہر کرنا غرض ہر قسم کی اعانت سے سود کا گناہ لکھا جاتا ہے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ زیادہ دینے والا اور زیادہ لینے والا دونون دوزخی ہین۔ پس تجارت پیشہ آدمی کے لئے لازم ہے کہ بقدر ضرورت علم دین حاصل کرے تاکہ تجارت مین سودخواری سے محفوظ رہے اور ناپ وتول مین کبھی کمی نہ کرے کیونکہ اسکے متعلق اللہ تعالیٰ نے سخت وعید فرمائی ہے چنانچہ ارشاد ہوا ہے ویل للمطففین یعنی عذاب شدید ہے اُن لوگون کے لئے جو خیانت کی راہ سے ناپ تول مین کمی کرتے ہین اس آیت شریف مین جو لفظ ویل آیا ہے اسکے معنی عذاب شدید کے ہین اور بعض روایتون مین ہے کہ دوزخ مین ایک بہت بڑا جنگل ہے جسکا نام ھاویہ ہے۔ اُسمین طرح طرح کے عذاب اور دہکتی ہوئی آگ اور سخت تاریکیون کے سوا کچھ نہین۔ اُس جنگل کے عذاب سے خود دوزخ بھی سوبار پناہ مانگتا ہے۔ اُسمین ایک کنوان ہے جسکو ویل کہتے ہین۔ اس کنوئین مین نہایت درجہ کا عذاب سخت ہے۔ یہانتک کہ وہ جنگل بھی ہر روز دوسو مرتبہ اُس سے پناہ مانگتا ہے اور اُس کنوئین مین ایک آگ کا صندوق ہے اور اُس صندق مین ایک قسم کا روغن ہے کہ اگر اُسکا ایک قطرہ دنیا مین ٹپک پڑے تو تمام پہاڑ پگھل جائین اور دنیا ہلاک ہوجائے۔ اس صندوق کے عذاب سے خود ویل کنوان بھی ہر روز تین سو بار پناہ مانگتا ہے۔ پھر اُس صندوق مین ایک کالا سانپ ہے جسکے ایک لاکھ چہرے ہیں۔ اور ہر ایک چہرے مین ایک لاکھ منھ ہین اور ہر ایک منھ مین ایک لاکھ زبانین ہین جس سے وہ صندوق بھی ہر روز چار سو مرتبہ پناہ مانگتا ہے۔ اُس زہریلے سانپ کے ہر ایک مُنھ مین بہت بڑے بڑے دانت ہین۔ اُن دانتون سے وہ نماز ترک کرنیوالون اور رمضان کے روزے بلاعذر توڑنیوالون۔ اور جھوٹی قسم کھانیوالون اور زناکارون اور سودخوارون پر حملہ کریگا۔

حضرت عبداللہ ابن عباس اور حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عدل اور حق شناسی دنیا مین اللہ تعالیٰ کی ترازو ہے جسنے اُس سے

اختیار کیا اُسنے بہشت کو پالیا اور جس نے اُسے چھوڑ دیا وہ سیدھا جہنم مین گیا۔

ارزانی مین غلہ روک رکھنا تاکہ گرانی مین زیادہ نفع سے فروخت ہو

حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ گرانی کے موقع پر زیادہ نفع اُٹھانے کے خیال سے وہی شخص ارزانی کے زمانے مین غلہ روکیگا جو کہ خدا کا نافرمان اور بدکار ہوگا۔ جس شخص نے اس نیت سے چالیس روز تک اناج روک رکھا تو وہ خدا و رسول سے بیزار ہے اور خدا و رسول اُس سے بیزار ہین۔

بروایت سعید حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جالب رزق پائیگا اور محتکر ملعون ہے۔ جالب اُس سوداگر کو کہتے ہین جو ایک مقام سے غلہ خرید کر اپنے شہر مین لائے اور اُسکو فروخت کر ڈالے۔ ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ رزق دیگا کیونکہ لوگ اُسکی ذات سے فائدہ اُٹھائینگے اور اُسکو مسلمانوں کی دعا سے برکت ملیگی۔ اور محتکر وہ شخص ہے جو کہ شہر کا غلہ خرید کر اپنے گھر مین بھرلے اور باوجودیکہ لوگون کو غلے کی حاجت ہو لیکن وہ اُسوقت فروخت کرنے سے باز رہ کر اس بات کا منتظر رہے کہ گرانی آجائے تو زیادہ نفع ہو۔ اسی فعل کا نام احتکار ہے جس سے شریعت نے منع فرمایا ہے۔ لیکن اگر اپنے استعمال کے لئے ذخیرے کے طور پر اپنے شہر سے خرید کر یا دوسرے شہر سے لاکر غلہ جمع کرے تو یہ احتکار نہ ہوگا۔ البتہ اگر ایسا موقع پیش آئے کہ لوگون کو اُس سے اناج خریدنے کی حاجت ہے تو ایسی صورت مین افضل یہی ہے کہ وہ اناج بیچ ڈالے اگر ایسا نہ کریگا تو بوجہ اسکے کہ اُسنے مسلمانون کے حال پر رحم نہ کیا گنہگار ہوگا پس حاکم وقت کو چاہیئے کہ جو تجارت پیشہ باوجود حاجت خلق کے اناج کے فروخت کرنیسے باز رہے تو اُسکو فروخت کرنے پر مجبور کرے اور اگر نہ مانے تو سختی اور تنبیہ سے کام لے لیکن حاکم اُس غلے کے لئے کوئی نرخ مقرر نہ کرے بلکہ یہ حکم دے کہ جس طرح سب لوگ بیچ رہے ہین وہ بھی بیچے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم نرخ نہ مقرر کرو کیونکہ نرخ کا مقرر ہونا خدا کی طرف سے ہے۔

حکایت۔ کہتے ہین کہ کسی بزرگ کے گھر مین بڑی مقدار گیہون کی جمع تھی اتفاق سے قحط پڑا اُن بزرگ نے وہ تمام گیہوں بیچ ڈالے۔ پھر جب اُن کو اناج کی ضرورت ہوئی تو خود بھی بازار سے

خریدنے لگے۔ کسی نے اُن سے کہا کہ آپکے پاس جو اناج تھا اُسے آپنے کیون نہ روک رکھا۔ جواب دیا کہ مین سب لوگون کے ساتھ اُنکے غم اور اُنکی تکلیف ومصیبت مین شریک رہکر زندگی بسر کرنا چاہتا ہون۔

شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ایک شخص اپنے بیٹے کو کوئی کام سیکھنے کے لئے کسی دُکاندار کے سپرد کرنا چاہتا تھا مشورہ لینے کی غرض سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا حضور نے ارشاد فرمایا کہ درزی۔ قصائی اور درخت کاٹنے والے اور بردہ فروش اور کفن بیچنے والے دُکاندار کے سپرد نہ کرے۔ کیونکہ درزی جو کہ خیانت کرتا ہے وہ قیامت کے دن زانیون اور شرابیون کے زمرے مین اُٹھیگا وہ اُس شخص سے بھی بدتر ہے جو کہ چالیس دن تک باوجود لوگون کی احتیاج کے فروخت کرنیسے غلہ روکے رہے اور سبز درخت کاٹنے والا جو کہ ہری شاخون کو کاٹتا ہے حالانکہ اُنکی پتیان ذکر الٰہی مین مشغول ہوتی ہین وہ بھی اس شخص سے بدتر ہے جو گرانی کے لئے اناج روک رکھے اگر بغیر توبہ کیے مریگا تو اُسکی زبان کلمۂ توحید ادا کرنے سے بند ہوجائیگی اور بردہ فروش یعنے انسان کی تجارت کرنیوالا سود خوار سے بھی بدتر ہے۔ کیونکہ سود کھانیوالا اور سبز درخت کاٹنے والا اگر مرنیسے پہلے توبہ کرلین تو اُن کی توبہ قبول ہوگی۔ لیکن انسانون کے بیچنے والے کی توبہ قبول نہین ہوتی کیونکہ وہ مخلوق خدا پر ظلم کرتا ہے اور سود کھانے والا اور درخت کاٹنے والا فقط اپنی ذات پر ظلم کرتے ہین۔ اور قصائی چونکہ ہمیشہ جانورون کو ذبح کرتا رہتا ہے اسلیئے اُسکے قلب سے نرمی اور رحمت اُٹھ جاتی ہے اور کفن بیچنے والا یا مردہ نہلانے والا ہر وقت لوگون کے مرنے کا آرزومند رہتا ہے۔ حالانکہ مجھے اپنی اُمت کا ایک ایک بندہ تمام دنیا و مافیہا سے زیادہ پیارا ہے۔

منقول ہے کہ ایک شخص حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت مین حاضر ہوا اور عرض کی کہ مجھے کچھ وصیت فرمایئے۔ اُنھون نے فرمایا کہ مین تم کو سات باتون کی وصیت فرماتا ہون (۱) جن چیزون کی ذمہ داری خود اللہ تعالیٰ نے فرمائی ہے اُسکا دل سے یقین کرو (۲) آخرت کا ہر وقت خیال رکھو (۳) فرضون کو اُنکے وقت پر ادا کرلو (۴) زبان کو ذکر الٰہی سے تر رکھو (۵) شیطان کا ساتھ نہ دو کیونکہ اُسکو مخلوق سے حسد ہے (۶) اور دنیا کو آباد کرنے کی فکر نہ کرو کیونکہ دنیا کے آباد کرنے سے آخرت برباد ہوتی ہے (۷) ہمیشہ مسلمانون کے خیرخواہ اور رحمدل رہو اور کثرت سے موت کو یاد کیا کرو اس ساتوین وصیت کا مطلب یہ ہے کہ جب انسان اپنی موت کو پیش نظر رکھیگا اور رحمدلی اختیار کریگا

تو کبھی گرانی کے خیال سے تجارتی غلے کو روک نہ رکھیگا۔

(باب ۴۳) ماں باپ کا حق اولاد پر

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص آنحضرتؐ کی خدمت مین حاضر ہوا اور عرض کی کہ مین جہاد کرنے کے لئے جانا چاہتا ہون۔ حضورؐ نے فرمایا کہ کیا تیرے ماں باپ زندہ ہین؟ اُسنے عرض کی ہاں۔ ارشاد ہوا کہ اُنکی خدمت سے بڑھ کر تیرے لئے کوئی جہاد نہین۔ پس عاقل آدمی کو لازم ہے کہ ماں باپ کا مرتبہ پہچانے اور اُنکا حق ادا کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے توراۃ و انجیل و زبور اور قرآن مجید اور تمام آسمانی کتابون مین تاکید فرمائی ہے اور تمام پیغمبرون کو وحی بھیجی ہے کہ اپنے ماں باپ کی عزت کرین اور اُنکی ناخوشی کو اپنی ناخوشی فرمایا ہے۔

بعض علمار فرماتے ہین کہ قرآن پاک کی تین آیتین دو دو حکمون پر شامل ہوئی ہین جن مین کسی ایک پر عمل کرنا فائدہ مند نہیں جبتک کہ دوسرے حکم پر بھی عمل نہ کیا جائے (۱) قولہ تعالیٰ اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَ اٰتُوا الزَّکٰوۃَ یعنی نماز پڑھو اور زکوٰۃ دو پس جو شخص نماز کا پابند ہو مگر مال کی زکوٰۃ نہ ادا کرے تو اُسکی نماز بھی قبول نہ ہوگی (۲) قولہ تعالیٰ وَاَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ یعنی خدا اور رسولؐ کی اطاعت کرو پس جو شخص خدا کی اطاعت کا دعویٰ کرے اور رسولؐ کی اطاعت کا منکر ہو تو اُسکی اطاعت کبھی خدا قبول نہ کریگا۔ (۳) قولہ تعالیٰ اَنِ اشْکُرْلِیْ وَلِوَالِدَیْکَ یعنی اللہ کا اور اپنے ماں باپ کا شکر ادا کرو۔ پس جو شخص اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا رہے لیکن ماں باپ کا شکریہ نہ بجالائے تو خدا کی جناب مین اُسکی شکر گزاری مقبول نہین۔

بعض علمار فرماتے ہین کہ اگر کوئی سوال کرے کہ ماں باپ اگر بیٹے سے ناخوش مرجائین تو اُنکے مرنے کے بعد کسی طور سے بیٹا اُنکو خوش کر سکتا ہے یا نہین۔ اسکا جواب یہ ہے کہ تین طرح سے البتہ خوش کر سکتا ہے (۱) یہ کہ بیٹا اپنی ذات سے نیک اور صالح ہو کیونکہ ماں باپ کے نزدیک اس سے زیادہ کوئی شے محبوب نہین کہ اُنکی اولاد نیک ہو (۲) ماں باپ کے رشتہ دارون کے ساتھ اچھا سلوک کرے (۳) ماں باپ کے لئے استغفار اور دعائے خیر کرتا رہے اور اُنکے نام سے صدقہ اور خیرات دیتا رہے۔

علماء کا قول ہے کہ اولاد پر ماں باپ کے دس حق ہیں (۱) جب ماں باپ کو کھانا کھانے کی حاجت پڑے تو اُنکے کھانیکا انتظام کرے (۲) اُنکو کپڑے کی ضرورت ہو تو مقدور کے موافق اُنکے لیے کپڑا بہم پہونچائے (۳) جب اُنکو کوئی خدمت لینے کی ضرورت ہو تو اُنکی خدمت کرے (۴) ماں باپ جب بلائے فوراً حاضر ہو (۵) جب کسی بات کا حکم دے تو اُسکا حکم بجالائے بشرطیکہ کسی معصیت کا حکم نہ ہو (۶) ماں باپ کے ساتھ نرمی سے گفتگو کرے کبھی سخت کلمہ زبان پر نہ لائے (۷) ماں باپ کو اُنکا نام لیکر نہ پکارے (۸) اگر باپ کے ساتھ کہیں چلنے کا اتفاق ہو تو ادب سے اُسکے پیچھے چلے (۹) جو بات اپنے لئے پسند کرے وہی ماں باپ کے لیے روا رکھے۔ اور جو بات اپنے آپ کو ناگوار ہو اُسے اُنکے لئے بھی جائز نہ رکھے (۱۰) جس طرح اپنے لئے خدا سے دعائے خیر کرتا ہے ماں باپ کے لئے بھی دعائے مغفرت کیا کرے۔

منقول ہے کہ ایکبار حضرت حسن بصریؒ خانہ کعبہ کا طواف کر رہے تھے ایک شخص کو دیکھا کاندھے پر ایک زنبیل ڈالے ہوئے طواف میں مشغول ہے۔ حضرت حسنؒ نے اُس سے فرمایا کہ اے شخص یہ زنبیل اُتار کر رکھدے۔ اُسنے جوابدیا کہ یا حضرت اس زنبیل مین میری والدہ ضعیفہ ہے مین نے اُنکو اسطرح زنبیل مین بٹھا کر اور اپنے کاندھے پر اُٹھا کر ملک شام کی آخری سرحد سے یہان لاکر حج کرایا ہے۔ اسی طور سے خانہ کعبہ کا طواف کیا اور تمام ارکان حج ادا کیے اور اسیطرح مین اُنکو سات حج کرا چکا ہون۔ پس اب آپ یہ فرمایئے کہ مین نے ماں کا حق ادا کر دیا یا نہیں؟ حضرت حسن بصریؒ نے فرمایا کہ اے شخص! اگر تو اپنی ماں کو اسیطرح کاندھے پر اُٹھا کر اور دنیا کے آخری کنارے سے لاکر ستر مرتبہ بھی حج کرائے تو یاد رکھ کہ اُسکے پیٹ مین تو نے اپنی ایک بار جنبش کرنے کا حق ادا نہین کیا۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ بہشت ماں کے قدمون کے نیچے ہے۔

منقول ہے کہ ایک صحابی جنکا نام حارث تھا بیمار ہوئے۔ اور نزع کی حالت اُنپر طاری ہوئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عیادت کے لئے تشریف لیگئے اور اُنکو کلمۂ شہادت تلقین فرمایا۔ اُنھون نے کلمہ نہ پڑھا حضورؐ نے فرمایا کہ کلمہ کیون نہین پڑھتے ہو؟ جواب دیا کہ یا رسول اللہ میرے سامنے ایک آگ کا پہاڑ ہے جب مین کلمۂ لا الٰہ الا اللہ کہنا چاہتا ہون تو وحشت سے میری زبان بند ہو جاتی ہے۔ حضورؐ نے دریافت فرمایا کہ تم سے کونسا ایسا عمل سرزد ہوا؟ جوابدیا کہ مین نے اپنی ماں سے

کلام کرنا چھوڑ دیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنکی مان کو بلوایا اور فرمایا کہ اپنے بیٹے کا قصور معاف کرد و ورنہ اُس کی روح کو دوزخ کے فرشتے لیجائینگے۔ مان نے معافی سے انکار کیا حضورؐ نے فرمایا کہ اچھا دعا کرو کہ تمھارے بیٹے کی زبان سے کلمۂ شہادت ادا ہو۔ اُسوقت حضرت جبرئیلؑ نازل ہوئے اور کہا یا رسول اللہ آپ کو اللہ تعالیٰ بعد سلام کے فرماتا ہے کہ آپ میری جناب مین تمام مخلوق سے افضل و برتر ہین۔ اپنی عزت وجلال کی قسم کہ مین ہرگز حارث سے راضی نہ ہونگا جبتک کہ اُسکی مان اُسکی خطا معاف نہ کریگی یہ ارشاد باری سُنکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنکی مان سے سفارش کی یہانتک کہ وہ اپنے بیٹے سے خوش ہوگئین اور فوراً حضرت حارث کی زبان پر کلمۂ شہادت جاری ہوا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

مروی ہے کہ ایکبار آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوذرؓ غفاری رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ چلو غربا اور پڑوسیون کی زیارت کرین۔ حضرت ابوذرؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ غربا کون لوگ ہین؟ فرمایا کہ وہ لوگ جنسے کوئی ملنے نہین جاتا۔ عرض کی کہ شاید آپ کی مراد اہل قبور ہین؟ فرمایا ہان۔ پس حضرت ابوذرؓ ساتھ ہولیے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنت البقیع مین تشریف لیگئے اور وہان ایک قبر پر کھڑے ہوکر رونے لگے۔ حضرت ابوذرؓ نے عرض کی یا رسول اللہ آپ کیون روتے ہین؟ فرمایا کہ اس قبر مین میری اُمت کا ایک شخص ہے جسپر سخت عذاب ہورہا ہے اتنے مین حضرت جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ کے رونے سے آسمان کے سب فرشتے رو رہے ہین۔ حضورؐ نے فرمایا کہ اے جبرئیلؑ اس قبر سے میت کے رونے کی آواز نوجوان کی آواز معلوم ہوتی ہے اور اُسکی فریاد غریبون کی فریاد سے ملتی ہے۔ یہ مردہ کون ہے؟ عرض کی کہ یہ شخص انصار مین سے ہے۔ دریافت فرمایا کہ کس بات سے اسقدر عذاب کا مستحق ہوا؟ حضرت جبرئیلؑ نے جواب دیا کہ یا رسول اللہ ہم لوگون کو آپکی امت کا گناہ معلوم نہین آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ یہ مردہ زندہ ہوکر اپنا وہ گناہ ظاہر کرے۔ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی اور قبر سے اُس نوجوان کی آواز بلند ہوئی کہ یا رسول اللہ صلعم الامان الامان میری فریاد کو پہونچیے۔ میرے اوپر آگ ہے نیچے آگ ہے داہنے آگ ہے بائین آگ ہے اور یہ تمام وبال اس گناہ کا ہے کہ مین زندگی مین اپنی مان کو تکلیف دیا کرتا

تھا۔ یہ فریاد سُنکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوذرؓ سے فرمایا کہ مدینے مین ندا کردو کہ یہ قبر جس شخص کے عزیز کی ہو وہ یہان آئے اور قبر کے سرھانے کھڑا ہو۔ چنانچہ ندا کی گئی اور کچھ لوگ وہان آئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر اس نوجوان کی ماں مرچکی ہے تو قیامت تک اسیطرح مبتلا ر عذاب رہیگا۔ تھوڑی دیر مین ایک ضعیف بڑھیا لاٹھی ٹیکتی ہوئی اور قبر دیسے گذرتی ہوئی آئی اور اُسی قبر کے سرھانے آکر کھڑی ہوگئی حضور نے اُس ضعیفہ سے دریافت فرمایا کہ اس قبر کا مردہ تجھ سے کیا رشتہ رکھتا ہے؟ اُسنے عرض کی کہ وہ میرا بیٹا میری آنکھون کا تارا میرے دل کا ٹکڑا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ کیا تو اس سے راضی ہے؟ اُسنے جواب دیا کہ نہین فرمایا کہ ناخوشی کی کیا وجہ ہے اُسنے عرض کی کہ ایک روز مین محراب نماز مین مشغول عبادت تھی اور یہ میرا بیٹا شراب کے نشے مین چور گھر مین داخل ہوا اور اس زور سے مجھے لکڑی پھینک کر ماری کہ میرا ہاتھ ٹوٹ گیا مین نے اُسوقت بددعا کی کہ خدا کرے تجھے رضائے الٰہی حاصل نہ ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے ضعیفہ اپنے بیٹے پر رحم کر کیونکہ جس شخص کے دل مین رحم نہین اُسپر اللہ تعالیٰ رحم نہین کرتا۔ بڑھیا نے جواب دیا کہ مین اپنے بیٹے کے لئے اپنے دل مین رحم نہین پاتی۔ حضور نے ارشاد فرمایا کہ اچھا اپنے کان قبر سے لگاکر اُس کی آواز سُن۔ بڑھیا نے قبر سے کان لگائے اور اپنے بیٹے کی فریاد سنی کہ وہ کہہ رہا ہے اے میری ماں اے میرے باپ میری بیکسی کی حالت پر رحم کرو اگر تم مجھپر رحم نہ کروگے تو قیامت تک آگ مین جلتا رہون گا۔ یہ دردناک آواز سُنکر وہ ضعیفہ رو پڑی اور عرض کیا یا رسول اللہ مین اپنے بیٹے سے راضی ہوگئی۔ ابھی اُسکی زبان سے یہ بات نہ نکلی تھی کہ اُس نوجوان پر سے قبر کا عذاب موقوف ہوگیا اور بہشت کی ہوائین آنے لگین۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کے ماں باپ زندہ ہون اور وہ رات دن اُن کو خوش رکھے تو اُس کے لئے بہشت کے دروازے کھلے ہوئے ہین اور اگر اُنمین سے ایک زندہ ہو تو ایک دروازہ کھلا رہیگا اور جو شخص اپنے ماں باپ کو ہمیشہ ناراض رکھے اُسکے لئے دوزخ کے دو دروازے کھلے رہینگے اور اگر ایک کو ناخوش رکھے تو ایک دروازہ کھُلا رہیگا۔ یہ حدیث سُنکر ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ اگر ماں باپ ظلم کرین تو کیا جب بھی اُنکی اطاعت کرنا چاہیئے۔ حضور نے تین بار ارشاد فرمایا کہ ہاں اگرچہ

ماں باپ ظلم کرین۔

حدیثون مین آیا ہے کہ سات قسم کے لوگون کی طرف اللہ تعالیٰ نظر رحمت سے نہین دیکھتا۔ (۱) آوارہ عورتون کے گھر مین سونے والے (۲) چاشت کے وقت غافل رہنے والے (۳) پانسہ کھیلنے والے (۴) قہوہ پینے والے (۵) پردہ نشین عورتون کو جھانکنے والے (۶) امانت مین خیانت کرنیوالے (۷) ماں باپ کو بُرا کہنے والے۔

منقول ہے کہ جناب موسیٰ علیہ السلام نے ایک بار جناب باری مین عرض کی۔ کہ اے خدا مجھے اُس شخص کو دکھادے جو بہشت مین میرا ہمنشین ہوگا۔ ارشاد ہوا کہ فلان شہر مین جاؤ اُسکے فلان بازار مین تم کو ایک قصائی ملیگا جسکی یہ شکل صورت اور یہ قد وقامت ہے وہی تمھارے ساتھ بہشت مین رہیگا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اُس شہر مین گئے۔ اور اُس بازار مین جاکر اُسکی دُکان پر کھڑے ہوئے دیکھا کہ ایک نوجوان شخص بیٹھا ہے جسکے چہرے سے عیاری اور چالاکی ٹپکتی ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اُس کی حالت دیکھنے کے لیے وہان ٹھہرے اُس شخص کو دیکھا کہ گاہک سے قیمت پوری لیتا تھا اور گوشت کم دیتا تھا۔ اپنے جی مین کہنے لگے کہ شاید مین نے غلطی کی وہ کوئی اور شخص ہوگا اتنے مین حضرت جبرئیل علیہ السلام نظر آئے اور کہا کہ یہی وہ شخص ہے کہ جسکا آپکو پتہ دیا گیا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام تمام دن وہان ٹھہرے رہے۔ شام کو قصائی نے گوشت کا بچا ہوا ٹکڑا اُٹھا کے زنبیل مین ڈالا اور دُکان بند کرکے اپنے گھر جانے لگا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اُس سے کہا کہ اے نوجوان کیا تم مجھے مہمان رکھ سکتے ہو؟ اُسنے کہا کہ آپ شوق سے میرے مہمان رہ سکتے ہین۔ حضرت موسیٰؑ اُسکے ساتھ ہولیئے اور اُسکے مکان پر پہونچے تھوڑی دیر کے بعد اُس شخص نے اُنکے سامنے کھانا پیش کیا اور کہا کہ اگر آپ کھانا چاہین تو ابھی کھائیے یا تھوڑی دیر ٹھہریے تاکہ مین ایک ضروری کام سے فارغ ہوجاؤن۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ مین ابھی توقف کرتا ہون تم اپنے کام سے فراغت کرلو۔ اُس جوان نے وہ گوشت کا ٹکڑا جو دُکان سے ساتھ لایا تھا پکنے کے لئے چولھے پر رکھا اور نہایت عمدہ یخنی پکائی پھر اندر گھر مین گیا اور کھونٹی پر سے ایک زنبیل اُتار کر لایا جسمین ایک بالکل کمزور اور ناتوان بڑھیا تھی اُس بڑھیا کو زنبیل سے نکالا اور چمچے سے وہ یخنی اُسے پلائی یہانتک کہ بڑھیا آسودہ ہوگئی اور کچھ دیر تک لبون کو حرکت دیتی رہی۔ نوجوان نے پھر اُسیطرح بڑھیا کو زنبیل مین رکھ کر اپنے مقام پر

لٹکا دیا اور حضرت موسیٰؑ کی خدمت مین حاضر ہوا۔ جب کھانا کھانے کا ارادہ کیا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اُس سے اُس زنبیل کا واقعہ پوچھا؟ نوجوان نے بیان کیا کہ یہ بڑھیا میری مان ہے جو کہ بہت ضعیف ہوگئی ہے اور اُٹھنے بیٹھنے پر قادر نہین ہے۔ جب مین بازار سے دُکان بند کرکے آتا ہون تو پہلے اُسکو پیٹ بھر کر کھلا پلا دیتا ہون پھر خود کھاتا ہون۔ حضرت موسیٰؑ نے فرمایا کہ یخنی پینے کے بعد اُس ضعیفہ کے ہونٹھون کو مین نے حرکت کرتے دیکھا یہ کیا بات تھی؟ نوجوان بولا جو وقت یہ ضعیفہ آسودہ ہوجاتی ہے تو یہ دعا مانگا کرتی ہے کہ اے پروردگار میرے بیٹے کو بہشت مین حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ہمنشین بنانا حضرت موسیٰؑ نے فرمایا کہ اے نوجوان مین تجھے خوشخبری دیتا ہون کہ مین موسیٰؑ ہون اور تو بہشت مین ضرور میرا ہمنشین ہوگا۔

مروی ہے کہ جو شخص اپنی بی بی کو اپنے اوپر غالب کرلیتا ہے اُسپر خدا اور فرشتے لعنت کرتے ہین۔ اور جو شخص اپنے مان باپ کی نافرمانی کرتا ہے اُسکے لئے بارہ عذاب ہین۔ چھ زندگی مین اور چھ مرنے کے بعد۔ زندگی کے چھ عذاب یہ ہین (۱) اُس کا نامۂ اعمال نیکیون سے بالکل خالی ہوگا (۲) اُسکا نماز روزہ اور کوئی عبادت مقبول نہین (۳) اطاعت الٰہی کی اُسکو توفیق نہ ہوگی (۴) بغیر توبہ کیئے مرےگا (۵) دنیا سے بے ایمان اُٹھیگا (۶) بدکارون کے گروہون مین اسکا حشر ہوگا۔ مرنے کے بعد چھ عذاب یہ ہین (۱) جانکنی کے وقت کلمۂ شہادت کو وہ بھول جائیگا (۲) منکر و نکیر کو کافی جواب نہ دے سکے گا (۳) اُسکی قبر تنگ ہوجائیگی (۴) اللہ تعالیٰ اُسکو نظر رحمت سے نہ دیکھیگا (۵) عذاب قبر کی سختی اُٹھائیگا (۶) ہمیشہ دوزخ مین رہیگا۔

اہل و عیال پر شفقت کرنے کا بیان

حضرت انسؓ ابن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہین کہ مین نے ایکبار آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے عرض کی کہ یا رسول اللہ ایک روٹی خدا کی راہ مین صدقہ دینا افضل ہے یا سَو رکعت نماز نفل پڑھنا۔ فرمایا ایک روٹی صدقہ دینا میرے نزدیک دو سو رکعت نفل پڑھنے سے افضل ہے۔ مین نے عرض کی یا حبیب اللہ مسلمانون کی حاجت روا کرنا آپ زیادہ پسند فرماتے ہین یا دو سو رکعت نفل ادا کرنا؟ فرمایا کہ مسلمان کی حاجت بر لانا میرے نزدیک ہزار رکعت نماز نفل سے بہتر ہے۔ مین نے

عرض کی یا رسول اللہ حرام کا ایک لقمہ ترک کر دینا آپکو زیادہ پسند ہے یا ہزار رکعت نماز نفل۔ فرمایا کہ حرام لقمہ کا ترک کر دینا مجھے پانچہزار رکعت نماز نفل سے زیادہ پسند ہے۔ مین نے عرض کی یا نبی اللہ غیبت سے باز رہنا آپ بہتر خیال فرماتے ہین یا دو ہزار رکعت نماز نفل؟ فرمایا کہ غیبت سے بچنا میرے نزدیک دس ہزار رکعت نماز نفل سے زیادہ عمدہ ہے۔ مین نے عرض کی یا حبیب اللہ بیوہ عورت کی حاجت روائی کرنا آپکو زیادہ پسند ہے یا دس ہزار رکعت نماز نفل؟ فرمایا کہ بیوہ عورت کی حاجت برلانا میرے نزدیک تیس ہزار رکعت نماز نفل سے زیادہ افضل و بہتر ہے۔ مین نے عرض کی یا رسول اللہ بال بچون مین محبت کی راہ سے بیٹھنا آپ زیادہ پسند فرماتے ہین یا مسجد مین بیٹھنا۔ فرمایا کہ بال بچون مین بیٹھنا مجھے اس اعتکاف سے بھی زیادہ پسند ہے جو خاص میری مسجد مین ادا کیا جائے۔ مین نے عرض کی یا رسول اللہ اپنے بال بچون مین خرچ کرنا آپکے نزدیک زیادہ عمدہ ہے یا خدا کی راہ مین صرف کرنا فرمایا کہ وہ ایکدرم جسکو مسلمان اپنے بال بچون پر صرف کر دے میرے نزدیک اُس ہزار درم سے افضل ہے جو راہ خدا مین صرف کیے جائین۔ مین نے عرض کی یا رسول اللہ ماں باپ کی اطاعت و فرمانبرداری اور اُنکے ساتھ اچھا سلوک کرنا آپ زیادہ پسند فرماتے ہین یا ہزار برس تک عبادت الٰہی مین مشغول رہنا ارشاد فرمایا کہ ماں باپ کی اطاعت اور خدمتگذاری مجھے دو ہزار برس کی عبادت سے بھی زیادہ پسند ہے

(باب ۳۴) اولاد کا حق ماں باپ پر اور عمدہ تربیت اولاد کا بیان

حضرت ابو داؤد طائی سے مروی ہے کہ اے مسلمانو اپنی اولاد کو عزت سے رکھو اور اُنکی عمدہ تربیت کرو کیونکہ اولاد کو اچھی طرح رکھنے سے نو درجے حاصل ہوتے ہیں۔ تین درجے دنیا مین ملتے ہین وہ یہ ہین (۱) رزق کی فراخی حاصل ہوگی اور نہایت فراخی کے ساتھ وہ شخص زندگی بسر کریگا (۲) عبادت الٰہی مین لذت ملیگی اور نماز و روزہ جمعہ اور جماعت مین کبھی اُسکو سستی لاحق نہ ہوگی۔ (۳) تمام دنیاوی حاجتین اُسکی اللہ تعالیٰ پوری کریگا اور تین درجے مرنے پر حاصل ہونگے وہ یہ ہین (۱) جانکنی کی سختی اُسپر آسان ہوجائیگی (۲) نزع کے وقت کلمۂ شہادت اُسکی زبان پر جاری ہوگا (۳) دنیا سے ایمان کے ساتھ اُٹھیگا اور تین مرتبے آخرت مین دئے جائینگے۔ وہ یہ ہین (۱) میزان عمل قائم ہونے کے وقت اُسے حساب و کتاب مین تخفیف ہوگی (۲) پل صراط پر سے کوندتی ہوئی بجلی کیطرح گذر جائیگا حالانکہ وہ

پینتالیس برس کی راہ ہے (۴) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت اُسکو حاصل ہوگی۔
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب آدم کا بیٹا مرجاتا ہے تو اُسکے تمام اعمال ختم ہوجاتے ہین لیکن تین امور ایسے ہین جنکی وجہ سے قیامت تک اعمال نیک کا سلسلہ نہین ٹوٹتا (۱) صدقۂ جاریہ (۲) وہ علم جس سے اُسکے مرنے کے بعد بھی لوگ فائدہ اُٹھائین (۳) ایسی اولاد نیک جو اُسکے لئے دعائے خیر کرتی رہے۔
شعبی کی روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو اُس باپ پر جو اپنے بیٹے کو عمدہ تربیت کی وجہ سے ایسا موقع نہ دے کہ وہ اُسکا نافرمان ہوسکے۔ مطلب یہ ہے کہ اپنی اولاد کو ایسے امور پر مجبور نہ کرے جو اُنکو ناگوار ہون اور نافرمانی کر گذرین۔ چنانچہ کسی بزرگ کے متعلق مشہور ہے کہ وہ اپنے بیٹے کو کسی بات کا حکم نہ دیتے تھے جب اُنسے وجہ پوچھی گئی تو جواب دیا کہ مین ڈرتا ہون کہین ایسا نہ ہو کہ میرا کوئی حکم اُسکو بُرا معلوم ہو اور وہ اُسمین میری نافرمانی کرجائے اور عذاب الٰہی کا مستحق ٹھہرے مین نہین چاہتا کہ اپنے بیٹے کو دوزخ کی آگ مین جلاؤن۔
یزید رقاشیؒ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ سات چیزونکا ثواب مرنے کے بعد بھی مسلمان کو ملتا رہتا ہے۔ (۱) جو شخص کوئی مسجد بنائیگا تو جبتک ایک شخص بھی اُسمین نماز پڑھیگا تو اُس بنانے والے کو ثواب پہونچتا رہیگا (۲) جس شخص نے کوئی نہر کھدوائی تو جبتک اُسمین پانی بہا کریگا اور لوگ پیتے رہینگے اُسکو ثواب ملتا رہیگا (۳) جو شخص کوئی قرآن مجید لکھے تو جبتک لوگ اُسکو پڑھتے رہینگے لکھنے والے کو اُسکا ثواب ملتا رہیگا (۴) جو شخص پہاڑ سے کوئی چشمہ نکالے تو جبتک لوگ اُسکے پانی سے نفع اُٹھائینگے ثواب پاتا رہیگا (۵) جو شخص کچھ درخت لگائیگا تو جبتک اُسکے پھل اور سایہ سے انسان وحیوان وغیرہ نفع پائینگے اُسکو ثواب ملتا رہیگا (۶) جو شخص محض خدا کے واسطے لوگون کو علم دین کی بات بتائیگا تو جبتک لوگ اُسپر عمل کیا کرینگے وہ ثواب پاتا رہیگا (۷) جو شخص نیک بخت بیٹا چھوڑ کر مرجائے جو کہ اُسکے لئے استغفار اور دعائے خیر کرتا رہے یعنی جس بیٹے کو باپ نے علم دین اور قرآن کی تعلیم دی ہو اور اُس تعلیم کی وجہ سے وہ لڑکا متقی اور صالح ثابت ہو تو اُسکی عبادت اور نیک بختی کا ثواب اُسکے مان باپ کو بھی ملتا رہیگا اور جس بیٹے کو مان باپ نے اچھی تعلیم نہین دی بلکہ بُری راہ پر لگایا تو ایسی اولاد کی بداعمالی کا وبال مان باپ کی گردن پر بھی ہوگا۔

حضرت ابوہریرہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ماں باپ پر اولاد کے حق چار ہین (۱) جب اولاد پیدا ہو تو عمدہ اسلامی نام رکھے (۲) بچپن مین اچھی طرح سے عزاز اور پرداخت کرے (۳) جب سن تمیز کو پہنچے تو علم دین اور قرآن وحدیث کی تعلیم دے (۴) بالغ ہو جانے پر شادی کردے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت مین ایک شخص اپنے بیٹے کو لیکر حاضر ہوا اور عرض کی کہ اے امیرالمومنین یہ میرا بیٹا میری نافرمانی کرتا ہے اور مجھے تکلیف دیتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس لڑکے سے فرمایا کہ اے نوجوان تو خوف خدا نہین رکھتا اور ماں باپ کی ناراضی کے وبال سے نہین ڈرتا کیا تو نہین جانتا کہ ماں باپ کا حق اولاد پر کسقدر ہے؟ لڑکے نے عرض کی کہ اے امیرالمومنین کیا ماں باپ پر اولاد کا حق کوئی نہین؟ آپنے فرمایا اولاد کے حقوق بیشک ماں باپ کے اوپر ہین چنانچہ باپ کا فرض ہے کہ اپنے نکاح مین کسی عورت بدکار کو نہ لائے تاکہ اُسکی اولاد کے لئے ننگ و عار کا سبب نہ ہو اور اولاد کا نام اچھا رکھین اور قرآن اور علم دین کی تعلیم دین یہ سنکر نوجوان نے کہا کہ اے امیرالمومنین مین قسم کھا کر عرض کرتا ہون کہ میرے باپ نے اپنے نکاح کیلئے اچھی عورت نہ بہم پہونچائی کیونکہ میری ماں ایک سندھی لونڈی ہے جسکو اُسنے چارسو درم کو خریدا تھا اور میرے لیے اچھا نام بھی تجویز نہین کیا۔ چنانچہ میرا نام اُسنے جعل رکھا ہے اور جعل نجاست کے کیڑے کو کہتے ہین اور مجھے کلام الٰہی مین سے ایک آیت کی بھی تعلیم نہین دی یہ سُنکر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُسکے باپ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ اے شخص تو اپنے بیٹے کی شکایت کرتا ہے کہ وہ تیرے ساتھ بدسلوکی سے پیش آتا ہے حالانکہ پیشتر خود تو اُسکے ساتھ بدسلوکی کی ہے۔ چل اُٹھ اور میرے سامنے سے دور ہو۔

حکایت۔ فقیہ ابواللیثؒ سے مروی ہے کہ ابوحفص اسکندری علماء سمرقند سے تھے۔ اُنکے پاس ایک شخص نے آکر شکایت کی کہ میرے بیٹے نے مجھے مارا اور ایذا دی۔ اُنھون نے فرمایا کہ سبحان اللہ کہین بیٹا بھی باپ کو مارتا ہے۔ اُسنے کہا کہ واقعی میرے بیٹے نے مجھے مارا اور تکلیف دی اُنھون نے پوچھا کہ کیا تو نے اپنے بیٹے کو آداب اور علم دین کی تعلیم دی ہے؟ جواب دیا کہ نہین۔ پوچھا کہ وہ کیا کام کرتا ہے؟ جواب دیا کہ کھیتی باڑی۔ اُنھون نے فرمایا کہ پھر تم جانتے ہو کہ اُسنے کیون تمھید مارا؟ کہا کہ نہین۔ اُنھون نے فرمایا کہ غالبًا وجہ یہ ہے کہ جب تمھارا بیٹا صبح کو اپنے کھیت پر جانے کو

تو وہ اپنے ٹٹو پر سوار تھا اور اُسکے سامنے بیل اور مویشی تھے اور پیچھے کتا تھا چونکہ وہ قرآن اور علم دین سے بے بہرہ ہے پس ایسی حالت مین تم اُسکے سامنے آگئے اُسکو تپر گائے بیل کا دھوکا ہوا اسلئے مار بیٹھا خدا کا شکر کرو کہ تمھارا سر ٹوٹنے سے بچگیا۔

حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ پوری مروت اور جوانمردی یہ ہے کہ انسان اپنے مان باپ سے اچھا سلوک کرے اپنے رشتہ دارون پر احسان کرے اپنے بھائیون کی عزت کرے۔ اپنی اولاد اور خدمتگارون کے ساتھ خوش اخلاقی برتے۔ اپنے دین کی محافظت کرے اپنے مال کو حرام اور شبہ سے بچائے خدا کی راہ مین خیرات کرے اپنی زبان کو جھوٹ وغیبت وغیرہ سے محفوظ رکھے۔ اپنے گوشۂ خلوت کو لازم پکڑے یعنے تنہائی مین اعمال نیک بجالاتا رہے اور لوگون کے ساتھ فضول وقت ضائع کرنے کے لئے بیٹھنے اُٹھنے سے پرہیز رکھے۔

حدیث شریف مین آیا ہے کہ جس شخص کو چار باتین حاصل ہون وہ اعلیٰ درجے کا خوش نصیب ہے (۱) بی بی طبیعت کے موافق ملے (۲) اُسکے بھائی نیک ہون (۳) اپنے ہی شہر مین معاش کا سامان بہم پہونچے (۴) اولاد فرمانبردار ہو۔

عوف ابن مالک اشجعی سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس مسلمان کے تین بیٹیان ہون اور وہ اُن کو اچھی طرح ادب وسلیقہ سکھائے اور اُنکی خبرگیری کرے پھر اچھی جگہ اُنکی شادی کردے تو مرنے کے بعد وہ لڑکیان اُسکے لئے دوزخ کی آڑ ہوجائینگی۔ یہ سُنکر انصار مین سے ایک عورت نے عرض کی یارسول اللہ اگر کسی کے دو یا ایک ہی بیٹی ہو اُسکے لئے کیا ہوگا؟ فرمایا کہ مین اور وہ مان باپ جو اولاد کے ساتھ اچھا سلوک کرین بہشت مین اس طرح قریب ہونگے جیسے ہاتھ کی اُنگلیان۔

حدیث شریف مین آیا ہے کہ ایکبار آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کے چار بیٹیان ہون اور وہ اُن کو عمدہ آداب سکھائے اور اُنکی تربیت مین روپیہ صرف کرے تو اُسپر ہر روز آسمان سے اللہ تعالیٰ کی چار سو رحمتین نازل ہوتی ہین۔ اور محمد رسول اللہ کیطرف سے ہر روز چار ہزار سلام اُسپر پہنچتے ہین۔ یہ سُنکر ایک عورت نے سوال کیا کہ یارسول اللہ اگر تین لڑکیان ہون؟ آپنے فرمایا اگر تین لڑکیان ہین تو اُنھین تین کے موافق اگر دو ہین تو دو

کے برابر اور اگر ایک ہے تو ایک کے مطابق یہ ثواب پہونچیگا اور ہر روز اُس گھر مین ستر فرشتے رحمت کے آتے رہینگے اور اللہ تعالیٰ اُنکے ماں باپ کو ایک ایک دن کا ثواب سال سال کے برابر عطا فرمائیگا جو عزیز قریب از راہ ہمدردی اُن لڑکیون مین سے کسی کو پیٹ بھر کھانا کھلائیگا تو گویا اُسنے بنی اسرائیل کے ایک پیغمبر کو پیٹ بھر کھانا کھلایا۔

حدیث شریف مین آیا ہے کہ جس عورت کا شوہر مرجائے اور اُسکے کچھ بیٹیان ہون جنکی وجہ سے وہ اپنا دوسرا نکاح نہ کرے بلکہ اُنھین کی پرورش مین زندگی گذار دے تو مرنے کے بعد وہ ضرور داخل بہشت ہو گی۔

یزید رقاشیؒ نے حضرت انس ابن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بازار سے اناج اور کھانے کا سامان اپنی اولاد کیلئے خرید کر لائے تو وہ گویا راہ خدا مین خیرات کرنے کیلئے ایک مقبول صدقہ لیجا رہا ہے۔ یہانتک کہ اپنی اولاد پر اُسے صرف کرے اور چاہیے کہ لڑکیون کی پرورش مقدم سمجھی جائے کیونکہ اس کمزور جماعت پر اللہ تعالیٰ نے بھی نرمی فرمائی ہے۔ پس جو شخص لڑکیون پر نرمی اور رحمدلی اختیار کریگا وہ گویا خوف خدا سے رو پڑا اور جو شخص خوف خدا سے روئیگا وہ ضرور بخشا جائیگا جسنے لڑکیون کو خوش رکھا اُسکو قیامت کے رنج وغم کے وقت اللہ تعالیٰ خوش کریگا اور جسنے لڑکیون کو کپڑا پہنایا اُسکو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ بہشت کے حلّے عطا فرمائیگا اور جو شخص لڑکیون کی شادی نیک بخت اور صالحین سے کریگا اُسکو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نیک لوگون کی جماعت مین اُٹھائیگا۔

لیلےٰ بنؓ سلام سے منقول ہے کہ جب قیامت کے دن تمام لوگ حساب وکتاب کیلئے اللہ تعالیٰ کی حضور مین پیش ہونگے اُسوقت مسلمانون کے نابالغ بچے حاضر ہونگے جبرئیل علیہ السلام کو ارشاد ہوگا کہ ان لڑکون کو بہشت مین لیجاؤ۔ جب اُنکو لے چلین گے تو وہ بہشت کے دروازے پر جا کھڑے ہو جائینگے اور اپنے ماں باپ کی نسبت سوال کرینگے۔ بہشت کے دربان جواب دینگے تمھارے ماں باپ تمھارے برابر نہین۔ انکے گناہ اور اعمال بد بہت ہین۔ جنکا اُنسے حساب لیا جا رہا ہے یہ سُنکر وہ لڑکے چیخ کے روئینگے۔ اللہ تعالیٰ جو کہ عالم الغیب ہے دریافت فرمائیگا کہ اے جبرئیل یہ بچے کیا چاہتے ہین؟ حضرت جبرئیلؑ عرض کرینگے کہ الٰہ العالمین تو خوب جانتا

ہے یہ مسلمانون کے بچے کہہ رہے ہین کہ ہم بغیر اپنے مان باپ کے داخل بہشت نہ ہونگے۔ ارشاد الٰہی ہوگا کہ اے جبرئیلؑ ایک حیلہ کر جس سے ان کی دلجمعی ہوجائے۔ چنانچہ حکم خدا سے دو دو فرشتے اُن کے مان باپون کی شکلین اختیار کرکے اُنکے سامنے نمودار ہونگے تھنین دیکھ کر سب لڑکے بیتابانہ دوڑینگے اور اپنے مان باپ کے دھوکے مین گلے سے لپٹ جاینگے اور پھر سینے سے لگتے ہی الگ ہوکر دور بھاگین گے اور شور مچاینگے کہ یہ ہمارے مان باپ نہین فرشتے پوچھین گے کہ اے لڑکو تم اپنے مان باپ کو کس علامت سے پہچانتے ہو؟ وہ جواب دینگے کہ جب ہم بچپن مین مر گئے تھے تو کثرت غم سے ہمارے مان باپ کے کلیجون مین آگ لگ گئی تھی اور دلونین ناسور پڑ گئے تھے اور یہان جو ہمارے مان باپ نظر آتے ہین اُنسے محبت کی بو نہین آتی۔ ہم اپنے مان باپ کو ہمراہ لیے بغیر کبھی بہشت مین قدم نہ رکھینگے۔ پس حکم الٰہی ہوگا کہ اے جبرئیلؑ انکے اصل مان باپ کو لاؤ اور انکے ساتھ بہشت مین داخل کر دو۔ یہی مطلب اُس حدیث شریف کا ہے کہ قیامت کے دن بچہ اپنے مان باپ کو کھینچکر بہشت مین لیجائیگا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بہشت کے ایک پھاٹک کا نام باب الفرح ہے اُس پھاٹک سے وہی لوگ داخل ہونگے جو اپنی اولاد کو خوش وخرم رکھتے ہین اور بعض حدیثون مین آیا ہے کہ جو شخص اپنی اولاد کو عزت سے رکھیگا اللہ تعالیٰ اُس کو بہشت مین پہنچائے گا۔ بہشت کے ایک دروازے کا نام ریان ہے جو اُنھین لوگون کے لئے کھلے گا جو اپنی اولاد کو خوش رکھے۔

جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی اولاد کی پرورش اچھی کرو کیونکہ اولاد کی عزت کرنا دوزخ کی آڑ ہے اور اُنکے ساتھ کھانا کھانا دوزخ سے نجات دلائیگا اور اُن سے اچھا سلوک کرنا پل صراط سے گذرنے مین مدد دیگا۔

حدیث شریف مین آیا ہے کہ اپنی اولاد کو مفید تعلیم دینا اور عمدہ آداب سکھانا اس سے بہتر ہے کہ ہر روز بہت زیادہ صدقہ اور خیرات دے جو شخص اپنے دشمن اور حاسد کو ذلیل اور رسوا کرنا چاہتا ہے اُس کو چاہیئے کہ اپنی اولاد کو عمدہ آداب اور اخلاق سے آراستہ کرے اولاد کی طرف محبت کی نظر سے دیکھنا ایسا ہے جیسے اپنے پیغمبر کی زیارت کی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ تم اپنی اولاد کو پیار کیا کرو۔ اور اُن کا

بوسہ لو کیونکہ تمھارے لئے ہر پیار کے بدلے ایک درجہ ہے لڑکا ہو تو سات برس کے سن تک اور لڑکی ہو تو پانچ برس کے سن تک انکا منھ چومنا جائز ہے اور بوسہ پانچ قسم کا ہوتا ہے (۱) بوسۂ رحمت جیسے کہ اولاد اپنے ماں باپ کے سر کو بوسہ دین (۲) بوسۂ شہوت جیسے کہ باہم میاں بی بی مین ہوتا ہے (۳) بوسۂ شفقت جس طرح اپنے بھائی یا بہن کو پیار کیا جاتا ہے (۴) بوسۂ تحیت جیسے کہ مسلمان ایکدوسرے کا ہاتھ چومے (۵) بوسۂ مودت جیسے کہ ماں باپ اپنی اولاد کو پیار کرین۔

تربیت اولاد

مفتاح الفتوح مین لکھا ہے کہ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے عقیقے کے گوشت کا مسئلہ پوچھا فرمایا کہ وہ قربانی کے مانند ہے۔غریبون کو کھلا دینا چاہیئے۔

شرعۃ الاسلام مین لکھا ہے کہ جب مسلمان کے گھر بچہ پیدا ہو تو اُسکے کان مین اذان کہنا چاہیئے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امام حسن وحسین رضی اللہ عنہما کے موقع پر پہلے دن ایسا ہی کیا تھا اور عمدہ نام رکھنا چاہیئے اور ساتوین دن عقیقہ کرنا چاہیئے اگر لڑکا ہو تو دو بکریان۔ اور لڑکی ہو تو ایک بکری ذبح کرے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنا عقیقہ نبی ہو جانے کے بعد کیا۔عقیقہ کا جانور ذبح ہوتے وقت یہ دعا پڑھنا چاہیئے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ .... اگر لڑکا ہو تو یہ کہے اَللّٰھُمَّ ھٰذِہٖ عَقِیْقَۃُ ابْنِیْ دَمُھَا بِدَمِہٖ وَلَحْمُھَا بِلَحْمِہٖ وَعَظْمُھَا بِعَظْمِہٖ وَجِلْدُھَا بِجِلْدِہٖ وَشَعْرُھَا بِشَعْرِہٖ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا فِدَاءً لِّابْنِیْ فُلَانٍ مِّنَ النَّارِ اور لڑکی ہو تو یہ کہے ھٰذِہٖ عَقِیْقَۃُ ابْنَتِیْ فَاجْعَلْھَا فِدَاءً لَّھَا مِنَ النَّارِ۔ بہتر یہ ہے کہ عقیقہ مین گوشت درست کرنے کے وقت ہڈیان نہ توڑی جائین اور جانور کی ران دایہ کو دیجائے اور گوشت پکا کر مساکین اور غربا کو کھلا دیا جائے۔عقیقہ کا دن پیدائش سے ساتوان دن ہے ورنہ چودھوین یا اکیسوین دن عقیقہ کر دیا جائے اور بچے کے سر کے بال مونڈکر اُنکے برابر سونا یا چاندی تول کر صدقہ دیا جائے اور بچے کے سر پر صندل یا زعفران کی قسم سے کوئی خوشبو مل دیجائے۔

شرح الاوراد مین ہے کہ ہر بچہ پر عقیقہ بمنزلۂ ایکبار کے ہے تا وقتیکہ اُسکے ماں باپ اُسکو اُس بار سے

سکید وش نہ کرین - لہذا ہر مومن کا فرض ہے کہ اپنی اولاد کا عقیقہ کر دیا کرے اور بچے کو بدکار عورت کا دودھ نہ پلوائے تاکہ اُس کی خبیث عادت کا اثر بچے کی طبیعت پر نہ پہونچے اور اُسکا اچھا اسلامی نام رکھے اور جب چار مہینے چار دن کا ہو جائے تو از قسم غذا کوئی چیز اُسکو چٹائی جائے اور جب اُسکی زبان بات کے لئے حرکت کرنے لگے تو کلمۂ توحید لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ سکھایا جائے ..... اور یہ آیت پڑھائی جائے فَتَعَالَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ اور جب اُسکی عمر چار برس چار مہینے چار دن کی ہو تو اُسکو مسجد مین بھیجے اور وہان عالم اُسکو سورہ فاتحہ اور سورہ اخلاص ورا قرا باسم ربک الذی خلق پڑھائے - کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امام حسن وحسین رضی اللہ عنہما کو اسی سن مین ایک متقی معلم یعنی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا تھا - اور جب سات برس کا ہو جائے تو اُسکو نماز پڑھنے کا حکم دیا جائے اور نو برس کے سن تک تاکید کیجائے اور جب دس برس کا ہو جائے تو نماز مین سستی کرنے پر مارنا چاہیے - چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ اے مسلمانو اپنے بچون کو جب وہ سات برس کے ہو جائین نماز پڑھنے کا حکم دو اور جب دس برس کے ہو جائین تو مار کر نماز پڑھاؤ - پس سات برس کے بچے کو جائز نہین کہ اپنے مان باپ بہن کے ساتھ سوئے - البتہ اپنی مملوکہ لونڈی یا بی بی کے ساتھ سو سکتا ہے ۔

شرح ہدایہ مین ہے کہ ہر مسلمان کا فرض ہے کہ بچے کو شریعت کے آداب اور دین اسلام کی تعلیم دے تاکہ اُسکی توجہ توحید اور رسالت کیطرف ثابت ہو اور اس فضیلت کیوجہ سے اللہ تعالیٰ اُسکو دنیا اور آخرت کی آفتون سے محفوظ رکھے - چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو شخص اپنے بچے کو دنیا کی آفتون سے محفوظ اور آخرت کی نعمتون سے مسرور کرنا چاہتا ہے تو چاہیے کہ اُسے توحید اور اسلام کی تعلیم دے اور بالغ ہونے سے پہلے اُسکا مال ومتاع اُسکے سپرد نہ کیا جائے - جب پندرہ برس کا ہو جائے تو کسی خوبصورت نیک اور شریف خاندان کی لڑکی سے شریعت کے موافق اُسکا نکاح کر دیا جائے اور رسم شادی کو بدعات اور ممنوعات سے پاک رکھے - تاکہ اُسکا وبال مان باپ ور خود بچے پر بھی نہ پڑے بعد شادی کے دعوت ولیمہ سنت ہے - یعنی علماء اور مساکین کو کھانا کھلایا جائے - اور لڑکے کو پابندی شریعت کی تاکید کیجائے کیونکہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو شخص اپنے بچے کو شریعت کی بیحرمتی پر دلیر کرے وہ دنیا اور آخرت مین ملعون ہے اُسکی کوئی عبادت اور دعا اللہ تعالیٰ قبول نہین فرماتا اور اُس کے نامۂ اعمال مین اُسکا کوئی عمل نیک درج نہین ہوتا بلکہ اسقدر برائیان ہوتی ہین جتنے اُس کے

سر پر بال ہین۔

(باب ۳۵) میان کا حق بی بی پر۔ اور عورت کو قبرستان وغیرہ مین جانے کی ممانعت

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایمان توحید کے بعد کسی بندۂ مومن کیلئے اس سے بڑھکر اللہ تعالیٰ کی کوئی نعمت نہین کہ اُسکی بی بی نیک اور پاکدامن ہو۔ اور عورت پر شوہر کا اسقدر حق ہے کہ اگر شوہر کے جسم پر سر سے پاؤن تک زخم ہون اور اُنسے سڑ کر پیپ اور خون بہے اور عورت اُسکو اپنی زبان سے چاٹے جب بھی شوہر کا حق ادا نہین کر سکتی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو عورت ناراض ہو کر اپنے شوہر سے یہ کہے کہ خدا شاہد ہے تو نے آجتک میرے ساتھ کوئی بھلائی نہین کی تو اُس عورت کے عمر بھر کے اعمال نیک اللہ تعالیٰ اکارت کر دیتا ہے۔ اور اگر کوئی عورت تمام دنیا کا سونا چاندی اپنے شوہر کے گھر لیکر آئے اور پھر کسی وقت غصے مین شوہر پر زبان درازی کرے اور اُس سے کہے کہ تو کون ہوتا ہے اس تمام مال و دولت کی مالک مین ہون تو اللہ تعالیٰ اُسکی تمام نیکیان برباد کر دیگا۔ اور وہ بغیر حساب و کتاب کے دوزخ مین جائے گی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عورت کے لئے اپنے شوہر کو پیالہ بھر پانی پلانا سال بھر کی عبادت سے افضل ہے۔ اور قیامت کے دن عورتون سے پہلے پہل نماز کا سوال ہو گا پھر شوہر کا حق ادا کرنا پوچھا جائیگا۔

حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو عورت بلا اجازت اپنے شوہر کے گھر سے باہر چلی جائے اُسکی نماز قبول نہین ہوتی۔ یہان تک کہ واپس آکر اپنے آپ کو شوہر کے حوالے کر دے اور کہے کہ مین قصوروار ہون جو تیرا جی چاہے سزا دے۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایکبار حج کے موقع پر مقام منیٰ مین خطبے مین ارشاد فرمایا کہ اے لوگو تم لوگون کا اپنی عورتون پر حق ہے اور تمھاری عورتون کا بھی تم پر حق ہے۔ تمھارا حق اُنپر یہ ہے کہ وہ تمھارے بستردن کی حفاظت کرین اور تمھاری

گھر مین کسی ایسے شخص کو نہ آنے دین جس سے تم کو نفرت ہے۔ اور کسی بدکاری کی مرتکب نہ ہون اگر وہ ایسا کرین تو خدا نے تمھین اجازت دی ہے کہ اُنھین مارو مگر ایسا مارو کہ اُن کا کوئی عضو بیکار نہ ہونے پائے اور عورتون کا حق تم پر ہے کہ تم اُنکو مقدور کے موافق کھانا کپڑا دو۔

علماء کا قول ہے کہ شوہر کے لیئے چار باتون پر اپنی بی بی کو مارنا جائز ہے (۱) جبکہ شوہر بی بی سے آرائش کا خواہشمند ہو اور وہ اُسکا حکم نہ مانے اور آرائش ترک کردے (۲) شوہر اُسکو بستر پر بلائے اور وہ باوجودیکہ حیض ونفاس سے طاہر ہو اور کوئی عذر شرعی نہ رکھتی ہو انکار کرے (۳) بلا اجازت شوہر کے گھر سے باہر قدم رکھے حالانکہ کوئی ضرورت شدید نہ ہو (۴) نماز ترک کرنے پر۔ ہان البتہ یہ جائز ہے کہ مہر معجل ادا ہونے سے پہلے عورت بلا اجازت گھر سے باہر جا سکتی ہے۔ یا کسی اور مجبوری کے سبب سے بھی بلا اجازت باہر جا سکتی ہے۔ مثلاً عورت دایہ ہو یا مردہ شو ہو اور نیز ہفتے مین ایکبار اپنے مان باپ کے دیکھنے کے لئے اور سال مین ایک دفعہ اپنے محرم رشتہ دارون سے ملنے کے لیئے بلا اجازت جا سکتی ہے اور اسکے علاوہ غیر محرمون کے گھر دعوت شادی یا بیمار پرسی وغیرہ کے لیئے شوہر کی اجازت کے بغیر جانا جائز نہین اور اجازت لیکر بھی اگر جائیگی تو میان بی بی دونون گنہگار ہونگے اور نہانے کے لئے حمام مین اور ہمسایے کے گھر جانے مین اختلاف ہے۔ لیکن اس شرط سے جائز ہے کہ خوشبو لگا کر اور بناؤ سنگار کر کے نجائے۔

حضرت انس ابن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو عورت پانچون وقت کی نماز پڑھے اور رمضان مین مہینہ بھر کے روزے رکھے اور خانۂ کعبہ کا حج کرے اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے اور اپنے شوہر کی فرمانبردار رہے وہ بہشت مین جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔

بروایت عطا حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک عورت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیخدمت مین عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلعم شوہر کا حق عورت پر کیا ہے ارشاد فرمایا کہ اگر عورت اونٹ کے کجاوے پر ہو اور شوہر اُسے بلائے تو اُسکا فرض ہے کہ انکار نہ کرے اور رمضان شریف کے علاوہ شوہر کی بلا اجازت نفل کا کوئی روزہ نہ رکھے اگر بلا اجازت نفل کا روزہ رکھیگی تو اُسکو گناہ ہوگا اور شوہر کو روزے کا ثواب ہوگا اور شوہر کے بلا اجازت گھر سے باہر جائے اگر جائے گی تو گھر واپس آنے تک تمام فرشتے رحمت وعذاب کے اُسپر لعنت کرتے رہینگے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ چار قسم کے لوگونکو جنت کی خوشبو نہ پہنچیگی بخیل سود کھانیوالا

سے آئیگی (۱) وہ شخص جسکے بال بچے زیادہ ہون اور وہ رات دن محنت و مشقت کرکے اُنکے لئے کسب حلال سے روٹی کمائے (۲) وہ شخص جو ایک عرصہ تک گناہ کرتا رہے پھر سچے دل سے توبہ کرلے اور توبہ کیحالت مین مرجائے (۳) وہ شخص جو اپنے ماں باپ کا فرمانبردار اور خدمتگذار ہو (۴) وہ عورت جو شوہر کو حق مہر معاف کردے۔

فقیہ ابو اللیث کی روایت ہے کہ ایک اعرابی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیخدمت مین حاضر ہوا اور کہا کہ مین اسلام لانا چاہتا ہون کوئی ایسا معجزہ دکھایئے جس سے میرا یقین توی ہوجائے حضورؐ نے فرمایا کس قسم کا معجزہ طلب کرتا ہے۔ اُسنے کہا کہ فلان درخت کو بلایئے وہ آپکے پاس چلا آئے آپنے فرمایا کہ اچھا اُس درخت کے پاس جا اور اُسکو میرے پاس بلا لا۔ وہ گیا اور درخت سے کہا کہ چل تجکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلاتے ہین۔ یہ سنکر اس درخت مین جنبش پیدا ہوئی اور اُسکی جڑون کے ریشے زمین سے اکھڑے اور وہان سے حرکت کرکے درخت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیخدمت مین حاضر ہوا۔ یہ معجزہ دیکھکر اعرابی پکار اُٹھا کہ بس کافی ہے یارسول اللہ کافی ہے۔ حضورؐ نے پھر اُس درخت کو واپسی کا حکم دیا اور وہ اپنے مقام پر آکے اُسیطرح قائم ہوگیا۔ اعرابی نے عرض کیا یارسول اللہ اجازت دیجئے کہ مین آپ کے سر اقدس اور پائے مبارک کو بوسہ دون۔ حضور نے اجازت عنایت فرمائی پھر اُسنے کہا کہ کیا حضور اجازت دیتے ہین کہ مین حضور کو سجدہ کرون؟ ارشاد فرمایا کسی شخص کے لئے کسی مخلوق کو سجدہ کرنا جائز نہین اور اگر ایسا ہوتا تو مین عورتون کو حکم دیتا کہ اپنے شوہرون کو سجدہ کیا کرین۔ کیونکہ شوہر کا بڑا حق ہے۔

علماء کا قول ہے کہ اگر عورت نماز پڑھے اور بعد نماز اپنے شوہر کے لئے دعائے خیر نہ کرے تو وہ نماز رد کردیجائیگی اور جبتک شوہر کیلئے دعائے خیر نہ مانگے قبول نہ ہوگی پس ہر عورت کا فرض ہے کہ اپنے شوہر کے لئے دعائے خیر کرتی رہے۔

منقول ہے کہ جس عورت مین بارہ خصلتین ہون اُسنے اپنے شوہر کا حق ادا کردیا (۱) سچے دل سے خدا اور رسول پر ایمان رکھے اور کسی کو خدا کا شریک نہ کرے (۲) پنجوقتہ نماز ادا کرنے مین سستی نہ کرے (۳) رمضان شریف کے روزے رکھے (۴) اگر مالک نصاب ہو تو زکوٰۃ ادا کرے (۵) ہر دم پاک اور صاف ستھری رہے (۶) اپنے شوہر کے گھر سے باہر قدم نہ رکھے (۷) اپنی اولاد کی پرورش عمدگی

اور خوش اخلاقی سے کرے (۸) شوہر کے گھر سے کوئی چیز نہ چرائے (۹) شوہر کے مال مین خیانت نہ کرے اور سائل اور محتاج یا کسی بیوہ کی اعانت کے سوا کسی کو بلا اجازت کچھ نہ دے (۱۰) اگر شوہر کا حکم موافق شریعت ہو تو بخوشی اُسے بجالائے (۱۱) شوہر کے ماں باپ کی تعظیم کرے اور اُس کے رشتہ دارون کو بُرا نہ کہے (۱۲) اگر طاہر ہو تو بلا عذر شرعی اپنے شوہر کی خواہش پر عذر نہ کرے۔

بعض علماء کا قول ہے کہ جس عورت مین گیارہ عادتین ہون وہ ہمیشہ دوزخ مین رہیگی (۱) شوہر کی بلا اجازت گھر سے باہر جائے (۲) کھانے کپڑے پر شوہر سے جھگڑا کرے اور اُس کی مقدرت سے زیادہ مانگے (۳) شوہر کی عزت مین نقصان لانے کی کوشش کرے (۴) شوہر کے طلب کرنے پر حاضر نہ ہو (۵) شوہر کی ماں کو تکلیف دے اور بُرا کہے (۶) بزرگون اور شہدا کے مزار کی زیارت کو جائے (۷) شوہر کا مال بلا اجازت اپنے ماں باپ کو دے (۸) ہر وقت اپنے شوہر سے ترشروئی کے ساتھ پیش آئے (۹) شرک مین مبتلا ہو یعنی نجوم اور فال وغیرہ کا اعتقاد رکھے (۱۰) غیر محرمون کو دیکھنے کے لئے مکان مین کھڑکی رکھے (۱۱) گانے بجانے مین مشغول ہو۔

حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ شوہر کی نافرمان اور بدچلن عورت ہمیشہ کے لئے نہایت ذلت اور رسوائی کے ساتھ اوندھے منھ وادی الجبل مین پھینکی جائے گی۔ صحابہ نے عرض کی یارسول اللہ وادی الجبل کیا ہے؟ فرمایا کہ جہنم مین ایک گڑھا ہے جسمین دوزخون کے جسم سے پیپ اور لہو بہکر جمع ہوتا ہے اُس گڑھے مین اُس عورت کی آنتین کٹ کٹ کر گرینگی۔ اگر اُسکا ایک قطرہ دنیا مین ٹپک پڑے تو تمام پہاڑ پگھل جائین۔ اور قیامت تک سبزہ زمین پر نہ اُگے۔

امام زاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ شہدار اور اولیاء اللہ کے مزارات کی زیارت صرف مردون کے لئے سنّت ہے لیکن عورتون کیلئے اپنے گھرون مین رہنا واجب ہے جو عورت گھر سے باہر نکلے اور کسی بزرگ کی قبر پر جاکے سجدہ کرے اور اپنے بچون سے سجدہ کرائے وہ کافرہ ہے۔ پس ہر مسلمان عورت کو چاہیئے کہ اپنے گھر سے باہر قدم نہ رکھے تاکہ اُسکی عبادت اور نیکیون کا ثواب ضائع نہ ہو۔

اوس بن اوس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جو عورت اپنا سر کھول کر اپنے گھر مین بیٹھے تو جبتک سر سے ڈوپٹہ نہ اوڑھیگی اُس گھر مین رحمت کے فرشتے نہ داخل ہونگے اور اگر کسی غیر محرم رشتہ دار یا اجنبی شخص کی نگاہ اُس عورت پر پڑ جائیگی تو ہزار برس تک اُس عورت کو دوزخ

مین غوطے دیے جائینگے اور جو عورت خوشبو لگا کر اپنے گھر سے باہر گلیون مین پھرے اور اجنبی مردون کو اسکے لباس کی خوشبو جائے اُس عورت کو اللہ تعالیٰ زناکارون کے زمرے مین داخل فرماتا ہے اور گھر واپس آنے تک تمام مخلوق خدا کی لعنت ہوتی رہتی ہے اور اگر اس طریق سے باہر جانے کیلئے شوہر اجازت دے تو دونون پر لعنت برستی ہے اور سال بھر کی نیکیان برباد ہوجاتی ہین۔

حضرت اعمش رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جو عورت اولیاء اللہ اور شہیدون کے مزارون پر یا باغ کی سیر کو باہر جائے اُسپر زمین و آسمان۔ پہاڑ۔ پتھر۔ کنکر۔ مٹی۔ ریت۔ اور تمام مخلوق لعنت کرتے ہین۔ اور اگر قبر پہ سجدہ کرے یا اپنی اولاد سے سجدہ کرنے کیلئے کہے تو فوراً کافرہ ہوجائے گی اور قیامت تک فرشتون اور عرش و کرسی کی لعنت ہوتی رہیگی اور اگر گھر کی دیوار کے روزن یا کھڑکی سے غیر محرم مردون کو دیکھے تو قیامت کے دن اُسکی آنکھون مین میخین ٹھونک کر اُسکو دوزخ مین لیجائینگے اور اُسکی نماز و روزہ اور صدقہ وخیرات اور کوئی عمل نیک مقبول نہ ہوگا۔

(باب ۳۶) بی بی کا حق شوہر پر

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ پانچ دینارون کے خرچ کرنے پر بندہ مومن کو اجر و ثواب ملتا ہے (۱) وہ دینار جو راہ خدا مین صرف کیا جائے (۲) وہ دینار جو غریبون اور یتیمون کو دیا جائے (۳) وہ دینار جو کسی غلام کو آزاد کرانے کے لئے خرچ کیا جائے (۴) وہ دینار جو مہمان داری مین صرف ہو (۵) وہ دینار جو اپنی بی بی بچون پر صرف ہوا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی عورت سے حسب حیثیت مہر مقرر کرے اور نیت یہ رکھے کہ مہر مقررہ ادا نہ کریگا تو وہ زانی ہے اور جو شخص کسی سے قرض لے اور ادا کرنے کی نیت نہ رکھے تو وہ چور ہے۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اے مسلمانو تم مین سے ہر ایک شخص محافظ و نگہبان ہے اور جو چیز اُسکی نگہبانی مین ہے اُسکے متعلق خدا کے سامنے وہ جواب دہ ہوگا حاکم وقت رعایا کا پاسبان ہے۔ اُس سے رعایا کے متعلق بازپرس ہوگی۔ اور غلام اپنے آقا کے مال کا نگہبان ہے وہ اُسکا جواب دہ ہے اور ہر شخص اپنے بال بچون اور گھر والون کا نگہبان ہے

انکے متعلق اُس سے سوال کیا جائیگا۔

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عورتون کے بارے مین میری وصیت پر عمل کرو انکے ساتھ بھلائی کرنا چاہیئے کیونکہ وہ تمھارے قبضہ مین بمنزلہ قیدی کے ہین۔ اپنی ذات کیلیئے وہ کسی چیز کی مالک نہین اللہ کی امانت کے طور پر انکو تم اپنے پاس رکھتے ہو اور اللہ اور رسول کے کلمے سے وہ تم پر حلال ہوئی ہین۔

حضرت اعمش رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مرد پر عورت کے پندرہ حق ہین جنکو ادا کرنا چاہیئے۔ (۱) شریعت کے ضروری احکام مثل وضو اور نماز روزے کے مسائل اسکو سکھائے (۲) فرض خدا اور سنت رسول کی اُسے تعلیم دے (۳) دنیا کے بکھیڑون مین اُسے مشغول ہونے سے بچائے (۴) آخرت کی ہدایت کرے (۵) اُسکے ساتھ اخلاص و محبت برتے (۶) لونڈی غلامون کی طرح اُسکو آواز نہ دے (۷) ایسے کام مین اُسے مشغول نہ کرے کہ یاد خدا سے غافل ہو جائے (۸) اُسکے سامنے خود کسی امر نامشروع مین مبتلا نہ ہو تاکہ وہ بھی اُس سے پرہیز رکھے (۹) پابندی شریعت اپنا شعار رکھے تاکہ عورت بھی وہی طریقہ اختیار کرے (۱۰) ہر وقت اسکو اپنے بستر سے اپنے علٰحدہ نہ رکھے کیونکہ اس سے زیادہ تکلیف دہ امر عورت کیلیئے کوئی نہین (۱۱) اُسکو کوٹھے پر چڑھنے کا حکم نہ دے (۱۲) ایسی زینت و آرائش سے جو خلاف سنت نہ ہو منع نہ کرے (۱۳) ہر شخص کے ساتھ ہنسی مذاق کرنے سے اُسکو سختی روکے (۱۴) غیر عورتون کے ساتھ زیادہ میل جول سے ہٹائے (۱۵) مالدار شخص کے گھر جانے کی اُسے اجازت نہ دے خواہ وہ ہمسایہ ہی کیون نہ ہو۔ پس جو عورت اپنے شوہر سے ان عادات کو حاصل کریگی اللہ تعالیٰ ضرور اُسکو داخل بہشت کریگا۔ اور قیامت مین دیدار خدا اور شفاعت رسول اُسکو میسر ہوگی۔

بروایت ذاذان حضرت ابو احمد حلوائی سے منقول ہے کہ مرد اپنی عورت کو پندرہ باتین تعلیم کرے تاکہ عورت کو اعلیٰ درجہ ملے اور پاک بیبیون مین اُسکا شمار ہو (۱) عورت کے متعلق وہی خدمتین ہون جو پردے مین گھر کے اندر انجام دیجائین۔ پس ایسے کام پر اُسکو مجبور نہ کرنا چاہیئے جو اُسکو پردے سے باہر نکالدے۔ کیونکہ عورت کا پردے سے باہر نکلنا بمنزلہ کشف عورت کے ہے اور سراسر خلاف مروت (۲) حلال روزی سے اُس کو غذا پہونچائے۔ کیونکہ غذائے حرام سے جو گوشت پیدا ہوتا ہے وہ

دوزخ کی آگ سے جلایا جائیگا اور قیامت تک اُسکا تمام وبال شوہر ہی کے سر رہیگا (۳) عورت کو اچھے لقب اور نام سے یاد کرے (۴) اگر عورت پکارے تو نرمی سے اُسکی طرف متوجہ ہو (۵) عورت کو ایمان اور اسلام کے ارکان کی تعلیم دے تاکہ اُسکی آخرت درست ہو (۶) عورت کے عزیز و اقارب سے محبت اور سلوک کا برتاؤ رکھے (۷) اگر عورت سے کوئی نیک کام سرزد ہو تو اُسکے اور اپنے خویش و اقارب پر اسکا اظہار اور تعریف کرے (۸) اگر عورت سے کوئی خطا سرزد ہو تو اُسے پوشیدہ رکھے اُسکا عیب ظاہر نہ کرے۔ کیونکہ عورتین سر سے پاؤن تک عیبون سے بھری ہین (۹) عورت کے رہنے کیلئے اچھی جگہ مکان لے جہان کہ ہمسایہ شریف ہون (۱۰) اکثر معاملات مین جن کو عورت سمجھ سکے اُس سے مشورہ لیا کرے (۱۱) عورت کو تاکید کرے کہ سائل کو دروازے سے محروم نہ پھیرے بلکہ خیرات دے یا نرمی سے جواب دے دے (۱۲) عورت کو ہر وقت باوضو رہنے کیلئے حکم دے (۱۳) جو کچھ روپیہ پیسہ رکھتا ہو عورت کے حوالے کر دے بشرطیکہ امانتدار ہو (۱۴) شریعت کی پابندی پر اُسے مجبور کرے (۱۵) عورت پر ظلم نہ کرے کیونکہ عورت اُسکے پاس بمنزلہ امانت کے ہے۔

حضرت انس ابن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ چار قسم کے خرچ کا حساب وکتاب قیامت مین نہین لیا جائیگا (۱) وہ خرچ جو مان باپ کے کام آئے (۲) وہ خرچ جو بیوہ عورتون اور محتاجون کو دیا جائے۔

(۳) وہ خرچ جو اپنے تنگدست سُسرال والون کو دیا جائے (۴) وہ خرچ جو اپنے بال بچون پر کیا جائے۔

حدیث شریف مین آیا ہے کہ ایک شخص اپنی بی بی کی شکایت لیکر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا۔ جب آپکے دروازے پر پہونچا تو گھر کے اندر سے سنا کہ آپ کی بی بی اُم کلثوم آپکے ساتھ کچھ زبان درازی کر رہی ہین اُس شخص نے اپنے دل مین سوچا کہ مین تو یہان اپنے گھر کی شکایت لیکر آیا تھا مگر یہ خود میری طرح بلا مین گرفتار ہین۔ یہ سوچکر وہ شخص واپس چلا گیا اور کچھ بات نہین کی۔ حضرت عمر کو اُسکے آنے کا حال معلوم ہوا تو فوراً اُسکو بلوایا اور کیفیت پوچھی؟ اُس شخص نے کہا کہ اے امیر المومنین مین اپنی بی بی کی کچھ شکایت لیکر آپکی خدمت مین آیا تھا۔ جب دروازے پر آکر آپکی بی بی کی باتین سنین تو واپس لوٹ گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے شخص مین اپنی بی بی کی زیادتی سے اکثر

درگذر کر جاتا ہون کیونکہ اُسکے مجھپر بہت حقوق ہین۔ اُس شخص نے پوچھا کہ اے امیرالمومنین وہ حقوق کیا ہین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ ہین (۱) مجھے دوزخ سے بچانے کیلئے میری بی بی ایک آڑ ہے کیونکہ اُسکی بدولت میرا دل حرام کی طرف مائل نہین ہوتا۔ (۲) وہ میری خزانچی ہے کہ جب مین گھر سے باہر چلا جاتا ہون تو میرے مال کی محافظت کرتی ہے (۳) وہ میری دھوبن ہے کہ میرے کپڑے دھویا کرتی ہے (۴) وہ میرے بچے کی دایہ ہے کہ اُسے دودھ پلایا کرتی ہے (۵) وہ میری باورچن ہے کہ میرے لئے کھانا پکایا کرتی ہے (۶) وہ خاندان قریش مین سب سے زیادہ شریف نجیب اور حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قرۃ العین ہے (۷) وہ رات دن مین پانچو رکعت نماز نفل اور پانچسو درود شریف پڑھتی ہے۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کسی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ یارسول اللہ کون سا مسلمان اپنے ایمان مین کامل ہے؟ فرمایا کہ جو اپنی بی بی اور بال بچون کے ساتھ خوش خلقی اور سلوک کا برتاؤ کرے وہ میرے ساتھ شانے سے شانہ ملاکر داخل بہشت ہوگا

حضرت تمیم داری سے مروی ہے کہ شوہر پر عورت کے تیرہ حق ہین (۱) اگر عورت کسی وقت زبان درازی کرے تو برداشت کر جائے تاکہ اُسے نصیحت ہو اور ایسے امر مین نہ مبتلا ہو جسکا ضرر اُس زبان درازی سے زیادہ اُٹھانا پڑے (۲) ہر جمعہ کو اور عید کے دن عورت کو غسل وطہارت کی تاکید کرے (۳) نماز کے وقت عورت کو کسی بات کا حکم نہ دے تاکہ اُسکی نماز فوت نہ ہونے پائے (۴) ہر مہینے ایام بیض یعنے تیرھوین چودھوین پندرھوین تاریخون کے تین روزے رکھنے کا عورت کو حکم دے (۵) اگر فراخ دست ہو تو عورت کو عمدہ کھانے اور کپڑے کی فرمائش سے باز رکھے (۶) رشتے دارون اور ہمسایون سے سلوک کرنیکی اُسکو تاکید کرے (۷) اگر عورت جاہل ہو تو اُسکو قرآن ضرور سکھائے جس سے اُسکی نماز اچھی طرح ادا ہو (۸) نوکرون چاکرون پر ظلم کرنیسے عورت کو ہٹائے اور اُسکو تاکید کرے کہ جو کھانا سب کھائین وہی نوکرون کو بھی دیا جائے (۹) بلاضرورت شدید اُسکو ہمسایے کے گھر نہ جانے دے (۱۰) فقہ کے مسئلے اُسکے سامنے بیان کیا کرے (۱۱) ہر وقت اُسکے سامنے سچ بولے تاکہ اُسے سچ بولنے کی عادت رہے (۱۲) عورت کو مکان مین تنہا نہ چھوڑے (۱۳) اُسکو تعلیم دے کہ ہر وقت کوئی تسبیح یا دعا زبان پر جاری رکھنے کی عادت ڈالے۔ مثلاً لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا

باالله العلی العظیم استغفر الله ربی من کل ذنب واتوب الیہ۔

(باب۳۵) حق ہمسایہ کا بیان۔ لوگون پر رحمت و شفقت اور لونڈی غلامون سے بہ نرمی برتاؤ کا ثواب

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قسم اُس ذات پاک کی جسکے قبضے مین میری جان ہے کہ کسیکا اسلام کامل نہین ہو سکتا جبتک کہ اُسکے دل اور زبان کی برائی سے لوگ سلامت نہ رہین اور کوئی شخص مومن کامل نہین ہو سکتا جبتک اُسکے پڑوسی اُس کی آفتون سے امن مین نہ رہین۔ صحابہ نے عرض کی یارسول اللہ وہ آفتین کیا ہین؟ فرمایا کہ خیانت اور ظلم۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہمسایے کی عزت وحرمت ہمسایہ پر ایسی ہی واجب ہے جیسے اولاد پر مان باپ کی عزت وحرمت

حضرت امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ کسی نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہمسایہ کا حق پوچھا حضور نے فرمایا کہ حقوق ہمسایہ یہ ہین (۱) اگر قرض مانگے تو اُسے قرض دینا (۲) اگر کسی ضرورت سے یا دعوت مین بلائے تو جانا چاہیئے (۳) اگر مدد مانگے تو مدد دینا (۴) مصیبت مین ہمدردی کرنا (۵) خوشی مین مبارکباد دینا (۶) اُسکے جنازے کے ساتھ جانا (۷) اُسکی عدم موجودگی مین اُسکے بال بچون کی خبرگیری اور اُسکے ناموس کی حفاظت (۸) مرض مین اُسکی عیادت (۹) تمہارے گھر مین اگر لذیذ کھانے پکین تو اُنکی خوشبو سے ہمسایہ کے دماغ کو تکلیف نہ دو۔ بلکہ اُسکے گھر بھی کچھ کھانا بھیجو (۱۰) ہمسایہ کے مکان سے بغیر اُسکی رضامندی کے اونچا مکان نہ بناؤ۔

منقول ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص نے اپنے غلام سے فرمایا کہ آج ایک بکری ذبح کرواؤ اور عمدہ گوشت پکا کر ہمارے ہمسایے یہودی کو کھلاؤ۔ غلام نے کہا کہ حضرت آپکے ہمسایہ نے تو ہمین سخت تکلیف دے رکھی ہے۔ جوابدیا کہ خاموش رہ حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہملوگون کو حق ہمسایہ ادا کرنے کی اسقدر سخت تاکید فرمائی ہے کہ ہملوگ خیال کرتے تھے کہ شاید ہمسایہ کو مرنے کے بعد وارث قرار دیدیا جائے۔ پس ہر مسلمان پر ضروری ہے کہ ہمسایہ کا حق بجا لائے

تاکہ اللہ تعالیٰ اُسکے رزق مین برکت دے۔

حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہمسایہ تین قسم کے ہوتے ہین ایک وہ کہ اُسکے تین حق ہین۔ دوسرا وہ کہ اُسکے دو حق ہین۔ تیسرا وہ کہ اُسکا صرف ایک ہی حق ہے جسکے تین حق ہین وہ مسلمان ہمسایہ ہے جو سب سے زیادہ قریب رہتا ہو اور دوسرا حق اُس ہمسایہ کا ہے جو صرف مسلمان ہو اور ایک حق اُس ہمسایہ کا ہے جو غیر مسلم ذمی ہو۔

فقیہ ابو اللیث کا قول ہے کہ ہمسایہ کے ساتھ ایمانداری کا برتاؤ تین طریقے سے ہوتا ہے (۱) ہاتھ سے (۲) زبان سے (۳) شرمگاہ سے۔ ہاتھ کی ایمانداری یہ ہے کہ اگر ہمسایہ کوئی رقم تمھارے گھر مین بھول جائے تو اُسکو یہ سمجھنا چاہیئے کہ وہ رقم گویا خود اُسکے گھر مین رکھی ہے جب جی چاہے لے لے۔ زبان کی ایمانداری یہ ہے کہ ہمسایہ کے سامنے ایسی بات منھ سے نہ نکالے جس سے ہمسایہ شرمندہ ہو یا چیپے ہجائے شرمگاہ کی امانت یہ ہے کہ اگر ہمسایہ سفر مین ہو تو اُسکے اہل وعیال کے ساتھ شریفانہ برتاؤ رکھے اور اُسکی بہو بیٹی کو اپنی بہو بیٹی سمجھے۔

فقیہ موصوف نے بیان کیا ہے کہ پورے طور پر حق ہمسایہ ادا کرنا چار باتون پر منحصر ہے (۱) اپنے مقدور کے موافق اُس سے سلوک کرنا (۲) اُسکے مال مین طمع نہ کرنا (۳) اُسکو کسی قسم کی تکلیف نہ پہونچائے (۴) اگر اُسکی طرف سے کوئی تکلیف پہونچے تو صبر کرے۔

بعض حدیثون مین آیا ہے جس شخص کے تین ہمسایہ ہون اور تینون اُس سے خوش رہین تو وہ شخص مرنے کے بعد ضرور بخشا جائیگا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن امیر کا غریب ہمسایہ اُسکا دامن پکڑ کر خدا سے فریاد کریگا کہ اے پروردگار تو نے میرے اس بھائی کو خوشحال بنایا تھا اور مجھے تنگ دست۔ مین فاقہ زدہ اور بھوکا رہتا تھا اور یہ اچھی اچھی غذاؤن سے آسودہ شکم۔ پس اس سے پوچھ کہ تو نے اپنے فضل وکرم سے جو کچھ خوشحالی عطا فرمائی تھی تو یہ بخل سے مجھپر اور میرے بال بچون پر دروازہ کیون بند رکھتا تھا۔

حضرت سفیان ثوری سے منقول ہے کہ دس باتین نہایت ظلم ہین۔ (۱) آدمی یا عورت خدا سے محض اپنی ذات کے لئے دعاے خیر کرے اور اپنی دعا مین اپنے ماں باپ اور تمام مسلمان مرد ون

اور عورتوں کو شریک نہ کرے (۲) ایک شخص قرآن شریف پڑھا ہوا اور پھر ہر روز کم سے کم اُسکی سو آیتین تلاوت نہ کیا کرے (۳) ایک شخص مسجد مین داخل ہو اور اُسیطرح باہر نکلے کم از کم دو رکعت تحیۃ المسجد بھی نہ پڑھے (۴) ایک شخص قبرستان کی طرف سے گذرے اور اہل قبور کو سلام اور دعائے مغفرت سے یاد نہ کرے (۵) کسی شہر مین جمعہ کے دن پہونچے اور بغیر نماز جمعہ پڑھے وہان سے چل کھڑا ہو (۶) محلہ مین کوئی عالم آکر اُترے اور کوئی دینی بات سیکھنے کے لئے اُسکی خدمت مین حاضر نہ ہو۔ (۷) دو آدمی آپسمین ربط وضبط رکھین اور آپسمین ایک دوسرے کا نام نہ پوچھے (۸) کوئی شخص محبت سے دعوت مین بلائے اور یہ نہ جائے (۹) نوجوان آدمی باوجود فارغ البالی کے اپنی جوانی ضائع کردے اور کچھ علم و ادب نہ حاصل کرے (۱۰) ایک شخص خود آسودہ شکم ہو لیکن اُسکا ہمسایہ بھوکا رہے اور وہ اُسکو اپنے کھانے مین سے نہ کھلائے

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ زمانۂ جاہلیت کی تین خصلتین ایسی ہین جنکے لیے مسلمان بہت زیادہ موزون ہین (۱) جب اُنکے گھر کوئی مہمان آتا تھا تو اُسکی خاطر مدارات مین بیحد کوشش کرتے تھے (۲) اگر کسی کی بی بی سن رسیدہ ہوجاتی تھی تو اُسکو طلاق نہ دیتا تھا اس لیے کہ کہین عورت کا حق نہ مارا جائے (۳) اگر کسی کا ہمسایہ مقروض یا مصیبت زدہ ہوتا تھا تو کوشش کرتے تھے کہ اُسکا قرض خود ادا کرین اور اُس کو مصیبت سے بچائین۔

مروی ہے کہ ایک شخص اپنے ہمسایہ کی شکایت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیخدمت مین لایا۔ حضورؐ نے فرمایا کہ ہمسایہ سے اگر تکلیف پہونچے تو صبر کرو اور خود اُسکو تکلیف نہ پہونچاؤ آپسمین جدائی ڈالنے کے لیے موت کافی ہے۔

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رشتہ دارون سے سلوک کرنا اس کا نام نہین کہ آدمی ملنے والے سے ملے اور ٹوٹنے والے سے ٹوٹے۔ اس کو انصاف کہتے ہین بلکہ صلہ رحم اسکا نام ہے کہ انسان ٹوٹنے والے سے ملے اسی طرح بردباری اسے نہین کہتے کہ انسان ایسے شخص کے ساتھ بردباری کرے جو اس سے بالاتر ہو اور اگر وہ بجہالت پیش آئے تو اُسکے ساتھ جہالت برتے اسکا نام انصاف ہے۔ بلکہ بردبار و حلیم وہ شخص ہے جو کہ اپنے سے ادنیٰ تر کے ساتھ بردباری کا برتاؤ کرے اور اگر وہ بجہالت پیش آئے تو تحمل سے کام لے پس ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ ہمسایہ سے اگر کوئی تکلیف پہونچے تو صبر و تحمل اختیار کرے اور خود اُسکو تکلیف نہ پہونچائے۔ اُسکے ساتھ سلوک کرتا رہے

تاکہ اُس کو امن حاصل ہو۔
حضرت حسن بصری کا قول ہے کہ حق ہمسایہ ادا کرنا اسکا نام نہین کہ خود ہمسایہ کو تکلیف نہ پہونچائے بلکہ حق ہمسایہ یہ ہے کہ اگر ہمسایہ کی طرف سے کوئی تکلیف پہونچے تو اُسپر صبر اختیار کرے۔

مخلوق خدا پر شفقت و رحمت کرنیکا ثواب

منقول ہے کہ بنی اسرائیل کے زمانے مین ایک بار باہم فرشتون مین اختلاف پیدا ہوا چنانچہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضرت میکائیلؑ سے کہا کہ اے میکائیلؑ بتاؤ دنیا مین کسی فرزند آدم کے دل مین رحم اور شفقت موجود ہے یا نہین۔ حضرت میکائیلؑ نے جواب دیا کہ اے فرشتۂ مقرب رحم و شفقت دنیا سے اٹھ گئی۔ اس بات پر دونون مین مباحثہ ہوا اور قرار پایا کہ دنیا مین جاکر آزمائش کرین۔ حضرت جبرئیلؑ بیمار کے بھیس مین اور حضرت میکائیلؑ طبیب کی صورت اختیار کر کے شہر مدائن مین اُترے۔ حضرت میکائیلؑ نے تو بازار مین دکان لیا اور حضرت جبرئیلؑ مسلمانون کی ایک مسجد مین آئے اور نمازیون سے کہا کہ بھائی مسلمانون مین غریب الوطن بیمار ہون بہت دور دراز مقام سے چلا آرہا ہون مجھپر رحم کرو اللہ تعالیٰ تمپر رحمت فرمائیگا۔ لوگون نے کہا کہ اے شخص کیا تو روپیہ پیسہ کی امداد چاہتا ہے۔ حضرت جبرئیلؑ نے کہا کہ مجھے روپیہ کی حاجت نہین صرف علاج اور دوا چاہتا ہون۔ لوگون نے کہا کہ اے بزرگ ہمارے شہر مین کوئی طبیب نہین حضرت جبرئیلؑ بولے کہ ایک نووارد طبیب تمھارے شہر مین فلان بازار مین آکر ٹھہرا ہے۔ وہ لوگ حضرت جبرئیلؑ کو ساتھ لیکر اُس بازار مین پہونچے اور حضرت میکائیلؑ کے پاس آکر کہنے لگے اے طبیب یہ غریب الوطن شخص بیمار ہے مہربانی کر کے اُسکو اپنے پاس سے مفید دوا دے ہم لوگ قیمت ادا کرنے کو تیار ہین۔ حضرت میکائیلؑ نے حضرت جبرئیلؑ کی نبض دیکھی اور کہا کہ اس بیمار کا مرض معمولی نہین نہایت مہلک ہے البتہ اگر کوئی ایسا لڑکا ملے جو اپنے ماں باپ کے سات لڑکون مین اکیلا رہگیا ہو اور اُسکے چھ بھائی مرچکے ہون اُس لڑکے کو خود اُسکا باپ اپنے ہاتھ سے ذبح کر کے اُسکا خون اس بیمار پر چھڑکے تو فوراً شفا ہو جائیگی۔ سب لوگ یہ سنکر ایسے لڑکے کی تلاش مین نکلے۔ اتفاقاً ایک سوداگر کو سنا کہ سات لڑکون مین اُسکے ایک لڑکا رہگیا ہے اُس سوداگر کے پاس آئے اور سلام کیا سوداگر نے سب کو نہایت عزت و احترام سے

بٹھایا اور آنے کا سبب پوچھا انھون نے کہا کہ یہ بیمار غریب الوطن اور دور دراز مقام کا رہنے والا
ہے اور تیری توجہ کی اُسے ضرورت ہے۔ خدا کے واسطے اسپر رحم کر اللہ تعالیٰ تجھپر رحمت فرمائے گا
سوداگر نے کہا کہ میرے گھر مین ستر ہزار اشرفیان موجود ہین اس شخص کے لیئے ایک ہزار اشرفیان
خیرات کرسکتا ہون لوگون نے کہا اس مسافر کو اشرفیان یا روپیہ درکار نہین بلکہ تیرا بیٹا اسکی دوا
ہے سوداگر بولا کہ میرا لڑکا اسکے کیا کام آئیگا لوگون نے کہا کہ طبیب نے اسکے مرض کا صرف یہی علاج
بتایا ہے کہ اپنے لڑکے کو تم خود ذبح کر کے اسکا خون اس بیمار پر چھڑکو فوراً شفا ہوگی۔ یہ سنکر سوداگر بولا
کہ بھائیو سات بچون مین میرا ایک ہی بچہ ہے جو میری آنکھون کا نور دل کا چین کلیجے کا ٹکڑا ہے اور
وہی ایک میرے بعد دنیا مین میرا نام لیوا اور یادگار رہیگا۔ لوگون نے کہا خدا کے واسطے اس
غریب الوطن بیمار پر رحم کر اللہ تعالیٰ تجھپر رحمت فرمائیگا۔ سوداگر نے جواب دیا کہ مین خدا کی رضا
کے لیئے ہر طرح حاضر ہون یہ تو ایک لڑکا ہے اگر ہزار اولاد ہون تو راہ خدا مین قربان کردون لیکن
تم اُس کی مان سے اجازت لے لو کیونکہ مان کو بچہ سے بے انتہا محبت ہوتی ہے سب لوگ وہان سے
لڑکے کی مان کے پاس آئے اُس نیکدل بی بی نے اُنکو نہایت عزت سے جگہ دی اور آنیکا سبب
پوچھا لوگون نے کہا یہ غریب الوطن بیمار تیری مہربانی اور توجہ کا محتاج ہے عورت نے پوچھا اس
بیمار کی کیا حاجت ہے کہا کہ اسکو تیرا بیٹا درکار ہے پوچھا کہ اُسے کیا کریگا جواب دیا کہ ذبح کرکے اُسکا
خون اس بیمار پر چھڑکا جائیگا۔ یہ سنکر وہ عورت بیتاب ہو کر بولی یہ کیونکر ممکن ہے وہ تو میرا بچہ میری
آنکھون کا تارا میرے دل کی راحت میرے کلیجے کا ٹکڑا ہے لوگون نے کہا اے نیک بخت
اس بیمار پر رحم کر اللہ تعالیٰ تجھپر رحم فرمائیگا عورت نے صبر سے کام لیکر کہا کہ مین رضائے خدا پر راضی
ہون لیکن تم خود اُس لڑکے سے پوچھ لو کیونکہ ہر انسان کو اپنی جان بہت پیاری ہوتی ہے۔
لوگ اُس لڑکے کے پاس آئے لڑکا اُنکی تعظیم و تکریم بجالایا اور آنیکا سبب پوچھا سب نے
اے ہونہار بچے اس غریب الوطن بیمار پر رحم کر لڑکے نے پوچھا کہ میرے بزرگو؟ اس بیمار کو
متعلق کیا حاجت ہے۔ لوگون نے کہا کہ یہ بیمار تجھ سے خود تجھکو مانگتا ہے پوچھا کہ مجھے لیکر کیا کریگا
جواب دیا کہ تجھے ذبح کرکے تیرا خون اسپر چھڑکنے سے اسکا مرض جاتا رہیگا۔ یہ سنکر لڑکا نہایت
خوشی سے بولا کہ اس غریب الوطن پر اپنی روح اور جان قربان کرنے کے لیئے مین بخوشی حاضر

کیونکہ ہر ایک روپیہ خزانہ شاہی کے قابل نہین اور ہر ایک خون کو قبول الٰہی حاصل نہین اور ہر شخص کو خدمت سلطانی کا شرف نہین ملتا مین اپنے جسم و جان کو صدقہ کرتا ہون تمکو اختیار ہے جو چاہو کرو۔ سب لوگ اس لڑکے کو لیکر حضرت میکائیلؑ کے پاس پہونچے۔ اُنھون نے حضرت جبرئیلؑ کیطرف دیکھ کر لوگون سے پوچھا کہ اس بیمار کی دوا کہان ہے افسوس کہ تم سے کوئی انتظام نہو سکا۔ لوگون نے کہا اے طبیب دوا حاضر ہے یہ لڑکا سامنے موجود ہے جسطرح حکم ہو بجا لائین۔ حضرت میکائیلؑ نے کہا کہ اس لڑکے کا باپ اگر خود اپنے ہاتھ سے اس اپنے بیٹے کو ذبح کرکے اس لڑکے کا خون بیمار کے جسم سے ملے تو فوراً حکم خدا سے شفا ہو جائیگی۔ لوگ جاکر اُسکے باپ کو بلا لائے۔ باپ آیا اور محبت سے مجبور ہو کر بیٹے کو گلے سے لگایا دونون باپ بیٹے ملکر اسقدر روئے کہ دونون کے کپڑے آنسوؤن سے تر ہو گئے۔ باپ نے کہا کہ اے فرزند میرے قرۃ العین میرے راحت دل میرے لخت جگر یہ میرا آخری سلام و کلام ہے۔ بیٹا بولا اے باپ مین قضائے الٰہی پر راضی ہون عجب نہین کہ وہ مجھپر رحمت فرمائے اے باپ بہتر ہے کہ آپ اللہ کا نام لیکر مجھے ذبح کرین اور میرے ذبح سے فارغ ہو کر میرا سلام میری مان کو پہونچادین اور اُس سے کہین کہ صبر سے کام لیکر میرے حق مین دعائے خیر و مغفرت کرتی رہے۔ باپ نے تیز چھری ہاتھ مین لی اور بیٹے کے گلے پر رکھکر اُسے ذبح کر ڈالا۔ اس واقعہ کے بعد فوراً دونون فرشتے آسمان کی طرف اُڑ گئے۔ حضرت جبرئیلؑ نے کہا اے میکائیلؑ انسانون کی شفقت و رحمت دیکھی۔ حضرت میکائیلؑ نے اعتراف کیا پھر دونون فرشتے عرش الٰہی کے نیچے کھڑے ہوئے ایک نے درگاہ باری مین دعا مانگی دوسرے نے آمین کہی دونون کی دعا قبول ہوئی اور دونون فرشتے فقیرون کا بھیس بناکر پھر شہر مدائن مین اُترے اور اُسی سوداگر کے مکان پر پہونچکر فقیرانہ صدا لگائی کہ اے گھر والو کوئی ایسا سخی ہے جو ہمکو خدا کی راہ مین کھانا کھلوائے ہم تین دن کے فاقہ سے ہین فوراً اُس سوداگر نے اپنی بی بی سے کہا کہ ان دونون فقیرون کو جلد کھانا دو جب یہ کھانا کھا چکینگے اُسوقت لڑکے کا جنازہ اُٹھایا جائیگا اُس نیک بی بی نے کھانا حاضر کیا اور دونون کے سامنے رکھدیا دونون نے سوداگر سے کہا کہ تم بھی آجاؤ اور ہمارے ساتھ ملکر کھانا کھاؤ اُسنے جواب دیا کہ بھائیو میرے گھر مین میرے اکلوتے بیٹے کی میت پڑی ہے مین کیونکر کھانا کھا سکتا ہون۔ حضرت جبرئیلؑ نے کہا کوئی اندیشہ و خوف نہ کرو یہ بتاؤ کہ تمھارے لڑکے کا کیا نام ہے اُسنے قاسم بتایا حضرت جبرئیلؑ نے پکارا کہ اے قاسم حکم خدا سے اُٹھ کھڑا ہو اور

ہمارے ساتھ بیٹھکر کھانا کھا۔ اُسیوقت لڑکا زندہ ہوگیا اور دونون کے ساتھ کھانے مین شریک ہوا بعض اہل علم کا بیان ہے کہ اُس روز اُس لڑکے کے ساتھ چھ مردہ خدا کے فضل و کرم سے اور زندہ ہوگئے۔ یہ سب برکت اسی کی تھی کہ سوداگر نے مخلوق خدا کے ساتھ ہمدردی و شفقت اور ایثار سے کام لیا۔

آقا پر اُسکے غلامون اور لونڈیون کا حق

بروایت عطا ابن یسار حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اُنھون نے ایکبار اپنے غلام کے مُنھ پر طمانچہ مارا اور اُسے لیکر حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین آئے حضور نے ارشاد فرمایا کہ اے مسلمانو جو تمہارے زرخریدہ غلام نماز گذار ہین اُنکے منھ پر تھپڑ نہ مارا کرو بلکہ اُنکا تمپر حق ہے کہ جو کچھ تم کھاؤ وہی اُنھین کھلاؤ جو کپڑا خود پہنو وہی اُنھین پہناؤ۔ اُنکی طاقت سے زیادہ کام لینے پر اُنھین مجبور نہ کرو۔ اگر وہ تمھارا کہنا نہ مانین اور سرکش ہون تو زیادہ سے زیادہ اُنھین بیچڈالو۔

عبدالخیر کی روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایکمرتبہ خطبے مین فرمایا اے لوگو اپنی لونڈی غلامون کے بارے مین اللہ سے ڈرو اللہ سے ڈرو۔ جو خود کھاؤ وہی اُنھین کھلاؤ جو خود پہنو وہی اُنھین پہناؤ اور اُنسے اُنکی طاقت سے زیادہ کام نہ لو کیونکہ وہ بھی تمھاری طرح انسان ہین گوشت اور خون رکھتے ہین یاد رکھو کہ جو شخص اپنے مملوک پر ظلم کریگا تو قیامت کے دن میرا اُسکا جھگڑا ہوگا اور اللہ تعالی فیصلہ کرنیوالا حاکم ہے۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وفات کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آخری ارشاد یہ تھا کہ مسلمانو دیکھو نماز کی پابندی اور اپنے مملوک غلامون کے ساتھ اچھا برتاؤ اپنے اوپر لازم سمجھو

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے مملوک لونڈی غلامون سے بدخلقی اور سختی برتیگا وہ قیامت کے دن داخل بہشت نہ ہوگا۔ لازم ہے کہ مملوک اپنے مملوکون کو اُسی عزت ومحبت سے رکھو جس طرح اپنی اولاد کو رکھتے ہو جو خود کھاؤ وہی اُنھین کھلاؤ۔ سلوگون نے عرض کی یارسول اللہ ہمارے لئے دنیا مین زیادہ نفع دینے والی کیا چیز ہے فرمایا ایک گھوڑا جسے اس غرض سے باندھا ہو کہ اُسپر سوار ہوکر راہ خدا مین کافرون سے لڑے اور ایک غلام تمھارے لیے کافی ہے

جب تمھارا غلام نماز پڑھے اُسوقت وہ تمھارا برابر کا بھائی ہے۔

حدیث شریف مین آیا ہے کہ کسی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ غلام خدمتگار سے کسقدر نفع پہونچتا ہے فرمایا کہ دن مین ستر مرتبہ نفع پہونچتا ہے۔

بروایت ابو بردہؓ حضرت ابی موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تین شخصون کو دوہرا اجر وثواب ملتا ہے (۱) جو شخص کسی لونڈی کا آقا ہو پھر اُسکو عمدہ تعلیم دے ادب وہنر سکھائے بعدازان آزاد کر کے اپنے نکاح مین لائے اُسکے لیے دوہرا ثواب ہے (۲) جو شخص اہل کتاب سے ہو اپنے نبی پر ایمان رکھتا ہو اُسنے نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا زمانہ پایا اور سچے دل سے آپ پر بھی ایمان لایا وہ دوہرا اجر پائیگا (۳) جو غلام اللہ تعالیٰ کا حق بجا لائے اور اپنے آقا کا حق ادا کرے۔ اُسکے لیے دوہرا ثواب ہے۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے کسی نے مسئلہ پوچھا کہ کسی غلام کو اُسکا آقا کسی ضروری کام کیلئے بھیجے اور جمعہ کی نماز کا وقت قریب ہو تو پیشتر غلام کو کون سی ضرورت پوری کرنی چاہیے۔ جواب دیا کہ اگر وقت مین گنجائش ہو اور نماز فوت ہوجانے کا اندیشہ نہ ہو تو پیشتر اپنے آقا کے کام سے فراغت کرنا چاہیے البتہ اگر جمعہ قضا ہوجانے کا خوف ہو تو پیشتر نماز پڑھے کیونکہ اُسکی تاخیر جائز نہین۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ خدا کی نافرمانی اور معصیت کیلئے کسی مخلوق کی اطاعت نہ کرنا چاہیے اور انسان کے لیے مناسب ومستحب ہے کہ اپنے مملوک کے ساتھ نرمی برتے اُس کی طاقت سے زیادہ اُس سے کام نہ لے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تمھارے غلام اور نوکر چاکر دراصل تمھارے بھائی ہین جنکو اللہ تعالیٰ نے تمھارا محکوم اور تابع بنایا ہے پس جسکا بھائی اُسکا محکوم ومطیع ہو تو چاہیے کہ جو خود کھائے وہ اُسے کھلائے جو خود پہنے وہ اُسے پہنائے اپنے غلامون اور نوکرون کو اُنکی طاقت سے زیادہ کام کرنے کی تکلیف نہ دو اور اگر ایسا کرو تو خود بھی اُنھین مدد پہونچاؤ۔

مروی ہے کہ کسی صحابی نے اپنے گھر والون سے پانی پینے کا مانگا اُنکی بی بی نے لونڈی کو آواز دی لونڈی نے حاضر ہونے مین دیر کی بی بی کو غصہ آیا اور لونڈی کو فعل ناجائز کی تہمت لگا دی اُن صحابی

نے سنکر فرمایا کہ اے عورت اس تہمت کا خمیازہ تجکو قیامت کے دن اُٹھانا پڑیگا۔ ورنہ اپنے دعویٰ پر چار گواہ قائم کرنا ہونگے دیکھو ابھی اس لونڈی کو آزاد کر دے تاکہ تیرے گناہ کا بدلہ ہو جائے۔ بی بی ڈر گئی اور لونڈی سے معافی مانگی پھر اُسکو آزاد کر دیا۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایکبار آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کہین تشریف لیجا رہے تھے راہ مین ایک اونٹ بندھا ہوا پایا۔ وہانسے گذر گئے اپنی ضرورت سے فارغ ہو کر واپس ہوئے تو پھر اُسیطرح اُس اونٹ کو بندھا دیکھا اُسکے مالک سے دریافت فرمایا کہ تو نے اس اونٹ کو کچھ چارہ دیا یا نہین اُسنے کہا نہین فرمایا کہ یاد رکھ قیامت کے دن خدا کے سامنے یہ اونٹ تجھ سے جھگڑیگا اور اپنا حق طلب کریگا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے بیان فرمایا کہ ایک عورت محض اس گناہ پر دوزخ مین ڈالی گئی کہ اُسنے ایک بلی کو باندھ رکھا تھا اُسکو کچھ کھلاتی پلاتی نہین تھی اور نہ چھوڑتی تھی۔ اُسی حالت مین گھانس کوڑا کھا کھا کر فاقون سے وہ بلی مر گئی۔

حضرت ابن عمران جونی کا بیان ہے کہ مین نے کسی کتاب مین پڑھا ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے ایک دفعہ جناب باری سے سوال کیا کہ خداوندا جو شخص بیوہ عورتون یتیمون اور لونڈی غلامون کا سہارا ہو اور محض تیری خوشنودی کے لئے اُسکے ساتھ سلوک کرے۔ اُسکو کیا ثواب ملیگا۔ ارشاد ہوا ایسا شخص قیامت کے دن جس روز کہین سایہ نہ ہوگا میرے سایہ مین رہیگا یعنی عرش الٰہی کے سایہ مین ہوگا۔ زہے نصیب اُس مومن کے جسکو یہ شرف حاصل ہو۔

(باب ۳۵) نور محمدی اور ولادت باسعادت و معجزات کا بیان

حضرت جابر بن عبد السعید انصاری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہین کہ ایک روز مین نے حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کیخدمت مین عرض کی یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں یہ فرمایئے کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے کیا شے پیدا فرمائی۔ حضور نے فرمایا اے جابرؓ تمام مخلوقات سے پہلے اللہ تعالےٰ نے تمہارے نبی کا نور خاص اپنے نور سے پیدا کیا پھر اُس سے ایک لاکھ برس کے بعد تمام انبیا علیہم السلام ظاہر ہوئے وہ نور ارادۂ الٰہی کے مطابق گردش کرتا

رہا اُس وقت لوح وقلم۔ بہشت و دوزخ زمین و آسمان۔ چاند سورج۔ جن وانسان اور فرشتے غرض کوئی چیز صفحہ ہستی پر نہ تھی۔ جب اُس نور نے تمام عظمت کے مراتب طے کر لیئے تو اللہ تعالیٰ کے حضور مین سجدہ بجالایا۔ اور عرصہ دراز تک سجدہ مین پڑا رہا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کرنا چاہا تو اُس نور کے چار ٹکڑے کیئے۔ ایک ٹکڑے سے قلم دوسرے سے لوح تیسرے سے عرش بنایا اور چوتھے ٹکڑے کے پھر چار حصے کیئے۔ ایک سے حاملان عرش دوسرے سے کرسی تیسرے سے باقی تمام فرشتون کو پیدا کیا اور چوتھے حصے کو پھر چار حصون پر تقسیم فرمایا۔ ایک سے ساتون آسمان دوسرے سے زمین تیسرے سے بہشت دوزخ کو بنایا اور چوتھے جزو کے پھر چار ٹکڑے کرکے ایک سے اہل ایمان کی آنکھون کا نور دوسرے سے اُنکے دلون کا نور تیسرے سے اُنکی زبان کا نور پیدا کیا زبان کا نور کلمہ توحید لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ہے اور چوتھے ٹکڑے کے پھر چار حصے بنائے پہلے حصے کو ذات اشرف واعلیٰ یعنی حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وجود ظاہری اور دوسرے کو اہل ایمان کی آنکھون کی آب وتاب یعنی شرم وحیا اور تیسرے سے اُنکے دماغون کی رونق یعنے عقل وفہم اور چوتھے کو اُنکے دلون کی زینت یعنی معرفت الٰہی قرار دیا اور عرش کا فروغ بھی یہی نور محمدی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کے نزدیک نور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اشرف وبرتر کوئی شے نہین بعض علماء کا قول ہے کہ نور محمدی کی آخری تقسیم کا چوتھا حصہ عرش کے اوپر جلوہ افروز رہا یہانتک کہ اللہ تعالیٰ نے جب حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو اُنکی پشت مین اُس نور پاک کو امانت رکھا۔ پس عرش وکرسی اور بہشت برین کا جلوہ آپ ہی کے نور سے ہے اور آسمان وزمین کی روشنی آپ ہی کے نور سے ہے۔ چاند سورج کی ضیا آپ ہی کا نور ہے۔ شجر وحجر۔ صدف وگہر۔ یاقوت ودُر۔ سیم وزر مین آپ ہی کا نور جلوہ گر ہے۔ ارواح واشباح اور تمام کائنات مین آپ ہی کے نور کا ظہور ہے اور حضور کی ذات انور نورٌ علیٰ نور ہے۔ تمام انوار اور تجلیات کی اصل یہی نور پاک ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

علماء فرماتے ہین کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرماکر اُنکی پشت مین نور محمدی کو ودیعت رکھا تو وہ اپنے اندر کچھ ایسی آواز سنتے تھے جیسے پرندے کے اُڑنے مین پیدا ہوتی ہے۔ جناب باری مین عرض کی خداوندا یہ کیسی آواز ہے۔ ارشاد ہوا اے آدم یہ

اُس خاتم الانبیا کے نور کی تسبیح ہے جسے مین تیری پشت سے ظاہر کرونگا۔ پھر حضرت آدم علیہ السلام نے جو اوپر نظر اُٹھائی تو عرش پر اللہ تعالیٰ کے نام سے متصل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام نامی دیکھا عرض کی اے پروردگار یہ کسکا نام ہے جسنے تیرے نام کے پاس جگہ پائی ہے ارشاد ہوا اے آدم یہ تمام پیغمبرون کا بادشاہ ہے اور تیرے فرزندون مین سب سے اشرف و اعلیٰ ہے اگر اسکی پیدائش منظور نہ ہوتی تو مین تجھ کو بھی پیدا نہ کرتا بلکہ اپنی شان ربوبیت ہی کو ظاہر نہ کرتا اسکے بعد جس زمانے مین حضرت آدم علیہ السلام وسوسۂ شیطانی سے بمقتضائے بشریت عتاب الٰہی کے سزاوار ہوئے تو التجا کی کہ خداوندا بطفیل اُسی اپنے بندۂ محترم کے جسکا نام تو نے اپنے نام کے ساتھ ملا کر لکھا ہے میرے قصور سے درگذر فرما۔ اللہ تعالےٰ نے ارشاد فرمایا اے آدمؑ ہم کو اپنے عزت وجلال کی قسم اگر تو محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا واسطہ دیکر تمام زمین وآسمان کے رہنے والون کی سفارش کرتا تو ہم تیری سفارش قبول فرماتے فوراً حضرت آدم کی توبہ قبول ہوئی اور بہشت سے زمین کی طرف اُنھین بھیجا گیا۔ اُنکی پشت مبارک مین نور محمدی قوت پاتا گیا یہانتک کہ حضرت حوا علیہا السلام حضرت شیث علیہ السلام سے حاملہ ہوئین تو وہ نور حضرت آدم سے حضرت حوا کیجانب منتقل ہوا۔ حضرت حوا کی عادت تھی کہ ہر حمل مین دو بچے توام ہوتے تھے لیکن حضرت شیث علیہ السلام اکیلے پیدا ہوئے اور یہ احترام نور جناب محمد رسول اللہ الصلوٰۃ والسلام کا تھا۔

حدیث شریف مین آیا ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجکو پشت آدم مین رکھکر اللہ تعالیٰ نے زمین پر اُتارا اور نوح علیہ السلام کے ساتھ کشتی مین رکھا۔ ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ آتش نمرود مین رکھا۔ اور ہمیشہ مجکو اللہ تعالےٰ پاک صلبون سے مقدس رحمون مین منتقل کرتا رہا یہانتک کہ میرے دادا عبد المطلب تک نوبت پہونچی۔ حضور پر نور کی ولادت باسعادت عام فیل مین یعنی جس سال حبش کے حاکم نے خانۂ کعبہ کو ڈھانے کیلئے مکے پر چڑھائی کی تھی اور ابابیل پرندون کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ نے اُسکے لشکر کو مع ہاتھیون کے ہلاک کردیا دوشنبہ کے روز ماہ ربیع الاول کی بارھوین تاریخ ہوئی ہے اور بعض کہتے ہین آٹھوین اور بعض کے نزدیک دوسری کو پیدا ہوئے۔ لیکن بارھوین زیادہ مشہور اور اصح ہے۔

احادیث مین آیا ہے کہ حضور پرنور جس رات پیدا ہوئے ہین وہ رات شب قدر سے بھی

افضل و اعلیٰ ہے۔ حضور کی شان وہ ہے کہ جب حضور کا ظہور پاک ہوا تو عرش نے کہا محمد میرا ہے کرسی نے کہا محمدؐ میرا ہے لوح نے کہا محمدؐ میرا ہے قلم نے کہا محمدؐ میرا ہے بہشت نے کہا محمدؐ میرا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے محمدؐ تو میرا ہے اور میں نے تجکو اپنے عرش و کرسی۔ لوح و قلم اور بہشت پاک کا مالک بنا دیا حضور نے عرض کی اے پروردگار میں عرش و کرسی لوح و قلم اور بہشت تجھ سے نہیں مانگتا۔ میں اپنی اُمت اور صرف اپنی اُمت کی بخشش مانگتا ہون۔ ارشاد ہوا کہ اے محمدؐ تو اُمتی اُمتی پکارتا ہے اور مین رحمتی رحمتی کہتا ہون یہی مطلب اس آیت پاک سے عیان ہے وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ رَّحْمَةً وَّ عِلْمًا یعنی اللہ تعالیٰ کا علم اور اُسکی رحمت تمام چیزون کو شامل ہے۔

حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کے وقت کئی معجزات ظاہر ہوئے (۱) نوشیروان بادشاہ فارس کے محل کے چودہ کنگورے گر گئے (۲) ابلیس روتا چلاتا پھرا (۳) دریائے سادہ خشک ہو گیا (۴) مجوسیون کا آتشکدہ جو کہ ہزار سال سے برابر جلتا تھا یکایک بجھ گیا (۵) بت اوندھے منھ زمین پر گر پڑے۔ (۶) شیاطین کو اپنی ذلت و رسوائی کا یقین ہو گیا (۷) مکے کی کنکریلی زمین چمک اٹھی (۸) خانۂ کعبہ نے سجدۂ شکر ادا کیا (۹) کوہ ابو قبیس خوشی سے وجد مین آگیا (۱۰) قریش کے چوپائے بولنے لگے اور پکار کر کہتے تھے اللہ اکبر اللہ اکبر قسم ہے پروردگار کعبہ کی کہ آج کی رات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے ہین (۱۱) اسلام کی راہ روشن ہو گئی (۱۲) حورین بہشت سے دنیا کی طرف جھانکنے لگین فرشتون مین تکبیر کا شور ہوا افلاک تسبیح پڑھنے لگے بہشت کو سجایا گیا۔ حور و غلمان نے اپنی اپنی آرائش کی۔ اور اللہ تعالیٰ نے بیت الحرام اور حجر اسود اور رکن حطیم کو کمال شرف بخشا۔

منقول ہے کہ جب دوشنبہ کے روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے ہین اُس وقت سات معجزون کا ظہور ہوا (۱) حضور کا یہ معجزہ تھا کہ مدت حمل مین حضور کی والدہ ماجدہ کو کسی قسم کی تکلیف جو عموماً ایسی حالت مین عورتون کو ہوتی ہے نہین ہوئی (۲) آپکی ولادت دردزہ کی تکلیف سے پاک تھی (۳) جب حضور پیدا ہوئے تو فوراً خدا کو سجدہ کیا اور سجدہ مین فرمایا اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ خداوندا میری امت کو بخشدے (۴) حضور ختنہ کردہ پیدا ہوئے (۵) جن و شیاطین کا آسمان کی طرف جانا موقوف ہوا۔ حالانکہ حضور کی ولادت سے پیشتر شیاطین اور جن آسمان تک جا کر فرشتون کی باتین سُنا کرتے تھے۔ جب حضور کا ظہور ہوا تو اس جرأت سے روکے گئے جسکی فریاد لیکر ابلیس کے

کے پاس گئے۔ آپنے اُن سے واقعہ بیان کیا (۶) حضرت حلیمہ سعدیہؓ آپکی دودھ پلائی تھی ایک چھاتی
مین دودھ نہ اُترتا تھا۔ جب حضور کے دہن اقدس مین اُنھون نے وہ چھاتی رکھی تو فوراً دودھ اُتر آیا
(۷) ظہور مبارک کے وقت دنیا کے گوشون سے آوازین بلند ہوئین ایک گوشے سے آواز آئی جَاءَ
الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا یعنی حق آگیا اور باطل مٹ گیا۔ باطل ضرور مٹنے
والا تھا جب حضور سات روز کے ہوئے تو آپکے دادا عبدالمطلب نے حضور کا عقیقہ کیا جسمین قریش
کے روسا و اشراف کو بلایا سب پوچھنے لگے کہ اے عبدالمطلب اپنے پوتے کا کیا نام رکھا جواب دیا
کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نام رکھا ہے۔

سبعیات مین مذکور ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بہت سے
معجزات روشن عطا فرمائے ہین اُنمین سے چند یہ ہین (۱) ہرنی نے آپکو سلام کیا (۲) پتھرون نے
آپسے کلام کیا (۳) آپکے اشارے سے چاند کے دو ٹکڑے ہوگئے (۴) پیشتر مسجد مین ایک ستون سے
ٹیک لگاکر حضور خطبہ پڑھا کرتے تھے جب ممبر تیار ہوا تو آپ ممبر پر تشریف لائے آپکی جدائی مین وہ
ستون بچون کی طرح رونے لگا جسکا واقعہ حنانہ کے نام سے مشہور ہے (۵) حضور کا سایہ کبھی نظر نہین آیا
(۶) ریت مین کبھی حضور کی نعلین مبارک کا نشان نہین پڑا (۷) پتھر کی چٹان حضور کا قدم پڑتے ہی نرم
ہوگئی (۸) جمادات نے آپ کا کلمہ پڑھا (۹) حضور کے رعب وہیبت نے ایک مہینے کی راہ تک آپکی
فتح کے جھنڈے گاڑ دئے (۱۰) خواب راحت مین فقط حضور کی آنکھین سویا کرتی تھین مگر دل
ہر وقت بیدار رہتا تھا (۱۱) حضور کی اُنگلیون سے ایک جنگ کے موقع پر جب پانی دستیاب نہ ہوتا
تھا فوارہ کی طرح پانی جاری ہوگیا۔ جس سے تمام لشکر والے سیراب ہوئے اور اپنے اپنے مشکیزے
بھر لئے (۱۲) کنکریون نے حضور کے دست مبارک مین تسبیح پڑھی (۱۳) گوہ جو کہ مشہور جانور ہے آپسے
ہمکلام ہوا (۱۴) حضور جسطرح سامنے سے دیکھتے تھے اُسیطرح پس پشت سے ملاحظہ فرماتے تھے۔ ان
معجزات کے علاوہ عظمت و شوکت اور صدق مقال مین حضور سب سے برتر تھے۔ قیامت کے دن
لوائے حمد اور مقام محمود کے حضور ہی مالک ہین۔ اُس روز آدم سے لیکر عیسیٰ تک تمام انبیا علیہم السلام
آپ ہی کے جھنڈے تلے ہونگے۔ تمام شجر و حجر دیوار و در آپ کو سلام کہتے تھے۔ ہرنی نے بزبان فصیح
حضور سے کہا انت رسول اللہ یعنی آپ اللہ کے سچے رسول ہین اونٹ نے آپکی خدمت مین

آکر سلام کیا اور کلمۂ شہادت پڑھا۔ خود حضور کی روح پاک نے نمایاں ہو کر حضور کی رسالت کا اقرار کیا اور کہا انت محمد حبیبی یعنی محمد میرا پیارا ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی محمد رسول اللہ کو تمام انبیا کے اوصاف جمیل عطا فرمائے ہین۔ چنانچہ حضرت عیسیٰؑ کا زہد۔ حضرت یوسفؑ کا حسن۔ حضرت یعقوبؑ کی نرم دلی۔ حضرت یعقوبؑ کی خوش الحانی۔ حضرت موسیٰؑ کی قوت۔ حضرت ایوبؑ کا صبر۔ حضرت یحییٰؑ کا شکر۔ حضرت سلیمانؑ کی حکومت۔ حضرت اسحاقؑ کی بردباری۔ حضرت اسمٰعیلؑ کی شیرین زبانی۔ حضرت ابراہیمؑ کی خلت۔ حضرت لقمانؑ کی حکمت۔ حضرت ذوالقرنینؑ کی شجاعت۔ حضرت لوطؑ کا خضوع وخشوع حضرت نوحؑ کی رقت قلب۔ حضرت آدمؑ کی صفوت علیھم وعلی نبینا الصلوٰۃ والسلام۔

حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظہور کے وقت تمام فرشتے صف بستہ حضور کے گرد کھڑے تھے۔ آواز غیب سے پیدا ہوئی کہ ہمارے پیارے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام عالم کی سیر کراؤ اور زمین وآسمان کے تمام پوشیدہ خزانے دکھاؤ۔ پس تھوڑی دیر کے لیے حضور اپنی والدہ ماجدہ کے پاس سے علیحدہ ہو گئے۔ اور فرشتون نے تمام عالم مین آپکو پھرایا اور طرفۃ العین مین حضرت آمنہؓ کو واپس دیدیا۔

حضرت آمنہ نے حضور کے دادا عبدالمطلب کو بلا کر یہ تمام عجائبات بیان کیے حضور کے دادا نے حضور کو اپنی گود مین لیا اور بکمال محبت سینے سے لگایا۔ حضور نے اُن کو دیکھ کر تبسم فرمایا عبدالمطلب نے کہا الحمد للہ کیا اچھا بیٹا اللہ نے عطا فرمایا ہے عبدالمطلب جب حضور کو گود مین لیکر کہین گذرتے تھے تو در و دیوار اور پتھرون سے سلام کی آواز آتی تھی۔ درختون کی شاخین جھک جاتی تھین۔ آسمان آپ کے گرد گھومتے تھے۔ آفتاب کی حرارت گویا زائل ہو جاتی تھی۔ زمین سرسبز وشاداب ہو جاتی تھی یہ سب برکت حضور کے قدوم پاک کی تھی۔

(باب ۳۹) وفات شریف کا بیان۔ اور اُمت کی مغفرت کے متعلق حضرت جبرئیلؑ سے حضورؐ کی گفتگو

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ جب سورہ اِذَا جَآءَ نَصۡرُ اللّٰهِ وَالۡفَتۡحُ کا نزول ہو چکا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مرض لاحق ہوا یہانتک کہ جمعرات کے روز جب حضور دولتسرا سے

باہر تشریف لائے تو سر مبارک سے پٹی بندھی تھی مسجد مین ممبر رکھا گیا۔ حضور اُسپر رونق افروز ہوئے چہرۂ اقدس زرد تھا۔ آنکھون مین آنسو بھرے تھے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم ہوا کہ مدینہ مین گلی گلی پکارین کہ سب لوگ اپنے رسول کی آخری وصیت سننے کیلئے مسجد مین آئین۔ حضرت بلالؓ نے ندائے عام کی سب لوگ چھوٹے بڑے نہایت بیتابانہ اپنے گھرون اور دکانون کو اُسیطرح کھلا چھوڑ کر حاضر ہوئے۔ پردہ نشین عورتین بھی حضور کا وعظ سننے کے لئے بیقرار ہو کر نکل آئین۔ حاضرین سے مسجد بھر گئی اور کہین تل دھرنے کو جگہ نہ رہی اُسوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روئے اور اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ پڑھا پھر خدا کی حمد وثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا مین محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم مکی مدنی ہون۔ میرے بعد کوئی آنیوالا نبی نہین اے لوگو سنو مجکو میری وفات کی خبر دیگئی ہے اور مین عنقریب دنیا سے علٰحدہ ہونیوالا ہون مجھے اپنے پروردگار کے پاس جانیکا بیحد شوق ہے اور اپنی امت سے جدا ہونیکا نہایت غم ہے۔ دیکھئے میری اُمت میرے بعد کیسے کیسے فتنون مین مبتلا ہو۔ خداوندا تو ہی محفوظ رکھنا۔ اے لوگو میری وصیت سنو اور یاد رکھو اور جو اسوقت موجود ہین وہ دوسرون کو میری وصیت پہونچا دین۔ یہ آخری وصیت ہے کان لگا کر سنو اور خوب یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب محکم مین کھلے طور پر تمھارے لیئے حلال وحرام کو بیان فرما دیا ہے اور تمام اوامر ونواہی سے آگاہ کر دیا ہے۔ اُسکے حلال کو حلال سمجھو اور حرام کو حرام جانو اور جو آیتین قرآن کی متشابہات ہین جنکے معنی انسان کی عقل سے بالاتر ہین اُنپر ایمان لاؤ اور جو محکمات یعنے صاف صاف احکام کی آیتین ہین اُنپر عمل کرو اور قرآن مین جو واقعات وامثال بیان کیے گئے ہین اُنسے عبرت پکڑو۔ اتنا فرمانے کے بعد حضورؐ نے آسمان کی طرف نگاہ اُٹھا کر دیکھا اور تین بار فرمایا خداوندا گواہ رہنا مین اپنا فرض رسالت ادا کر چکا۔ پھر ارشاد فرمایا اے لوگو دیکھو نفسانی خواہشون سے دور رہنا یہ خواہشین گمراہ اور گمراہ کرنیوالی بہشت سے دور رکھنے والی دوزخ سے نزدیک کر دینے والی ہین جماعت اور طریق اسلام کی پابندی اپنے اوپر لازم کر لو کیونکہ اسی سے خدا کی قربت اور بہشت کی نعمت اور دوزخ سے نجات حاصل ہوگی پھر آسمان کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ خداوندا گواہ رہنا مین نے تیرا پیغام پہونچا دیا۔ پھر فرمایا اے لوگو اپنے دین اور امانت مین خدا کا خوف کرو۔ اپنے غلامون اور نوکرون کے بارے مین خدا سے ڈرتے رہو اُنھین وہی کھانا کپڑا دو جو خود کھاتے پہنتے ہو۔ اُنکی طاقت سے زیادہ اُنھین کام کی تکلیف نہ دو کیونکہ تمھاری طرح یہ بھی گوشت اور خون رکھتے ہین۔ یاد رکھو جو شخص اپنے مملوکون

پر ظلم وستم کریگا قیامت کے دن مجھ سے اُس سے جھگڑا ہوگا اور اللہ تعالیٰ فیصلہ کرنیوالا حاکم ہے۔ اپنی بیبیوں کے متعلق اللہ سے ڈرو۔ اُنکا مہر اُنکو پورا پورا دو۔ اُنپر ظلم نہ کرو۔ اُنکو علم و ادب سکھاؤ۔ اگر عورتوں پر ظلم وزیادتی کرو گے تو تمھاری نیکیاں برباد ہوجائینگی۔ اے لوگو اپنے آپ کو اور گھر والوں کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ۔ عورتیں تمھارے پاس قیدی اور اللہ کی امانتیں ہیں۔ یہ کہکر آسمان کی طرف دیکھکر فرمایا خداوندا مین نے تیرا پیغام پہونچا دیا۔ پھر فرمایا اے لوگو اپنے بادشاہ وقت اور حاکمون کی اطاعت کرو۔ کبھی اُن کی نافرمانی نہ کرنا۔ اگرچہ کوئی غلام حبشی نکٹا تمھارا حاکم ہو اُسکی اطاعت بھی فرض ہے۔ یاد رکھو جسنے اپنے حاکم کی اطاعت کی وہ میرا مطیع ہے اور جسنے اُسکی نافرمانی کی وہ میرا نافرمان ہے اور جو میرا نافرمان ہے وہ اللہ کا عاصی ہے خبردار اپنے والیان حکومت سے بغاوت نہ کرنا اور کبھی اُنسے عہد باندھکر نہ توڑنا خداوندا گواہ رہنا کہ مین نے تیرا پیغام پہونچا دیا۔ اے لوگو میرے اصحاب کی عزت وحرمت کرنا اُنکی تعظیم بجالانا اُنسے دلی محبت رکھنا یقین جانو کہ میری تمام اُمت مین سب سے افضل و برتر میرے اصحاب ہین جنکے زمانے مین مجھے رسالت ملی وہ سب سے پہلے مجھپر ایمان لائے اور مجھے سچا رسول جانا اور جو کچھ خدا کے پاس سے احکام لیکر مین آیا تھا اُنپر عمل کیا اور پیروی کی۔ اے لوگو میرے اہلبیت کی محبت اور حاملان قرآن کی محبت اور اپنے علماء کی محبت فرض سمجھو۔ خبردار کبھی اُنسے بغض وحسد نہ رکھنا کبھی اُنپر طعن وتشنیع نہ کرنا خوب سمجھ لو کہ جو اُن کا دوست ہے وہ میرا دوست ہے اور جو میرا دوست ہے وہ خدا کا دوست ہے جو اُنسے دشمنی رکھتا ہے وہ میرا دشمن ہے جو میرا دشمن ہے وہ خدا کا دشمن ہے۔ خداوندا گواہ رہنا کہ مین تیرا پیغام پہونچا چکا۔ اے لوگو پنجوقتہ نماز کامل وضو سے پابندی کے ساتھ اپنے اوپر فرض جانو نماز کے ارکان اچھی طرح خضوع وخشوع سے ادا کرو۔ خداوندا مین نے تیرا پیغام پہونچا دیا اے لوگو اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرتے رہنا خوب سُن لو جو صاحب نصاب اپنے مال کی زکوٰۃ نہ دیگا اُسکی نماز بھی مقبول نہین اور نہ اُسکا اسلام اور حج اور روزہ اور جہاد قبول ہے خداوند مین نے تیرا پیغام پہونچا دیا۔ اے لوگو اللہ تعالیٰ نے مقدرت والوں پر حج فرض کیا ہے جس شخص نے باوجود قدرت کے بلا عذر معقول حج ادا نہ کیا اور اُسی حالت مین مرگیا تو خدا کو اُسکی کوئی پروا نہین خواہ وہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی یا مجوسی۔ البتہ اگر اُسکو کوئی مرض کا عذر تھا یا بادشاہ ظالم کی طرف سے ممانعت ہو تو مضایقہ نہین ورنہ ایسے شخص کو قیامت مین میری شفاعت نصیب نہ ہوگی اور نہ میرے حوض کوثر سے وہ سیراب ہوگا۔ خداوندا مین نے تیرا پیغام پہونچا دیا۔ اے لوگو

اللہ تعالیٰ تمکو قیامت کے دن ایک چٹیل میدان مین جمع کریگا اور وہ نہایت ہولناک اور وحشت کا دن ہوگا اُس روز مال واولاد کچھ کام نہ آئینگے فقط وہی شخص اُسوقت کامیاب ہوگا جسکے پاس خدا کی طرف رجوع ہونیوالا دل ہے۔ خداوندا مین نے تیرا پیغام پہونچا دیا۔ اے لوگو اپنی زبانون کو جھوٹ بہتان وغیرہ سے محفوظ رکھو۔ اپنی آنکھون کو خدا کے خوف سے رُلاؤ اپنی مسجدون کو آباد کرو اپنے ایمان کو اخلاص سے زینت دو اپنے بھائیون کی خیرخواہی کرو۔ اور اپنے لیئے پیشتر سے اچھے اعمال کا تحفہ بارگاہ الٰہی مین بھیجو اپنی شرمگاہون کی حفاظت کرو اپنے مالون مین سے صدقہ دو آپسمین حسد وبغض نہ رکھو تاکہ تمھاری نیکیان برباد نہ ہوجائین۔ ایکدوسرے کی غیبت نہ کرو۔ خداوندا مین نے تیرا پیغام پہونچا دیا۔ اے لوگو اپنے آپ کو عذاب دوزخ سے آزاد کرنے کیلیئے کوشش کرو۔ فقروفاقہ کے دن یعنی قیامت کے لیئے اچھا ذخیرہ جمع کرو ظلم وزیادتی سے پرہیز رکھو۔ اللہ تعالیٰ حق ہمسایہ کے متعلق تم سے بازپرس کریگا اور تمکو حساب دینا پڑیگا اور تم کو ضرور خدا کے سامنے حاضر ہونا پڑیگا۔ اللہ تعالیٰ تمھارے گناہون سے کبھی رضامند نہ ہوگا۔ خداوندا مین نے تیرا پیغام پہونچا دیا۔ اے لوگو جو شخص عمل نیک کریگا اُسکا ثمرہ اُسی کو ملیگا اور جو برائیون کا مرتکب ہوگا اُنکا وبال اُسی پر پڑیگا۔ اللہ تعالیٰ کبھی کسی کے ساتھ ناانصافی نہین کرتا۔ اُس ہولناک دن سے ڈرو جبکہ تم سب خدا کے حضور مین حاضر ہوگے اور ہر شخص کو جو کچھ اُسنے عمل کیے ہونگے پورا بدلا دیا جائیگا۔ کسی پر کسی قسم کا ظلم نہ ہوگا۔ اے لوگو مین اپنے پروردگار کے پاس عنقریب جانیوالا ہون مجھے میری رحلت کی خبر دیگئی ہے۔ مین بھین اور تمھارے دین وامانت کو خدا کے سپرد کرتا ہون۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو آخری وعظ ہملوگون کو سنایا وہ ایسا موثر تھا کہ سُنکر آنکھون سے اشک جاری ہوگئے اور دلون پر خوف خدا چھا گیا۔ ایک شخص نے عرض کی یارسول اللہ آج حضور کا وعظ ایسا ہے جیسے کوئی رخصت ہونیوالا وصیت کیا کرتا ہے حضور ارشاد فرمائین کہ ہم لوگون سے کس بات کا عہد آپ لینا چاہتے ہین۔ ارشاد فرمایا کہ مین تمھین وصیت کرتا ہون کہ ہمیشہ خدا سے ڈرتے رہنا اُسکے احکام سُنکر اُسپر عمل کرنا کیونکہ میرے بعد تم مین سے جو زندہ رہیگا وہ بہت سے اختلافات دیکھیگا۔ دیکھو دین مین جو بدعات پیدا ہون اُنسے پرہیز رکھنا کیونکہ بدعت سے بڑھکر کوئی گمراہی نہین ایسے فتنے کے زمانے مین میرے طریقہ اور میرے خلفائے راشدین کے طریقہ کو لازم پکڑنا۔ میرے اصحاب کی تعظیم بجالانا چنانچہ خدا نے مجھے مبعوث فرمایا اور وہ مجھپر صدقہ دو

سے ایمان لائے اور میری ہدایت پر کاربند ہوئے۔ میرا زمانہ سب سے بہتر زمانہ ہے اسکے بعد میرے صحابہؓ کا زمانہ پھر میرے صحابہ کے دیکھنے والون کا زمانہ۔ پھر اسکے بعد ایسے لوگ پیدا ہونگے جو بظاہر مجھپر ایمان لائینگے لیکن نماز کی پابندی کھو بیٹھینگے اور نفسانی شہوتون مین گرفتار رہینگے میرے احکام چھوڑ دینگے اور ممنوعات مین مبتلا ہونگے۔ دینی باتون کو اپنی خواہشون کے مطابق بنائینگے اور لوگون کو دکھلانے کے لئے اعمال نیک کرینگے۔ بلاضرورت قسمین کھائینگے اور بغیر گواہی طلب کیے گواہی دینگے۔ امانت والے کی امانت ادا نہین کرین گے۔ بات کرنے مین جھوٹ بولینگے۔ زبان سے کہینگے مگر عمل نہ کرینگے علم اور بردباری اُنسے اُٹھ جائیگی۔ جہالت اور فحش کا دور دورا ہوگا۔ شرم وحیا اور ایمانداری نہ رہیگی جھوٹ۔ خیانت۔ مان باپ کو تکلیف دینا۔ رشتہ دارون سے ترک تعلق کرنا۔ بخل وحرص۔ لالچ اور حسد۔ زنا اور بدخلقی۔ ہمسایہ کو آزار پہونچانا عام طور پر رواج پکڑ جائیگا۔ وہ لوگ دین اسلام سے ایسا نکلجائینگے جیسے کمان سے تیر دور جا پڑتا ہے جب سب کے سب شریر لوگ ہی دنیا مین رہجائینگے اُس وقت قیامت قائم ہوگی۔ سنت وجماعت کو لازم پکڑنا اور دین مین جو نئی باتین ہون اُنسے بچنا۔ کیونکہ ہر نئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی اور اللہ تعالیٰ محمد صلعم کی امت کو کبھی ضلالت پر متفق نہ کریگا۔ جو شخص حاکم اسلام کی اطاعت چھوڑے اور جماعت سے الگ ہوجائے اور خدا کے احکام کی مخالفت کرے جب وہ خدا کے سامنے جائیگا خدا اُسپر سخت غضبناک ہوگا اور قیامت کے دن اُسکو جہنم مین داخل فرمائیگا۔ اس وصیت کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زمین پر ایک سیدھا خط کھینچا اور اُس خط کے دہنے اور بائین اور خطوط نکالے پھر فرمایا کہ یہ سیدھا خط خدا کی سیدھی راہ ہے اور اسکے داہنے بائین جسقدر خطوط ہین وہ مختلف راستے ہین اور ہر ایک پر ایک شیطان بیٹھا ہوا سیدھا چلنے والے کو اُس راہ کی طرف بلاتا ہے۔ پھر حضور رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمام صحابہ اور اپنی تمام اُمت کو سلام فرمایا اور ممبر سے نیچے اُترکر دولتخانے تشریف لیگئے اور پھر باہر تشریف نہین لائے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ماہ ربیع الاول کے پہلے دوشنبہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے لوگو اہل ایمان کیلئے مرنا راحت ہے اور کافرون کے لئے ندامت وشرمندگی ہے۔ اسکے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لقائے الٰہی کے شوق مین بیقرار

رہتے تھے اور اللہ تعالیٰ نے بھی اپنے محبوب کو بکمال عزت واحترام اپنے پاس بلانیکا ارادہ ظاہر فرمایا لہذا مرض کے شدائد روز بروز بڑھنے لگے۔ صحابہؓ بیان کرتے ہین کہ جب حضورؐ کا فراق نزدیک آیا تو حضور اُس زمانہ مین حضرت عائشہ صدیقہؓ کے حجرے مین قیام فرما تھے۔ ہملوگ حاضر خدمت ہوئے ہماری طرف دیکھ کر حضور آنکھون مین آنسو بھر لائے اور فرمایا کہ اے میرے جان نثارو تمھین آفرین و مرحبا تم ہمیشہ خدا کی رحمتین نازل ہون اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ تمھین اپنی پناہ مین رکھے مین تمھین تقوی وعبادت الٰہی کی وصیت کرتا ہون اور تم کو خدا کی حفاظت مین چھوڑ رہا ہون اور تمھارے حسد سے ڈراتا ہون۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور تمھین خطاب کر کے اپنے کلام پاک مین فرماتا ہے تلك الدار الاخرۃ نجعلها للذین لا یریدون علوا فی الارض ولا فسادا یعنی یہ آخرت کا گھر ہمنے صرف اُنھین لوگون کے لیے بہتر قرار دیا ہے جو زمین مین رہکر تکبر اور فساد نہین کرتے۔ یہ کلمات سُنکر ہملوگون نے عرض کی یارسول اللہ کیا حضور دنیا سے عنقریب رخصت ہونا چاہتے ہین فرمایا ہان یہان سے رحلت کا زمانہ قریب آگیا اور اب لقائے الٰہی اور سدرۃ المنتہٰے اور جنۃ الماوی اور عرش اعلی کی طرف میری توجہ اور بازگشت ہے۔ ہم نے رو کر عرض کی یارسول اللہ حضور اپنی تجہیز وتکفین کے متعلق ارشاد فرما دین ارشاد ہوا کہ میرے اہل بیت کے لوگ مجھے غسل دینگے اور میرے ہی کپڑے جو پہنے ہوئے ہون یا کوئی حلۂ یمانی مین مجھے کفن دیا جائے ہمنے پوچھا حضورؐ کے جنازے کی نماز کون پڑھائے۔ یہ سُنکر حضور روئے اور فرمایا اے میرے فدائیو جب مجھے غسل دیکر کفنا چکو تو میرے جنازے کو میرے حجرہ مین میری لحد کے کنارے رکھدینا اور تم لوگ تھوڑی دیر کے لیے باہر چلے جانا سب سے پہلے میرے جنازے کی نماز میرا دوست اور میرا پیارا جبرئیلؑ پھر میکائیلؑ پھر اسرافیلؑ پھر عزرائیلؑ اپنے لشکر سمیت پڑھینگے۔ اُسکے بعد تملوگ جماعت جماعت گھر مین داخل ہو کر نماز ادا کرنا پیشتر میرے اہلبیت کے آدمی پھر عورتین پھر تم لوگ میرے جنازہ کی نماز پڑھنا بعد ازان حضور رسالت صلعم کا مرض شدید ہونے لگا اٹھارہ روز حضور مبتلائے مرض رہے دوشنبہ کے روز مرض لاحق ہوا تھا اور دوشنبہ ہی کے روز حضور کو نوبت ملی تھی اور دوشنبہ ہی کے روز وفات پائی۔ وفات سے ایک روز پیشتر یکشنبہ کے دن مرض نہایت سخت ہو گیا۔ دوشنبہ کو نماز فجر کے لئے حضرت بلال رضی اللہ عنہ مسجد مین اذان دینے کے بعد دولتخانے پر حاضر ہو کر حسب معمول پکارے السلام علیك یا رسول اللہ الصلوۃ حاضرۃ یعنے یارسول اللہ مسجد

مین جماعت تیار ہے حضرت فاطمہؓ زہرا نے جوابدیا کہ حضور اسوقت شدت مرض کی وجہسے نہایت مشغول ہین۔ حضرت بلالؓ واپس گئے تھوڑی دیر کے بعد پھر اسیطرح دردولت پر آکر آواز دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ آواز سنی اور حکم دیا کہ حضرت بلالؓ کو اندر بلا لیا جائے۔ حضرت بلالؓ حاضر ہوئے ارشاد فرمایا اے بلالؓ مین اسوقت شدائد مرض مین مبتلا ہون مسجد مین آسکنے سے مجبور ہون ابوبکرؓ سے کہو کہ لوگون کو نماز پڑھائین حضرت بلالؓ یہ سنکر روتے ہوئے اور آہ وفریاد کرتے ہوئے مسجد مین آئے اور حضرت ابوبکرؓ کو حضور کا حکم سنایا۔ حضرت ابوبکرؓ نے جب حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جگہ خالی دیکھی تو دلپر قابو نہ رکھ سکے چونکہ نہایت نرم دل واقع ہوئے تھے بے اختیار غش کھاکر گر پڑے۔ مسلمانون مین شور وفغان برپا ہوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو مسجد مین یہ شور سنا تو حضرت فاطمہؓ سے دریافت فرمایا عرض کی کہ حضور کے فراق سے تمام مسلمان بےچین اور بیقرار ہین۔ حضور نے حضرت علیؓ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو بلوایا اُن دونون پر تکیہ لگاکر مسجد مین تشریف لیگئے اور دو رکعت نماز مختصر طور پر ادا فرماکر مسلمانون سے خطاب کرکے فرمایا کہ اے لوگو میرے بعد تملوگون مین ابوبکرؓ میرے جانشین ہین تم لوگ تقویٰ اور طہارت کو لازم پکڑنا مین تم سے جدا ہونیوالا ہون۔ آج کا دن میرے لیے قیام دنیا کا آخری اور عقبےٰ کی طرف جانیکا پہلا دن ہے۔

منقول ہے کہ دوشنبہ کے روز حضرت عزرائیلؑ کو حکم خداوندی پہونچا کہ نہایت اچھی شکل مین ہمارے حبیب کے پاس جاؤ اور نہایت نرمی سے روح شریف قبض کرو۔ پیشتر گھر مین داخل ہونے کی اجازت مانگنا۔ اگر اجازت ملجائے تو اندر جانا ورنہ چلے آنا۔ حضرت عزرائیلؑ ایک اعرابی کی شکل مین دولتسرائے نبوی پر حاضر ہوئے اور دروازے پر کھڑے ہوکر پکارا السلام علیک یا حبیب اللہ آپ نبوت ورسالت کے مالک ہین اگر اندر آنیکی اجازت ہو تو مین حاضر ہون۔ حضرت فاطمہ زہراؓ نے یہ آواز سنکر جوابدیا کہ اے بندۂ خدا اسوقت حضور رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مرض کی سخت تکلیف ہے ملاقات کا موقع نہین۔ حضرت ملک الموت یہ سنکر خاموش ہو رہے اور تھوڑی دیر کے بعد پھر اسیطرح آواز دی اور کہا کہ مجھے اجازت دیجئے میرا حاضر خدمت ہونا ضروری ہے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آواز سُنی اور ارشاد فرمایا کہ اے فاطمہؓ دروازے پر کون ہے جو تم سے اندر آنے کے متعلق جھگڑتا ہے۔ عرض کی باباجان یہ کوئی اعرابی ہے جسے مین نہین پہچانتی ہرچند جواب دے رہی

ہون کہ حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسوقت اپنے مرض کے ساتھ مشغول ہین مگر وہ نہین مانتا
اور اندر آنے پر اصرار کرتا ہے تین بار پکار کر اجازت طلب کرچکا تھا چوتھی بار ایسی کرخت آواز سے
پکارا کہ مین تھرتھرا گئی اور جسم مین لرزہ آگیا اور رنگ فق ہوگیا حضور نے فرمایا اے نور نظر تمکو معلوم نہین یہ
کون ہے۔ یہ ہے تمام لذتون کا مٹانیوالا تمام خواہشون کا توڑنیوالا۔ جماعتون کا پراگندہ کرنیوالا اولاد کا یتیم کرنیوالا
گھرون کا سونا کرنیوالا آبادیون کا اُجاڑنے والا قبرستانون کا آباد کرنیوالا عورتون کو بیوہ بنانیوالا کلیجون اور
دلون کو جلانیوالا۔ اسے جان پدر اس شخص سے کوئی جھگڑا نہ کرو اسکے بعد حضور نے فرمایا اے ملک الموت
شوق سے اندر چلے آؤ ملک الموت نے حاضر ہوکر ادب سے سلام کیا حضور نے سلام کا جواب دیکر پوچھا!
ملک الموت مجھے دیکھنے کے لیئے آئے ہو یا روح قبض کرنے کیلئے۔ عرض کی مین حضور کی زیارت کو حاضر ہو
ہون اگر حضور کی اجازت ہوگی تو روح اقدس قبض کرونگا ورنہ واپس چلا جاؤن گا۔ کیونکہ اللہ تعالے
نے حضور کو اختیار دیا ہے خواہ دنیا مین رہنا اختیار فرمایئے خواہ موت پسند کیجیے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کو اُسوقت بجز اپنی اُمت کے کوئی غم وقلق نہ تھا۔ کئی بار زبان مبارک سے اُمتی اُمتی فرمایا ملک الموت
نے عرض کی یا رسول اللہ اپنی اُمت کو خدا کے حوالہ اور اُسکی رحمت کے سپرد فرمایئے حضور نے فرمایا!
فرشتہ موت میرا جگر اپنی اُمت کے غم مین جلتا ہے اور میری اُمت کے لوگ گنہگار ہین خدا جانے اُنکا کیا
حال ہو عرض کی یا رسول اللہ اُنکو خدا کی حفاظت مین دیجیے حضور کی برکت سے وہ اُنپر کامل رحمت
فرمائیگا۔ ارشاد فرمایا کہ بہتر ہے اپنے رفیق اعلیٰ کے دیدار کا مشتاق ہون۔ ملک الموت کو معلوم ہوگیا کہ
حضور نے دنیا سے رحلت کو پسند فرمایا ہے آپنے پوچھا اے عزرائیلؑ یہ تو بتاؤ کہ جبرئیلؑ کہان ہین عرض
کی وہ پہلے آسمان پر ہین تمام فرشتے اُنکے پاس آکر حضور کی تعزیت کر رہے ہین ان باتون سے
حضرت فاطمہ زہرا اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما بے اختیار رونے لگین اور روتے روتے
غش کھا کر گر پڑین۔ تھوڑی دیر مین حضرت جبرئیلؑ حضرت میکائیلؑ حضرت اسرافیلؑ آئے اور ہر ایک
کے ساتھ ستر ستر ہزار فرشتے تھے اور ہر فرشتے کے ہاتھ مین ایک نور کا جھنڈا اور شراب بہشت کا ایک
پیالا تھا۔ حضرت جبرئیلؑ حضور کے سرھانے اور تمام فرشتے گرد بیٹھکر صلوٰۃ وسلام مین مشغول ہوئے حضور نے
پوچھا اے جبرئیلؑ تم جانتے ہو کہ دنیا سے میری رخصت کا وقت قریب آگیا۔ اُنھون نے عرض کی
حضور نے فرمایا مجھے خوشخبری سناؤ کہ بارگاہ خداوندی مین میرے لیئے کیا تیاریان ہو رہی ہین عرض

کی یارسول اللہ آسمان کے دروازے کھول دیے گئے ہیں اور فرشتے ہر جگہ صف بستہ حضور کے انتظار
میں ادب سے کھڑے ہیں حضور نے شکر الٰہی بجالا کر حضرت میکائیل سے یہی سوال فرمایا ہے۔ عرض کی
کہ حضور کیلئے بہشت کو آراستہ کیا گیا ہے حور و غلمان حضور کی رونق افروزی کے منتظر ہیں اور اللہ تعالیٰ
مشتاق ہے پھر حضور نے تمام فرشتوں سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ اے خدا کے پاک فرشتو تم بھی مجھے خوشخبری
دو۔ سب نے عرض کی یارسول اللہ تمام آسمانوں کے فرشتوں کو حکم ہوا ہے کہ پہلے آسمان پر حضور کے استقبال
کیلئے حاضر رہیں۔ خانۂ آفتاب پوری شعاعوں سے منور ہے۔ حوریں بہشت میں آرائش کیے ہوئے
جمال پاک کی منتظر ہیں۔ حضور قیامت کے دن اپنی اُمت کے شفیع ہونگے اور حضور کی شفاعت اللہ تعالیٰ
قبول فرمائیگا۔ یہ سنکر حضور نے شکر خدا ادا کیا پھر حضور نے فرمایا اے جبرئیل آج دنیا میں تم سے ملنے
اور اہل و عیال کے دیکھنے کا آخری دن ہے کوئی اور بشارت دو۔ ان باتوں سے حضرت فاطمہ
و عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما اور تمام ازواج مطہرات رونے لگیں۔ حضرت جبرئیل نے عرض کی یا
رسول اللہ حضور کس قسم کی بشارت کے خواہشمند ہیں۔ فرمایا کہ مجھے سخت صدمہ اور قلق اس بات کا ہے
کہ میرے بعد قرآن مجید کون پڑھیگا۔ رمضان کے روزے کون رکھیگا۔ حج بیت اللہ کون کرے گا
اور میری اُمت کا میرے بعد کیا حال ہوگا۔ مجھے اسوقت بار بار اپنی اُمت یاد آتی ہے فوراً حضرت
جبرئیل آسمان کی طرف گئے اور جو کچھ حضور نے فرمایا تھا بارگاہ الٰہی میں عرض کیا اور تھوڑی دیر میں واپس
آکر عرض کی یارسول اللہ ارشاد الٰہی ہوا ہے کہ میں آپکی اُمت کا نگہبان ہوں اور میرا نام ارحم الراحمین ہے
وَكُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رونے لگے۔ حضرت جبرئیل نے عرض کی یا
رسول اللہ اب حضور کس لئے روتے ہیں ارشاد فرمایا اے جبرئیل میں کوئی دنیا کیلئے نہیں روتا نہ آخرت
کے سبب سے نہ جنت کے شوق میں نہ دوزخ کے خوف سے نہ ابوبکر و عمر کیلئے نہ عثمان و علی کے لیئے نہ حسن و
حسین کے لیئے نہ فاطمہ و عائشہ کیلئے۔ میں صرف اپنی گنہگار اُمت کیلئے روتا ہوں پھر دوبارہ حضرت جبرئیل
آسمان پر گئے اور فوراً واپس آکر عرض کی یارسول اللہ حضور کو مژدہ ہو کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جبتک
آپ اور آپ کی اُمت بہشت میں داخل نہ ہونگے اسوقت تک تمام انبیاء علیہم السلام اور امتوں پر بہشت
کا داخلہ حرام ہے۔ حضور نے رو کر آواز بلند فرمایا اُمتی اُمتی اے جبرئیل پھر بارگاہ خداوندی میں جاؤ
اور عرض کرو کہ میری اُمت کا حساب و کتاب اور معاملہ میرے سپرد فرمایئے تاکہ اُنکے گناہوں پر

میرے سوا کوئی اور واقف نہ ہو۔ حضرت جبرئیلؑ گئے اور عرش الٰہی کے نیچے کھڑے ہو کر خدا سے التجا کی اور پھر واپس آکر عرض کی یا رسول اللہ آپ کو مژدہ ہو اللہ تعالیٰ بعد سلام فرماتا ہے کہ آپ کو اپنی اُمت کی پردہ داری منظور ہے مجھ کو اپنے عزت وجلال کی قسم کہ مین آپکی گفتگو سے پیشتر یہ ارادہ کرچکا ہون کہ خود آپکو بھی اپنی اُمت کے گناہون کا علم نہ ہو بذات خود اُنکا حساب کتاب کرونگا اور میرے سوا نہ آپ اور نہ دوسرا کوئی اُنکے قصورون پر مطلع ہوگا۔ اُسوقت حضور پرنور نے خوش ہو کر فرمایا اے عزرائیلؑ اب میرا جی خوش ہوا میرے پاس آؤ۔ حضرت ملک الموت نہایت ادب سے قریب ہوئے اور روح پاک قبض کرنے کیلئے ہاتھ بڑھایا۔ حضرت علیؓ نے پوچھا یا رسول اللہ حضور کو غسل کون دیگا فرمایا اے علیؓ تم غسل دینا اور عباسؓ پانی گرائینگے اور جبرئیلؑ جنّت کی خوشبو لیکر آئینگے مجھے غسل دینے اور کفنانے کے بعد تھوڑی دیر کیلئے تم لوگ باہر چلے جانا اسکے بعد حضورؐ کی روح پاک ناف مبارک تک پہونچی تو فرمایا اے جبرئیلؑ تمنے مُنھ کیون پھیر لیا کیا ابھی سے مجھے دیکھنا نہین چاہتے عرض کی یا حبیب اللہ اس جانکنی کی سختی مین کون ایسا سنگدل ہے جو حضور کا چہرۂ مبارک دیکھ سکے الغرض جب سینۂ اقدس تک دم پہونچا تو عرش الٰہی اور کرسی کو جنبش ہوئی آسمان و زمین مین لرزہ پڑگیا پھر جب جسم اطہر سے روح اقدس نے مفارقت کی تو زمانہ مین اندھیرا چھاگیا۔ چاند سورج گہنا گئے۔ ازواج مطہرات رونے لگین صحابہ مین کہرام پڑگیا۔ حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا فریاد و بکا کرتی تھین اور رو رو کر یہ شعر پڑھتی تھین

یامن تغیب تحت اطباق الثری — هل انت تسمع صرختی وندائیا

اے دنیا چھوڑ کر زمین کے نیچے بسنے والے — کیا تو میرا شور و فریاد بھی کچھ سنتا ہے

صبت علی مصائب لو انہا — صبت علی الایام صرن لیالیا

مجھپر وہ مصیبتین ٹوٹ پڑی ہین کہ اگر — دنون پر وہ مصائب آتے تو دن سے رات ہوجاتی

اُسوقت حضور کے سرھانے حسنینؓ تھے اور دہنی جانب فاطمہؓ زہرا بائین جانب عائشہ صدیقہؓ اور دیگر ازواج پائنتی کیطرف تھین اور تمام گھر مین ہائے احمد ہائے محمد ہائے ابوالقاسم ہائے ابو طیب ہائے ابو طاہر ہائے ابو ابراہیم ہائے ابو فاطمہ کا شور برپا تھا۔

مروی ہے کہ جسوقت حضور سکرات موت مین مبتلا تھے تو یہ آیت زبان مبارک پر جاری ہوئی مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین

اُسوقت فاطمہ زہرا نے عرض کی یارسول اللہ یہ وقت فراق دائمی کا ہے یہ تو فرمایئے کہ قیامت مین مجھے حضور کی زیارت کہاں حاصل ہوگی۔ فرمایا اے نورنظر مین تمھین حوض کوثر پر ملونگا جہاں اپنی اُمت کو پانی پلا رہا ہونگا۔ عرض کی باباجان اگر حوض کوثر پر حضور سے نیاز حاصل نہو تو کہاں جاؤن فرمایا جان پدر پھر مجھ کو میزان عمل کے پاس دیکھنا اپنی اُمت کی نیکیون کیلئے دعا کر رہا ہونگا کہ پلہ بھاری ہوجاوے عرض کی کہ اگر وہان بھی حضور نہ ملین تو کہاں ڈھونڈھون فرمایا کہ پھر مین پُل صراط پر ملونگا وہان دعا کرتا ہونگا کہ خداوندا میری اُمت کو دوزخ سے بچاکر جلد پُل صراط سے گذار دے اسکے بعد حضرت ملک الموت اپنے کام مین مشغول ہوئے اور روح اقدس کو قبض کیا۔ چارون طرف دولتسرا مین شور برپا ہوا کہ انا للہ وانا الیہ راجعون سب لوگ حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فراق مین نالان وگریان تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ روتے ہوئے آئے اور بولے السلام علیک یا سید المرسلین یاخاتم النبیین یا شفیع المذنبین حضور کی حیات دنیا کے لئے مبارک تھی اور دنیا سے آپ سعید ومحمود اُٹھے اور ہمین اس ظلمت کدہ مین چھوڑ گئے حضور کے بعد ہم لوگ کیونکر زندہ رہینگے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا السلام علیک یا حبیب اللہ یا نبی اللہ حضور دارالسرور کو تشریف لیگئے اور ہمین دارالغرور مین چھوڑ گئے حضور کے بغیر کیونکر زندگی ہوگی۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ پکارے السلام علیک یا افصح العرب منبع الجود والکرم صاحب التاج والعلم حضور گلشن رضوان کو تشریف لیگئے اور ہمین ذلت کے گھر یعنی دنیا مین چھوڑ گئے دیکھئے حضور کے بعد کیونکر امن وامان حاصل ہو حضرت علی کرم اللہ وجہہ پکارے السلام علیک یا سید السادات یا مخزن الرحمۃ والسعادات حضور نے عقبیٰ کو اختیار فرمایا اور ہمین دنیا مین بیکس ومجبور چھوڑ گئے حضرت امام حسنؓ نے رو کر کہا السلام علیک یا نورالھدیٰ یا تاج الوریٰ حضور باغ بہشت کو روانہ ہوئے اور ہمین خارزار دنیا مین چھوڑ گئے اب دیکھئے ہمارا کیا حال ہو۔ حضرت امام حسینؓ نے کہا السلام علیک یا امام المتقین یا امین رب العالمین حضور دارالبقا کو تشریف لیگئے اور ہمین دنیائے بے اعتبار مین چھوڑا دیکھئے کیونکر زندگی گذرے۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے کہا السلام علیک یا سلطان الانبیاء یا برہان الاصفیاء حضور دارالامان کو روانہ ہوئے اور ہمین مقام رنج وغم مین چھوڑا ہائے اب ہماری کیا حالت ہوگی۔ حضرت فاطمہ زہرا نے کہا السلام علیک یا رسول الثقلین

یا امام القبلتین حضور دار النعیم کو سدھارے اور ہمیں یہاں رنج و غم اُٹھانیکو چھوڑا ہے افسوس اب زندگی کی کیا صورت ہوگی۔ حضرت ابوبکرؓ رو کر کہتے تھے ہائے احمدؐ حضرت عمرؓ کہتے تھے ہائے محمدؐ حضرت عثمانؓ کہتے تھے ہائے ابوطیب حضرت علیؓ کہتے تھے ہائے ابوطاہر حضرت حسنؓ پکارتے ہائے میرے نانا حضرت حسینؓ بولے ہائے میرے بزرگ حضرت عائشہؓ نے کہا اے ابوالقاسم حضرت فاطمہؓ نے کہا ہائے میرے بابا ہائے حسنؓ و حسینؓ کے نانا سب صحابہؓ رو کر شور و فریاد کرتے تھے۔

مروی ہے کہ حالت نزع میں حضورؐ نے محبت سے اِدھر اُدھر صحابہ و ازواج کیطرف دیکھا اور آنکھوں میں آنسو بھر لائے۔ پھر پانی طلب فرمایا اور اُسمیں ہاتھ ڈبو کر اپنے چہرۂ مبارک اور سینۂ اقدس پر ملتے تھے اور شدت تکلیف سے فرماتے تھے خداوندا موت کی سختی بیحد ہے یہ شدائد مجھپر آسان کر پھر حضورؐ نے فرمایا اے ملک الموت جانکنی میں نہایت سخت تکلیف ہوتی ہے میری ناتوان اُمت اس تکلیف کو کیونکر برداشت کر سکیگی۔ پس اے ملک الموت جسقدر جانکنی کی تکلیف ہو وہ سب آج مجھپر ختم کردے جسقدر میری تمام اُمت کے حصے میں تکلیف ہو وہ سب آج مجھپر ہو جائے اور میری اُمت محفوظ رہے حضرت ملک الموت نے عرض کی یا رسول اللہ آپ اطمینان فرمائیے آپ کی اُمت میں جسکے دلمیں رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان ہوگا اُسکی روح اس آسانی سے قبض کرونگا جیسے گلاب کی خوشبو سونگھی جاتی ہے یہ سنکر حضور پرنور بے انتہا خوش ہوئے اور حاضرین سے فرمایا اے میرے فدائیو میں تمھیں بخوبی نماز کی پابندی اور ادائے صدقہ و زکوٰۃ کی وصیت کرتا ہوں تین بار یہی وصیت حضورؐ نے فرمائی اور روح اقدس قبض ہوگئی تمام حاضرین میں آہ و واویلا کا شور برپا ہوا عرش و کرسی لوح و قلم زمین و آسمان جن و ملک شجر و حجر سب نالہ و فریاد کرتے تھے۔ بعد قبض روح اقدس صحابہ کو تردد ہوا کہ حضور کو غسل کیونکر دیا جائے اتنے میں حضرت ابوبکر صدیقؓ پر شدت حزن و ملال سے غنودگی کی سی طاری ہوئی۔ اُسی حالت میں سُنا کہ ہاتف غیب سے ندا کر رہا ہے کہ اے جان نثاران محمدؐ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو مع پیراہن پاک کے غسل دو حضرت ابوبکرؓ کی آنکھ کھلگئی اور یہ واقعہ بیان کیا پس قمیص مبارک آستین چاک کر کے شانوں تک چڑھا دیگئی اور وضو کے طریق سے پیشتر دونوں دست مبارک دھوئے گئے۔ حضرت علی مرتضیٰؓ نے اپنے سینے کا تکیہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو لگایا اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ حضرت فضیلؓ حضرت اشتمؓ مدد پہونچاتے تھے۔ حضرت سقرانؓ اور حضرت اسامہؓ پانی ڈالتے

تھے بعد ازاں حضور کو تین کپڑوں میں کفنایا گیا اور ایک چارپائی پر رکھ دیا جو ریشہ خرما سے بنی ہوئی تھی اور حسب وصیت نماز جنازہ ادا کی گئی۔ دفناتے وقت انصار میں سے ابو طلحہ اور زید بن کہل نے قبر کھودی اور مہاجرین میں سے ابو عبیدہ بن جراحؓ نے اس میں لحد قائم کی حضرت علیؓ اور دا ثمؓ نے حضور کو قبر میں اُتارا۔ شقرانؓ نے کھجور کے ریشوں کی چٹائی قبر میں اور کچی اینٹیں سر اقدس کے نیچے رکھیں۔

حضرت فضیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قبر میں اتارنے کے بعد جب میں نے دیدار مبارک کا آخری جلوہ دیکھا ہے تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضور کے لب مبارک ہل رہے ہیں۔ میں اپنا کان قریب لے گیا تو سُنا کہ حضور فرما رہے ہیں اللّٰھم اغفر لامتی خداوندا، میری اُمت کو بخش دے۔ میں نے تمام صحابہ سے یہ کیفیت بیان کی جسے سُن کر وہ حضور کی شفقت و رحمت یاد کر کے بے اختیار روتے تھے پھر حضور کو دفن کر دیا گیا۔

ابن اسحٰق کا بیان ہے کہ حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چہار شنبہ کے دن شب کو دفن ہوئے واقدی کا قول ہے کہ سہ شنبہ کے روز دن ڈھلے دفن کیے گئے۔ قول مشہور یہ ہے کہ دوشنبہ کو پیدا ہوئے اور دوشنبہ ہی کو وفات پائی۔

(باب ۱۴) اُمت محمدی کی دیگر اُمتوں پر فضیلت حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کا شرف۔ معراج کا بیان

مقاتل بن حبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب میں معراج کی رات آسمان کی طرف گیا تو جبرئیلؑ میرے ساتھ تھے۔ سدرۃ المنتہیٰ تک آگے حجاب اکبر تھا میں نے جبرئیلؑ سے آگے بڑھنے کو کہا اُنھوں نے جواب دیا یا رسولؐ اللہ یہاں سے آگے جانے کی حضور کے سوا کسی کو مجال نہیں۔ اگر میں اس مقام سے ایک قدم بھی آگے اُٹھاؤں تو فروغ تجلی سے میرے پر و بال جل جائیں۔ میں اُنکو چھوڑ کر آگے چلا ایک زریں تخت مجھے ملا۔ جس پر حریر جنت کی مسند بچھی تھی۔ میں نے اپنے پشت سے حضرت جبرئیلؑ کی آواز سُنی کہ مجھ سے کہتے ہیں یا رسولؐ اللہ سنیئے اللہ تعالیٰ آپکی ثنا و صفت کرتا ہے۔ دیکھیے اس کلام پاک کی وحشت سے مضطرب ہو جائیے گا۔ اُس وقت میں بھی حمد الٰہی میں مشغول ہوا اور ان الفاظ میں آداب حاضری بجا لایا التحیات للّٰہ

والصلوات والطیبات جناب باری عزاسمہ کی بارگاہ جلال سے جواب ملا السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ میں نے جواب میں عرض کیا السلام علینا وعلی عباد اللہ الصلحین حضرت جبرئیلؑ نے کہا اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ جناب باری عزاسمہ سے خطاب ہوا اٰمن الرسول بما انزل الیہ من ربہ یعنی ہمارا رسول جو کچھ ہمنے اُسپر نازل کیا اُسپر سچے دل سے ایمان لایا میں نے جواب دیا بلیٰ اٰمنت بک والمؤمنون کل اٰمن باللہ وملئکتہ وکتبہ ورسلہ لانفرق بین احد من رسلہ یعنی ہاں اے پروردگار میں ایمان لایا اور تمام اہل ایمان اللہ پر اُسکے فرشتوں پر اُسکی کتابوں پر اُسکے رسولوں پر ایمان لائے ہم لوگ پیغمبر خدا میں سے کسی کے درمیان فرق نہیں کرتے۔ یعنی سب کو خدا کا برگزیدہ اور سچا رسول جانتے ہیں۔ نہ یہ کہ یہود ونصاریٰ کیطرح حضرت موسیٰ وحضرت عیسیٰ علیہم السلام میں فرق کریں بارگاہ خداوندی سے ارشاد ہوا کہ اے محمدؐ میں کسی فرد بشر کو اُسکی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔ جو شخص اعمال نیک بجا لائیگا اُسے بہشت میں جگہ دونگا اور جسکی برائیاں حد سے گذر جائینگی اُسکو جہنم میں ڈالونگا میں نے التجا کی خداوندا تو غفور رحیم ہے۔ میں اور میری اُمت کے لوگ بیحد ضعیف ہیں ارشاد ہوا کہ اے محمدؐ تم ہمسے سوال کرو جو کچھ مانگو تمکو دیا جائیگا میں نے عرض کی یا رب اُمتی اُمتی خداوندا میری گنہگار اُمت کو اپنے فضل وکرم سے بخشدے خطاب آیا کہ اے محمدؐ میں نے تمھاری اُمت کے اُن تمام گنہگاروں کو بخشدیا جو میری توحید پر قائم اور شرک سے ہمیشہ دور رہے اور تمپر سچے دل سے ایمان لائے۔ یہ بشارت سُنکر مجھے خوشی ہوئی پھر میں جبرئیلؑ کے ہمراہ بہشت کی سیر کو گیا وہاں حوران جنت میں سے ایک حور نے ایک محل سے بیتابانہ دیدار انور دیکھا اور مسکرادی اُسکے دانتوں کی چمک سے تمام بہشت اسقدر روشن ہوگیا کہ جبرئیلؑ کو تجلی الٰہی کا دھوکا ہوا اور سجدے میں گر پڑے رضوان نے کہا اے جبرئیلؑ میں سجدے سے سر اُٹھاؤ یہ کوئی نور تجلی نہیں بلکہ ایک حور جنت کے دانتوں کی چمک ہے۔ حضرت جبرئیلؑ نے سر اُٹھا کر دیکھا اور سبحان اللہ خدا جانے ایسی حوریں کن خوش نصیبوں کے لیے پیدا کیگئی ہیں عرش الٰہی سے ندا ہوئی کہ یہ حوریں خاص اُمت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ہیں۔

اُمت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا شرف

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قیامت

کے دن سب سے پہلے حساب وکتاب کیلئے حضرت نوح علیہ السلام کی اُمت کی طلب ہوگی۔ حضرت نوحؑ سے سوال ہوگا کہ اے نوحؑ بتاؤ تمنے اپنی قوم کو ہمارا پیغام پہونچادیا تھا یا نہیں وہ عرض کرینگے اے پروردگار مین نے تیری ہدایت پورے طور پر پہونچادی تھی اُنکی اُمت سے پوچھا جائیگا کہ بتاؤ نوحؑ نے تمکو پیغام الٰہی پہونچایا یا نہین وہ کہینگے خداوندا نوحؑ نے ہمین کوئی پیغام نہین پہونچایا اگر ہمارے پاس کوئی تیرا رسولؐ آتا تو ضرور ہم تیری ہدایتون کی پیروی کرتے اور تجھپر ایمان لاتے ارشاد ہوگا کہ اے نوحؑ تمھاری اُمت کیا کہہ رہی ہے تم اپنے دعویٰ پر کوئی گواہ رکھتے ہو وہ عرض کرینگے اے پروردگار تیرے حبیب محمدؐ رسول اللہ کی اُمت میری گواہ ہے پس اُمت محمدیؐ سے سوال ہوگا سب لوگ جواب دینگے کہ ہان خداوندا ہم شہادت دیتے ہین کہ حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی اُمت کو تیرا پیغام پہونچایا تھا۔ حضرت نوحؑ کی اُمت کہیگی کہ تم لوگ کیونکر شہادت دیسکتے ہو جبکہ تم ہمسے ہزارون برس بعد پیدا ہوئے تھے وہ کہینگے کہ ہمارے پاس اللہ تعالیٰ نے اپنا سچا رسول محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھیجا تھا اُنکو ایک سچی کتاب دی تھی جسنے احکام خدا کی تصدیق کی اُسکی کتاب پر ایمان لائے جسمین ہم کو اللہ تعالیٰ نے ہمسے پہلی اُمتون کے حال سے خبر دی تھی اُسی سے تمھاری کیفیت معلوم ہوئی۔ ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ہم سب اُمتون کے بعد آئے ہین لیکن قیامت کے دن سب سے اول ہونگے۔ قال اللہ تعالیٰ وکذلک جعلنٰکم امۃ وسطا لتکونوا شھدآء علی الناس ویکون الرسول علیکم شھیدا یعنی تم کو ہمنے درمیان اُمت اسلئے قرار دیا ہے کہ تم دوسری اُمتون کے گواہ بنو اور ہمارا رسولؐ تمھارے لئے گواہ ہوئے۔

منقول ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُمت محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کو چار کرامتین ایسی عطا فرمائی ہین جنسے مین محروم ہون (۱) میری توبہ مکہ کی سرزمین مین اُنھین کے طفیل سے قبول ہوئی حالانکہ اُمت محمدیؐ کی توبہ ہر جگہ قبول ہوگی (۲) مین بہشت مین بہشتی حلے پہنے ہوئے رہتا تھا جب وہ لغزش سرزد ہوئی تو دنیا مین برہنہ پھینکدیا گیا پھر مین تین سو سال تک روتا رہا تو اُنھین کے برکت سے بعد قبول توبہ مجھے لباس عنایت ہوا اور اُمت محمدؐ برہنہ ہوکر گناہ کریگی لیکن خدا اُنکو لباس عطا فرمائیگا (۳) مجھسے جب بہشت مین لغزش صادر ہوئی تو مجھ مین اور میری بی بی حوا مین جدائی ڈالدی گئی۔ اُمت محمدؐ گناہ کریگی لیکن میان بی بی مین تفرقہ نہین ہوگا (۴) مین نے بہشت میں ایک خطا کی تھی جسپر وہان سے نکالا گیا اور اُمت محمدؐ بہشت کے باہر گناہ کرینگے اور پھر بہشت مین داخل ہونگے

علما فرماتے ہین کہ اُمت محمدی کو اللہ تعالیٰ نے چھ فضیلتین عطا فرمائی ہین (۱) اُنکو اللہ تعالیٰ نے کمزور بنایا تاکہ غرور وتکبر نہ اختیار کرین (۲) اُنکو قد وقامت مین اگلی اُمتون سے مختصر بنایا تاکہ اپنا پیٹ بھرنے کے لیئے زیادہ محنت نہ کرنا پڑے (۳) اُنکی عمرین کم کین تاکہ گناہون کی تعداد کم ہو (۴) اُن کو غریب بنایا تاکہ قیامت مین حساب وکتاب زیادہ نہ دینا پڑے (۶) سب سے اخیر مین اُنھین ظاہر کیا تاکہ دوسری اُمتون کے سامنے اپنے گناہون سے شرمندہ نہ ہون۔

حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مولود نامہ

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مین حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے دو لاکھ برس پیشتر اللہ تعالیٰ کے سامنے ایک نور مجسم تھا۔ وہ نور اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتا تھا اور اُسکے ساتھ تمام فرشتے تسبیح وتقدیس مین مشغول تھے پھر جب آدمؑ کی پیدائش کے متعلق ارادہ الٰہی ہوا تو اُس نور کے چار ٹکڑے کر کے ایک سے عرش دوسرے سے کرسی تیسرے سے لوح چوتھے سے قلم پیدا کیا۔ قلم کو حکم دیا کہ لکھ۔ قلم نے کہا اے پروردگار کیا لکھون ارشاد ہوا کہ لکھ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ جب قلم نے حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام نامی لکھا بارگاہ خدا مین عرض کی اے پروردگار یہ دوسرا شخص کون ہے جسکا نام تیرے نام کے ساتھ ہے آواز آئی ادب اختیار کر اے قلم ادب اختیار کر یہ وہ ہمارا حبیب محترم ہے کہ اگر اسکا ظہور ہمکو منظور نہ ہوتا تو تجکو اور عرش وکرسی زمین وآسمان بہشت ودوزخ حور وقصور غرض کچھ بھی پیدا نہ کرتا۔ یہ ہیبت انگیز کلام سنکر قلم دہشت سے شق ہو گیا اور دو لاکھ برس تک خوف سے تھرتھر اتا رہا۔ اسیوجہ سے قلم بغیر قط اور شگاف کے لکھ نہین سکتا جب کلمہ طیبہ قلم لکھ چکا اور حضور رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظہور کا علم اُسکو ہو چکا تو ارشاد باری ہوا کہ اب لکھ اُمت آدم علیہ السلام مین سے جو میری اطاعت کریگا اُسکو بہشت مین جگہ دونگا اور جو میری نافرمانی کریگا اُسکو دوزخ مین جگہ ملیگی۔ اسیطرح درجہ بدرجہ حضرت عیسیٰؑ کی امت کیلئے بھی یہی حکم ہوا کہ لکھ جو اطاعت کریگا بہشت پائیگا اور جو نافرمان ہوگا جہنم مین جائیگا اُسکے بعد اُمت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نوبت آئی قلم نے لکھا کہ امت محمدؐ مین جو خدا ورسولؐ کا اطاعتگذار ہوگا اُسکے لیئے بہشت برین ہے اُسکے بعد دوسرا فقرہ لکھنا چاہتا تھا

کر اتنے مین آواز الٰہی پیدا ہوئی اے قلم ٹھہر اور ادب اختیار کر قلم لرز گیا اور عرض کی اے پروردگار کیا لکھون ارشاد ہوا کہ جو نافرمانی کریگا تو اُسکو نا اُمید نہ ہونا چاہیے کیونکہ میرا نام غفور و رحیم ہے اُمت مذنبۃ و رب غفور اُمت گنہگار ہے اور پروردگار بخشنے والا۔ اُسوقت نور محمدی نے عرض کی اے پروردگار اب مین خوش ہو گیا۔ میری اُمت پر قیامت کے دن رحم فرمانا کیونکہ میری اُمت کمزور ناتوان ہے۔ آواز آئی اے محمدؐ مین خدائے لطیف ہون اور تو نبی محترم۔ تیری زبان پر قیامت کے دن اُمتی اُمتی ہوگا اور مین رحمتی رحمتی پکارونگا۔

حضرت کعب احبار فرماتے ہین کہ جب اللہ تعالیٰ کو ہمارے رسول پاک صاحب لولاک صلعم کا ظہور منظور ہوا تو حضرت جبرئیلؑ کو حکم دیا کہ زمین پر جا کر اُس مقام سے جہان اب حضور کی قبر پاک ہے پاک و صاف مٹی کی ایک مٹھی اُٹھا لائین۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حکم الٰہی کی تعمیل کی اُس پاک مٹی کو بہشت کی نہرون مین غوطہ دیکر خمیر کیا گیا۔ اور ایک دلفریب شکل مین آسمان پر اُسکو جگہ دیگئی پھر حضور کی اُمت کو آبدار موتی کی شکل مین جلوہ گر کیا گیا جو اُسکے گرد تسبیح و تہلیل مین مشغول تھی اس طور سے فرشتون کو حضرت آدمؑ اور اُنکی نسل سے پیشتر ہی آنحضرت صلعم اور حضور کی امت کا علم ہو گیا تھا اور تمام فرشتے دنیا مین حضور کے ظہور کا نہایت اشتیاق سے انتظار رکھتے تھے۔ خلقت آدمؑ سے دو ہزار برس پیشتر وہ نور پاک اُمتی اُمتی پکارتا تھا اور اُمت لبیک لبیک کہکر جواب دیتی تھی۔

منقول ہے کہ ایکبار حضرت موسیٰ علیہ السّلام اپنی اُمت مین وعظ فرما رہے تھے کہ نبی آخر الزمان محمد رسول اللہ صلعم کا مذکور آیا۔ بنی اسرائیل نے پوچھا اے موسیٰؑ یہ پیغمبر افضل ہے یا آپ۔ حضرت موسیٰؑ نے جواب دیا کہ یہ آنیوالا پیغمبر مجھسے دس لاکھ درجہ افضل و اعلیٰ ہے اُنھون نے درخواست کی کہ اس پیغمبر کے فضائل ہمسے بیان کیجئے۔ حضرت موسیٰؑ نے فرمایا اے لوگو اُس پیغمبر کی فضیلت اگر بیان کیجائے تو قیامت تک ختم نہ ہو۔ اُنکے ادنیٰ صفات یہ ہین (۱) اگر اللہ تعالیٰ کو اُس نبی کا پیدا کرنا منظور نہوتا تو مجھے اور تمھین کبھی پیدا نہ کرتا اور مین اُسکے نام کی برکت سے فرعون اور اُسکے لشکر پر فتحیاب ہوا (۲) تمام انبیا علیہم السلام اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے جویان ہین اور اللہ تعالیٰ کو اُس نبی کی رضامندی منظور ہے (۳) اگر حضرت نوح علیہ السلام کے ساتھ نور محمدی کی عظمت نہ ہوتی تو اُنکی کشتی اور اُمت غرق طوفان ہوجاتی (۴) تمام انبیاء علیہم السلام کو اللہ تعالیٰ کے یہان معراج و قرب کا مرتبہ

اُسی نبی کے طفیل مین حاصل ہوا ہے (۵) ہر ایک نبی کی اُمت کے لوگ قیامت مین پل صراط سے پیدل گزرینگے اور اپنے اپنے گناہون کے مطابق دوزخ کی آنچ اُنکو پہونچیگی لیکن اُمتیان محمد صلعم فرشتون کے پرون پر سوار ہوکر گزر جاوینگے اور دوزخ کی لپیٹ مطلق اُن تک نہ آئیگی (۶) ہر نبی کی اُمت پر محافظت کیلئے آٹھ فرشتے مامور ہین لیکن اُمت محمدؐ کیلئے اللہ تعالیٰ نے اکیاسی فرشتے مقرر فرمائے ہین جو کہ ہر وقت اُنکے محافظ رہینگے (۷) اُس نبیؐ کی ایک بی بی خدیجۃ الکبریٰؓ نام کی ہونگی اُنکو اللہ تعالیٰ نے یہ شرف دیا ہے کہ قیامت کے دن ستر ہزار گنہگاران اُمت کو بخشوائینگی (۸) اُنکی ایک صاحبزادی فاطمہؓ نامی ہونگی جو کہ تمام دنیا کی عورتون سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک اشرف و اعلیٰ ہین وہ صاحبزادی قیامت مین اپنے باپ کی اُمت کے دو لاکھ ستر ہزار گنہگارون کو بخشوائینگی۔ جو عذاب کے مستحق ہونگے (۹) قیامت کے دن ہر نبیؑ کے سر پر اُسکے قد کے مطابق تاج و چتر ہوگا لیکن محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر اقدس پر ایسا عظیم الشان تاج اور چتر ہوگا کہ اُسکے سایے مین تمام اُمتون کے لوگ آرام کرلینگے (۱۰) کوئی نبی بہشت مین دعوت ولیمہ نہ کریگا بجز اُس آنیوالے نبی کے کہ جب اُسکی شادی آسیہ زوجہ فرعون اور حضرت مریم سے ہوگی تو دعوت ولیمہ کی تقریب پر تمام اہل جنت کو انواع واقسام کی نعمتین کھلائی جائنگی (۱۱) تمام اُمتون کے لوگ قبرون سے برہنہ اُٹھینگے اور میدان حشر مین پیدل چلکر حاضر ہونگے لیکن اُمت محمدؐ لباس پہنے ہوئے بہشت کی سواریون پر چڑھکر اپنے خالق کے روبرو حاضر ہوگی اُنکے جلو مین اکیاسی فرشتے ہونگے۔

حدیث شریف مین آیا ہے کہ قیامت کے دن عرش الٰہی سے آواز آئیگی اے اُمت محمدؐ میرے حقوق جو کچھ تمھارے ذمہ تھے اور تمنے اُنکے بجالانے مین کوتاہی کی وہ مین تم کو معاف کرتا ہون اور جو آپسین ایک دوسرے کے حقوق ایکدوسرے پر ہون وہ تم آپسین ایکدوسرے کو بخشدو اور میرے فضل و رحمت سے داخل بہشت ہوجاؤ اس طور سے سب لوگ اپنے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہمسایہ مین ساکن بہشت ہوجائینگے۔

حضرت کعب احبارؓ فرماتے ہین کہ اُمت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے وہ تین فضیلتین عطا فرمائی ہین جو اگلے پیغمبرون کو عطا ہوئی تھین (۱) ہر ایک نبی کو اُسکی اُمت کا گواہ قرار دیا ہے لیکن امت محمدؐ کو تمام اگلی امتون کا گواہ فرمایا ہے (۲) انبیا علیہم السلام کو ارشاد ہوا ہے یا ایھا الرسل

کلوا من الطیبات یعنی اے میرے پیغمبر دنیا مین پاک اور عمدہ چیزین کھاؤ۔ بعینہ یہی ارشاد امت محمد کو ہوتا ہے کلوا من الطیبات (۳) ہر ایک نبی کے لئے ایک دعا ہوتی ہے جسکو اللہ تعالیٰ ضرور قبول فرماتا ہے۔ امت محمد کو ارشاد ہے ادعونی استجب لکم یعنے اے امتیان محمد تم مجھ سے دعا مانگو مین قبول کرونگا۔

(باب ۴۱) حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بعض معجزات کا ذکر اور حضور کی محبت کے فضائل

حکایت۔ حضرت عقیلؓ فرماتے ہین کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ہمراہ قریباً دو فرسخ تک ساتھ رہا۔ اس مسافت مین مین نے تین عجائبات دیکھے۔

اول یہ کہ مین بہراہی حضور نامدار چلا جا رہا تھا کہ حضور کو پیخانے جانے کی حاجت ہوئی اُس مقام پر کوئی جگہ ایسی سایہ دار نہ تھی کہ پردہ ہو سکتا۔ حضور نے اِدھر اُدھر دیکھا تو دور ایک پہاڑ پر دو درخت دکھلائی دیے۔ آپنے مجھ کو حکم دیا کہ "جاؤ اور اُن درختوں سے کہو کہ تم کو رسول اللہ بلاتے ہین" مین گیا اور اُن درختون کو حضور کا حکم پہونچایا، فوراً وہ دونون درخت پہاڑ سے علحدہ ہو کر میرے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے۔ حضور نے اُنکے پردے مین حاجت رفع فرمائی۔ اور ازان بعد مجھ سے ارشاد فرمایا کہ "انھین کہو واپس جائین" وہ دونون درخت پھر اپنی جگہ پر واپس گئے۔

دوسرے یہ کہ مین جب حضور کے ساتھ آگے بڑھا تو ایک مقام پر دیکھا کہ چند لوگ ایک اونٹ کو ذبح کرنا چاہتے ہین۔ اونٹ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو دیکھکر آپکی طرف گردن اٹھائی اور کہا کہ "یا رسول اللہ میری مدد کیجیے" آپ نے اُن لوگون سے دریافت فرمایا کہ "تم اس اونٹ کو کیون قتل کر رہے ہو" انھون نے جوابدیا کہ "یا رسول اللہ یہ دیوانہ ہو گیا ہے۔ لاتون سے پھینکنے اور داتون سے کاٹنے لگا ہے، اور ہملوگ اس سے عاجز آ گئے ہین" حضور نے اونٹ سے دریافت فرمایا کہ وہ ایسی حرکتین کیون کرتا ہے، اونٹ نے کہا "یا رسول اللہ نہ مین دیوانہ ہون نہ پاگل، مگر وجہ یہ ہے کہ گویہ لوگ جاگتے رہتے ہین مگر عشاء کی نماز نہین پڑھتے جس سے مجھ کو خوف ہے کہ ایسا نہو

اللہ تعالیٰ اسکی وجہ سے اُنپر عذاب نازل فرمائے اور مین بھی اُنھین کے ساتھ ہلاک ہو جاؤن ،
اسلیئے مین انکی تنبیہ اور تادیب کی غرض سے لکد زنی کیا کرتا ہون کہ اُنکو اپنے بھلے بُرے کا ہوش
ہو، مگر یہ لوگ مجھے دیوانہ سمجھتے ہین اور میری ان تنبیہات کو سمجھتے ہین کہ مین شرارت کر رہا ہون"
آپنے یہ سُنکر فرمایا کہ" اس کو چھوڑ دو اور اب آئندہ سونے سے پہلے عشار کی نماز پڑھ لیا کرو، پھر یہ
تمھین کچھ بھی پریشان نہ کریگا ۔تیسرے یہ کہ اثنار سیر مین مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے عرض کیا کہ حضور مین شدت پیاس سے بیتاب ہو رہا ہون ۔آپ نے فرمایا کہ" اس پہاڑ پر جاؤ
اور اُس سے کہو کہ رسولُ اللہ نے کہا ہے کہ مجھ کو تھوڑا پانی پلاؤ" حضرت عقیلؓ کہتے ہین کہ مین اُس
پہاڑ پر گیا، اور جو حضور نے مجھ سے فرمایا تھا اُس سے کہا ۔ پہاڑ نے جواب دیا کہ اے عقیل رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جاؤ اور حضور کیخدمتمین میرا اسلام پہونچا کر عرض کرو کہ جب سے اللہ تعالےٰ
نے یہ آیت نازل فرمائی کہ یا ایھا الذین اٰمنوا قوا انفسکم واھلیکم نارا وقودھا الناس و
الحجارۃ اُسوقت سے مین بوجہ خوف وبیم ابتک روتا رہا یہانتک کہ مجھ مین جو کچھ پانی تھا وہ سب
آنسو ہوکر بہ گیا اور اب مجھ مین ایک قطرہ بھی باقی نہین ہے" ۔حضرت عقیلؓ کہتے ہین کہ اسی وجہ سے
اُس پہاڑ پر گھاس وغیرہ نہین اُگتی ،

حکایت ۔حضرت عبد اللہ ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم خانہ کعبہ مین نماز پڑھ رہے تھے اور ابوجہل اور اُنکے دوسرے ساتھی خانہ کعبہ کے دروازے
پر بیٹھے ہوے تھے، اس سے پیشتر اُن لوگون نے ایک اونٹ ذبح کیا تھا، ابوجہل ملعون نے اُس اونٹ
کو دیکھکر اپنے ساتھیون سے کہا کہ" تم مین سے کون شخص اس اونٹ کی کھال کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کے شانے پر سجدے کی حالت مین ڈالیگا" یہ سُنکر ایک بدبخت اُٹھا اور جب حضور سجدے کیحالت
مین تھے اُسکو آپکے دونون شانون کے درمیان مین رکھدیا، وہ سب لوگ یہ دیکھ کر ہنسنے اور
مذاق اُڑانے لگے، حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہین کہ اُسوقت مین اپنی بے دست وپائی پر دل مین
رو رہا تھا، اور کہتا تھا کہ کاش مجھ مین اتنی قوت ہوتی کہ مین اُن لوگون کو اس سے باز رکھ سکتا
یا کم از کم اُسی کو رسول اللہ کے شانہ مبارک سے علٰیحدہ کر سکتا، حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہین کہ جب
اُن لوگون نے حضور پر وہ کھال ڈالدی تو حضور اُسکے بوجھ سے سجدے سے سر نہ اُٹھا سکے، اسی

حال مین اُسطرف ایک شاعر گزرا اور اُسنے اس واقعہ کی اطلاع حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو کی حضرت فاطمہؓ کا اُسوقت بالکل بچپن تھا۔ آپ یہ سنتے ہی دوڑی آئین اور رسول اللہ کے شانے سے اُسکو علیحدہ کرکے اُن لوگون کو برا بھلا کہنے لگین، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز ختم کی تو آپنے اُن لوگون کے حق مین بددعا کی، اور تین بار بلند آواز سے کہا " اللّٰھم علیك بقریش[1] اُن لوگون نے جب آپکی یہ بددعا سنی تو خوف سے کانپ اُٹھے، اور ہنسی مذاق آواز بند ہوگئی۔ حضور نامدار نے دوبارہ پھر کہا " اللّٰھم[2] علیك بابی جھل وعقبة وعتبة وشیبة والولید وامیہ بن خلف۔ حضرت عبداللہ قسم کھا کر فرماتے ہین کہ مین نے بدر کے دن اُن لوگون کو جن کا نام حضور نے لیا تھا خاک وخون مین تڑپتا دیکھا۔

حکایت۔ حضور آقائے نامدار سے منقول ہے کہ جب جنگ اُحد مین حضور کے چار اگلے دانت شہید ہوگئے تو یہ معاملہ اصحابؓ پر بہت گران گزرا اور اُنھون نے باصرار تمام رسول اللہ صلعم سے عرض کیا کہ " آپ اِنکے حق مین بددعا کرین " حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے مجھ کو اسلئے نہین بھیجا ہے کہ مین لوگون پر لعنت کرون اور بددعا دون بلکہ خدا نے مجھ کو رحمت بنا کر بھیجا ہے کہ مین اُن لوگون کو خدا کی طرف بلاؤن۔ اسکے بعد آپنے ارشاد فرمایا " اللّٰھم[3] اھد قومی انھم لا یعلمون۔

حکایت۔ حضرت عبداللہ ابن عباسؓ فرماتے ہین کہ ایکدن حضور بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت جبرئیلؑ مع ایک دوسرے فرشتے کے نازل ہوئے اور کہا، یا رسول اللہ یہ فرشتہ آجتک اس سے قبل زمین پر نہین اُترا، آج یہ فقط حضور کی زیارت کے لئے اللہ تعالی سے اجازت لیکر حاضر خدمت ہوا ہے " اُس فرشتے نے اسکے بعد کہا السلام علیک یا رسول اللہ۔ حضور نے جواب سلام دیا۔ فرشتے نے عرض کی اللہ تعالی نے آپکو اختیار دیا ہے کہ وہ اگر آپ چاہین تو وہ آپکو علاوہ اُن چیزون کے جنکو اللہ تعالی نے آپ ہی کیلئے محفوظ رکھا ہے تمام روئے زمین کے خزانے اور ہر چیز کی کنجی عطا کرے " آپنے فرمایا کہ " یہان نہین بلکہ انشاء اللہ قیامت مین یہ کل چیزین جمع کرونگا "

حکایت۔ حضرت صفوانؓ نے بیان فرمایا ہے کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ تعالی نے

---

[1] یعنے اے اللہ قریش پر عذاب نازل ۱۲ [2] یعنے اے اللہ ابوجہل اور عقبہ اور عتبہ اور شیبہ اور ولید اور امیہ ابن خلف پر عذاب نازل فرما ۱۲ [3] اے اللہ میری قوم کو راہ ہدایت دکھا کیونکہ وہ جانتے نہین ۱۲

نے میرے سامنے کل زمین کو سونا بنا کر پیش کیا، مگر مین نے عرض کیا کہ "اے اللہ مین ایکدن بھوکا رہتا ہون اور ایکدن آسودہ، جس دن مین آسودہ رہتا ہون تیری حمد و ثنا کرتا ہون اور جسدن بھوکا ہوتا ہون تیری جناب مین تضرع اور عجز کرتا ہون، کیونکہ مجھ کو یہ حکم نہین دیا گیا ہے کہ مال جمع کر کے سوداگری کرون بلکہ یہ حکم دیا گیا ہے کہ" یسبح بحمد ربك وکن من الساجدین واعبد ربك حتی یاتیك الیقین

حکایت انس ابن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ ایکمرتبہ عصر کے وقت ہم لوگون کو جو پانچسو آدمی تھے وضو کی ضرورت تھی اور پانی بالکل نہین تھا، حضور آقائے نامدار نے اپنی انگلیان برتن مین ڈالدین اور کہا کہ "آؤ سب وضو کرو" حضرت انسؓ فرماتے ہین کہ مین نے دیکھا کہ انگلیون سے پانی جاری ہے اور کل آدمیون نے وضو اچھی طرح کر لیا"

حضورؐ کی محبت کے فضائل

حضرت ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ جب اہل مکہ حضرت زید ابن وثنہ کو قتل کیلئے قتل گاہ مین لائے اُسوقت ابوسفیان ابن حرب نے اُن سے کہا کہ "کیا تم کو یہ پسند نہین ہے کہ ہم لوگ تمھین چھوڑدین، اور تم اپنے اہل و عیال مین رہو اور بجائے تمھارے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو قتل کر ڈالین ؟" حضرت زید نے جواب دیا کہ خدا کی قسم اگر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کانٹا لگے اور مین اپنے گھر مین زندہ رہون تو مین اسکو بھی نہین پسند کرتا" ابوسفیان نے کہا کہ آجتک مین نے بجز اصحاب رضؓ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی کو ایسا نہین دیکھا کہ وہ اپنے محبوب اور اپنے مطلوب کیلئے اپنی جان قربان کرے

حکایت۔ حضرت اسحٰق نے کتاب موسومہ شفا مین یہ نقل بیان کی ہے کہ جنگ اُحد مین جب حضور آقائے نامدار کے شہید ہوجانیکا شور برپا ہوا اُسوقت ایک انصاری عورت مدینہ سے گھبرا کر باہر نکل پڑین اور رسول اللہ کو میدان جنگ مین ڈھونڈھنے لگین۔ اثنائے تلاش مین اُنکا گذر چند لاشون پر ہوا، اُنھون نے دریافت کیا کہ یہ لاشین کس کی ہین تو معلوم ہوا کہ خود اُنھین کے بھائی۔ باپ۔ شوہر۔ لڑکے اور چچا کی لاشین ہین مگر آپنے اسکا کچھ بھی خیال نہین کیا اور لوگون سے دریافت کیا کہ حضور نامدار کہان ہین۔ لوگون نے کہا آپکے آگے ہی تو ہین۔ تب بیتابانہ شوق سے لپک کر حضور کیخدمت مین آئین اور حضور کو مع الخیر دیکھ کر پکار اٹھین "یا حبیب اللہ

آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں اب مجھ کو کسی تکلیف کا احساس نہیں ہے "

حکایت ۔ حضرت ابوہریرہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اسوقت حضور پردہ حرم کو تھامے ہوئے خدا سے مناجات فرما رہے تھے اس شخص نے دریافت کیا کہ نبی اللہ آپ اس طرح کیوں زاروناری کر رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا " بھوک سے " یہ سنکر وہ شخص رو پڑا اور روتا ہوا چلا گیا۔ کچھ تھوڑے سے چھوہارے تلاش کر کے رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپکے سامنے پیش کیے۔ حضور نے فرمایا " شاید تجھ کو مجھ سے محبت ہے جسکی وجہ سے تو نے یہ دوڑ دھوپ کی " اسنے جواب دیا " حضور خدا شاہد ہے کہ میں حضور کو دوست رکھتا ہوں "

حکایت ۔ قاضی عیاض بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ کے پاس حاضر ہوا اور کہا " یارسول اللہ آپ مجھ کو میرے اہل وعیال اور میرے مال و دولت سے زیادہ عزیز ہیں مجھے بغیر آپکے دیکھے صبر نہیں ہوتا۔ لیکن جب مجھ کو یہ خیال ہوتا ہے کہ حضور فردوس بریں میں نبیوں کے ساتھ سیر کناں اور اعلٰی علیین میں جلوہ فگن ہونگے اور مجھ کو قدم بوس ہونے کی اجازت نہ مل سکیگی تو اسقدر بیتابی ہوتی ہے جس کو ضبط نہیں کرسکتا۔" اسیوقت خدا کی طرف سے وحی نازل ہوئی ومن یطع اللہ والرسول فاولٰئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین وحسن اولٰئک رفیقا ذلک الفضل من اللہ وکفی باللہ علیما[1] حضور نے یہی آیت اس شخص کو جواب میں سنادی اور بغوی نے اس آیت کے متعلق اپنی تفسیر میں بیان کیا ہے کہ یہ آیت حضرت ثوبان کے بارہ میں جو رسول اللہ کے غلام تھے نازل ہوئی ہے، انکی حالت یہ تھی کہ محبت رسول اللہ میں دیوانے اور مجنون ہوگئے تھے، اور بلا رسول اللہ کے دیکھے انکو یارا نہیں تھا۔ ایک بار وہ رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضور نے انکو پریشان اور رنگ رو کو متغیر دیکھ کر اسکا سبب پوچھا انھوں نے جواب دیا " حضور مجھ کو بجز آپکی محبت کے اور کوئی مرض نہیں ہے جبتک حضور کو دیکھ نہیں لیتا۔ چین نہیں پڑتا، اسوقت دفعتہً آخرت کے زمانہ کا خیال آگیا، اسوقت سے مجھ کو یہ دھڑکا ہوا ہے کہ شاید وہاں حضور کو نہ دیکھ سکوں اسلئے کہ آپ نبیوں کے ساتھ ہونگے اور میں اگر جنت میں داخل بھی کیا گیا تو ادنٰی درجے میں میرا مقام ہوگا

[1] جو لوگ خدا و رسول کی فرمانبرداری کرینگے خدا انکا حشر نبیوں ۔ صدیقوں ۔ شہیدوں اور صالحین کے ساتھ کریگا اور انپر خدا نے اپنی نعمتیں نازل فرمائی ہیں اور یہ لوگ بہت ہی اچھے رفیق اور دوست ہیں یہ محض خدا کا فضل ہے اور خدا کو ہر بات کا علم ہے۔

بغوی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ یہ آیت اُسوقت حضرت ثوبانؓ کے جواب مین خداوند جل وعلیٰ نے نازل فرمائی اور ایک دوسری روایت یہ ہے کہ ایک شخص حضور کو اسطرح ٹکٹکی باندھے دیکھ رہا تھا کہ پلک نہین جھپکتی تھی۔ حضور سرور دو عالم نے اُس سے اسکا سبب پوچھا۔ اُسنے جواب دیا "میرے مان باپ آپ پر قربان ہون جبتک حضور کو دیکھتا رہتا ہون سکون رہتا ہے۔ مگر معلوم نہین کہ قیامت مین جب حضور فردوس برین مین اعلیٰ مقامات پر جلوہ افروز ہونگے مین آپکو کیونکر دیکھ سکون گا۔" اُس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

بیان کیا گیا کہ بعض صحابہؓ کیحالت ایسی تھی کہ اگر اُنکے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر آجاتا تو وہ حضور کے دیکھنے کے لئے بیتاب ہوجاتے اور اپنے اہل وعیال اور مال ودولت کل چیزون کو اُنکے مقابلے مین چھوڑ دیتے۔ اور اُن لوگون کو اس حالت مین ایک عجیب قسم کا ذوق اور ایک نہایت لطف وجدان حاصل ہوتا تھا جو محض خدا کے فضل سے اُنھین لوگون کے لئے مخصوص تھا اسمین کوئی شک کا موقع نہین ہے۔ کیونکہ یہ سب معرفت کے نتیجے ہین اور صحابہؓ سے زیادہ یہ کسی اور کو حاصل نہین ہوسکتے کیونکہ وہ اُسمین اکمل اور نکات معرفت مین اعلم اور داناتر ہین۔

صاحب اللباب نے بیان کیا کہ جنگ حنین مین ایک انصاری عورت کے بھائی۔ باپ اور شوہر شہید ہوگئے مگر اُنکو اُسکا احساس بھی نہین تھا اور وہ بار بار یہی پوچھتی تھین کہ "دشمنون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا کیا" لوگون نے کہا خدا کا شکر ہے کہ وہ بخیریت ہین۔ اُنھون نے کہا خدا کے لئے مجھے ذرا رسول اللہ کو دکھادو۔ لوگ جب اُنھین رسول اللہ کے پاس لیگئے اور اُنھون نے حضور کا جلوہ دیکھ لیا تو کہا "آپ کو بخیریت دیکھ کر میری کل مصیبتین آسان اور چھوٹی ہوگیئن"۔

اسی طرح ہر مسلمان کو واجب ہے کہ وہ اپنی جان اور اپنا مال حضور پر نثار کردے۔

حکایت۔ عبداللہ ابن زید محبت رسولؐ مین دیوانہ تھے۔ ایک روز اُنکے لڑکے اُنکے پاس آئے اور کہا کہ حضور سرور کائنات نے اس عالم سے رحلت فرمائی۔ حضرت عبداللہ ابن زید یہ سُنکر بیتاب ہوگئے اور خدا سے دعا کی کہ "اے خدائے ذوالجلال میرے آنکھون کو نابینا کردے۔ کیونکہ جن آنکھون نے حضور کا جلوہ دیکھا ہے اب وہ آپکے بعد کوئی چیز نہین دیکھ سکتی ہین"۔

راوی کا بیان ہے کہ خدا تعالیٰ نے اُنکی دعا قبول فرمائی اور اُنکی آنکھون کی روشنی جاتی رہی

(باب ۱۲) حضرت خلیفۂ اول یارِ غار رسولؐ صدیق اکبرؓ کے فضائل اور مناقب

حضرت انسؓ بیان کرتے ہین کہ مین نے حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے کہا کہ کوئی عمل ایسا بتلائیے جس سے آتش دوزخ سے بچنے کی اُمید ہو سکے۔ اُنھون نے کہا کہ یہ ذیل کی پندرہ باتین اپنے لئے مخصوص کرو۔ جنمین پانچ چیزون کا تعلق تمھاری زبان سے ہوگا۔ اور پانچ چیزین تمھارے ہاتھ پیرون کے ساتھ مخصوص ہون گی اور پانچ چیزون کا مقام تمھارا دل ہوگا۔

(اول) وہ چیزین جنکا تعلق تمھاری زبان سے ہے وہ پانچ کلمہ ہین جنکا ورد تمھین آتش دوزخ سے محفوظ رکھیگا۔ سبحان اللہ» «والحمد للہ» «ولا الٰہ الا اللہ» «واللہ اکبر» «ولاحول ولاقوۃ الا باللہ»۔

(دوم) وہ پانچ چیزین جنکا تعلق اعضار سے ہے پنجوقتی نمازین ہین۔

(سوم) وہ امور جو دل کے ساتھ مخصوص ہین وہ محبت ہے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی۔ حضرت صدیق اکبرؓ کی۔ حضرت عمرؓ فاروق اعظم کی۔ حضرت جامع القرآن عثمانؓ ذوالنورین کی۔ حضرت فاتح خیبر علیؓ زوج بتول کی۔ ساتھ ہی ان سب حضرات خلفار مین حضرت صدیق اکبرؓ کا مرتبہ زیادہ ہے کیونکہ رسولؐ روحی فداہ نے دعا مانگی ہے کہ ” اللّٰھم اجعل لابی بکر معی فی الجنۃ درجۃ واحدۃ“[1]

حکایت۔ زید ابن ارقمؓ نے بیان کیا ہے کہ حضرت خلیفۂ اول ابو بکرؓ الصدیق کا ایک غلام تھا جو شب کے وقت اُنھین کھانا پہونچایا کرتا تھا۔ حضرت ابو بکرؓ کی حالت یہ تھی کہ اُس غلام سے دریافت کر لیا کرتے تھے کہ کیسا کھانا ہے۔ اور آیا وجہ حلال سے حاصل ہوا ہے یا وجہ حرام سے۔ جب اطمینان ہو جاتا تو تناول فرماتے۔ اتفاقاً ایک دن وہ کھانا لیکر حاضر ہوا اور آپنے بلا پوچھے اُس کھانے سے ایک لقمہ اٹھا کر نوش جان فرمایا۔ غلام نے عرض کیا حضور آپ ہمیشہ کھانے سے پیشتر اطمینان فرما لیا کرتے تھے آج آپ نے کیون دریافت نہین فرمایا۔ آپ فوراً چونکے اور کہا افسوس شدت بھوک نے مجھ کو دریافت کرنا فراموش کرا دیا۔ اب بتلاؤ یہ کیسا کھانا ہے غلام نے عرض کیا زمانۂ جاہلیت مین مین نے ایک شخص کو جھاڑ پھونک

[1] یعنی اے اللہ جنت مین میرا اور ابو بکرؓ کا ایک ہی درجہ ہے ۱۲

کیا تھا۔ اور اُس نے اسکی اُجرت کا آئندہ زمانے مین وعدہ کیا تھا۔ آج اتفاقاً مین اُدھر سے گذرا تو دیکھا کہ اُنکے یہان کسی کی شادی ہے اور طعام ولیمہ تیار ہے۔ یہ دیکھ کر مین نے اُنکو اُنکا وعدہ یاد دلایا تو اُنھون نے مجھ کو یہ کھانا دیا۔ حضرت ابو بکرؓ یہ سنکر بیچین ہو گئے اور قے کرنے لگے کہ وہ لقمہ جو کھایا تھا پیٹ سے نکلجائے لیکن وہ لقمہ نہ نکلا اور آپ کا رنگ اس کوشش اور اس محنت سے بالکل سیاہ ہو گیا۔ لوگون نے جب آپکے کرب کی یہ حالت دیکھی تو کہا کہ" اگر آپ گرم پانی پی لیوین تو وہ لقمہ آسانی سے نکل جائیگا۔ آپنے فوراً گرم پانی پیا اور قے کرنی شروع کی حتی کہ وہ لقمہ آپکے معدہ سے خارج ہو گیا لوگون نے عرض کیا کہ آیا یہ ساری محنت و مشقت آپنے صرف ایک لقمہ کیلئے اُٹھائی؟ آپنے جواب دیا "ہان" کیونکہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ" اللہ تعالی نے جنت اُن کل لوگون پر حرام کر دی ہے جنکی غذا وجہ حلال سے نہین حاصل ہوتی۔ اور جو اپنے پیٹ مین حرام بھرتے مین"

حضرت آقائے نامدار رسول اللہ سے روایت ہے کہ" اللہ تعالی نے سب سے پہلے میرا نور پیدا کیا اور مین اللہ کے نور سے پیدا کیا گیا ہون۔ حضرت ابو بکرؓ اور عمرؓ یہ میرے نور سے پیدا کیے گئے ہین۔ اور باقی کل مومنین حضرت عمرؓ کے نور سے پیدا ہوئے ہین۔ اگر دنیا کے کل مسلمانون کا ایمان وزن کیا جائے تو حضرت عمرؓ کا ایمان زیادہ نکلیگا اور اگر اہل رضا و رعمرؓ کے ایمان کا موازنہ ابو بکرؓ سے کیا جائے تو ابو بکرؓ کا ایمان بڑھا رہیگا۔ مگر نبیون سے کم اب اگر کسی کے دلمین اُنکی محبت ہو گی تو اُسکو خدا کیطرف سے پانچ نعمتین حاصل ہونگی۔ اوّل یہ کہ دنیا دی ضرورتون مین وہ کسیکا محتاج نہ ہو گا۔ دوم یہ کہ اسکی قبر کشادہ رہیگی۔ سوم یہ کہ ایمان کے ساتھ دنیا سے انتقال کریگا۔ چہارم یہ کہ اُس کو حضور سرور دو عالم کی شفاعت حاصل ہو گی۔ پنجم یہ کہ خدا کا دیدار حاصل ہو گا"

شرح فقہ اکبر مین تحریر ہے کہ لوگون مین سے سب سے زیادہ مرتبہ صدیقؓ کا ہے۔ حضرت رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ" نبیون اور رسولونکے بعد آفتاب کی روشن نظر نے اگر کسی کو ذی مرتبہ دیکھا ہے تو وہ ابو بکرؓ ہین"

مروی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے لوگون سے معراج کا واقعہ بیان کیا تو اُنھون نے حضور کی تکذیب کی اور ابو بکر صدیقؓ کے پاس گئے اور اُنسے کہا کہ" تمھارے ساتھی ایسا ایسا کہتے ہین" آپنے جواب دیا کہ" جو کچھ تم بیان کرتے ہو اگر رسول اللہ نے فرمایا ہے تو بیشک صحیح ہے

اسکے بعد آپ اُٹھ کر حضور کیخدمتمین حاضر ہوئے۔ حضور نے اپنی معراج کا قصہ اُنسے بتفصیل بیان کیا اور یہ ہر واقعہ پر کہتے جاتے تھے کہ" یارسولُ اللہ آپ صحیح فرماتے ہین" جب حضور نے سب بتفصیل فرمایا تو حضرت ابوبکرؓ نے کھڑے ہوکر فرمایا "میرے ماں باپ آپ پر قربان ہون مین گواہی دیتا ہون کہ آپ بیشک خدا کے بھیجے رسولؐ ہین"

تفسیر کبیر مین حمیدسے روایت کی ہے کہ حضور نے فرمایا "ابوبکرؓ میرے بھائی ہین اور مین انکا بھائی ہون اور ابوبکرؓ میری تمام اُمت مین سب سے افضل ہین۔ مجھ کو کسی کے مال سے کوئی نفع نہین پہونچا بجز ابوبکرؓ کے مال کے جو کچھ نفع دیا اُس مال نے نفع دیا"

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ "ابوبکرؓ مجھ سے ہین اور مین ابوبکرؓ سے ہون۔ ابوبکرؓ دنیا اور آخرت مین میرے بھائی ہین۔ جسطرح وہ زمین پر آزاد[1] ہین اُسیطرح آسمان پر بھی آزاد ہین"

حضرت عبداللہ ابن عمرؓ فرماتے ہین کہ "اس اُمت مین سب سے پہلے جو خدا کیلئے جھگڑینگے وہ علیؑ اور معاویہؓ ہونگے اور سب سے پہلے جنت مین ابوبکرؓ داخل ہونگے اُنکے بعد عمرؓ پھر عثمانؓ پھر علیؑ کیونکہ حضور نے ان کے بارہ مین ارشاد فرمایا ہے "اگر مین خدا کے سوا کسی اور کو دوست بنا سکتا تو ابوبکرؓ کو اپنا دوست اور خلیل بناتا"

حضرت عبداُللہ ابن عباسؓ روایت کرتے ہین کہ ایک روز صحابہ حضور کے گرد بیٹھے ہوئے تھے اتنے مین ایک جماعت عراقیون کی آئی جو اس غرض سے آئی تھی کہ اصحاب رسولؐ کے فضل کا جائزہ لے۔ حضرت ابوہریرہؓ نے لوگون سے پوچھا "آج تم مین کون روزے سے ہے" حضور نے گوشۂ چشم سے صدیق اکبرؓ کی طرف نظر فرمائی۔ صدیقؓ اکبر نے جواب دیا "مین آج روزے سے ہون" پھر پوچھا "آج تم مین سے کون جنازے مین شریک ہوا ہے۔ صدیقؓ اکبر نے کہا "مین" پوچھا "آج کسی بھوکے کو کس نے کھانا کھلایا ہے" آپنے جواب دیا "مین نے" پوچھا "آج کس نے مریض کی عیادت کی ہے" صدیقؓ اکبر نے کہا "مین نے" پوچھا "خدا کے خوف سے کسکی آنکھین ہمیشہ تر رہتی ہین۔ جواب دیا "میری"

---

[1] "آزاد" لفظ "عتیق" کا ترجمہ کیا گیا ہے۔ عتیق حضرت ابوبکرؓ کا لقب۔ سارکتا لیکن حضور نے اپنے ارشاد مین اُسی لقب کو مدنظر فرمایا ہے کیونکہ لقب کو بعینہٖ باقی اور ثابت رکھتے ہین جو لطف ہے وہ ترجمہ سے نہین حاصل ہوسکتا حضور کا ارشاد یہ ہے ہو عتیق فی السماء عتیق فی الارض۔

حضور سردار دو عالم نے فرمایا "جسمین یہ باتین پائی جائینگی وہ بیشک جنتی ہے" اُن عراقیون نے جب یہ حالت دیکھی تو متحیر رہگئے اور باآواز بلند پکار اُٹھے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔

حضرت انس ابن مالکؓ فرماتے ہین کہ ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "ابوبکرؓ میرے وزیر ہین۔ اور میرے قائمقام ہین اور عمرؓ میری زبان سے بولتے ہین اور عثمانؓ کا گوشت و خون میرا گوشت و خون ہے اور علیؓ میرے ابن عم اور میرے بھائی اور میرے علمبردار ہین۔ اے ابوبکرؓ مین تمھارے ساتھ اپنی اُمت کی شفاعت کرونگا حضرت عبداللہ ابن عباس نے فرمایا کہ حضور نے ارشاد فرمایا کہ "مین اول ہون۔ ابوبکرؓ دوم اور عمرؓ سوم اور لوگ ہمارے بعد صف اول پر ہونگے گو مین اولاد آدم علیہ السلام مین سب کا سردار ہون لیکن مجھ کو اسپر فخر نہین ہے۔ ابوبکرؓ سردار عرب ہین اور علیؓ نوجوانان عرب کے پیشرو ہین اور اسپر کوئی فخر نہین ہے۔ مین اسلام کی تلوار ہون اور ابوبکرؓ مرتدین کے لئے مثل تلوار کے ہین"۔

حکایت۔ انس ابن مالکؓ سے روایت ہے کہ ایکبار حضرت ابوبکرؓ نے مع تیس ہزار آدمیون کے طائف کی طرف سفر کیا۔ راہ مین ایک قبرستان ملا۔ جہان آپ مع اپنے ہمراہیون کے کچھ دیر آرام فرمانے کے لئے ٹھہر گئے۔ کیونکہ زمانہ گرمی کا تھا اور دھوپ کی تیزی مسافرون کو پریشان کئے ہوئے تھی وہان ٹھہر کر آپنے جسم سے گرد و غبار دور کیا۔ اور اپنی داڑھی مین انگلیون سے خلال کرنے لگے۔ اتفاقاً ایک بال آپکی داڑھی سے ٹوٹ کر وہان گر پڑا۔ ایک آواز سنائی پڑی کہ اس قبرستان مین بہت سے گنہگار لوگ مدفون تھے جن پر ہمیشہ عذاب ہوا کرتا تھا لیکن آج سے اللہ تعالیٰ نے بسبب برکت اس بال کے اُنسے عذاب دور کر دیا۔ اور اب قیامت تک اُنپر عذاب نہوگا۔ لوگون کو اس آواز سے سخت تعجب ہوا کہ دوسری آواز سنائی دی "تم لوگ اس سے کوئی تعجب نہ کرو کیونکہ اگر ساتون آسمان کے فرشتے مجتمع ہوکر اس کی کوشش کرین کہ ابوبکرؓ کی نیکیان لکھین تو قیامت تک وہ ایک صفت بھی نہ ختم کرسکینگے"۔ سبحان اللہ جب آپکے ایک بال کی یہ برکت ہے تو آپ کے مجسم جسم مبارک کی عظمت کا کیا اندازہ ہوسکتا ہے۔

حکایت۔ بعض لوگون نے بیان کیا ہے کہ جنگ بدر مین حضور کے کچھ اصحاب شہید ہوگئے۔ مگر آخر مین اللہ تعالیٰ نے حضور کو فتح دی۔ جب میدان جنگ سے حضور واپس ہوئے تو مکہ

لوگ مبارکباد دینے اور اپنے اعزا و اقارب سے جو جنگ میں شریک تھے ملاقات کرنے آئے۔ اُن لوگوں میں حضور کے لشکر کے علمبردار کی بی بی بھی تھیں جنکے ساتھ اُنکا لڑکا بھی تھا وہ لشکر کے کنارے ٹھہر گئیں اور لڑکے کو حضور کیخدمت میں بھیجا کہ وہ اپنے باپ کا حال دریافت کر آئے۔ اُسکے باپ یعنی علمبردار اس لڑائی میں شہید ہو گئے تھے مگر حضور نے جب آپ سے اُس لڑکے نے پوچھا تو خیال کیا کہ "اگر میں یہ کہدونگا کہ وہ شہید ہو گئے تو اس کی ماں اور یہ بہت پریشان ہونگے"۔ آپنے فرمایا کہ "عمرؓ میرے پیچھے آتے ہیں اُنسے پوچھو"۔ وہ لڑکا اور اُسکی ماں حضرت عمرؓ کے پاس گئے مگر اُنھوں نے بھی یہی خیال فرمایا اور کہا کہ "عثمانؓ سے پوچھو وہ میرے پیچھے ہیں"۔ ان دونوں نے حضرت عثمانؓ سے حال دریافت فرمایا مگر اُنھوں نے بھی یہی خیال فرمایا کہ جب رسول اللہ اور عمرؓ نے اُسکا دل نہیں دکھایا تو میں کیوں اُسکو غمگین کروں۔ آپ نے اُس کو حضرت علیؓ کے پاس بھیجا۔ وہ حضرت علیؓ کے پاس پہونچے۔ مگر اُنھوں نے بھی ٹالدیا اور کہا ابوبکرؓ سے پوچھو وہ میرے پیچھے آتے ہیں یہ بیچارے اُنکے پاس دوڑے گئے اور اُن سے اپنے شوہر کا حال دریافت کیا۔ آپکی زبان سے بیاختہ نکلگیا کہ "وہ میرے پیچھے آتے ہیں"۔ وہ خوشی میں شوہر کے دیکھنے کو آگے بڑھیں تو کیا دیکھتی ہیں کہ اُنکے شوہر نشان اُٹھائے چلے آتے ہیں۔ آپ بہت مسرور ہوئیں۔ لڑکے کو باپ سے ملایا۔ اور پھر سب مکہ واپس گئے حضور نے جب یہ واقعہ سُنا تو تعجب فرمایا۔ مگر حضرت جبرئیلؑ نازل ہوئے اور اُنھوں نے کہا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ آلہ وسلم) تعجب نہ کیجیے۔ کیونکہ جب ابوبکرؓ کے منھ سے نکلا کہ "وہ میرے پیچھے آتے ہیں"۔ تو خدا نے حکم دیا کہ اُسکے جسم میں روح ڈالدیجائے۔ اسلیے کہ اگر اللہ تعالیٰ اُنکو دوبارہ زندہ کرتا تو ملائکہ اور انسان قیامت تک حضرت ابوبکرؓ کے اقوال کی تصدیق نہ کرتے۔

رسولؐ اللہ نے فرمایا کہ اگر کوئی مردے کو چلتا پھرتا دیکھنا چاہے تو وہ ابوبکرؓ کو دیکھے اگر زور سے ہوا چلے تو وہ بوجہ ضعف و لاغری کے اُسکے ساتھ اُڑجائینگے۔ جسوقت وہ خدا کے سامنے نماز میں کھڑے ہوتے ہیں تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایک ستون ہے مگر اُس میں گھُن لگ گیا ہے۔

حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "سب سے پہلے جسنے میرے قول کی تصدیق کی وہ ابوبکرؓ ہیں۔ یہ سب سے پہلے مجھپر ایمان لائے۔ سب سے پہلے اُنھوں نے میری شادی کی۔ قیامت میں سب سے پہلے جسکا حشر میرے ساتھ ہوگا۔ وہ ابوبکرؓ ہیں۔ یہ سب سے پہلے میرے ساتھ

جنت مین داخل ہونگے " آپ اڑتیس برس کی عمر مین حضورؐ پر ایمان لائے۔ آپکی مدت خلافت تین برس ہین۔ آپنے جمادی الاخری کی تیئسوین شب بمقام مدینہ منورہ مغرب وعشا کے درمیان وفات فرمائی۔ آپکا مرض موت سانپ کا زہر تھا۔ جسنے آپکو غار مین جب حضور کے ساتھ تھے ڈس لیا تھا آپکی ترسیٹھ برس کی عمر ہوئی جب آپ دفن کیئے گئے تو آسمان وزمین کے ساکنین اور عرش وکرسی ولوح وقلم کے فرشتے رونے لگے۔ آپ اپنی زندگی مین سال مین چھ مہینہ روزہ رکھتے۔ ایک شب روز مین تین قرآن شریف ختم کرتے۔ ہزار رکعت نماز ادا کرتے۔ رسولؐ اللہ پر سو بار درود بھیجتے۔ آپنے کبھی کسی سائل کو خالی نہین پلٹایا۔ آپ بعد مغرب جَو کی ایک روٹی خشک کھایا کرتے تھے۔ آپ راتون کو جاگتے رہتے اور نماز مین مشغول رہتے۔

(باب ۱۴۳) فاروقؓ اعظم خلیفہ دوم جانشین رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل

حضرت عمر فاروقؓ کا وہ مرتبہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے بارہ مین فرمایا ہے یَا اَیُّھَا النَّبِیُّ حَسْبُکَ اللّٰہُ وَمَنِ اتَّبَعَکَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ[1] اللہ اکبر کیا شان فاروقی ہے کہ خود اللہ تعالیٰ اپنے رسولؐ کو تسلی اور اطمینان دلاتے ہین کہ عمر (رضی اللہ عنہ) کی ذات مبارک اس قابل ہے کہ اُنپر رسولؐ بھروسہ کرین۔ اللھم صل علیٰ محمد۔

حکایت۔ شرح فقہ اکبر مین مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نبی کے چار یار ہوتے ہین جنمین سے دو آسمانی اور دو زمین کے ہوتے ہین۔ اسیطرح میرے بھی چار وزیر ہین دو آسمانی وزیر تو جبرئیلؑ ومیکائیلؑ ہین اور باقی دو زمین کے وزیر ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما ہین

حکایت۔ حضرت عبداللہ ابن عباسؓ فرماتے ہین کہ ایک منافق مسلمان نے اور ایک یہودی نے آپسمین جھگڑا کیا۔ یہودی نے کہا چلو رسولؐ اللہ کے پاس جو وہ فیصلہ کردین وہ ٹھیک ہے اُس منافق نے کہا نہین بلکہ کعب ابن اشرف کے پاس چلو۔ کچھ دیر تک یہی ردو بدل ہوتا رہا

---

[1] اے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تم کو خدا کافی ہے اور وہ مومنین جنھون نے تمھاری اتباع کی ہے کافی ہین ۱۲

یہان مومن متبع سے حضرت عمرؓ مطلوب ہین ۱۲

آخر دونوں رسولؐ اللہ کے پاس چلنے کو راضی ہوئے۔ جب وہ دونوں حضورؐ کی خدمت مین حاضر ہوئے اور واقعہ بیان کیا تو حضور نے یہودی کے حق مین منافق کیخلاف فیصلہ صادر فرمایا۔ لیکن منافق حضورؐ کے فیصلے پر راضی نہین ہوا اور یہودی سے کہا کہ چلو عمرؓ کے پاس۔ وہ دونوں حضرت عمر فاروقؓ کی خدمت مین آئے یہودی نے کہا کہ اس سے پہلے رسولؐ اللہ نے میرے حق مین فیصلہ صادر فرما دیا ہے۔ عمرؓ نے کہا "اچھا ٹھہرو مین آتا ہون"۔ یہ کہکر آپ مکان کے اندر چلے گئے اور وہان سے شمشیر برہنہ ہاتھ مین لئے باہر تشریف لائے اور ایک ہی وار مین اُس منافق کا سر اڑا دیا اور فرمایا کہ جو شخص خدا اور اُسکے رسولؐ کے فیصلہ کو نہین مانتا اُسکے ساتھ مین یہ فیصلہ کرتا ہون" اُسی وقت حضرت جبرئیلؑ نازل ہوئے اور کہا کہ عمرؓ نے حق اور باطل کے درمیان فرق کر دیا۔" اس دن سے آپکا لقب مبارک فاروق ہوگیا۔ یعنی "فرق کرنیوالے درمیان حق اور باطل کے"۔

روایت حضرت علیؓ نے فرمایا ہے کہ "جس وقت عمرؓ غصے مین ہون اُسوقت اُنسے ڈرو کیونکہ جب عمرؓ غصہ مین ہوتے ہین تو خدا بھی غصہ مین ہوتا ہے۔

روایت حضرت زید ابن ثابت سے روایت ہے کہ "قیامت مین سب سے پہلے جسکے داہنے ہاتھ مین نامۂ اعمال دیا جائیگا وہ عمرؓ ہونگے اور آپ کے انوار کی شعاعین مثل آفتاب کے شعاعون کے ہین۔

انس ابن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھکو امید ہے جس طرح میری امت لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے کہنے سے بخشی جائے گی اسی طرح ابو بکرؓ اور عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ محبت رکھنے سے بخشی جائے گی۔

حکایت۔ ایک دن حضرت عمرؓ نے ایک شخص کو نشہ مین متوالا دیکھ کر اُسکو دُرّے مارنا چاہا اُتنے ہی مین اُس شخص نے آپکو گالی دی۔ گالی سُنکر حضرت نے اُسکو چھوڑ دیا لوگون نے کہا کہ "امیرالمومنین جب اُس نے آپکو گالی دی تو آپنے چھوڑ دیا اسکی کیا وجہ؟" حضرت عمرؓ نے جواب دیا کہ "جب اُس نے مجھکو گالی دی تو مین نے اس وجہ سے چھوڑ دیا کہ اس سے مجھکو بیحد غصہ معلوم ہوا۔ مین نے خیال کیا کہ اگر اسکو سزا دیتا ہون تو یہ میری ذاتی غصے کی وجہ سے ہوگی اور مجھ کو یہ بُرا معلوم ہوتا ہے کہ مین اپنے نفس کے لئے کسی کو سزا دون"۔

حکایت ۔حضرت علیؓ بیان فرماتے ہین کہ ایکبار مین نے عمرؓ کو دیکھا کہ وہ مکہ معظمہ کے میدانون مین دوڑتے پھرتے ہین اور اُنکے شانے پر ایک کمبل پڑا ہوا ہے۔مین نے اُنسے اسکا سبب پوچھا کہا کہ صدقے کا ایک اونٹ کھو گیا ہے اُسے ڈھونڈھ رہا ہون۔حضرت علیؓ نے کہا اے عمرؓ تم نے خلیفون کو ذلیل کردیا حضرت عمرؓ نے جواب دیا کہ "اے ابوالحسنؑ مجھ کو ملامت نہ کرو کیونکہ قسم ہے اُس خدا کی جس نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نبی بنا کر بھیجا اگر ایک بکری دریائے فرات کے کنارے چلی جائے تو اُس کی وجہ سے بھی مجھپر قیامت مین مواخذہ ہوگا کیونکہ یہ مسلمانون کے والی کا جرم ہے اور فاسق مسلمانون کے اُمور کی نگہداشت نہین کرسکتا۔"

حکایت انس ابن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہین کہ ایکمرتبہ حضرت عمرؓ شب کو گشت کیلئے نکلے آپ کا گذر ایک قافلہ پر ہوا جو اُسی دن مدینہ منورہ مین آکر اُترا تھا۔حضرت عمرؓ کو خوف ہوا کہ مبادا چوران لوگون کا مال لوٹ لیجائین اور ان کو خبر نہ ہو۔آپ اُسیوقت حضرت عبدالرحمٰن ابن عوف کے پاس آئے۔اُنھون نے آپکو ایسے بے وقت دیکھ کر پوچھا کہ کیا حال ہے۔آپ نے کہا کہ مدینہ مین ایک قافلہ اُترا ہے چلو ہم تم آج شب مین وہان حفاظت کرین۔مبادا وہ سوتے رہین اور چور اُنکا مال لوٹ لیجائین حضرت عبدالرحمٰن ابن عوف فرماتے ہین کہ ہم اور وہ دونون گئے اور رات بھر اُنکے قریب بیٹھے جاگتے رہے۔جب سپیدہ صبح ظاہر ہوا۔حضرت عمرؓ نے قافلہ والون کو نماز کیلئے جگایا اور آواز دی کہ "یا اہل الرفقۃ الصلوٰۃ الصلوٰۃ جب وہ لوگ بیدار ہوئے تو ہم دونون شخص مکان واپس آئے۔

روایت ۔حضور آقائے نامدار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا "سب سے پہلے جس نے منبر پر خطبہ بیان کیا وہ عمرؓ ہین اسلام درہ عمرؓ سے قوی ہے اور عمرؓ کا اسلام کا مقام اُنکا دل ہے۔حوض کوثر پر سب سے پہلے جو جام آب میرے ہاتھون پیئے گا وہ عمرؓ ہین۔ ملک داری اور اطمینان عمرؓ کی زبان پر رائج ہین۔

روایت ۔حضور نے فرمایا ہے کہ "شیطان عمرؓ کے سایہ سے بھاگتا ہے" اور ایکبار حضرت عمرؓ سے ارشاد ہوا کہ "اے عمرؓ تم مجھ سے ہو اور مین تم سے ہون۔

حضور نے ارشاد فرمایا ہے کہ "اگر میرے بعد کوئی نبی ہو سکتا تو عمرؓ نبی ہوتے۔"

جب آپ اسلام لائے اُسوقت آپکی عمر اٹھائیس برس کی تھی۔ آپکی مدت خلافت کا زمانہ دس برس ہے آپنے ترسٹھ برس کی عمر پائی۔ چہارشنبہ کے دن جبکہ آپ مسجد مین فریضہ صبح ادا فرما رہے تھے ابو اللؤلؤ نے آپکے نیزہ مارا۔ جمعہ پہلی محرم کو آپنے اس مرض الموت مین رحلت فرمائی۔ آپ کا لقب مبارک "ناطق[1] بالحق والصواب" ہے۔

حکایت حضرت علیؓ فرماتے ہین کہ مجھ سے ایک بار حضرت عمرؓ نے کہا کہ "اے علیؓ اگر تم کل قیامت کے دن خدا سے ملنا چاہتے ہو تو اپنے کو منکسر المزاج بناؤ۔ کُرتہ ایسا پہنو جسمین پیوند لگے ہون اپنی جوتیان اپنے ہاتھون سیو اور بادشاہت کے ہتھکنڈون سے بچو۔ حضرت علیؓ فرماتے ہین کہ خود حضرت عمرؓ کی یہ حالت تھی کہ آپ اپنی خلافت کے زمانہ مین جو کرتہ پہنتے تھے اُسمین بائیس پیوند لگے تھے اور اس سے آپ کو کوئی جھجک نہین تھی بلکہ اسی حالت اور اسی لباس مین آپ منبر پر قوم کے سامنے خطبہ دیا کرتے تھے

روایت۔ جب فتح قادسیہ کا مال غنیمت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے آیا تو آپ اُسکو دیکھ کر رونے لگے۔ عبدالرحمٰن ابن عوف نے عرض کی "کہ یا امیر المؤمنین آج تو خوشی کا موقع ہے آپ روکیون رہے ہین"۔ آپنے جوابدیا کہ ہان آج خوشی کا موقعہ ضرور ہے مگر مجھ کو یہ خیال آتا ہے کہ جس جس قوم کو اللہ تعالیٰ نے مال و دولت عطا فرمائی کچھ ہی دنون مین اُن لوگون مین بغض و عداوت پیدا ہوگئی"۔ آپکے تقویٰ کی حالت یہ تھی کہ آپ مدۃ العمر بوجہ خوف خاتمہ کبھی زمین پر پہلو لگا کر نہین سوئے

حکایت۔ حضرت عمرؓ کو جب ابوعبیدہ بن الجراح سپہ سالار لشکر اسلام کا اس مضمون کا خط ملا کہ بیت المقدس بلا آپکے تشریف لائے فتح نہین ہوسکتا تو آپ فوراً شام کیطرف روانہ ہوگئے آپ کے ہمراہ ایک اونٹ اور آپکا غلام تھا۔ راستے مین آپ نے اپنے اور غلام کے درمیان مساوات قائم کر رکھی تھی کہ اونٹ پر کچھ دور آپ سوار ہوتے تھے اور غلام پیدل چلتا اور کچھ دور غلام سوار ہوتا اور آپ پیدل چلتے۔ جسوقت آپ شام مین پہونچے اتفاقاً اُسوقت غلام کے سوار ہونے کی باری تھی اور آپ مہار تھامے پیدل چل رہے تھے جب حضرت ابوعبیدہؓ کو ورود امیر المؤمنین کی اطلاع ہوئی آپ استقبال کے لئے دوڑے اور آپکو اس حال مین دیکھکر کہا کہ " اے امیر المؤمنین عمائد شہر۔ رؤسا

[1] یعنے ہمیشہ حق اور ٹھیک باتون کے آپکی زبان سے دوسرا کلمہ نہین نکلتا تھا اور اسی وجہ سے لوگ آپکو کہنے لگے تھے کہ "حق اور سچی باتین بولنے والے" ہین۔

امرار۔ عنقریب آپکی خدمت مین حاضر ہوا چاہتے ہین۔ اچھا نہین معلوم ہوتا کہ وہ لوگ آپکو اس حال مین دیکھین"۔ آپنے جواب دیا کہ "ہماری عزت اور ہماری بزرگی صرف یہی ہے کہ ہم مسلمان ہین۔ ہم کو اللہ تعالیٰ نے اسلام کی عزت بخشی ہے۔ ہم کو دنیاوی عزت کی ضرورت نہین ہے میرا راستہ چھوڑ دو مین یونہی شہر مین داخل ہونگا"۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ اُسی شہر مین شاہراہ سے گذرے اور لوگ آپکے پیچھے تعجب کرتے ہوئے ساتھ ساتھ چلے جاتے تھے۔

حکایت ایک بار حضرت عمرؓ کیخدمت مین ملک شام سے روغن زیتون بھیجا گیا۔ روغن ایک مٹکے مین بھرا ہوا تھا۔ اور فاروق اعظمؓ پیالہ سے نکال نکال کر لوگون کو تقسیم کر رہے تھے۔ جب سب تقسیم ہو چکا تو آپنے وہ پیالہ وہین رکھدیا۔ اتفاقاً آپکے صاحبزادے حضرت شعرانی وہین بیٹھے ہوئے تھے۔ اُنھون نے وہ پیالہ اُٹھا لیا اور اُسین جو کچھ تیل لگا رہگیا تھا اُسے پونچھکر اپنے سر مین لگا لیا۔ فاروق اعظمؓ نے اُنکی طرف نظر کی اور کہا "تمھارے بالون کو مسلمانون کے مال مین تصرف بیجا کرنیکی بہت حرص ہے" پھر اُن کا ہاتھ پکڑ کر حجام کے پاس لیگئے اور اُنکا سر منڈوا دیا اور کہا "اُس سے زیادہ یہ سہل ہے"

روایت ہے کہ حضرت عمرؓ اپنی ذاتی محنت سے معاش کا بندوبست فرمایا کرتے اور اُسکے لئے آپ اپنے سر مبارک پر دودھ اُٹھا اُٹھا کر لوگون کے گھرون مین پہونچایا کرتے اور اُسکی مزدوری سے گذران کرتے۔ بوجھ اُٹھاتے اُٹھاتے آپ کے سر مبارک کے بال گر گئے تھے آپ ہمیشہ راتون کو مقبرون مین شب بسر کیا کرتے تھے۔

حکایت۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حضور کے مرض الموت مین عرض کیا کہ اے آقائے نامدار آپ مجھے ہر چیز سے زیادہ محبوب ہین۔ حتیٰ کہ میری روح وجسم سے بھی زیادہ"۔ حضور نے جوابدیا کہ "کسی مومن کا ایمان کامل نہین ہوتا جبتک اُسکو میری محبت نہ ہو"۔ حضرت عمرؓ نے مکرر عرض کیا "حضور آپ مجھے ہر چیز سے زیادہ محبوب ہین کیونکہ آپکی محبت دین و دنیا مین نجات کا سبب ہے"۔ حضور نے فرمایا کہ "اے عمرؓ اب تم کو میری محبت کے مدارج معلوم ہوئے کیونکہ تمھاری محبت جو میرے ساتھ ہے وہ صرف اعتقاد کی وجہ سے نہین ہے بلکہ میری عظمت کیوجہ سے بھی ہے"

حکایت ایکمرتبہ حضرت عمرؓ نے ایک ذمیؔ کو دیکھا کہ وہ مسلمانون کے دروازون پر بھیک مانگ رہا ہے

لہ ذمی وہ غیر مسلم جو کہ مسلمانون کے ملک مین اُنکی زیر حفاظت زندگی بسر کرے اور جسکے حقوق زندگی مثل مسلمانون کے حقوق کے ہون ۱۲۔

اور بڑھاپے کیوجہ سے بیحد کمزور ہے۔ آپ نے فرمایا کہ "جب تک جوان تھے ہمنے تم سے جزیہ[1] لیا۔ لیکن اب تم بوڑھے ہو گئے ہو اب تمھاری کفالت ہمارے ذمہ ہے۔" اسکے بعد اُسکو اپنے ہمراہ لیگئے اور اُس کا روزینہ بیت المال سے مقرر کردیا۔

حکایت۔ ایکبار لوگوں نے حضرت عمرؓ سے کہا کہ "کبتک آپ یہ محنت و مشقت اُٹھائینگے کہ نہ دن کو آرام کرتے ہین نہ رات کو۔ دن معاملات مین گذر جاتا ہے اور رات نماز اور قیام مین" حضرت عمرؓ نے جوابدیا کہ "اگر مین دن مین آرام کرون تو مسلمانون کے معاملات مین خرابی پڑتی ہے اور اگر رات مین آرام کرون تو خود میرے نفس کے کامون مین خرابی ہوتی ہے کیونکہ مین اپنے نفس کو قیامت مین خدا کے روبرو جوابدہی کے لئے تیار کر رہا ہون۔ اب تمھین بتاؤ کہ کسوقت آرام کرون۔"

حکایت۔ لوگون نے بیان کیا ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو پہاڑ دن سے رونے کی آواز سُن پڑی لوگون نے صحابہ سے پوچھا کہ کیا سبب ہے، اُنھون نے جواب دیا کہ یہ عمرؓ کا دین و ایمان ہے جو اُنکے فراق مین گریہ وزاری کر رہا ہے۔

حکایت ابی کعب سے مروی ہے کہ رسول للہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد سب سے پہلے جسکو خدا کا دیدار نصیب ہو گا وہ عمرؓ ہین اور سب سے پہلے خدا کی طرف سے اُنھین پر سلام بھیجا جائیگا اور جنت مین سب سے پہلے یہی داخل ہونگے۔

حکایت ابو عتبہ روایت کرتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد سب سے پہلے جسکو اسلام مین نیکیون کا ثواب ملیگا وہ ابو بکرؓ اور عمرؓ ہین۔ آپ نے فرمایا کہ اگر مین اُنکے ثواب کی مقدار بیان کرنا چاہون کہ کتنا ثواب ملیگا تو اُسکی انتہا تک نہ پہونچ سکون گا۔

روایت ہے۔ کہ حضرت علیؓ ابن ابیطالب نے فرمایا کہ رسول للہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ ابو بکرؓ اور عمرؓ کا اقتدار کرو۔ کیونکہ اُنھین کے اقتدار سے مومنین ہدایت کو پہونچینگے۔

حکایت۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علیؓ سے فرمایا کہ "تم لوگ میرے بعد ابو بکرؓ اور عمرؓ کی اطاعت کرو۔ کیونکہ جنت مین بجز انبیا و مرسلین کے جتنے بوڑھے داخل ہونگے اُنکے یہ دونون سردار ہین۔

[1] جزیہ وہ محصول ہوا کرتا تھا جو غیر مسلم ذمی اشخاص اپنی جان و مال کی حفاظت کے عوض مین مسلمانون کو دیا کرتے تھے ۱۲

حکایت۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ حضور نے ارشاد فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ جب حضرت عیسیٰؑ کو نازل کریگا اور اس دنیا میں اپنی زندگی گذار کر رحلت کرینگے اُسوقت وہ میرے شہر میں میرے پہلو اور ابوبکر و عمرؓ کے پہلو میں دفن ہونگے۔ مبارکبادی ہے ابوبکرؓ اور عمرؓ کیلئے کہ ان دونوں کا حشر نبیوں کے درمیان ہوگا۔ یہ روایت ابوہریرہؓ نے بیان کی ہے۔

(باب۱۴) جامع آیات قرآنی۔ صاحب حیاء ایمانی۔ جانشین رسولؐ خلیفہ ذوالنورین۔ عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ کے فضائل ومناقب

حکایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ "میں[1] اُس سے شرم کرتا ہوں جس سے فرشتے شرم کرتے ہیں اور جو خود خدا اور رسول سے شرم کرتا ہے آپ کا لقب ذوالنورین تھا۔ کیونکہ رسول اللہ نے اپنی دو صاحبزادیاں آپکے نکاح میں دیدی تھیں۔ جب حضورؐ کی صاحبزادی حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا زوجہ اولیٰ حضرت عثمان کا انتقال ہوگیا تو حضور نے اپنی دوسری صاحبزادی حضرت اُم کلثومؓ کا نکاح آپسے کردیا اُنکا بھی انتقال ہوگیا تو حضور نے فرمایا کہ "اگر میری کوئی تیسری لڑکی ہوتی تو میں اُسکی شادی عثمانؓ کے ساتھ کرتا" اسیوجہ سے آپکا لقب مبارک ذوالنورین ہے۔

حکایت۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حضور نے بیعت رضوان میں حضرت عثمان کو مکہ روانہ کردیا تھا کہ وہ حضورؐ کے لئے لوگوں سے بیعت لیں لیکن خود حضور بھی اپنے یہاں لوگوں سے بیعت لینے لگے۔ جب حضرت عثمانؓ کا موقع آیا تو ارشاد ہوا کہ "چونکہ عثمانؓ خدا اور اُسکے رسول کے کام میں مشغول ہیں لہذا میرا دوسرا ہاتھ اُن کے قائمقام ہے" یہ کہکر حضور نے اپنا دست مبارک اپنے دوسرے ہاتھ پر مارا۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نے فرمایا کہ "میں عثمان کو مثل انبیاء اولاد ابراہیم کے سمجھتا ہوں۔ کیونکہ میں قیامت میں اپنی اُمت کے لئے جھگڑونگا اور عثمانؓ بھی خدا کے سامنے ہونگے۔ یہانتک کہ اللہ تعالیٰ میری اُمت کے بارے میں شفاعت قبول فرمائیگا

[1] اشارہ حضرت عثمانؓ کی طرف ہے ۱۲۔

حضرت انس سے مروی ہے کہ حضور نے فرمایا "خدا کی ایک تلوار ہے جو ابتک نیام مین ہے لیکن جب عثمانؓ اس دنیا سے رحلت فرمائینگے اُسوقت وہ تلوار کھینچی جائے گی اور پھر قیامت تک وہ نیام مین واپس نہ جائے گی۔

حکایت۔ ایک دن حضرت امیر المومنین عثمانؓ ابن عفان نے کسی بات پر اپنے غلام کی گوشمالی کی اُس غلام نے ایک آہ سرد اس طرح پر کھینچی کہ حضرت عثمان بےچین ہوگئے اور غلام سے کہا کہ "تمھاری اس آہ نے میرے دل کو تڑپا دیا۔ آؤ اور میرے کان پکڑکر اُسیطرح گوشمالی کرو جسطرح کہ مین نے تمھاری گوشمالی کی تھی"۔ غلام نے اس گستاخی سے انکار کیا مگر آپنے اُسپر زور ڈالا اور کہا "تم میرے غلام ہو جو کچھ مین تم کو حکم دون اُسکی بجاآوری تمپر واجب ہے"۔ غلام مجبور ہوگیا اور اُسنے آپکا کان آہستہ سے پکڑکر دبایا۔ حضرت عثمانؓ نے فرمایا کہ "نہین زور سے دباؤ" اُسنے کچھ اور زور کیا۔ آپنے پھر کہا "اس سے بھی زیادہ زور کرو"۔ غلام نے عرض کیا "آقائے نامدار جس طرح حضور قیامت کے مواخذہ سے خوف کر رہے ہین اُسیطرح مجھ کو بھی خوف ہے"۔ حضرت عثمانؓ یہ سُنکر رو پڑے اور کہا مین نے تجھ کو معاف کیا اور مین تم سے ناخوش نہین ہون" اسکے بعد آپنے درگاہ خداوندی مین ہاتھ اُٹھائے اور دعا کی "اللّٰھم ارض عنی واعف عنا جمیعا منك بکرمك" اور پھر آپنے اُس غلام کو آزاد کر دیا۔

حکایت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت مین ایکبار سخت قحط پڑا۔ لوگ آپ کے پاس آئے اور آپسے دعا کرنے کیلئے کہا آپنے جواب دیا "انشاء اللہ آج اللہ تعالیٰ تم لوگون کی فریادرسی کریگا"۔ وہ لوگ واپس گئے۔ اُسی دن قبل غروب آفتاب ایک قافلہ جسکے مالک حضرت عثمان تھے شام سے آیا جسمین سو اونٹ گیہون سے لدے ہوئے تھے لوگ یہ دیکھ کر خوش ہوگئے اور دلال دوڑے کہ اسکا لین دین کیا جائے۔ اُنھون نے حضرت عثمان سے آکر کہا کہ "دس روپیہ کا گیہون دیکے ہم سے گیارہ روپیہ لیجئے"۔ حضرت عثمانؓ نے جواب دیا کہ "تم صرف دس کو گیارہ مین خرید رہے ہو۔ مگر اللہ تعالیٰ مجھ سے ایک کو دس کے عوض مین اور دس کو نو لاکھ کے عوض مین خرید رہا ہے۔ پس تم لوگ گواہ رہو کہ یہ کل سامان اور اسباب مین خدا کی راہ مین دیدونگا

له اے اللہ مجھ سے راضی رہ اور عفو اپنے کرم اور فضل سے ہم سب لوگون کو معاف فرما ۱۲۔

اسکے بعد آپنے غلامون کو حکم دیا کہ کل اونٹون کو آزاد کردو اور اسباب کے دروازے کھولدو۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ ابھی آفتاب غروب نہین ہوا تھا کہ وہ کل مال و اسباب مع اونٹون کے فقرار کو تقسیم کردیا گیا۔ حضرت عبداللہ ابن عباس نے اُس شب مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو دیکھا کہ حضور جلد جلد کسیطرف کو جارہے ہین اُنھون نے عرض کیا کہ "آقائے نامدار ذرا ٹھر جایئے کہ مین حضور کی قدمبوسی کرون"۔ آپنے جوابدیا کہ" اے ابن عباس مجھ کو مہلت نہین ہے کیونکہ آج عثمانؓ نے صدقہ کیا ہے جسکو اللہ تعالیٰ نے قبول فرماکر اُس کے انعام مین اُنکی شادی حورون سے کی ہے اور مجھے شرکت کے لئے طلب فرمایا ہے۔

حکایت ابوعبداللہ مغربی سداد نے فرمایا کہ مین نے حضرت عثمانؓ کو منبر پر خطبہ دیتے ہوئے دیکھا کہ وہ ایک عربی موٹے کپڑے کی عبا پہنے ہوئے ہین جسکی قیمت چار درہم یا پانچ درہم ہوسکتی ہے حالانکہ آپ مالدار تھے اور آپکے پاس بہت سی لونڈیان بھی تھین۔ مگر حالت یہ تھی کہ جب رات کو غلام و لونڈیان سوجاتے اور آپ نماز کیلئے کھڑے ہوتے تو خود وضو کے لئے پانی لاتے اور فرماتے "مین اِنکی نیند نہین خراب کرنا چاہتا مبادا قیامت مین اللہ تعالیٰ مجھ سے اسکا جواب طلب فرمائین" آپ دو رکعتون مین پورا قرآن ختم فرماتے تھے۔ آپ اپنی زوجۂ مقدسہ کے ساتھ آٹا گوندھتے تھے آپ رات و دن قیام مین رہتے۔ یہانتک کہ اُسکی وجہ سے آپکے دونون قدم مبارک ورم کر آئے آپ رسول اللہ پر ہمیشہ پچاس ہزار بار درود بھیجا کرتے۔ آپ قرآن مجید مین دیکھ کر پڑھا کرتے لوگون نے آپ سے دریافت کیا کہ" آپ تو حافظ قرآن ہین پھر قرآن مین دیکھ کر پڑھنے کی کیا ضرورت ہے ؟" آپنے جوابدیا کہ" یہ میرے خدا کا کلام ہے۔ مین اسمین جو کچھ خدا نے حکم دیا ہے اُسپر غور کیا کرتا ہون" جب آپ شہید کیئے گئے تو تین سو برس تک زمین و آسمان آپکو روتے رہے۔

حکایت جبکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مصر کی طرف مع سات ہزار صحابہ کے روانہ ہوئے تو اثنائے سفر مین ایک مقام پر آپنے گریہ و بکا کی آواز سنی۔ آپ دریافت حال کے لئے ادھر اُدھر تلاش کرنے لگے۔ تلاش کرتے ہوئے آپ کو ایک قبرستان نظر پڑا۔ آپ اُسطرف گئے اور وہان کھڑے ہوکر آپ رونے لگے۔ صحابہ نے رونیکا سبب دریافت کیا۔ آپنے جوابدیا کہ اس قبرستان کے مردون پر خدا کا عذاب ہورہا ہے۔ صحابہ نے یہ سُنکر اُسطرف کان لگائے تو اُنھون نے یہ آواز سُنی کہ" اے

عثمان ہم لوگوں کو امان دو۔" حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وضو فرمایا اور دو رکعت نماز پڑھ کر خدا سے دعا کی۔ "اللھم ھون عذاب ھذا المکان" ابھی دعا ختم نہیں ہوئی تھی کہ ایک غائبانہ آواز سنائی دی "اے عثمان رضی تمہارے رونے سے آسمانوں کے فرشتے رونے لگے۔ خدا نے تمہاری دعا قبول کی۔ اُٹھو اور اپنے قدم کے نیچے کی خاک ایک مٹھی اُٹھا کر ہر قبر پر رکھدو اور پھر قدرت کا نمونہ دیکھو۔" صحابہ یہ سنکر دوڑے اور اُنھوں نے آپکے قدم مبارک کی خاک اٹھا اٹھا کر ہر قبر پر ڈالدی فوراً حکم خدا سے اُن ہر ایک قبر پر درخت اُگے اور ہر شاخ ہر پتی اور جڑ بزبان فصیح کلمۂ شہادت بلند آواز سے پڑھ رہی تھی کہ اشھد ان لا الہ الا اللہ صحابہ نے تعجب کیا اور حضرت عثمان رضی سے پوچھا کہ یہ درخت وغیرہ کیسے ہیں؟ آپ نے جواب دیا کہ "خدا اور رسول خدا ہر چیز سے واقف ہیں۔" معاً ایک آواز آئی کہ "اے اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ درخت جو تسبیح پڑھ رہے ہیں یہ اُسی خاک سے اُگے ہیں جو عثمان رض کے قدموں کے نیچے کی ہے۔ اور جسکی برکت سے اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں سے عذاب دور فرمادیا" حضرت عثمان رض نے خدا کا شکر ادا کیا اور وہاں سے مصر کو روانہ ہوئے کچھ دنوں مصر میں ٹھہر کر جب آپ پھر مکہ معظمہ کو واپس ہوئے تو اُسی قبرستان سے گذر ہوا دیکھا باوجود موسم گرما پھولوں کے درخت اُگے ہوئے ہیں اور تسبیح پڑھ رہے ہیں۔ آپ نے اور صحابہ نے اس واقعہ سے تعجب کیا کہ ایک آواز آئی "اے عثمان رض یہ سب تمہارے قدموں کی برکت سے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں سے عذاب کی سختی اُٹھالی اور اب انپر قیامت تک عذاب نہ ہوگا۔

مذکور ہے کہ ایکبار حضرت عثمان رض ایک قبر پر کھڑے ہو کر اسقدر روئے کہ آپکی داڑھی تر ہوگئی لوگوں نے آپسے کہا کہ دوزخ وجنت کے ذکر دن پر ہیئے آپکو کبھی روتے نہیں دیکھا آج کیا سبب ہے جو آپ اسقدر گریہ وبکا فرمارہے ہیں" آپنے جواب دیا کہ "میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ "قبر دنیا کی آخری منزل اور آخرت کی پہلی منزل ہے"۔ آپ خوف خدا سے اسقدر گریہ وزاری کرتے کہ "آپ کا کرتہ تر ہو جاتا۔ آپ ہمیشہ روزے رکھتے ایکدن ورات میں سات سو رکعتیں نماز پڑھتے۔ دو قرآن شریف ختم کرتے آپ شب وروز

سلہ اے اللہ بیان لوگوں سے عذاب کی سختی ... فرما ۱۲۔

ترتیل قرآن مین جس طرح کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا تھا مشغول رہتے حضور نے جب آپکی یہ حالت دیکھی اصحابہ کے روبرو ارشاد فرمایا کہ "مین نے عثمانؓ کا نام پر جبرئیل۔ ساق عرش اور جنت کے دروازہ پر لکھا ہوا دیکھا ہے۔ ہر نبی کا ایک رفیق ہوتا ہے میرے رفیق جنت مین عثمان ابن عفان (رضی اللہ عنہ) ہین۔"

حضور سرور کائنات سردار دو عالم رسول عربی روحی فداہ سے منقول ہے کہ آپنے ارشاد فرمایا کہ "میرے اور موسیٰ کلیم اللہ کے قصر کے درمیان مین عثمانؓ کا قصر ہے۔"

آپکی پینتیس برس کی عمر تھی جب آپ اسلام مین داخل ہوئے آپکی مدت خلافت بارہ برس ہے۔ آپنے بروز جمعہ بارہوین ذی الحجۃ اور بقول بعضے اٹھارہوین ذی الحجۃ کو وفات پائی۔ آپکی عمر بیاسی برس کی ہوئی۔ آپ مروان ابن حکم کے اشارے سے شہید کیے گئے۔

مذکور ہے کہ آپکے پاس ایکمرتبہ کوئی شخص مہمان ہوا۔ آپنے خندہ پیشانی کے ساتھ اُسکا استقبال فرمایا اور خوش اخلاقی کے ساتھ اس سے گفتگو کرتے رہے۔ اسی درمیان مین ابوذر غفاری کا قاصد شام سے حاضر ہوا اور ایک خط آپکی خدمت مین پیش کیا آپنے اُسکو پڑھا اور فوراً قلم دوات منگوا کر اُسیوقت اُسکا جواب لکھا۔ اتفاقاً چراغ مین تیل کم ہو گیا اور وہ بجھنے لگا۔ اس مہمان نے چاہا کہ چراغ ٹھیک کر دے مگر حضرت عثمانؓ نے کہا کہ "کیا تم کو نہین معلوم کہ میزبان کو مہمان سے اپنا کوئی کام لینا کسیطرح جائز نہین ہے۔" اُس مہمان نے جواب دیا کہ "امیر المومنین اگر اجازت دیجیے تو خادم کو بیدار کر دون۔" آپ نے کہا "نہین وہ لوگ عشار کی نماز پڑھکر سو گئے ہین انھین مت جگاؤ" یہ کہکر آپ کھڑے ہوئے اور چراغ کو درست کیا۔ مہمان نے آپکے ان اُمور سے تعجب کیا اور کہا "اے افضل عرب۔ باوجودیکہ آپ داماد رسول ہین لیکن پھر اُسکے لئے آپ ہی اُٹھ کھڑے ہوئے" آپنے کہا "ہان مین جاؤن گا اور اُسمین خود تیل ڈالونگا۔"

(باب ۱۴۵) داماد رسول زوج بتول۔ فاتح خیبر۔ حامل ذوالفقار خلیفہ چہارم حضرت علی ابن ابیطالب رضی اللہ عنہ کے فضائل

حضرت علیؑ کی تعریف خود خدا نے ان لفظون مین کی ہے کہ "یُطعِمُونَ الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّہٖ[1]

[1] محض خدا کی محبت کی بنا پر یہ لوگ (اشارہ ہے حضرت علیؑ کی ذات سے) مسکین اور یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہین ۱۲-

مِسْكِيناً وَّيَتِيماً وَّاَسِيراً۔

حکایت

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ "ابوبکرؓ دین کے ستون ہیں۔ عمرؓ فتنوں کو بند کرنیوالے۔ عثمانؓ منافقوں کا قیدخانہ اور علیؓ مجھ سے ہیں اور میں اُنسے جہاں میں ہونگا وہ ہونگے اور جہاں وہ وہاں میں"۔

روایت۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "میری امت میں سب سے بہتر ابوبکرؓ ہیں۔ سب سے عادل اور معزز عمرؓ۔ سب سے کریم اور محبوب عثمانؓ اور سب سے عالم۔ سب سے کریم۔ سب سے گران قدر علیؓ ہیں"۔

روایت شداد ابن اوس سے روایت ہے کہ حضور نے فرمایا "ابوبکرؓ میری اُمت میں سب سے زیادہ نرم دل اور رحیم ہیں۔ عمرؓ سب سے زیادہ عادل اور بہتر۔ عثمانؓ سب سے حیادار اور کریم ہیں اور علیؓ سب سے زیادہ خوبصورت اور عقلمند ہیں۔ عبداللہ ابن مسعودؓ سب سے زیادہ نیکیاں کرنیوالے ابوذرؓ سب سے زیادہ زاہد اور عبادت گذار۔ ابوالدرداؓ سب سے زیادہ متقی اور پرہیزگار۔ معاویہؓ سب سے زیادہ حلیم اور سخی۔ مجھ سے نزول قرآن میں مقابلہ کیا جاتا ہے اور علیؓ سے تاویل قرآن میں مقابلہ کیا جائے گا۔"

نقل۔ جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ "اللہ تعالی ہر دن میں ستر بار فرشتوں کے سامنے علیؓ کی ذات پر فخر کرتا ہے اور کہتا ہے اے علیؓ تمھارے لئے مبارکباد ہے"۔

نقل۔ حضرت ابن مسعود سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ "اللہ تعالی نے ہر نبی کی ذریات اُسی کی پشت میں رکھی ہے لیکن میری ذریات علیؓ کی پشت میں ہے" نیز حضور نے ارشاد فرمایا کہ "میں اور علیؓ ایک درخت سے ہیں اور باقی اور لوگ مختلف درختوں سے ہیں"

حکایت۔ ابوجعفرؓ فرماتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے ایکبار دو کرپاس کے کُرتے چھ درہم میں خریدے اور اپنے غلام سے کہا کہ "ان میں سے ایک لے لو" اُسنے جو اچھا تھا لے لیا حضرت علیؓ نے دوسرا کرتا خود پہن لیا۔ اتفاقاً اُسکی آستینیں بڑی ہوئیں۔ آپنے چھری منگوا کر دونوں آستینیں چھانٹ دیں

اور اسیطرح منبر پر خطبہ کیلئے کھڑے ہوگئے۔ راوی کا بیان ہے کہ ہم لوگ دیکھ رہے تھے کہ آپکی آستینوں کے پھندنے آپکی ہتھیلیوں پر لٹک رہے تھے۔ حضرت علیؓ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ کپڑے کا دامن لٹکائے ہوئے ہے۔ عرب مین یہ طریقہ تھا کہ جو لوگ اپنے کو عالی مرتبہ اور عالیشان سمجھتے تھے وہ اپنی چادر یا عبا اسقدر لمبی رکھتے تھے کہ زمین پر لوٹتی تھی۔ اور اُسپر اُن لوگون کو فخر اور نخوت ہوا کرتی تھی۔ حضرت علیؓ نے اُسکو اس حالت مین دیکھ کر کہا کہ "اے شخص اپنے کپڑے سمیٹ لے کیونکہ یہ تیری صفائی قلب اور تیرے تقوے کے لئے زیادہ مناسب ہے اور اسکے ثواب مین تجھکو حصّہ ملیگا"

حکایت۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "اگر کسی کو کوئی مصیبت پہونچے تو میری مصیبتون کو یاد کر لیا کرے کیونکہ اُس سے زیادہ بڑی مصیبتین نہین ہو سکتی ہین۔ اس قول کا اثر حضرت علیؓ پر یہ ہوا کہ آپ ہمیشہ ہر مصیبت اور ہر قسم کی تکلیف اور شدت بھوک وپیاس مین صابر رہے۔ کبھی آپکی زبان سے شکر کے سوائے کوئی کلمہ نہین نکلا۔ آپنے کبھی قیمتی کپڑا نہین پہنا۔ ایکبار آپ بازار گئے۔ آپکے جسم اطہر پر ایک موٹا میلا کپڑا تھا لوگون نے آپسے کہا کہ "کیا حرج ہوا گر آپ اس سے اچھا کپڑا پہنین"۔ آپنے جواب دیا کہ "یہ لباس میرے دل کو ہمیشہ عذاب الٰہی سے ڈراتا رہتا ہے اور یہ خدا کے نیک بندون کے لباس کی نقل ہے۔ شاید اللہ تعالیٰ محض اس تشابہ کی بنا پر رحم فرمادین" مومنین کو لازم ہے کہ وہ لباس ووضع مین حضرت علیؓ کی اتباع کرین۔ اسی اتباع مین اُنکی بہبودی ہے منقول ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ "مین علم کا شہر ہون اور علی اُسکے دروازے ہین۔ جو شخص شہر مین داخل ہونا چاہے اُسکو دروازے سے داخل ہونا پڑیگا۔ ابوبکر۔ عمرؓ اور عثمانؓ اور علیؓ کی نسبت مین صرف عمدہ قول کہتا ہون"۔

حکایت۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی یہ حالت تھی کہ جب نماز کا وقت آتا تھا تو آپکا چہرہ مبارک متغیر ہوجاتا تھا اور آپ کانپنے لگتے تھے۔ لوگون نے اسکا سبب پوچھا تو فرمایا کہ "اُس[1] امانت کی ادائگی کا وقت ہے جسکو آسمان وزمین اور پہاڑون نے نہین لیا لیکن انسان نے اُسکا بار اپنے

[1] یہ اشارہ ہے ایک آیت کیطرف کہ "عرضنا الامانۃ علی السموات والارض والجبال فابین ان یحملنہا واشفقن منہا وحملہا الانسان انہ کان ظلوما جہولا" یعنے اللہ تعالیٰ نے اپنی امانت آسمانون پہاڑون اور زمین کے سامنے پیش کی مگر وہ اسکے بار کے متحمل نہو سکے کسی وجہ سے اسکے ذمہ دار نہین ہوئے لیکن انسان نے اُسکو اپنے ذمہ لیلیا۔ کیونکہ وہ جاہل تھا ۱۲۔

ذمہ لے لیا۔ میں اس سے خوف کرتا ہوں کہ آیا میں اس امانت کو اچھی طرح ادا کر سکونگا یا نہیں؟"
نقل ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ حضور سرور کائنات نے فرمایا کہ "ابوبکرؓ اسلام کے تاج ہیں۔ عمرؓ اسلام کے زیور۔ عثمانؓ تخت اسلام اور علیؓ طبیب اسلام ہیں۔ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ وہ تاج پہنے زیوروں سے اپنے کو مزین کرے۔ تخت حکومت پر بیٹھے اور اپنے روحانی امراض کا علاج کرے اُسکو چاہیئے کہ ان لوگوں سے محبت رکھے۔ کیونکہ یہ لوگ تاریکی کے چراغ ہیں یہ مثل ابر کے ہیں کہ جب برسیگا نفع پہونچائیگا۔"
حضرت عبد اللہ ابن عمرؓ سے روایت کی کہ حضور نے فرمایا "جس طرح تم پر خدا نے نماز۔ روزہ حج زکوٰۃ فرض کیا ہے۔ اسیطرح تم پر ابوبکرؓ۔ عمرؓ۔ عثمانؓ اور علیؓ کی محبت فرض ہے۔ جو شخص ان لوگوں سے بغض رکھتا ہے۔ اُسکی نماز۔ اُسکا روزہ۔ اُسکا حج۔ اُسکی زکوٰۃ کچھ بھی قبول نہیں ہوگی۔ اور اُسکا حشر اہل نار کے ساتھ ہوگا۔"
حضرت انس ابن مالکؓ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "ابوبکرؓ عمرؓ۔ عثمانؓ۔ علیؓ کی محبت کسی منافق کے دل میں نہیں پیدا ہوسکتی ہے انسے صرف مومن اور مسلم شخص محبت کرسکتا ہے۔" اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص ان میں سے کسی کے ساتھ عداوت رکھے تو وہ ایمان سے خارج ہے۔ اللہ اکبر کیا مرتبہ ہے اور کیا شان ہے۔
ابوالعاص سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے حضرت علیؓ سے فرمایا کہ "اے علیؓ ہم اور تم دونوں نے پاک پشتوں سے پاک رحموں میں جگہ لی ہے اور ہم دونوں نے جاہلیت کا فاسد زمانہ نہیں پایا۔" حضور اکرم نے ارشاد فرمایا "اے لوگو مجھ سے سیکھو اور اُس شخص سے جسنے مجھ سے سیکھا ہے" حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ مجھ کو رسول اللہ نے ہزار دروازے علم کے سکھلائے اور آپکی برکت اور دعا سے ہر دروازے سے مجھپر ہزار دروازے منکشف ہوگئے۔
حکایت۔ حضور سرور دو عالم نے فرمایا کہ قیامت کے دن علیؓ مع اپنے اہل وعیال کے سواری پر جلوہ افروز میدان حشر میں آئینگے۔ اُنکی آمد کا وہ جلال ہوگا کہ اہل قیامت تعجب سے پوچھینگے کہ "یہ کسی نبی کی سواری ہے۔" ایک آواز آئیگی کہ "یہ کسی نبی کی سواری نہیں ہے بلکہ یہ سواری ہے خدا کے حبیب یعنی علی ابن ابیطالب کی۔" آپکی سات برس کی عمر تھی جب آپ زمرۂ اسلام میں داخل ہوئے

اور بعض روایت مین ہے کہ دس برس کی عمر تھی بہرکیف آپنے بچپن ہی مین اسلام کی تصدیق کی آپکی مدت خلافت کا زمانہ پانچ برس ہے۔ آپنے اُنیسوین رمضان المبارک کو جمعہ کے دن انتقال فرمایا۔ آپکی عمر ترسٹھ برس کی ہوئی۔ آپکو نماز صبح کیحالت مین عبدالرحمٰن ابن ملجم نے زخمی کیا۔ اور اسی زخم سے آپنے رحلت فرمائی۔ آپ روزانہ دو قرآن ختم کرتے۔ اور پانچسو نفلین ادا فرماتے آپ ہر سال حج کرتے۔ آپ نے پچاس حج کیے۔ جنمین سے نصف پیادہ چلکر کیئے۔ آپ شب و روز مین چالیس ہزار درود حضور آقائے نامدار پر بھیجا کرتے تھے۔ آپ کفار کے ساتھ تین سو ساٹھ لڑائیاں لڑے۔ آپکے ہاتھون مین ہزار لوگون نے ایمان قبول کیا آپنے تمام عمر کبھی شکم سیر ہوکر نہین کھایا۔

حکایت۔ ایک شخص نے حضرت علیؓ سے پوچھا کہ آپ رسول اللہ پر کیونکر ایمان لائے؟ اس کی کیفیت ارشاد فرمایئے۔ آپنے جوابدیا کہ ”جب مین لڑکا تھا اُسیوقت سے مجھ کو رسول اللہ کے ساتھ ایک خاص قسم کی محبت اور ایک خاص خصوصیت پیدا ہوگئی تھی۔ مین سفر و حضر مین حضور کے ساتھ رہتا تھا اور حضور ہی میری کفالت اور میری پرورش فرماتے تھے۔ مین پہلا مرد ہون جو رسولؐ اللہ پر سب سے پہلے ایمان لایا۔ اس لئے آپنے اہلبیت کے ساتھ وراثت مین مجھ کو مخصوص کردیا۔

حکایت۔ حضورؐ نے ایک بار حضرت علیؓ سے فرمایا ”اے علیؓ تم میرے بھائی ہو اور میرے لئے تم ایسے ہی ہو جیسے کہ موسیٰؑ کے لئے ہارُون تھے مگر فرق صرف اتنا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہین ہو سکتا“

نقل حضرت علیؓ فرماتے ہین کہ ”رسولؐ اللہ نے مجھے امانتدار سمجھ کر وحی لکھنے کا کام میرے سپرد کردیا اور مجھ کو اس منصب پر مخصوص فرمادیا۔ اسیوجہ سے مجھے نزول قرآن کی آیت آیت کے بارہ مین جو علم ہے وہ اور کسیکو نہین ہے“۔

حکایت۔ حضورؐ سردار دو عالم جسوقت مکہ مین تشریف فرما تھے۔ اہالیان مکہ آپکے قتل و تکلیف دہی مین ہر طرح کی کوشش اور سعی کیا کرتے تھے۔ مگر چونکہ اُسوقت تک حضرت علیؓ کے والد ابوطالب زندہ تھے اور وہی سردار قریش تھے اسوجہ سے وہ لوگ ہمیشہ کچھ کرتے ڈرا کرتے تھے۔ حضرت علیؓ بیان کرتے ہین کہ جب میرے والد کا انتقال ہوگیا تو قریش کو موقعہ ملا اور وہ درپے قتل رسولؐ عربی نبی امی روحی فداہ کے ہوئے۔ ابلیس علیہ اللعنۃ نے بصورت ایک بزرگ اُن کو اسکا مشورہ دیا۔ اور قتل رسولؐ پر بہت کچھ زور دیا۔ اُسیوقت جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور حضور کو قریش کے

ارادون کی اطلاع دی۔ آپ نے اُسیوقت بمراہی ابُوبکر کسی پہاڑ کے غار کی طرف نکلجانے کا ارادہ فرمایا۔ ساتھ ہی یہ بھی خیال فرمایا کہ اگر اصحاب سے کوئی میری جگہ ٹھہر جائے تو اس سے قریش کو بھی یقین رہیگا کہ مین موجود ہون۔ حضرت علیؓ فرماتے ہین کہ حضور نے یہ خیال مجھ سے ظاہر فرمایا۔ مین فوراً دوڑکر حضور کے بستر مبارک پر جاکر لیٹ رہا۔ حضور یہ دیکھ کر آبدیدہ ہو گئے اور ہاتھ اُٹھاکر دعا کی اللّٰھم ارسہ بعینالک التی لاتنام واکفہ برکنک الذی لایرام[۱] اللہ تعالیٰ نے یہ دعا قبول فرمائی اور مجھ کو دشمنون سے بچالیا۔ مشرکون کو جب معلوم ہوا کہ رسول اللہ کے بستر مبارک پر مین لیٹا ہوا ہون تو اُنھون نے آپسمین یہ مشورہ کیا اور یہ رائے طے پائی کہ پہلے رسول اللہ کو قتل کر لیا جائے پھر ان سے کوئی پھیڑ ہو۔ وہ لوگ رسول اللہ کے عقب مین دوڑے مگر اللہ تعالیٰ نے اُنکو دشمن سے نجات دی اور وہ لوگ بھٹکتے ہی رہے۔ اُنکے بعد مین اُٹھا اور زمزم سے پانی بھر کر رسول اللہ کے لئے لیکر چلا۔ ایک آندھی اُٹھی معلوم ہوتا تھا کہ سارے شہر کو اُجاڑ ڈالے گی۔ مین ٹھہر گیا کچھ دیر بعد مین پھر چلا۔ معاً دوسری آندھی اُٹھی جسکا زور پہلے سے بھی زیادہ تھا مین پھر ٹھہر گیا جب آندھی نکلگئی پھر اٹھا کہ تیسری آندھی آئی اور یہ معلوم ہوا کہ قیامت قائم ہوگئی۔ دیر کے بعد جب زور کم ہوا تو مین اُس پہاڑ کی طرف روانہ ہوا جہان رسول اللہ ٹھہرے ہوئے تھے۔ جب وہان پہونچکر مین نے پہاڑ پر چڑھنے کا ارادہ کیا تو ایک بوڑھے شخص نے جو نہ معلوم کدھر سے نکل آیا تھا مجھ کو اوپر جانے سے منع کیا جب اُس نے کسی طرح مجھ کو نہ جانے دیا تو مین نے تلوار کھینچی اور اُسکی گردن پر مار دی وار پورا پڑا اور اسکا نصف دھڑ مشرق کیطرف اور نصف مغرب کی طرف گر کر رہگیا۔ مین وہانسے آگے بڑھا اور حضور کی خدمت مین حاضر ہوا۔ حضور نے مجھ کو متوحش دیکھ کر حالت دریافت فرمائی۔ مین نے ابتدا سے کل وقعہ بیان کیا۔ حضور نے فرمایا کہ پہلی آندھی جبرئیل کی آمد کی تھی جن کے ہمراہ ستر ہزار فرشتے تھے اور وہ تم کو سلام کہہ گئے ہین دوسری اور تیسری آندھی میکائیل و اسرافیل کی آمد کی وجہ سے تھی جنکے ہمراہ ستر ستر ہزار فرشتے تھے اور اُنھون نے بھی تمھین سلام کہا ہے۔ وہ بڈھا شخص جو تم کو پہاڑ پر بلا تا تھا وہ ابلیس تھا جو تمھین دھوکا دیتا تھا اور اُسکا خیال تھا کہ تم خوف کھا جاؤگے مگر جب تم نے تلوار

[۱] اے اللہ ان کو اپنی اُن آنکھون سے جو کبھی نہین سوتی مین دیکھتا رہ اور اپنی اُس قوت سے جس کا کوئی قصد نہین کر سکتا ان کی حفاظت کر ۱۲۔

کھینچی تو وہ بھاگ گیا اور اب وہ کبھی کسی بت کے پیٹ مین نہ داخل ہوگا۔ حضرت علیؓ فرماتے ہین کہ اسکے بعد مین نے حضور کو اور ابوبکرؓ کو اور ناقہ کو پانی پلایا اور حضور کے پاس بیٹھ گیا۔ قریش حضور کی تلاش مین زمین و آسمان ایک کیئے ہوئے تھے۔ اتفاقاً سراقہ ابن ادنی جو ایک نہایت مشہور شہسوار تھا اُسطرف آنکلا۔ حضور نے اُسکو سختی کے ساتھ جواب دیا وہ اس انداز سے متعجب ہوا اور کہا "اے محمد (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) یہ سخت کلامی کسکے برتے پر؟ کیا آپکو نہین معلوم کہ مین شہسوار عرب سراقہ ابن ادنی ہون" حضور نے جواب دیا "علیؓ کے برتے پر جو زمین والون مین سب سے قوی تر ہے اور جبرئیلؑ پر جو اہل آسمان مین سب سے قوی ہے"

حکایت حضرت علیؓ فرماتے ہین کہ ایکبار حضور اپنے حجرہ مین تشریف رکھتے تھے کہ ایک بھونا ہوا طائر کسی نے آپ کو ہدیہ بھیجا۔ آپنے خدا سے دعا کی کہ "اے اللہ جو تیرا حبیب ہو اُسکو بھیج کہ مین اور وہ دونون ساتھ اس بھنے ہوئے طائر کو کھائین" حضرت علیؓ فرماتے ہین کہ مین اسکے بعد حضور کی خدمت مین حاضر ہوا۔ آپنے کہا کہ اے علیؓ اتنی دیر کیون کی۔ جواب دیا کہ مین دوبارہ آیا مگر انسؓ نے مجھکو دروازے سے لوٹا دیا۔ حضور کو یہ حرکت گران گذری اور انسؓ سے پوچھا کہ ایسا کیون کیا؟ جواب دیا کہ یا رسول اللہ حضور نے جو دعا مانگی تھی وہ مین نے سنی تھی اور مین یہ چاہتا تھا کہ عثمانؓ آجائین اور وہ آپکے ساتھ کھانے مین شریک ہون کیونکہ وہ میرے عزیز تھے۔

حکایت حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ ایکبار عصر کے وقت حضور میرے زانو پر سر رکھ کر سو گئے جب آپ بیدار ہوئے اُسوقت آفتاب غروب ہو رہا تھا۔ حضور نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ عصر کی نماز پڑھ لی۔ مین نے کہا نہین۔ ارشاد ہوا کیون مین نے عرض کیا کہ مجھکو اچھا نہ معلوم ہوا کہ مین حضور کی نیند مین خلل ڈالتا۔ آپنے ہاتھ اُٹھائے اور دعا کی کہ اے اللہ آفتاب کو لوٹا دے حضرت علیؓ فرماتے ہین کہ آفتاب پلٹ آیا اور مین نے نماز عصر پڑھ لی۔ جب نماز پڑھ چکا تو اس طرح گر کر غروب ہو گیا جیسے کوئی پانی مین پتھر پھینکے اور وہ ڈوب جائے۔

حکایت۔ حضرت امام زہریؒ سے مروی ہے کہ اہل عراق کے چالیس ہزار آدمیون نے حضرت علیؓ سے بیعت کی جب اُن کا انتقال ہو گیا تو اُنھون نے حضرت امام حسن علیہ السلام سے بیعت کر لی۔ حضرت امام حسنؑ منبر پر تشریف لیگئے اور بعد حمد و نعت فرمایا کہ "اے لوگو آج شب مین

وہ شخص چھوٹ گیا جسکی نظیر گذشتہ لوگوں مین نہین ملسکتی اور نہ اب پچھلے آنیوالے اُنکے برابر ہو سکینگے۔ مرنے کے بعد اُنھون نے دینار و درہم مین صرف تین سو درہم ترکہ چھوڑا۔ جس سے اُن کی غرض یہ تھی کہ کوئی غلام خریدا جائے۔

روایت ہبیرابن مریم سے روایت ہے کہ " رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو ہمیشہ جب کسی جنگ مین بھیجنا ہوتا تھا تو سب کے بعد مین پیچھے سے آپکو روانہ فرماتے تھے۔ اُسوقت آپکی شان یہ ہوا کرتی تھی کہ داہنی جانب حضرت جبرئیلؑ جلوس مین ہوتے تھے اور بائین جانب حضرت میکائیلؑ۔ آگے حضرت عزرائیل اور پیچھے حضرت اسرافیلؑ۔ آپ جبتک وہ جنگ فتح نہ ہو جاتی تھی واپس نہ ہوتے تھے آپکی روح مبارک نے اُسی شب مین آسمان کی طرف رحلت کی جس شب مین کہ حضرت یحییٰ ابن زکریا علیہما السلام کی روح نے رحلت فرمائی تھی۔

حضرت علیؑ بیان فرماتے ہین کہ " حضور سرورِ کائنات نے جب دنیائے فانی سے عالم جاودانی کی طرف رحلت فرمائی تو مین نے آپکی آنکھ مبارک بند کی۔ کیونکہ اہلبیت سے تھا۔ مین نے آپ کو ملائکہ کے ساتھ غسل دیا مین نے ہی سب سے پہلے حضور پر نماز پڑھی اور مین ہی نے آپکو قبر مبارک مین اُتارا۔ مین چونکہ دیگر اصحابؓ مین سب سے زیادہ زاہد تھا اسوجہ سے حضور نے مجھ کو ابو تراب کا خطاب دیا "

جب حضرت علیؑ نے انتقال فرمایا تو زمین و آسمان آپکی وفات کے صدمے سے ہل گئے گویا بھونچال آ گیا۔

باب ۴۶ امام برحق۔ نور نظر رسولؐ۔ لخت جگر بتولؑ حضرت امام حسن علیہ السلام کے فضائل

اللہ جل شانہ نے آپکی شان مین یہ آیت نازل فرمائی کہ " انما یرید الله لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا۔

حضرت امام حسنؑ کو پانچ بار زہر دیا گیا۔ لیکن اُس سے کوئی مضرت نہین پہونچی۔ جب چھٹی

لہ اے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کے گھر والو خدا چاہتا ہے کہ تمھاری نجاست دور کر دے اور تمکو پاک اور مطہر بنا دے ۱۲

بار آپ کو زہر کا تلخ جام پلایا گیا تو اُس نے آپ کے کلیجے کے ٹکڑے کر دیئے۔ جب نزع کا وقت ہوا تو حضرت امام حسین علیہ السلام نے بھائی سے پوچھا " کیا آپکو معلوم ہے کہ آپکو کس نے زہر پلایا "۔ امام حسنؑ نے جواب دیا کہ "ہاں معلوم تو ضرور ہے لیکن میں بتلاؤں گا نہیں "۔ امام حسینؑ نے کہا کاش بھائی جان آپ زہر دینے والے کو بتلا دیتے تاکہ اگر خدا نخواستہ آپکے دشمن کو کچھ ضرر پہونچتا تو ہم اُس سے انتقام و قصاص لے سکتے "۔ امام حسنؑ نے جواب دیا " جان برادر! ہم اہلبیت ہیں ہم کو زیبا نہیں ہے کہ کسی کی غمازی کریں خدا کے عزت و جلال کی قسم اگر اللہ تعالیٰ نے مجھ کو قیامت کے دن بخشدیا تو میں بلا اپنے زہر پلانیوالے کو ساتھ لیے جنت میں نہ داخل ہونگا "۔

حکایت - حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ " ایک دن حضرت حسنؑ اپنے گھر میں تشریف رکھتے تھے ایک حسین عورت آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور بسبب شرم حیا کے ٹھٹھک کر کھڑی رہ گئی حضرت حسنؑ نے دریافت کیا کہ " اے خدا کی بندی مجھ سے تیرا کیا کام ہے " کہا " بھوک .... " اور اس کے آگے پھر زبان بند ہوگئی۔ آپ نے اپنے غلام کو حکم دیا " اس کو سات سو درہم اور بیس بکریاں دیدو "۔ غلام کو اس حکم سے تعجب ہوا اور اُس نے کہا " آقائے نامدار اسکو صرف چند روٹیوں کی ضرورت ہے آپ اس کو اس قدر بلا حساب و شمار مال دیئے دیتے ہیں "۔ آپنے جواب دیا کہ " اے غلام جب میں نے اُسکے حسن کی طرف نظر کی تو مجھ کو خوف ہوا کہ یہ کہیں کسی فتنہ و ہلاکت میں نہ گرفتار ہو جائے۔ اسلئے میں نے ارادہ کیا کہ اس کو غنی اور مالدار کر دوں۔ تاکہ پھر کوئی بندۂ خدا اس سے بخواہش و ارادہ نکاح کرے "۔

مروی ہے کہ امام حسن علیہ السلام جب وضو فرماتے تو آپکا رنگِ رو متغیر ہو جاتا۔ لوگوں نے سبب پوچھا۔ جواب دیا کہ " میں بادشاہ جبار کے دربار میں حاضر ہونا چاہتا ہوں۔ جسکی وجہ سے مجھپر خوف غالب ہے "۔ جب آپ مسجد کے دروازے پر حاضر ہوتے تو فرماتے " الٰہی تیرا بندہ تیرے دروازے پر ہے۔ اے محسن تیرے سامنے ایک بدکار حاضر ہوا ہے۔ تو نے محسن خود یہ حکم دیا ہے کہ وہ گنہگار کو معاف کر دے۔ میں گنہگار ہوں اور تو نیکوکار! اے کریم میری بدکاریوں کو اپنے احسانات اور نیکوکاریوں سے بدل دے "۔ پھر آپ مسجد میں داخل ہوتے آپ شب و روز میں تین سو رکعت نفلیں ادا فرماتے۔ آپ ہمیشہ دو قرآن ختم کرتے۔ آپ ہر سال حج کرتے اپنے

(۳۵) حج کیئے۔ آپ ہمیشہ دن کو روزہ رکھتے اور راتوں کو شب بیداری فرماتے۔ آپ نے کبھی سیر ہو کر کھانا تناول نہین فرمایا۔ آپ ہمیشہ کسی مہمان کے ساتھ طعام نوش فرماتے تھے۔ آپ کرتۂ مبارک مین خود پیوند لگاتے۔ آپ غلام کے ساتھ آٹا گوندھتے اور اُنھین کو ساتھ لیکر کھانے بھی لگتے۔ آپ نعلین مبارک اپنے ہاتھوں سے سیتے آپ خوف خدا سے اسقدر گریہ وزاری فرماتے کہ آپکی کل داڑھی تر ہو جاتی۔ آپکا جسم مبارک سینے سے ناف تک بالکل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مثل تھا۔ آپ سائل کو کبھی خالی ہاتھ نہ پھیرتے خواہ آپکے پاس خرمے کا ایک ٹکڑا بھی کیون نہ باقی رہگیا ہوتا۔ آپ ہمیشہ باوضو رہتے۔ آپ اپنے ہاتھوں کپڑا دھوتے آپ روزانہ حضور اکرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تیس ہزار درود بھیجتے۔

روایت۔ حضرت ابوسفیان حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہین کہ مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ بازار مدینہ مین گشت کر رہا تھا کہ آپ دفعتہً پلٹے اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر پر آکر تین بار "حسنؑ" کہکر آواز دی۔ آپ کو کسی نے جواب نہین دیا۔ آپ واپس چلے آئے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ مبارک مین قیام فرمایا۔ اتنے ہی مین حضرت حسنؑ دوڑتے ہوئے آپکے پاس تشریف لائے

حکایت۔ ایکبار حضرت حسنؑ حضرت عمرؓ کے پاس گئے اور اذن ملاقات چاہا۔ اُسوقت حضرت عمرؓ کسی ضرورت مین مصروف تھے اجازت نہ دی اتنے ہی مین حضرت عبداللہ حضرت عمرؓ کے صاحبزادے تشریف لائے لیکن حضرت عمرؓ نے اُنھین بھی اندر آنے کی اجازت نہین دی جب حضرت حسنؑ نے یہ دیکھا تو واپس مکان تشریف لیگئے۔ جب حضرت عمرؓ کو مہلت ملی تو اُنھون نے حضرت امام حسنؑ کو اندر بلایا۔ جب غلام آپکو بلانے باہر آیا تو آپ کو نہ پایا۔ واپس ہو کر حضرت عمرؓ سے عرض کی کہ "وہ چلے گئے" حضرت عمرؓ نے آدمی بھیجکر اُنھین بلوایا اور دریافت کیا کہ "اے ابن رسولؐ آپ واپس کیون چلے گئے؟" آپنے جواب دیا کہ "مین نے دیکھا کہ جب آپنے اپنے لڑکے کو اجازت نہ دی تو شاید مجھ کو بھی اجازت نہ دین گے" حضرت عمرؓ نے کہا "کیا آپ اور عبداللہ دونون برابر ہین"

روایت۔ ام فضل بنت حارث سے مروی ہے کہ ایک شب اُنھون نے خواب مین دیکھا کہ حضرت فاطمہؑ کی گود مین رسولؐ اللہ کا کوئی عضو گر پڑا ہے۔ مین نے یہ خواب حضرت فاطمہؑ سے بیان کیا اُنھون نے کہا انشاءاللہ یہ میرے لئے بہتر ہوگا۔ حضرت ام فضل کہتی ہین کہ اسکے بعد مین نے اس خواب کا تذکرہ رسول اللہؐ سے کیا آپنے فرمایا کہ "تم نے مبارک خواب دیکھا۔ انشاءاللہ فاطمہؑ کے لڑکا پیدا ہوگا جسکی پرورش تمھارے

ذمہ ہو گی" چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

حکایت۔ یحییٰ ابن حسن جعفر ابن محمدؑ سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت حسنؑ پیدا ہوئے تو جبرئیل جنت سے ایک حریر کا ٹکڑا لے کر حاضر خدمت ہوئے جس پر لکھا تھا "ان کا نام حسن ہے"۔ جب حضرت امام حسین علیہ السلام تولد ہوئے تو رسول اللہ نے فرمایا کہ "یہ اُن سے بھی اچھے ہیں"۔ اسی بنا پر آپکا نام حسینؑ ہوا۔

حکایت۔ عبداللہ ابن ہماد ابن شداد سے مروی ہے کہ ایکبار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے کہ حضرت حسنؑ اُسطرف کھیلتے ہوئے آئے۔ جب حضور سجدے میں تشریف لیگئے تو آپ حضور کی پشت مبارک پر چڑھ کر بیٹھ رہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدے میں عرصے تک اس انتظار میں ٹھہرے رہے کہ یہ اُتر جائیں۔ جب دیر کے بعد حضرت حسنؑ نیچے تشریف لائے تو آپ اُٹھے اور نماز ختم فرمائی۔ اصحاب نے یہ حال دریافت فرمایا تو حضور نے جواب دیا کہ "ہمارے ان صاحبزادے نے مجھ کو اپنی سواری بنائی تھی۔ مجھ کو اچھا نہیں معلوم ہوا کہ میں اُنھیں جلد اُتار دوں۔ جب یہ خود اُتر گئے تو میں نے سجدہ تمام کیا"۔

حکایت۔ ایکبار حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ چند مسکینوں کی طرف جا نکلے وہ لوگ ایک کمبل کے ٹکڑے پر بیٹھے کھا رہے تھے۔ حضرت اُمام کو دیکھ کر کھانے کے لئے بلایا۔ حضرت امامؑ فوراً سواری سے اُتر کر شریک ہو گئے اور فرمایا کہ "اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْتَکْبِرِیْنَ یعنے خدا مغرور اور متکبر لوگوں کو پسند نہیں کرتا"۔ کھانے کے بعد آپنے اُن لوگوں سے کہا کہ میں نے تمھاری دعوت قبول کی تمھیں بھی چاہیئے کہ میری دعوت قبول کرو"۔ وہ لوگ راضی ہو گئے اور آپکے ہمراہ آپکے دولتخانہ پر تشریف لے گئے۔ آپنے مکان پہونچکر لونڈی سے کہا کہ جو کچھ کھانے کو تم نے رکھا ہو لاؤ لونڈی نے پنیر پیش کیا وہ سب لوگ کھانے لگے۔ کھا چکنے کے بعد حضرت امام مکان میں تشریف لیگئے۔ اور صندوق سے ستر ہزار درہم نکال کر اُنکے سامنے رکھدئے وہ لوگ آپکی اس سخاوت سے متحیر ہو گئے اور متعجب واپس گئے۔

نقل۔ شریک ابن عبداللہ حضرت ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ اُنھوں نے حضرت امامؑ سے فرمایا کہ "برائے خدا آپ اپنا بطن مبارک کھولئے تاکہ میں اُس چیز کو بوسہ دیکر سعادت حاصل کروں جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بوسہ دیا کرتے تھے۔ آپ نے شکم مبارک کھولا اور ابوہریرہ نے آپ کی ناف کا بوسہ لیا"۔ شریکؒ کہتے ہیں کہ اس سے معلوم ہوا کہ ناف شرمگاہ میں نہیں داخل

(نوٹ نمبر ا صفحہ ۲۸۳ پر ملاحظہ)

ہے کیونکہ اگر ناف شرمگاہ مین سمجھی جاتی تو حضرت امام اُس کو کبھی نہ کھولتے۔

حضرت انسؓ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایکبار خطبہ مین بیان فرمایا کہ "جمیع علوم وفضل جو انبیا (علیہم السلام) کو عطا ہوئے تھے وہ سب محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور اُنکی اولاد مین جمع کردیے ہین"۔ اور حضرت علیؑ کی شہادت کے بعد امامت کا قصہ حضرت امام حسنؑ کے بارے مین چھیڑا گیا اور سب کے پہلے قیس ابن سعد ابن عبادہ انصاری نے آپ سے بیعت کی اور کہا "دست مبارک عطا کیجیے تاکہ ہم حسب فرمان خدا و رسولؐ آپ سے بیعت کرین کیونکہ ایسی حالت مین کل شرط اسلام کے ہم پابند ہو سکینگے"۔

حکایت۔ عثمان ابن عمرانؓ بیان فرماتے ہین کہ جب حضرت حسنؑ تولد ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے آپ کے ساتھ ایک موٹے کپڑے کا کرتہ تھا۔ آپنے وہ کرتہ حضرت امام حسنؑ کو پہنا دیا۔ اُسی دن عصر کے قریب ایک عورت حضرت فاطمہؑ کی خدمت مین سوال کرتی ہوئی حاضر ہوئی اُسکے ساتھ ایک لڑکا تھا جسکے بدن پر کوئی کپڑا نہین تھا۔ اُس نے کہا کہ "اے رسولؐ کی بیٹی! میرے لڑکے کو کچھ پہننے کو دو۔ حضرت فاطمہؑ نے حضرت حسنؑ کے جسم مبارک سے وہ کرتہ اُتار کر دیدیا۔ وہ عورت لے کر چلدی۔ اللہ تعالیٰ نے حلۂ جنت سے ایک قمیص حضرت حسنؑ کیواسطے بھیجی اُسکی برکت یہ تھی کہ جتنا حضرت حسنؑ بڑھتے اُتنے ہی وہ قمیص بھی بڑھتی جاتی۔ نہ کبھی میلی ہوتی اور نہ کبھی اُس کو دھونے کی ضرورت ہوتی۔ جب عبداللہ ابن ابیطالب پیدا ہوئے تو حضرت فاطمہؑ نے بطور ہدیہ وہ کرتہ اُن کو بھیجدیا"۔

اللھم صل علی محمد و آل محمد۔

حکایت۔ حضرت انس عبداللہ ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہین کہ خالد ابن ولید نے حضرت

(نوٹ صفحہ ۲۸۲) لہ حضرت شریک کا یہ قول ایک شبہ پر مبنی ہے جسمین امام ابوحنیفہؒ اور امام شافعیؒ کا اختلاف ہے اصل شبہ یہ ہے کہ نماز مین اگر شرمگاہ کا کوئی حصہ کھلا رہجاویگا تو وہ نماز نہ ہوگی اور اُس کی قضا لازم ہے۔ اس مسئلہ کی حدبندی یعنے "کہان سے کہان تک شرمگاہ کا شمار ہوگا امام اعظم ابوحنیفہ کے نزدیک یہ ہے کہ ناف کے نیچے سے گھٹنے کی پہلی ہڈی تک شرمگاہ ہے" اور اسکا کوئی حصہ کھلا رہنے سے نماز نہین ہوگی اور امام شافعی کے نزدیک ناف بھی شرمگاہ مین داخل ہے۔ اس طور پر اُنکے نزدیک اگر ناف کا ایک چوتھائی حصہ نماز مین کھلا رہے تو نماز نہ ہوگی۔ حضرت امام ابوہریرہ کی یہ روایت امام ابوحنیفہؒ کے قول کی تائید کرتی ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ "ناف حسب قول امام اعظم عورت مین نہین داخل ہے"۔ واللہ اعلم

امام کیخدمت مین دس بیلون پر مال واسباب لدواکر روانہ کیا۔ اسمین ہر قسم کے کپڑے اور درہم و دینار بھرے ہوئے تھے۔ جب وہ مال پہونچا تو آپنے کل اہل مکہ کے غریبون اور فقیرون کو بلاکر دیدیا۔ مغرب کے وقت آپ مکان تشریف لیگئے اور لونڈی سے کچھ مانگا کہ اُس سے روزہ افطار کرین۔ لونڈی نے جو کی روٹی سامنے لاکر رکھدی لونڈی نے جب دیکھا کہ آپ وہ ہی خشک روٹی کھانے لگے تو کہا کہ "اے امام آپنے آج کچھ درہم و دینار مجھ کو کیون نہ دیا کہ مین گوشت خرید لاتی" آپنے کہا مجھپر خفا نہو اگر تم مجھ سے مانگتین تو مین یقین دیتا"

حکایت ایک دن حضرت امام بعد مغرب تشریف فرما تھے کہ ایک فقیرنی آپکی خدمت مین حاضر ہوئی اُسکے جسم پر بجز ناف سے گھٹنون تک کچھ کپڑا نہ تھا۔ اُس نے آپ سے کپڑا طلب کیا آپکے پاس صرف ایک چادر تھی جسمین نصف آپ بچھاتے اور نصف اوڑھتے آپ نے فوراً نصف چادر اُسمین سے پھاڑ کر اُس عورت کے حوالے کردی۔ حضرت زین العابدین آپکی خدمت مین تشریف فرما تھے کہا "چچا جان آپ نے فقیرنی کو کچھ اچھی چیز نہین دی۔ بھلا کبھی آپنے یہ دیکھا ہے کہ کوئی شخص بادشاہ کے سامنے ایسے ردی تحفے پیش کرے" آپنے یہ سُنکر فوراً اُس فقیرنی کو بلایا اور دوسرا ٹکڑا بھی چادر کا دیدیا اور اُسکے بعد اپنے بھتیجے کو گلے سے لگایا۔ سر و آنکھونپر بوسہ دیا دو رکعت نماز پڑھی خدا کا شکر ادا کیا اور دعا کی کہ "اے اللہ اس لڑکے کو برکت عطا فرما" اللھم صل علی محمد

باب ۴۔ سید الشہداء مظلوم کربلا۔ نور چشم رسولؐ۔ امام الثقلین۔

حضرت حسین علیہ السلام کے مناقب

اللہ عزوجل نے ان کی شان مین یہ آیت نازل فرمائی ہے کہ "قل[1] لا اسئلکم علیہ اجراً الا المودۃ فی القربیٰ ومن یقترف حسنۃ نزد لہ فیھا حسنا ان اللہ غفور شکور"

حدیث شریف مین ہے کہ قیامت کے دن علم صدق حضرت ابو بکرؓ کے لئے نصب کیا جائے گا اور جتنے صدیق ہونگے اُسی کے نیچے ٹھہرینگے اور علم عدل حضرت عمرؓ کے لئے منصوب ہوگا اور کل عادل

[1] کہدو اے محمد کہ مین اسپر تمسے کچھ مزدوری اور اجرت نہین طلب کرتا صرف یہ خواہش ہے کہ تم لوگ اپنے عزیزون اور قریبون سے دوستی کا برتاؤ کرو جو شخص کچھ نیکی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُسکی نیکی بڑھا دیتے ہین بیشک خدا بخشنے والا ہے اور شکر قبول کر کے اس کا اجر دینے والا ہے ۱۲

اسکے پاس ہونگے اُسی کے نیچے ٹھہرینگے اور علم سخاوت حضرت عثمان غنیؓ کیلئے جسکے نیچے کل سخی ہونگے علم صبر و شجاعت علی ابن ابیطالب کے لئے علم فقہ معاذ ابن جبل کے لئے علم فقر ابو در دار کے لئے۔ علم قرأت ابن کعب احبار کے لئے۔ اور علم مظلومیت اور لوار شہادت حضرت امام حسین علیہ السلام کے لئے۔ پس ہر گروہ اپنے اپنے سردار اور امام کے جھنڈے کے نیچے قیامت کے دن جمع ہوگا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ "یوم ندعوا کل اناس بامامھم"۔

حکایت ایک دن حضرت حسینؓ مع چار سو صحابہ کے کہین تشریف لیجا رہے تھے۔ آپ کے سر مبارک پر حضرت رسول اللہ کا عمامہ تھا اور آپ کی کمر مین آپ کے برادر معظم حضرت حسنؓ کی تلوار تھی۔ آپ اُن لوگون کے درمیان اسطرح نظر آتے تھے جیسے ستارون مین چاند۔ ایک اعرابی حاضر ہوا پوچھا کہ یہ کون ہین معلوم ہوا کہ سید الثقلین حضرت امام حسینؑ ابن علی ہین اُس اعرابی نے کہا کہ "آپ ابیطالب کے پوتے ہین"۔ آپنے جواب دیا "ہان" اُس اعرابی نے کہا کہ "آپ کے والد علیؓ ایک ظالم شخص تھے (نعوذ باللہ) جنھون نے اقدس فتنہ و فساد برپا کر دیا"۔ حضرت عبد اللہ ابن عمر اور حضرت عبد الرحمٰن ابن ابی بکر الصدیق کو یہ گستاخانہ کلمات سُنکر طیش آگیا اور انھون نے چاہا کہ اُس اعرابی کی گردن اُڑا دین۔ مگر حضرت امام نے مسکرا کر اُنکا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا "جانے دو" پھر آپ اُس اعرابی کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا کہ اے وجیہ عرب ! تجھین کیا واقعہ پیش آیا کیونکہ تمھارے چہرہ پر حزن و ملال کا رنگ چھایا ہوا ہے۔ اگر تم بھوکے ہو تو ہم تمھین کھلا دین۔ اگر تم پر کوئی قرض ہو تو ہم تمھاری طرف سے اُسکو ادا کر دین"۔ اگر تم سے تمھاری مان یا بی بی نے جھگڑا کیا ہو تو چلو ہم میل کرا دین اور اگر کوئی اور بات ہو تو بتلاؤ ہم اُس کو دفع کرین"۔ اعرابی یہ کریمانہ خلق دیکھ کر دم بخود رہ گیا۔ تڑپ کر قدمون پر گرا۔ اسلام لایا اور قدمون کو بوسہ دیتے ہوئے اپنی گستاخی اور گناہون کی معافی چاہی۔ حضرت امام نے ارشاد فرمایا۔ اے لوگو ہم مثل پہاڑ کے ہین۔ ہوا دن کے جھونکے ہمین نہین ہلا سکتے سنو خدا کے جوار مین تین قسم کے شخص ہونگے اول وہ شخص جسنے قناعت اور اطمینان کی حالت مین دو رکعت نماز ادا کی اور خدا سے دعا مانگی جسپر اللہ تعالیٰ نے اُسکو ہر رکعت کے عوض مین ایک حور عطا فرمائی۔ دوسرے وہ شخص جو فقیر ہے تنگدست ہے۔ دن بھر حصول رزق کے لئے کسب و مزدوری کرتا ہے اور جو کچھ کماتا ہے وہ اپنے اہل و عیال کے نفقہ مین صرف کر دیتا ہے اُسکو قیامت مین حضور سرور کائنات کی شفاعت

لہ جس دن کہ ہم بلائینگے ہر شخص کو اُسکے امام اور اُسکے سردار کے ساتھ ۱۲

نصیب ہوگی۔ تیسرے وہ شخص جسنے محض خدا کے لئے دین اسلام قبول کیا اور آخر تک اُسی پاک دین پر قائم رہا اُسکو خدا کی طرف سے جنت الماویٰ عطا کیجاوے گی۔

حکایت۔ حضرت معاذ ابن جبل جو کہ ایک جلیل القدر صحابی ہین رضی اللہ عنہ ان کی حالت یہ تھی کہ ہمیشہ تنگدستی اور عسرت مین گذر کرتے تھے اور ہمیشہ روزے رکھتے تھے۔ آپ بعد عشا رے صبح تک نماز مین مشغول رہتے۔ ایک بار آپنے روزہ افطار کیا اور اپنی اہلخانہ سے کھانا طلب کیا اُنھون نے جواب دیا کہ "افسوس میرے پاس کھانے پینے کی کوئی چیز نہین ہے آپنے شکر کیا اور ایک چلو پانی پیکر صبح پھر روزہ رکھ لیا۔ دوسری شام کو پھر اسیطرح کا واقعہ گذرا اور آپنے یون ہی پانی پر بسر کی۔ تیسری اور چوتھی شام حتی کہ سات یوم تک متواتر یہی حالت رہی۔ حضرت امام حسین علیہ السلام کو اس حالت کی اطلاع ہوئی۔ آپ اُن کو اپنے مکان لیگئے اور ایک کمرے مین بٹھا کر گھر کے اندر تشریف لے گئے اور بی بی سے دریافت کیا کہ کچھ کھانا ہے۔ اُنھون نے کہا "ہان" آپنے کہا "مین باہر چلتا ہون کھانا جلد بھیجدینا" آپ باہر تشریف لیگئے اور لونڈی کھانا لے کر آئی۔ اتفاق سے دسترخوان کے قریب پہونچکر اُسکا پیر پھسلا اور شوربے کا کٹورہ حضرت امام حسین پر گر پڑا۔ شوربا گرم تھا۔ آپ کی پشت مبارک جلگئی۔ آپنے لونڈی کی طرف گھور کر دیکھا لونڈی کانپ اُٹھی اور عرض کیا کہ "یا امام الثقلین! خدا نے جو حکم کیا ہے "وَالْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ"[1] اسپر عمل کیجیے" آپنے فرمایا "مین نے اپنا غصہ ضبط کیا" لونڈی نے عرض کیا "وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ"[2] آپنے فرمایا "مین نے معاف کیا" لونڈی نے کہا "وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ"[3] آپ نے ارشاد فرمایا "خدا تجھکو سعادت عطا فرمائے۔ جا مین نے تجھکو معاف کیا اور محض خدا کی رضامندی کیلئے آزاد کردیا" اُسکے بعد اُسکو دس دینار عطا فرمائے وہ لونڈی چلی گئی مدینہ مین بود و باش اختیار کی وہین اُسکا انتقال ہوا۔

حکایت احمد ابن اسمٰعیل نے حضرت امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ "اللہ تعالیٰ نے کسی فرشتہ کو نبی کے پاس بھیجا اُس سے پہونچنے مین دیر ہوگئی۔ اللہ تعالیٰ نے اُس کے بازو توڑ دیے اور وہ زمین پر کسی جزیرہ مین رہنے لگا جب حضرت امام حسینؑ کی ولادت کا زمانہ قریب ہوا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیلؑ کو حکم دیا کہ "تم جاکر رسول کو (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو بشارت پہونچاؤ" حضرت جبرئیلؑ کا گذر اس فرشتے کی طرف سے ہوا جو عذاب الٰہی مین مبتلا تھا۔ اُسنے حضرت جبرئیلؑ سے کہا کہ "آپ خدا سے

---

[1] یہ ایک آیت قرآنی ہے جسمین اللہ تعالیٰ نے اُن لوگون کی تعریف فرمائی ہے جو اپنے غصہ کو روکتے ہین ترجمہ یہ ہے اور وہ لوگ جو غصے کو روکے ہین۔ [2] اُسی آیت کا دوسرا ٹکڑا ہے یعنی لوگون کی خطاؤن اور جرمون کو معاف کرنیوالے"۔ [3] یعنی خدا احسان کرنیوالون کو دوست رکھتا ہے ۱۲۔

میری سفارش کیجیے تاکہ اللہ تعالیٰ مجھ کو دوبارہ پر و بازو عطا فرما دین۔ حضرت جبرئیلؑ نے کہا وہ مجھ مین اتنی قدرت نہین ہے۔ ہان مین اسوقت جنکی خدمت مین جا رہا ہون وہ البتہ خدا کے محبوب ہین اور وہ سفارش کر سکتے ہین" حضرت جبرئیلؑ نے دربار خاتم النبیین مین پہونچکر بشارت منجانب رب ذو الجلال پہونچا کر عرض کیا کہ "یا رسول اللہ ایک فرشتہ اس اس طرح عذاب الٰہی مین مبتلا ہے اُسنے آپ سے دعا کی استدعا کی ہے۔ حضور نے درگاہ الٰہی مین ہاتھ اُٹھائے اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی کہ "اُس فرشتے سے کہدو کہ وہ آٹا پیسکر جب حسین (علیہ السلام) پیدا ہون اُنکے پاس لیجائے اور وہ اُس آٹے کو اُسکے بازو پر ملدین چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے اُسکو پھر اُڑنے کی قوت عطا فرمائی۔" حضرت امام محمد باقرؑ کہتے ہین کہ "کیا وہ شخص فلاح پائینگے جنھون نے محض دنیاوی جاہ و حشم کے لئے حسینؑ کو مظلوم شہید کر ڈالا؟"

یعلیٰ ابن مرہ نے کہا کہ مین نے رسول اللہ علیہ و آلہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ آپنے ارشاد فرمایا "حسینؑ مجھ سے ہین اور مین حسینؑ سے ہون۔ جو شخص حسینؑ کو دوست رکھتا ہے اللہ اُس کو دوست رکھتا ہے حسین ۂ نواسون مین ایک نواسے ہین" حضرت یعلیٰ آخر مین بیان فرماتے ہین کہ جب حضرت حسینؑ کسی تاریک مکان مین تشریف رکھتے تھے تو اللہ تعالیٰ اُنکی جبین مبارک کو اس قدر روشن فرماتے کہ وہ مکان بالکل روشن ہو جاتا۔

نقل عبد اللہ ابن صالح حضرت یعلیٰ ابن مرہ سے روایت کرتے ہین کہ ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ہمراہ لوگ چلے جا رہے تھے۔ اتنے ہی مین حضرت حسینؑ کھیلتے ہوئے اُدھر آنکلے رسول اللہ نے ایک ہاتھ اُن کی زنخدان پر رکھا اور دوسرا اُن کے سر مبارک پر رکھکر گود مین اُٹھا لیا اور گلے سے لگا کر آپکے روئے مبارک پر بوسہ دیا اور اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ "مین حسینؑ سے ہون اور حسینؑ مجھ سے ہین۔ جو شخص حسینؑ کو دوست رکھتا ہے اللہ اُسے دوست رکھتا ہے۔"

حکایت ایک بار حضورؐ اکرم اپنے حجرے مین نماز ادا فرما رہے تھے کہ حضرت حسین علیہ السلام آئے جب حضور سجدے مین گئے تو حضرت حسینؑ آپکی پشت اطہر پر سوار ہو گئے اور دونون پہلوؤن پر ایڑ لگا کر کہنے لگے "چلو چلو" حضور نے جب سر مبارک سجدے سے اُٹھانا چاہا تو آپکو ہاتھون سے تھام کر الگ کیا اور پھر قیام فرمایا۔ جب آپ پھر سجدے مین گئے پھر یہی واقعہ گذرا حتی کہ آپ نماز سے فارغ ہوئے اتفاقاً

اُسی مقام پر ایک یہودی بھی بیٹھا ہوا تھا جب حضور نماز سے فارغ ہوئے تو کہا "تم لوگ اپنے لڑکون کے ساتھ وہ کرتے ہو جو ہم لوگ نہین کرتے۔ آپ نے جواب دیا کہ "تمھارے قلوب روشنی ایمان سے محروم ہین جسکی تاریکی کی وجہ سے تم لڑکون سے محبت نہین کر سکتے" اُس یہودی نے کہا "اگر یہ بات ہے تو مین ایمان لاتا ہون"

روایت۔ حضرت ابوہریرہ فرماتے ہین کہ "مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ حضرت حسینؑ کو گود مین لیے ہوئے تھے اور سر و رو پر بوسہ دے رہے تھے اور حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہین کہ مین نے دیکھا کہ حضور کے دونون ہونٹون پر حضرت حسینؑ کے منھ سے لعاب نکلکر آرہا ہے اور حضور اُس کو چاٹ لیتے ہین"

حکایت۔ ابراہیم سے بسند ابوہریرہ روایت ہے کہ ایکبار ایک شخص حضورؐ کی خدمت مین آیا اُسوقت حضور کی گود مین حضرت حسینؑ تشریف رکھتے تھے۔ اُس شخص نے آپ سے دریافت کیا کہ "یہ آپ کے صاحبزادے ہین" آپ نے ارشاد فرمایا "میرے نواسے ہین" اُس نے پوچھا کہ کیا آپ ان کو دوست رکھتے ہین۔ حضورؐ نے جواب دیا کہ "مجھ سے زیادہ اللہ تعالیٰ ان کو دوست رکھتے ہین"

حکایت۔ محمد ابن سلام سے روایت ہے کہ حضورؐ کے پاس ایک فرش تھا۔ جپر سوائے حضرت جبرئیلؑ کے دوسرا نہ بیٹھتا۔ جب حضرت جبرئیلؑ آتے وہ بچھا دیا جاتا اور اُنکے جانے کے بعد اُٹھا لیا جاتا اُس فرش پر اُنکے اُٹھنے بیٹھنے سے اُنکے بازوؤن سے کچھ گر پڑتا اُس کو حضرت فاطمہؑ اُٹھا لیتین۔ جب وہ آپ کے پاس کچھ مقدار مین جمع ہو گیا تو آپنے اُس کو حضرت حسینؑ کے تعویذ مین رکھدیا۔

حکایت۔ حضرت انسؓ ابن مالک سے مروی ہے کہ حضرت حسینؑ کا اخلاق اسقدر وسیع تھا جسکا شمار نہین ہو سکتا۔ آپ اپنے خادم کے ہمراہ آٹا گوندھتے۔ خود کھانا پکاتے۔ ہمیشہ روزہ رکھتے۔ اور غلامون کے ساتھ بیٹھ کر روزہ کھولتے۔ یا مہمانون کے ساتھ کبھی آپنے تنہا کھانا نہین تناول فرمایا آپ شب و روز مین سات سو رکعتین نماز ادا فرماتے۔ آپ عشاء کی نماز کے بعد صبح تک قیام فرماتے اور اُسی عشاء کے وضو سے صبح کی نماز پڑھتے۔ آپ اونٹون کو خود چارہ دیتے۔ آپ خود ہی بکریون کا دودھ نکالتے۔ آپ ہر سال حج کو تشریف لیجاتے۔ آپنے چالیس حج فرمائے جنمین سے بیشتر آپنے پاپیادہ چلکر ادا کیے۔ آپ راتون مین بہت کم آرام فرماتے۔ آپ ہمیشہ مہمانون کی تلاش مین رہتے آپ گھر مین جھاڑو دیتے

چراغ روشن فرماتے۔ آپ امیر وغریب سب کے ساتھ یکساں برتاؤ کرتے آپ بہت ہی نرم دل اور صاحب حیاء تھے۔ آپ تاوقت شہادت ہمیشہ رسول اللہ پر پچاس ہزار بار درود بھیجتے۔ آپ نے کبھی کسی پر ذرہ برابر بھی ظلم نہین کیا۔ رضی اللہ عنہ۔

(باب ۴۸) دربیان کرامت فقیہ اول امام اعظم حضرت نعمان ابن ثابت المعروف بابی حنیفہ رضی اللہ عنہ

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر نبوت مجھ کو نہ دیجاتی تو اُسکے مستحق نعمان ابن ثابت ہوتے۔ وہ میری اُمت کے چراغ ہین۔ وہ میری اُمت کے چراغ ہین۔ وہ میری امت کے چراغ ہین۔

حکایت شقیق ابن ابراہیم بلخی رحمۃ اللہ علیہ کتاب "روضتہ" مین فرماتے ہین کہ ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ایک شخص بشیر نامی شریک تجارت تھا۔ ایکبار امام نے اُس کے پاس ستر عدد کپڑے روانہ کیئے اور لکھا کہ ایک کپڑے مین کچھ نقص ہے جب اُسکو فروخت کرنا تو خریدار سے وہ عیب ظاہر کردینا۔ بشیر نے وہ کل کپڑے فروخت کیے اور کوفہ واپس آیا۔ امام نے اُس سے دریافت کیا کہ تم نے اُس کپڑے کا عیب خریدار سے ظاہر کردیا تھا یا نہین؟ بشیر نے جواب دیا کہ مین یہ ظاہر کرنا بالکل بھول گیا۔ امام نے اپنے حصہ کی کل قیمت جسکی مقدار تیس ہزار درہم تھی صدقہ کردی اور کہا کہ ایسا مال جسمین شبہہ ہو مجھکو نہین چاہیئے۔

حکایت عمدۃ الاسلام مین ہے کہ امام نے اپنے صاحبزادہ حماد کو ایک اُستاد کے پاس پڑھانے کو بٹھلایا جب اُس لڑکے نے الحمد للہ شروع کیا تو امام نے اُستاد کیخدمت مین پانچسو درہم پیش کیے۔ اُستاد نے اُسکا شکریہ ادا کیا۔ امام کو یہ سنکر غصہ معلوم ہوا اور اپنے لڑکے کو اُنکے پاس سے اُٹھالیا اور کہا "اے شخص تجھ کو قرآن کی قدر ومنزلت بالکل معلوم نہین ہے میرے پاس اب تیری ضرورت نہین ہے"۔

منقول ہے کہ امام ہر سال حج کو تشریف لیجاتے۔ آپ کے کل حجون کی تعداد پچپن ہے آپ رمضان مین اسٹھ قرآن ختم کیا کرتے۔ تیس رات مین اور تیس دن مین اور ایک تراویح مین۔

حکایت امام نے جب آخری حج کیا تو خیال کیا کہ شاید اب مین اسکے بعد کوئی حج نہ کرسکون۔ آپنے دربان کعبہ سے کہا کہ آج کی رات میرے لئے دروازہ کھولدو اور مجھ کو ایک رات اندر رہنے دو

دربان نے کہا گو مجھ کو اجازت نہین ہے کہ کسی کو رات کے وقت اندر داخل ہونے دون۔ مگر چونکہ آپ امام زمانہ ہین لہذا آپ کے لئے دروازہ کھول دونگا۔ آپ اندر تشریف لیگئے اور دوستون کے درمیان کھڑے ہوکر نماز کی نیت باندھی۔ پہلی رکعت مین صرف داہنے پیر پر کھڑے ہوکر نصف قرآن ختم کیا۔ اور رکوع وسجود کے بعد دوسری رکعت مین بائین پیر پر کھڑے ہوکر مابقی نصف قرآن ختم کیا اور سلام پھیر کر درگاہ خداوندی مین ہاتھ اُٹھائے اور عرض کی "بارالہا! اس تیرے ضعیف بندے نے جو حق تیری عبادت کا ہے اُسکو پورا نہین کیا تو اپنے فضل وکرم سے اس کمی کو معاف کردے" ایک ندا آئی۔ اے ابوحنیفہؒ تم نے عبادت مین خلوص ظاہر کیا اور خدمت اچھی طرح سے بجالائے۔ مین نے تم کو بخشدیا اور جو تمھاری اتباع کریگا اُس کو بھی بخشون گا"۔

حضرت ابوہریرہ سے منقول ہے کہ ایکبار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ مین ارشاد فرمایا "اے لوگو میرے بعد اگر کسی کو معجزات دیکھنے کی خواہش ہو تو وہ کوفہ جائے اور وہان ابوحنیفہ کو دیکھے وہ خدا کا ایک نور ہے اُسکا علم اور اُس کی کرامت قیامت تک باقی رہے گی۔

حکایت مفضل نے عاصم سے روایت کی ہے کہ ایکبار ابو یوسف جو امام ابوحنیفہ کے شاگرد تھے بیمار ہوگئے اور امام ابوحنیفہ اُنکی عیادت کے لئے تشریف لیگئے اور اُنسے کہا کہ "تمھارے بعد مجھ کو کسی سے رابطۂ شناسائی نہ باقی رہیگا تمھارے ساتھ بہت سے علم ختم ہوجائینگے"۔ ابو یوسف کو جب اللہ تعالےٰ نے شفا دی تو لوگون نے اُن سے کہا کہ تمھارے اُستاد تمھاری نسبت ایسا ایسا کہہ گئے ہین یہ سُنکر ابو یوسف کو خودداری آگئی اور مغرور ہوگئے اور امام صاحب کے درس مین جانا چھوڑ دیا خود مجلس درس قائم کرکے درس وتدریس کا سلسلہ جاری کردیا جب امام اعظم کو اسکی خبر ہوئی تو اُنھون نے ایک شخص کو بلایا اور اُس سے کہا کہ "ابو یوسف کے پاس جاؤ اور اُنسے پوچھو کہ تم اس مسئلہ مین کیا کہتے ہو کہ ایک شخص نے اپنا کپڑا ایک دھوبی کو دھونے کو دیا اور ایک درہم کے عوض۔ جب وہ شخص اُسکے پاس کپڑے لینے گیا تو دھوبی نے انکار کردیا وہ شخص چلا گیا کچھ دنون بعد پھر آیا اُسوقت اُس دھوبی نے اُسکا کپڑا دیدیا۔ اب کیا اُس شخص پر اُجرت دُھلائی دھوبی کو دینا واجب ہوگی یا نہین اگر ابو یوسف کہین کہ اُجرت دینا ہوگی تو کہنا کہ تم نے غلطی کی اور اگر کہین نہ دینا ہوگی جب بھی یہی کہنا کہ تم نے غلطی کی"۔ وہ شخص ابو یوسف کے پاس آیا اور جیسا امام اعظم نے اُس سے کہا تھا ویسا ہی ابو یوسف سے کہا۔ پیشتر ابو یوسف نے کہا کہ اُسکو مزدوری دینا ہوگی۔ اُس شخص نے کہا کہ تم نے غلطی کی۔ ابو یوسف نے

پھر غور کیا اور کہا کہ "نہین مزدوری نہ دینا ہوگی" اُس شخص نے پھر یہی کہا کہ "تم نے غلطی کی"۔ ابو یوسف حضرت امام اعظم کی خدمت مین آئے۔ امام نے فرمایا کہ شاید تم کو دھوبی والا مسئلہ میرے پاس لایا ہے۔ ابو یوسف نے کہا وہ مجھ کو بتلائیے کہ اسکا کیا جواب ہے" امام ابوحنیفہ نے کہا کہ "اگر دھوبی نے انکار سے پہلے کپڑے دھوئے ہین تو اُس شخص کو مزدوری دینا ہوگی اور اگر انکار کے بعد دھوئے ہین تو مزدوری نہ دینا ہوگی۔ کیونکہ وہ دھوبی غاصب ہے" پھر امام نے فرمایا کہ جو شخص یہ خیال کرتا ہے کہ اب وہ علم سے مستغنی ہوگیا ہے اُسکے حال پر رونا چاہیئے اور وہ کیونکر علم سے مستغنی ہو سکتا ہے جبکہ اللہ جل شانہ نے اپنے رسول کو (صلی اللہ علیہ وسلم) باوجودیکہ آپ اعرف العارفین تھے یہی دعا سکھلائی کہ "رب زدنی علماً[1]"

حکایت۔ امام اعظمؒ نے ایک بار محمد بن علیؑ ابن حسینؑ بن علیؑ ابن ابیطالب رضی اللہ عنہم سے ملاقات کی اُنھون نے ارشاد فرمایا "اے ابوحنیفہ مین نے سنا ہے کہ تم محض اپنے قیاس کی بنا پر مسائل کا اختراع کرتے ہو اور میرے نانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث کی پیروی نہین کرتے" امام نے جواب دیا حضرت مین آپ سے تین مسائل دریافت کرتا ہون۔ پیشتر اُن کے جوابات سے سرفراز فرمایئے۔ اوّل یہ کہ نماز کی فرضیت اور شان زیادہ ہے یا روزہ کی ارشاد ہوا "نماز کی" امام نے کہا اگر مین قیاس سے مسئلہ کا جواب دیتا تو یہی کہتا کہ عورت جب حیض سے پاک ہو تو وہ بجائے روزہ قضا کرنے کے نماز قضا کرے لیکن مین حسب فرمان یہی کہتا ہون کہ روزہ کی قضا کرے" دوسرے یہ کہ منی زیادہ ناپاک ہے یا پیشاب جواب دیا "پیشاب" امام نے کہا کہ اگر میرا جواب دینا قیاس پر مبنی ہوتا تو یہی کہتا کہ ہر شخص ہمیشہ پیشاب کے بعد غسل کیا کرے حالانکہ ایسا نہین کہتا ہون۔ تیسرے یہ کہ "عورت زیادہ ضعیف اور عاجز ہے یا مرد" جواب دیا "عورت" امام نے عرض کیا اگر یہ صحیح ہوتا کہ مین قیاس پر ہر مسئلہ کو محمول کیا کرتا ہون تو یہی کہتا کہ وراثت مین عورت کو مرد سے زیادہ حصہ ملنا چاہیئے۔ لیکن مین موافق حکم ربانی یہی کہتا ہون کہ "للذکر مثل حظ الانثیین[2] ہمارے مذہب کی بنیاد چار چیزون پر ہے۔ پہلے کتاب اللہ دوسرے احادیث تیسرے اقوال صحابہ واجماع امت۔ اگر ان تینون مین سے کبھی کوئی بات کسی مسئلہ مین نہین ملتی تو اُسوقت قیاس اور اجتہاد کی طرف رجوع کرتا ہون" محمد ابن علیؑ نے یہ سنکر اُن کی بہت تعظیم کی اور پھر اُنکی نسبت کسی مخالف کے کہنے پر یقین نہین کیا۔

---

[1] اے اللہ میرے علم مین ترقی فرما ۱۲ [2] مرد کا حصہ وراثت مین عورت سے دو گنا ہے ۱۲

روضۃ العلماء مین منقول ہے کہ ایکبار امام سے کسی نے پوچھا کہ اگر تمھارے قول اور کتاب اللہ مین اختلاف ہو تو ہم لوگ کسے اختیار کرین۔ آپنے کہا کہ میرا قول چھوڑ دو اور کتاب اللہ جو کہے اُسپر عمل کرو پھر پوچھا کہ اگر قول رسولؐ معارض ہو۔ کہا قول رسولؐ اختیار کرو۔ سہ بارہ پوچھا کہ اگر قول صحابہ مختلف ہو آپ کے قول سے تو کسے ترجیح دیجائے گی آپ نے فرمایا کہ قول صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کو میرے قول پر ترجیح ہوگی۔

آپ کے تلامذہ اور شاگردون کا بہت بڑا مرتبہ ہے۔ آپنے عہدۂ قضا کی ذمہ داریون کو باوجود سخت تکلیف کے بھی قبول نہ کیا کیونکہ اسمین ظلم وستم مخلوط رہتا ہے۔ نہ آپنے کبھی کسی قاضی کا کوئی تحفہ یا ہدیہ قبول فرمایا۔ جب آپ کسی مدیون کے پاس تقاضہ کو تشریف لیجاتے اور دھوپ ہوتی تو اُس کی دیوار کے سائے مین نہ ٹھہرتے اور فرماتے کہ مدیون کی کسی چیز سے نفع اُٹھانا سود مین داخل ہے۔ آپ نے بکری کا گوشت کھانا ترک کر دیا تھا کیونکہ کوفہ مین کسی شخص کی بکری گم ہوگئی تھی اور معلوم نہین تھا کہ یہ گوشت دوسری بکری کا ہے یا اُسیکا۔

منقول ہے کہ امام نے حضرت علیؓ کا آخر زمانہ پایا تھا۔ جب آپ صغرسن تھے تو آپکے والد آپ کو حضرت علیؓ کی خدمت مین لیگئے۔ حضرت علیؓ نے آپ کے لئے دعاے برکت فرمائی۔ آپ نے سات صحابیون سے حدیث کی سماعت فرمائی جنمین سے کچھ مرد تھے اور کچھ عورتین۔ مردون کے نام یہ ہین۔ انسؓ ابن مالک عبد اللہ ابن حسینؓ اور زبیرؓ اور عبد اللہ ابن اوفیٰؓ اور واثلہ ابن اسقع اور جابر ابن عبد اللہ اور عورتون مین عائشہ بنت عجرہ ہین۔ آپ نے بہت لوگون سے تحصیل علم فرمایا۔ کیونکہ آپ فقہ مین حماد ابن سلیمان سے نسبت رکھتے ہین اور یہ ابراہیم نخعی کے شاگرد ہین اور اُنھون نے علقمہ اور اسود اور قاضی شریح کی شاگردی کی تھی اور ان لوگون نے حضرت عمر اور علی اور ابن مسعود رضی اللہ عنہم اجمعین سے علم حاصل فرمایا اور اُنھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے۔ یہ صحیح ہے کہ امام ابو حنیفہ کا شمار تابعین مین ہے۔ مشہور ہے کہ خلیفہ نے آپکو عہدۂ قضا پر مامور کرنے کے لئے طلب کیا۔ آپنے کہا کہ مین اس کے قابل نہین ہون۔ پوچھا کیون آپنے جواب دیا اگر مین سچا ہون تو قضا کے قابل نہین ہون اور اگر جھوٹا ہون تو جھوٹا قاضی نہین ہوسکتا۔

ابو الفضلؒ کتاب روضہ مین نقل فرماتے ہین کہ امام رات کے تین حصے کیا کرتے تھے ایک ثلث پڑھانے کے ایک ثلث نماز کے لئے۔ ایک ثلث سونے کے لئے۔ ایکبار آپکا گذر چند لڑکون کی طرف ہوا۔ اُنھون نے

آپس مین ایک دوسرے سے کہا کہ یہ شخص رات بھر نہین سوتا اور ساری رات نماز مین گذار دیتا ہے حضرت امام یہ سُنکر رو پڑے اور نفس سے خطاب کر کے کہا کہ "اے نفس خدا سے ڈر۔ کیونکہ لوگ تیری نسبت بدگمانی کرتے ہین۔ اسکے بعد آپ کبھی شب مین نہین سوئے"

روایت ہے کہ آپنے چالیس برس تک عشار کے وضو سے صبح کی نماز ادا فرمائی۔ امام نے ایکبار فرمایا کہ جب لوگ کسی عبادت کو مجھ سے منسوب کر کے میری تعریف کرتے ہین تو اللہ تعالیٰ سے شرم کرتا ہون۔ کیونکہ وہ مجھ سے نہین ہوتی ہے"

نقل ہے کہ حضرت امام کے پڑوس مین ایک شخص کی صغرسن لڑکی تھی۔ جب آپ شب مین نماز ادا فرماتے تو وہ دیکھتی اور یہ گمان کرتی کہ یہ کوئی درخت ہے جو اس مقام پر قائم ہے جب امام نے وفات پائی اور اُس لڑکی کو وہ درخت نہ نظر آیا تو اُس نے اپنے باپ سے پوچھا اُسکا باپ رو پڑا اور کہا وہ درخت کاٹ ڈالا گیا۔ لڑکی یہ سنکر بیہوش ہو گئی۔

یحییٰ ابن معاذ رازی سے منقول ہے کہ "مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکھا۔ حضور سے عرض کیا کہ مین آپ کو کہان پاؤن گا آپکا مقام کہان ہے حضور نے ارشاد فرمایا کہ مین ابوحنیفہ کے علم کے پاس رہتا ہون۔

امام شافعیؒ نے اپنے اُستاد سے دریافت کیا کہ آپنے کیا ابوحنیفہؒ سے ملاقات کی ہے۔ اُنھون نے کہا ہان اور وہ ایک ایسے شخص تھے کہ اگر تمھاری اس لکڑی کے ستون کو کہین کہ سونے کا ستون ہی تو اُسکو اپنی دلیل سے ثابت کر دین گے۔

منقول ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ فقہ مین سارے علمار ابوحنیفہؒ کی اولاد کے مثل ہین۔ اگر کسی کا ارادہ یہ ہو کہ فقہ مین کمال حاصل کرے تو فقہ حنفی اور اصحاب ابوحنیفہ کی اتباع کرے اُسکے بعد آپ نے یہ اشعار پڑھے۔

غدا مذھب النعمان خیر مذاھب	کما القمر الوضاح خیر کواکب
دوسرے مذہبون مین نعمان کا مذہب ایسا ہے	جیسے چمکدار ستارون مین روشن چاند
تفقہ فی خیر القرون مع التقی	نمشی بہ لا شک خیر المشارب
اپنے زمانہ خیر القرونؒ مین نیک بزرگون سے تعلیم فقہ حاصل کی	اسمین شک نہین کہ انکا مشرب دوسرے مشارب سے بہتر ہے

ثلثة الاف والف شيوخه	واصحابه مثل النجوم الثواقب
ان کے شیخ اور اساتذہ کی تعداد چار ہزار ہے	ان کے اصحاب مثل چمکدار ستارے کے ہین

حکایت ہے کہ ایکبار امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے اُنکے شاگردون نے امام ابوحنیفہ کی حالت دریافت کی۔ امام شافعیؒ نے ذیل کے اشعار اُنکے جواب مین سُنا دیے۔

لقد زان البلاد ومن عليها	امام المسلمين ابوحنيفه
بآيات واسناد وفقه	كآيات الزبور على الصحيفة

ترجمہ۔ امام ابوحنیفہ نے آیات واسناد وفقہ کے ذریعہ سے جو مثل آیات زبور کے قابل تحریم اور روشن ہین شہرون اور ساکنین شہر کو زینت دی اور اُن کو دوبالا کر دیا۔

امام صار في الاسلام نورا	امينا للرسول وللخليفة۔
وہ ایسے امام ہین جنکی وجہ سے اسلام مین نور پیدا ہو گیا	وہ رسولؐ اللہ کے امین اور خلیفہ کے نزدیک محترم ہین
فما للمشرقين له نظيرا	ولا بالمغربين ولا بكوفة
اُن کی نظیر کرۂ مینؒ	بلکہ کل چاردانگ عالم مین نہین مل سکتی
فلعنة لاهنا اعداد رمل	على من رد قول ابي حنيفة
خدا کی لعنت مثل تعداد ذرہ ریگ کے اُس شخص پر ہو	جو ابوحنیفہ کے قول کو رد کرتا ہے

نقل ہے کہ امام ابوحنیفہ مدینۂ منورہ تشریف لے گئے۔ روضۂ انور کے پاس کھڑے ہو کر ایک پورا قرآن شریف ختم کرتے اور خدا کی درگاہ مین نہایت خشوع سے یہ مناجات کرتے خشوع کیحالت یہ تھی کہ معلوم ہوتا تھا کہ روح جسم مین نہین باقی رہی ؎

مناجات

الٰهي عبدك العاصي اتاكا	مقرا بالذنوب وقد دعاكا
اے اللہ! تیری خدمت مین تیرا ایک گنا ہگار بندہ حاضر ہوا ہے	وہ تجھے پکار رہا ہے اور اپنے گناہونکا اقرار کرتا ہے
فان تغفر فانت لذاك اهل	وان تطرد فمن يرحم سواكا
اگر تو بخشدے تو یہ تیری عادت ہی ہے	اور اگر اُسے اپنی درگاہ سے نکالدے تو تیرے سوا اُسکا کوئی دستگیر نہین۔

تجاوز عن ضعیف قد عصاکا ... و جاءک تائبا یرجو رضاکا

اُس بندۂ ضعیف پر رحم فرما کہ جسنے تیری نافرمانی کی تیرے پاس ... توبہ کرتا آیا اور تیری رضامندی کا اُمیدوار ہے

فان یک یا مہیمن قد عصاکا ... فلم یسجد لمعبود سواکا

اے اللہ اگرچہ اُسنے تیری نافرمانی کی لیکن تیرے سوا اُسنے کسی دُوسرے کے سامنے سر نہیں جھکایا، اور دُکسی دوسرے معبود کو تیرا شریک کیا

دیگر

ھب ان النفس قد بلغت مناھا ... الم تکن المنیۃ منتھاھا

مانا کہ نفس اپنی آرزوؤن مین کامیاب ہو گیا ... مگر کیا موت اُس کی انتہا نہیں ہے؟

صرفت العمر فی لعب ولھو ... فاھا ثم آھا ثم آھا

مین نے تمام عمر لہو ولعب مین گذاردی ... اب افسوس ہے اور افسوس ہے اور افسوس ہے

ولم تزود لیوم الحشر زادا ... ولم نجمع لیوم الجمع جاھا

مین نے حشر کیلئے کوئی توشہ نہین تیار کیا، اور نہ اُس دن کے لئے جسمین تمام عالم دوبارہ جمع کیا جائیگا کوئی مرتبہ حاصل کیا

رفیقک سار فاعتبر اعتبارا ... وعمرک طار فانتبہ انتباھا

تیرے ساتھی جا چکے، اب بھی ہوش مین آ ... تیری عمر قریب الختم ہے، اب بھی آنکھین کھول

الٰھی ما عصیتک من عناد ... ولکن شقوتی بلغت مداھا

الٰہی! مین نے جو اپنی سرکشی کی وجہ سے تیری نافرمانی کی ... بلکہ میری بدبختی اور میری شقاوت انتہا کو پہونچگئی

الٰھی لا تکلنی لحظ طرف ... الی نفسی فما دینی ھواھا

اے اللہ مجھ کو ایک لمحہ بھی میرے نفس کے ہاتھ مین نہ سپرد کر ... اُسکی خواہشین اور آرزوئین دین کے خلاف ہین

احب الصالحین ولست منھم ... لعل اللہ یرزقنی الصلاحا

مین نیک لوگون کو دوست رکھتا ہون گو اُنمین سے نہین ہون ... شاید اللہ تعالیٰ مجھ کو بھی نیک کر دے

الٰھی قد ارتکبت الخطایا ... فھب لی توبۃ قبل المنایا

اے اللہ مین بہت سے جرمون کا مرتکب ہوا ہون ... اپنی رحمت سے مجھ کو مرنے کے قبل توبہ کی توفیق عطا فرما

ندمت ندامۃ ارجو الیکا ... ستغفر ذلتی رب البرایا

الٰہی مین شرمندہ ہون، تجھ سے لو لگائے ہون ... امید ہے کہ میرے گناہون کو اللہ تعالیٰ معاف کردے

شرح فقہ اکبر مین منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا،، گو مین دنیا مین سب سے بعد مین ہون لیکن قیامت مین سب سے آگے رہون گا۔ مین کہتا ہون اور اُسپر مجھ کو فخر نہین ہے۔ ابراہیم خلیل اللہ ہین اور موسیٰ کلیم اللہ ہین اور آدم صفی اللہ ہین اور مین حبیب اللہ ہون اور میرے ساتھ قیامت مین ایک حمد کا نشان ہوگا پھر آپنے امام ابوحنیفہ رح کی طرف اشارہ کیا۔

حکایت اسمٰعیل ابن ابی رجا نے کہا کہ مین نے محمد ابن سوا کۃ الحسن کو خواب مین دیکھا اُنسے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے تمھارے ساتھ کیا کیا؟ کہا اللہ تعالیٰ نے مجھے بخشدیا اور یہ کہا کہ اگر مجھے تجکو بخشنا نہوتا تو یہ علم کبھی تیرے سینے مین نہ جمع کرتا۔ ابن ابی رجا کہتے ہین مین نے پوچھا ابو یوسف کہان ہین کہا اُنکے اور میرے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا زمین وآسمان کے درمیان ابوحنیفہ رح کی نسبت پوچھا وہ کہان ہین۔ کہا وہ اعلیٰ علیین مین ہین اُن کو کیا پوچھتے ہو۔

عمدۃ المکارم مین ہے کہ امام ابوحنیفہ ۸۰ھ مین پیدا ہوئے، اور ستر برس کی عمر پائی اور ۱۵۰ھ مین وفات کی۔

روایت ہے کہ جب امام نے وفات پائی اور اُنکو غسل دیا جانے لگا تو محمد ابن سماک نے دیکھا کہ اُنکی پیشانی پر یہ آیت لکھی ہوئی تھی۔ یاایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربك راضیۃ مرضیۃ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی اور ایک سطر اُن کے داہنے ہاتھ پر لکھی تھی کہ،، ادخلوا الجنۃ لاخوف علیکم ولا انتم تحزنون اور ایک سطر اُن کے بائین ہاتھ پر لکھی تھی کہ،، انا لانضیع اجر من احسن عملاً اور ایک آیت اُنکے پیٹ پر لکھی ہوئی تھی کہ،، یبشرھم ربھم برحمۃ منہ جب آپ کو کفن دیکر لیچلے تو راستے مین ایک آواز سنائی دی کہ،، اے راتون کو جاگنے والے اور نمازین پڑھنے والے اے تمام عمر روزہ رکھنے والے جنت تیرے لائق نہین ہے۔ اللہ تعالےٰ تجھ کو دار السلام کی طرف بلاتا ہے۔ پس جب آپکو قبر مین رکھا تو یہ آواز سنائی دی کہ،، فروح وریحان و جنۃ نعیم۔

لہ یعنی اے وہ جسکو اطمینان حاصل ہے بوجہ عمل نیک کے، اپنے رب کی طرف ہنسی خوشی چل اور میرے نیک بندون مین داخل ہو ۱۲ لہ جنت مین داخل ہو نا تمھارے لئے نہ کچھ خوف ہے اور نہ تم کو کوئی غم پہونچیگا ۱۲ لہ ہم کسی کے اچھے عملون کو ضائع اور برباد نہین کرتے ۱۲ لہ خدا اُن لوگون کو اپنی رحمت کی خوشخبری دیتا ہے ۱۲ لہ رحمت ہے، باغ ہے، اور نعمتون سے بھری ہوئی جنت ہے۔ ۱۲

روایت ہے کہ آپ کو ابو جعفر نے ایک پیالہ ستو جس مین زہر ملا ہوا تھا پلوادیا۔ اور اُسی مین آپنے وفات فرمائی۔ آپکی وفات چوتھی شعبان سنہ ۱۵۰ھ کو ہوئی۔

(باب ۸۹) دربیان جنت واہل جنت واسمار جنت۔ وماہیت درخت طوبیٰ و توصیف حسن حوران جنت

آقائے نامدار حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین کہ جنتیون پر جب اللہ تعالےٰ کا نور چمکیگا تو اُس سے اُن کے قصور اور محل روشن ہوجائینگے جسطرح کہ آفتاب دنیا والون کے گھرون کو روشن کردیتا ہے۔ جب طبقہ اُدنیٰ کے ساکنین اعلیٰ علیین والون کو دیکھینگے کہ اُن پر نور۔ جمال اور نعمتین اسطرح چمک رہی ہین جیسے ستارے بلکہ جیسے ستارون کے درمیان ماہتاب وہ لوگ اللہ تعالیٰ کو دیکھینگے اور اُنکی نعمتین اعلیٰ درجہ کی ہونگی۔ اُسوقت یہ لوگ کہین گے کہ "بھائیو تم نے ہمارے ساتھ انصاف نہین کیا۔ ہم بھی تمھاری ہی طرح نماز پڑھتے تھے۔ تمھاری طرح روزے رکھتے تھے۔ پھر تم کو ہمپر فضل کیون ہے؟ ندا آئے گی کہ "یہ صحیح کہ تم مثل ان کے عبادت گذار تھے مگر فرق یہ ہے کہ جسوقت تم لوگ شکم سیر ہوا کرتے تھے یہ فاقے سے ہوتے تھے اور جب تم پانی پیتے تھے یہ پیاسے رہتے تھے جب تم کپڑے پہنتے تھے تو یہ ننگے رہتے تھے۔ یہ لوگ روزے رکھتے تھے۔ بھوکے پیاسے رہتے تھے یہ لوگ محنت کرتے تھے اور تم لوگ مال جمع رکھتے تھے۔ یہ خرچ کیا کرتے تھے اور تم لوگ بخل کیا کرتے تھے۔ یہ خدا کی عبادت کرتے تھے اور تم لوگ اُس کو بھولے رہتے تھے یہ روتے تھے جبکہ تم ہنسا کرتے تھے۔ یہ راتون کو قیام کرتے تھے اور تم سوتے رہتے تھے یہ لوگ عبادت کرتے اور نمازین پڑھتے جبکہ تم ہنسی کیا کرتے تھے۔ یہ وجہ ہے کہ اُن کو یہ فضیلت اور یہ درجہ عطا کیا گیا۔

جبیب سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جسوقت اہل جنت جنت مین داخل ہون گے اُسوقت ایک منادی آواز دیگا کہ "اے جنتیو! تمھارے لئے اللہ تعالیٰ کے پاس ایک وعدہ ہے کیا تم چاہتے ہو کہ وہ وعدہ پورا کیا جائے وہ کہینگے اب کیا ہے۔ اللہ نے ہمارے گناہ کے بوجھ کو ہلکا کردیا۔ ہمارے چہرون کو روشن کردیا۔ ہمین دوزخ سے معاف کرکے جنت مین داخل کردیا اب اس سے بڑھ کر کیا نعمت ہوگی؟ معاً یہ وہ حجاب اُٹھا دیا جائیگا اور وہ لوگ خدا کو دیکھینگے رسول اللہ

فرماتے ہین کہ "قسم ہے مجھ کو اُس ذات کی جس کے ہاتھ مین میری جان ہے کہ اس نعمت سے بڑھکر کوئی نعمت نہ ہوگی پھر آپ نے یہ آیت پڑھی "لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَىٰ وَزِيَادَةٌ الآیۃ۔
عکرمہ نے فرمایا کہ کل جنتیون کی عمر ۳۳ برس کی مردون کی اور ۱۶ برس کی عورتون کی ہوگی۔ مردون کا قد ساٹھ گز کا اور طول بارہ گز کا ہوگا اور عورتون کا قد تیس گز کا اور طول چھ گز کا ہوگا اور مرد بالکل جوان ہونگے اور اُن کی آنکھون مین سرمہ لگا ہوگا۔ ہر ایک شخص کے جسم پر ستر خلعتین ہونگی جنمین سے ہر ایک خلعت ستر قسم کے رنگ بدلے گی جسم اسقدر منور ہوگا کہ مردون کا چہرہ عورتون کے چہرے اور سینے اور پنڈلیون مین نظر آئیگا اور عورتون کا چہرہ مردون کے چہرے اور سینے اور پنڈلی مین نظر آئیگا نہ یہ لوگ کبھی بیہوش ہونگے اور نہ انھین کبھی ناک صاف کرنے کی ضرورت پڑیگی۔ اور تکلیفون کا کیا ذکر اُنکے جسم مین صرف تین جگہ بال ہون گے۔ سر۔ ابرو اور پلک اور موے زہار اور موے بغل نہ ہون گے۔
روایت ہے کہ قیامت کے روز اللہ تعالےٰ فرشتون کو حکم دینگے کہ اے فرشتو مرے دوستون کو کھانا کھلاؤ۔ فرشتے اُن کے لئے کھانا لائینگے جس کے ہر لقمہ کا ذائقہ مختلف ہوگا۔ اُسکے بعد پانی لائینگے جسکا ہر گھونٹ علیحدہ ذائقہ رکھتا ہوگا۔ جب وہ کھانے پینے سے فراغت کرلینگے تو اللہ تعالیٰ اُنسے فرمائیگا "اے میرے بندو! مین تمھارا رب ہون۔ مین نے جو کچھ تم سے وعدہ کیا تھا اُسکو پورا کیا۔ اب مانگو جو کچھ تم چاہو۔ وہ لوگ کہینگے "اے رب ہم صرف تیری رضامندی چاہتے ہین۔ تین بار یہی کلمہ کہینگے۔ اللہ تعالیٰ جواب دین گے۔ مین تم سے خوش ہون میرے پاس اس سے بھی زیادہ نعمت ہے۔ مین تمھین آج ایک ایسی بزرگی بخشون گا جو تمام نعمتون سے افضل ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ پردۂ حجاب الگ کردینگے وہ لوگ حسب مشیت خداوندی اللہ تعالیٰ کیطرف نظر کرین گے اور سجدہ مین گرجاینگے اللہ تعالیٰ اُن سے کہیگا "اے میرے بندو! اپنے سر اُٹھاؤ یہ عبادت کا دن نہین ہے" وہ لوگ اس نعمت کے سامنے کل نعمتین بھول جائینگے اور خدا کا دیدار اُن کے لئے تمام نعمتون سے افضل ہوگا۔
پھر جب وہ لوگ واپس ہون گے تو ایک ہوا عرش کے نیچے سے چلیگی جسکے ساتھ ایک ابر ہوگا مشک کا اور وہ مشک اُن لوگون کے چہرون پر اور اُنکے گھوڑون کی پیشانیون پر برسیگا۔ جب وہ لوگ پھر گھر دنیر پہونچینگے تو اپنی بیبیون کو پہلے سے زیادہ حسین وجمیل پائینگے اور اُنکی بیبیان اُنسے کہین گی "تم پہلے

لہ اُن لوگون کے لئے جنھون نے نیک کام کئے (دین و دنیا کی) بہتری ہے اور زیادتی ۱۲

سے زیادہ حسین و جمیل ہو کر آئے ہونگے۔

زید ابن ارقم رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ کی خدمت میں ایک شخص جو اہل کتاب سے تھا آیا اور کہا "اے ابا القاسم کیا آپکا یہ خیال ہے کہ اہل جنت جنت میں کھائینگے اور پئینگے"؟ آپنے فرمایا "ہاں قسم اُس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ ہر شخص کو کھانے پینے اور جماع کی قوت سو آدمیوں کے برابر دیجائے گی"۔ اُس نے کہا کہ "جب وہ لوگ کھائینگے تو اُن کو حاجت انسانی ہو گی۔ حالانکہ جنت ایک پاک مقام ہے اُسمیں کوئی نجاست نہیں ہے"۔ آپنے فرمایا کہ غلاظت کے بجائے اُنکے جسم سے ایک طرح کا پسینا نکلیگا جس کی خوشبو مثل مشک کی خوشبو کے ہو گی۔

اعمش نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ سب سے پہلے جو گروہ میری اُمت کا جنت میں داخل ہو گا۔ اُن کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح روشن اور دمکتے ہونگے اُسکے بعد جو گروہ داخل ہو گا وہ مثل روشن ستاروں کے منور ہوں گے اسیطرح مختلف مدارج ہونگے اُن لوگوں کو جنت میں پیشاب و پیخانے کی حاجت نہ ہو گی۔ اُنکے پلنگ سونے کے ہوں گے اور اُنکی انگیٹھیاں موتیوں کی اُنپر مشک برستا رہیگا وہ سب ایک ہی رنگ میں ہونگے اور عیسیٰ ابن مریم کی طرح ۳۳ برس کے جوان ہونگے۔ سفید رنگ والے سبز پوش ہونگے جب اُنمیں سے کسی کے سامنے دسترخوان بچھایا جائیگا تو ایک چڑیا آئے گی اور کہیگی کہ "اے خدا کے دوست! میں نے نہر سلسبیل سے پانی پیا ہے اور عرش خداوندی کے نیچے جنت کے میوے کھائے ہیں"۔ پھر وہ چڑیا اُس خوان میں گر پڑیگی اُسکا ایک حصہ مطبوخ ہو جائیگا اور دوسرا حصہ بھنا ہوا رہیگا اور وہ جسکی خواہش کریں گے۔ کھائینگے۔

طبقات جنت کا بیان اور اُنکے درجات کی تفصیل

ابوہریرہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ "جنت کس چیز سے بنائی گئی ہے۔ آپنے فرمایا کہ پانی سے ابوہریرہؓ نے دوبارہ کہا کہ حضور اُس کی مفصل کیفیت ارشاد فرمایئے حضور نے فرمایا جنت کی دیواروں میں ایک اینٹ سونے کی ہے اور ایک چاندی کی ہے اور اُس کا گارا مشک کا ہے اور مٹی اُسکی زعفران کی ہے۔ اُسمیں کنکریاں موتی اور یاقوت کی ہیں جو اُسمیں داخل ہو گا ہمیشہ عیش

ﺳﻪ اہل کتاب سے یہودی یا نصرانی مراد ہے ۱۲ ﺳﻪ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت مبارک ہے ۱۲۔

اُٹھاتا رہیگا۔ اُسکو کبھی کوئی تکلیف نہ ہوگی نہ وہ مرے گا۔ اُسکے کپڑے بوسیدہ نہ ہونگے اور نہ اُس کے عجائبات کبھی معدوم ہونگے۔

مجاہدؒ نے کہا کہ جنت کی زمین چاندی کی ہے اور اُس کی مٹی مشک کی۔ اُس کے درختوں کی جڑین سونے وچاندی کی ہین اور شاخین موتی اور زبرجد کی۔ ہر شخص اُن پھلون کو کھڑے بیٹھے اور لیٹے توڑ سکیگا اور اُنکو کوئی تکلیف نہ ہوگی۔ پھر انھون نے یہ آیت پڑھی "وذُللت قطوفها تذليلا[1]" اور اُسمین چھتین یاقوت کی ہین اور دروازے جواہر کے ہین اُس مین نہرین ہین۔ نہر محمد۔ نہر کوثر۔ نہر کافور نہر تسنیم۔ نہر سلسبیل۔ نہر شراب۔ جسپر مُہر خداوندی لگی ہوئی ہے۔ اِن کے علاوہ اور بہت نہرین ہین پانی کی نہر۔ دودھ کی نہر۔ شہد کی نہر۔ جیساکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام مین ذکر کیا ہے "فيها انهار من ماء غير اٰسن وانهار من لبن لم يتغير طعمه وانهار من خمر لذة للشاربين، وانهار من عسل مصفى[2]"

تعداد جنت اور ساکنین جنت کا بیان

حکایت۔ وہب نے بیان کیا ہے کہ جنت کو اللہ تعالیٰ نے روز ازل مین پیدا کیا۔ اُسکا عرض مثل آسمان کے عرض کے اور زمین کے عرض کے ہے۔ اُسکے طول کا اندازہ بجز اللہ تعالیٰ کے دوسرا نہین کرسکتا۔ جب قیامت کا دن ہوگا اور آسمان وزمین لپیٹ دیے جائینگے۔ اُسوقت اللہ تعالیٰ جنت کو اتنا وسیع کردیگا کہ کل اہل جنت اُس مین بفراغت آسکین گے۔ جنت کے آٹھ درجے ہین ایک درجے سے دوسرے درجے تک پانچسو برس کی راہ ہے۔ جنت مین آٹھ دروازے سونے کے ہین جو جواہرات سے جڑے ہوئے ہین پہلا دروازہ جسپر کلمہ اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله لکھا ہوا ہے۔ نبیون۔ شہیدون اور سخیون کا دروازہ ہے۔ یہ لوگ اسی دروازے سے داخل ہونگے۔ دوسرا دروازہ نمازیون کا ہے جو نماز کو پوری طرح ادا کرتے تھے اور وضو اچھی طرح سے کرتے تھے تیسرا دروازہ اُن زکوٰۃ دینے والون کا ہے جن کی غرض صرف

[1] یعنے جنت کے درختون کے پھل قریب کر دیے گئے ہین ۱۲ [2] یعنی جنت مین پانی کی نہرین ہین جسکا پانی صاف اور خوش ذائقہ ہے دودھ کی نہرین ہین جسکا ذائقہ خراب نہین ہوتا اور شراب کی نہرین ہین جسمین پینے والون کو لذت ملیگی اور خالص شہد کی نہرین ہین ۱۲

خوشنودی و رضامندی خدا کی۔ چوتھا دروازہ رمضان مین پورے مہینے روزہ رکھنے والون کا ہے پانچوان دروازہ اُن لوگون کے لئے ہے جو ماں باپ کے ساتھ نیکی کرین اور عزیزون اور برادری کی رعایت و قرابتداری کا لحاظ کرین۔ چھٹا دروازہ اُن لوگون کا ہے جو اپنے غصہ کو ضبط کرتے ہین اور اپنے لونڈی غلامون کی خطا کو معاف کرتے ہین۔ ساتوان دروازہ اُن لوگون کے لئے ہے جو صدق دل سے خدا پر اور قیامت پر ایمان لائے۔ آٹھوان دروازہ اُن لوگون کے لئے ہے جو اپنی آنکھون کو اجنبی عورتون کی طرف سے بند رکھتے ہین۔ پہلی جنت کا نام دارالخلد ہے وہ چاندی سے بنی ہوئی ہے اُسمین عوام الناس رہینگے۔ دوسری کا نام دارالمقام ہے یہ سونے کی ہے اسمین وہ امرار ہینگے جو اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتون پر شکر کرتے ہین اور اسمین دوسرون کا بھی حصہ لگاتے ہین اور بخشش کرتے ہین۔ تیسری کا نام دارالسلام ہے۔ یہ سُرخ یاقوت کی ہے اسمین فقرا صابرین رہینگے۔ چوتھی جنت عدن ہے۔ یہ سبز زمرد کی ہے اس مین سخی۔ عادل۔ غازی اور زاہد رہینگے۔ پانچوین دارالقرار ہے یہ سفید موتی کی ہے اسمین وہ حافظ اور مؤذن رہینگے جنھون نے محض خدا کے لئے حفظ قرآن کیا ہے اور جنھون نے صرف خالصۃً للہ بلا اُجرت و رضائے الٰہی اذان دی ہے۔ چھٹی جنت نعیم ہے اسمین شہدا اور وہ غلام اور لونڈیان جن سے اُنکے مالک خوش تھے رہینگے۔ ساتوین جنت الماویٰ ہے اس مین وہ پرہیزگار لوگ رہینگے جو راتون کو نمازین پڑھتے تھے اور خدا کی یاد کیا کرتے تھے یہ جنت نور کی ہے۔ آٹھوین جنت الفردوس جو جلال خداوندی کے نور سے بنی ہے۔ اسمین انبیا اور وہ علماء جن کی غرض علم سے دنیا کمانا نہین ہے رہینگے۔

جنت کے درختون کا بیان

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور آقائے نامدار نے ارشاد فرمایا کہ جنت مین ایک درخت ہے کہ اگر کوئی سوار اُسکے سایہ مین پانچسو برس تک چلے جب بھی اُس کو نہ قطع کر سکے اُسمین وہ وہ چیزین ہین جن کو نہ کبھی کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سُنا اور نہ کسی شخص کا خیال وہان تک پہونچسکتا ہے۔ اُسمین کی ایک انگشت جگہ تمام دنیا اور دنیا کی چیزون سے بہتر ہے۔ جو شخص اُسمین رہیگا اُسکا حسن و جمال ہمیشہ بڑھتا رہیگا۔ جس طرح دنیا مین عیش و راحت سے بڑھتا رہتا ہے۔ جنت والون

کہ ہر روز سات مرتبہ اللہ تعالےٰ کا دیدار نصیب ہوگا۔

درخت طوبیٰ کا بیان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جنت مین سب سے بڑا درخت درخت طوبیٰ ہے۔ اسکی جڑ موتیون کی ہے اسکا تنہ رحمت کا ہے۔ اُسکی شاخین زبرجد کی ہین اور اُس کے پتے سُرخ ریشم کے ہین۔ اُسمین ایک لاکھ ستر ہزار شاخین ہین اور ہر شاخ ساق عرش سے ملی ہوئی ہے۔ سب سے چھوٹی شاخ جو اُسمین ہے اُسکا عرض وطول مثل اِس دنیا کے ہے جنت مین کوئی ایسا گھر۔ کوئی ایسا جھروکہ اور کوئی ایسا گنبد اور ایسا حجرہ نہین ہے جسپر اُسمین سے کوئی شاخ سایہ کیے ہوئے نہ ہو اُسمین رنگ رنگ کے پھل ہین جسکو دیکھ کر خواہش کھانے کی پیدا ہوتی ہے اسکی مثال ایسی ہے جیسے آفتاب کہ گو وہ ایک ہے لیکن اُس کی روشنی کی شعاعین ہر درجہ مین برابر پھیلی ہوئی ہین اُسپر چڑیان ہین جب کوئی اُن مین سے کسی کو بلائیگا تو وہ اُس کے سامنے آکر گر پڑیگی اُسکا نصف حصہ مطبوخ گوشت ہوگا اور نصف بُھنا ہوا جسکی خواہش کریگا کھائیگا بعد ازان وہ چڑیا پھر زندہ ہوکر چلی جائے گی اور جب ہوا چلے گی تو پتون کی رگڑ سے ایک ایسی آواز سنائی دیگی کہ اُس سے پیشتر کسی نے اُس سے اچھی آواز نہ سُنی ہوگی۔

حضرت کعب رضی فرماتے ہین کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے درخت طوبیٰ کی ماہیت پوچھی تو آپنے فرمایا کہ وہ ایک ایسا درخت ہے جسمین قسم قسم کی لذتین ہین۔ اُسکی شاخین کبھی خشک نہین ہوتی ہین۔ اُسکے پتے اور پھل کبھی نہین گرتے۔ اُسکے تنے کبھی معدوم نہین ہوتے جو شخص اُسمین کا ایک پھل کھالیگا اُسکو اُسمین سات ہزار ذائقے ملینگے۔

جنت کے حور وغلمان کا بیان

حضرت ابن عمر رضی سے روایت ہے کہ اُنھون نے فرمایا کہ "جنت مین ایک حور ہے جس کا نام لعبہ[1] ہے اللہ تعالیٰ نے اُس کو چار چیزون سے پیدا کیا ہے۔ مشک زعفران۔ کافور۔ عنبر اُسکا خمیر

[1] عربی زبان مین لعبہ کے معنی گڑیا کے ہین ۱۲۔

آب حیات سے کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ نے اُس کو حکم دیا کہ "ہو جا" پس تمام مخلوق اُسکے حُسن کی عاشق ہو گی اگر وہ دریا مین تھوک دے تو تمام دریا کا پانی شیرین ہو جائے۔ اُسکے سینے پر لکھا ہوا ہے کہ جو "شخص میری آرزو کرتا ہے اُسکو چاہیے کہ وہ خدا کی اطاعت کرے"۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حور کا چہرہ چار طرح کا پیدا کیا ہے۔ سفید۔ سبز۔ زرد۔ سُرخ۔ اُس کا بدن زعفران۔ مشک۔ کافور اور عنبر سے بنایا گیا ہے اُسکے بال لونگ[1] سے بنے ہین۔ پیرون کی انگلیون سے گھٹنون تک کا حصۂ جسم زعفران کا ہے گھٹنون سے ہاتھون تک مشک کا ہے ہاتھون سے گردن تک عنبر کا ہے اور گردن سے سر تک کافور کا ہے اُسکے سینے پر اُسکے شوہر کا نام اور اللہ تعالیٰ کا نام لکھا ہوا ہے۔ اُسکے دونون شانون کے درمیان ایک فرسخ کا فاصلہ ہے اُسکے ہر ہاتھ مین سونے کے دس کنگن ہین۔ ہر انگلیون مین انگوٹھیان ہین اور اُسکے پیرون مین جواہر اور موتی کی دس جھانجن ہین اگر اُسکے لباس کا ایک ٹکڑا ظاہر ہو جائے تو پھر دنیا مین آفتاب و ماہتاب کی ضرورت نہ رہے۔

عریضہ اللطائف مین مذکور ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو اپنے کلام مین "ولدان" اور غلمان" کا لفظ استعمال کیا ہے وہ دونون ایک ہی ہین۔ یہ جنتیون کے خادم ہین۔ ان کا حسن ایسا ہوگا کہ جو ان کو دیکھے گا وہ اُنپر فریفتہ ہو جائے گا اُن کا اوپر کا جسم مثل مردون کے ہوگا مگر نیچے کا جسم عورتون کی طرح ہوگا تاکہ جب وہ اُن کے حرم مین خدمت کے لئے جائین تو جنتیون کو غیرت نہ معلوم ہو۔

اویس ابن اویس رضی سے مروی ہے کہ جب اہل جنت جنت کے دروازے پر پہونچینگے تو ستر فرشتے اُن کا استقبال کرین گے۔ جب وہ جنت کے جھروکو پر نظر کرینگے تو ہر ایک جھروکہ مین حور بیٹھی نظر آئیگی جب وہ اپنے خاوندون کو دیکھین گی تو اپنے اپنے گھرون سے نکلکر دوڑ کر معانقہ کرین گی اور ہر ایک اپنے خاوند سے کہیگی کہ تم میرے حبیب ہو مین تم سے خوش ہون اور تم سے کبھی ناراض نہ ہونگی پس وہ اُنکے گھر جائیگا۔ جسمین ستر تخت ہونگے اور ہر تخت پر ستر مسند و توشک ہون گی اور ہر توشک

---

[1] چونکہ عرب مین لونگ کی خوشبو اُسیطرح عمدہ اور قابل تعریف سمجھی جاتی تھی جس طرح کہ اور دوسری خوشبو۔ اس لئے جناب رسالتمآب کے قول سے یہان پر باعتبار مذاق عرب یہ مطلب ہے کہ وہ اُنکے بالون سے لونگ کی خوشبو آتی ہے"۔ ۱۲

پر ایک ایک حور بیٹھی ہوئی نظر آئین گی اُن کے بال ایسے خوبصورت اور چمکیلے ہون گے کہ اگر ایک بال زمین پر گر پڑے تو اہل زمین کو پھر کبھی روشنی کی حاجت نہ ہو۔

حدیث مین آیا ہے کہ اگر کسی حور کی ہتھیلی کبھی ظاہر ہو جائے تو کل زمین و آسمان کو روشن کر دے اور پھر دنیا مین تاریکی باقی نہ رہے بلکہ اگر اُنکے ناخن کا ایک ٹکڑا دنیا مین گر پڑے تو تمام عالم روشن ہو جائے۔

نقل ہے کہ دنیا کی بعض عورتین ایسی ہین جنکا مرتبہ حور سے بھی زیادہ ہوگا۔ جیساکہ اللہ تعالےٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔ " انا انشاءناھن انشاءً فجعلناھن ابکاراً عرباً اترابا "

(باب ۵) دربیان مذمت اہل دوزخ۔ نفخ صور۔ عدم مخلوقات۔ قیام پل صراط۔ و دیگر شدائد طبقات دوزخ

حکایت۔ حضرت عبداللہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ جسوقت دوزخی قریب دوزخ پہونچینگے اُسوقت فرشتگان عذاب اُنکے سامنے آئینگے اُنکے ہاتھون مین لوہے کی ہتھوڑیان ہونگی۔ جب وہ لوگ دوزخ مین ڈالدئے جائینگے اُسوقت اُنکا کوئی عضو ایسا نہ باقی رہیگا جسپر عذاب نہ ہو۔ اُس کو سانپ ڈسینگے۔ بچھو کاٹینگے۔ آگ جلائیگی اور فرشتے ہتھوڑی سے مارینگے جب فرشتہ اُسپر ہتھوڑی چلائیگا تو اُس کی دھمک سے وہ دوزخ کے اندر چلا جائیگا اور پھر بعد چالیس سال کے جب دوزخ کی لپٹ اُٹھے گی تو وہ پھر اُبھریگا۔ اُسوقت فرشتے اُسکو دوسری ضرب لگائینگے جسکے صدمے سے وہ پھر اندر چلا جائیگا اُن کو جبتک مشیت خداہوگی اسیطرح عذاب دیا جائے گا۔ وہ لوگ مالک دوزخ سے عرض کرین گے کہ " ادعوا ربکم یخفف عنا یوماً من العذاب " اُن کو اسکا چالیس سال تک کوئی جواب نہ دیا جائیگا بعد ازان اُنسے کہا جائیگا کہ " تم عذاب ہی مین رہو گے اور یون ہی تم پر عذاب ہوتا رہیگا اُسوقت وہ اپنے خدا کو پکارینگے " ربنا اخرجنا منہا فان عدنا فانا ظالمون " پھر ان کو ایک زمانہ دراز تک کوئی جواب نہ دیا جائیگا۔ اس کے بعد اُن سے کہا جائیگا " اخسئوا فیہا ولا تکلمون " حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہین کہ " قسم ہے خدا کی اس کے بعد اُن کے منھ سے

۱؎ تم اپنے رب سے کہو کہ ایک دن کا عذاب ہمسے معاف کر دے ۱۲ ۲؎ اے ہمارے خدا ہم کو اس دوزخ سے نجات دے اگر ہم پھر ایسے کام کرین تو ہم اپنے اوپر خود ظلم کرنیوالے ہونگے ۱۲ ۳؎ اس مین رہو اور بات نہ کرو ۱۲

کوئی کلمہ نہ نکلیگا اور وہ گدھوں کی طرح چلاتے رہینگے۔
منقول ہے کہ دوزخ والے ہزار سال تک شدت عذاب سے واویلا جزع فزع کرتے رہینگے۔ مگر اُن کی اس چیخ پکار سے عذاب مین کوئی کمی نہ ہوگی۔ اُسوقت وہ آپسمین کہینگے کہ اب اسپر صبر کرنا چاہئے کیونکہ دنیا مین جب ہم کو کوئی مصیبت پہونچتی تھی اور ہم اُسکا پامردی سے مقابلہ کرتے تو وہ آخر مین دور ہوجاتی تھی۔ یہ مشورہ کرکے وہ لوگ پھر ہزار برس تک بالکل خاموش رہینگے اور کوئی لفظ زبان سے نہ نکالینگے۔ مگر اب بھی اُن کے عذاب مین کوئی تخفیف نہ ہوگی۔ اُسوقت وہ کہینگے "سوآء علینا أجزعنا ام صبرنا مالنا من محیص"۔ پھر وہ ہزار سال تک اللہ تعالیٰ سے کہتے رہینگے کہ اے اللہ ہم پیاسے ہین ہمپر پانی برسا۔ تاکہ ہماری حرارت تشنگی کچھ کم ہو اللہ تعالیٰ جبرئیلؑ سے فرمائنگے کہ "یہ لوگ کیا کہتے ہین"۔ (گو اللہ تعالیٰ کو ہر ظاہر و غائب کا علم ہے) حضرت جبرئیلؑ کہینگے "اے رب تو دانا و بینا ہے۔ یہ لوگ چاہتے ہین کہ اُنپر پانی برسے تاکہ اُنکی گرمی کچھ کم ہو۔ پس اللہ تعالیٰ کے حکم سے ایک سرخ ابر اُٹھیگا۔ وہ لوگ خیال کرین گے کہ یہ برسیگا مگر بجائے پانی کے اُنپر بچھو برسینگے۔ جو خچر کے برابر قدوقامت مین ہونگے۔ اُنکا زہر اگر وہ کسی کو کاٹ لین تو ہزار سال تک نہ کم ہو۔ وہ پھر ہزار سال تک خدا کی حضور مین وہی عرض کرین گے کہ اے اللہ ہمپر پانی برسا" اس مرتبہ ایک سیاہ ابر اُٹھیگا جسکو دیکھ کر اُن کو خیال ہوگا کہ یہ ضرور ہمپر پانی برسائے گا۔ مگر یہ محض اُنکا خوش آیند خیال ہوگا اور اُنپر بجائے پانی کے سیاہ سانپ برسینگے۔ اسی کو بیان کیا ہے اللہ تعالےٰ نے اپنے کلام صادق مین "زدناھم عذابا فوق العذاب بما کانوا یفسدون"۔

نفخ صور و فنائے مخلوقات

حضرت ابوہریرہؓ حضور سرورِ کائنات ﷺ سے روایت فرماتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ صور دو مرتبہ پھونکا جائیگا۔ درمیان کا زمانہ چالیس سال کا ہوگا۔ پہلے صور سے تمام مخلوق فنا ہوجائیگی اور دوسرے سے پھر زندہ ہوجائے گی۔ اللہ تعالیٰ حضرت اسرافیل علیہ السلام کو

سلہ خواہ ہم صبر کرین اور خواہ چیخین چلائین۔ دونون حالتین ہمارے لئے برابر ہین۔ ہم کو اس عذاب سے نجات نہین ہے ۱۲۔
سلہ ہم نے اُن کے عذاب کو روز بروز بڑھا دیا۔ یہ سزا تھی اُنکے کفر و عصیان کی ۱۲۔

جب پہلا صور پھونکنے کا حکم دین گے اُسوقت جو حالت ہوگی اُسکو اللہ تعالیٰ نے خود بیان فرمایا ہے کہ ''ففزع من فی السموات والارض الا ماشاء اللہ ونہ لزت الارض، وتذھل کل مرضعۃ عما ارضعت، وتضع کل ذات حمل حملہا، وتری الناس سکاری'' وماھم بسکاری ولکن عذاب اللہ شدید۔ لڑکے بڑھے ہوجائینگے اور شیطان بھاگتے پھرین گے۔ جبتک خدا کی مرضی ہوگی یہی حالت رہیگی۔ پھر اللہ تعالیٰ حضرت اسرافیلؑ کو موت کا صور پھونکنے کا حکم دینگے اُسوقت تمام مخلوق مرجائے گی۔ پھر ملک الموت سے دریافت کیا جائیگا کہ اب کون باقی رہا وہ جواب دین گے کہ جبرئیلؑ ومیکائیلؑ واسرافیلؑ دین اور وہ فرشتے جو عرش اُٹھائے ہوئے ہین پس اللہ تعالیٰ اُن کی قبض روح کا حکم دین گے۔ پھر حضرت عزرائیلؑ سے ارشاد ہوگا کہ کیا تمنے میرا یہ قول کہ ''کل نفس ذائقۃ الموت نہین سنا'' حضرت عزرائیلؑ کی روح دوزخ وجنت کے درمیان نکالی جائے گی۔ حضرت عزرائیلؑ ایک چیخ مارین گے کہ اگر مخلوق زندہ ہوتی توسب مرجاتی اور کہینگے کہ اگر مجھ کو معلوم ہوتا کہ روح نکلنے مین اسقدر تکلیف ہوتی ہے تو مین لوگون کی روح آسانی سے نکالتا۔ جب کوئی جاندار نہ باقی رہیگا اُسوقت اللہ تعالیٰ فرمائینگے کہ لمن الملک الیوم یعنی آج کس کی حکومت ہے'' جب کوئی جواب نہ دیگا اُسوقت خود ہی ارشاد فرمائینگے للہ الواحد القہار یعنی ایک اور صاحب جبروت خدا کی حکومت ہے'' بعدازان حکم ہوگا کہ عرش کے اُٹھانیوالے فرشتے زندہ ہون۔ وہ فرشتے زندہ ہونگے جنمین حضرت اسرافیلؑ بھی ہونگے۔ وہ خدا کے حکم سے صور اپنے منھ سے نکالین گے اللہ تعالیٰ کے حکم سے کل روحین اسمین داخل ہونگی پھر حضرت اسرافیلؑ کو صور پھونکنے کا حکم ہوگا جسوقت صور پھونکا جائیگا اُسوقت اُسمین سے روحین اس کثرت سے نکلین گی کہ معلوم ہوگا گویا شہد کی مکھیان ہین جنسے زمین وآسمان پُر ہوجائیگا پھر وہ زمین مین مردون کے جسمون مین ناک کے راستے سے داخل ہون گی۔ اُسوقت زمین پھٹ جائے گی اور مردے ننگے پیر ننگے بدن قبرونسے جلد جلد نکلنا شروع ہونگے۔ اللہ تعالیٰ اُنہین سے ہر ایک پر دو سو اسی فرشتے مقرر کردینگے اور وہ سب ایک ہی مقام پر ستر سال تک جمع رہینگے

لہ پس ڈرجائینگے جو آسمانون اور زمین مین ہین مگر جس کو اللہ چاہے، اور زمین ہلا دیجائے گی اور دودھ پلانیوالیان اپنے بچون سے غافل ہوجائنگی اور گرادیگی ہر حاملہ اپنے حمل کو............ اور مدہوش معلوم ہون گے آن کی یہ مدہوشی نشہ کی وجہ سے نہ ہوگی بلکہ خدا کے عذاب سے بہت سخت اور شدید ہے ۱۲

آفتاب اُن سے ایک نیزہ کے فاصلہ پر آجائیگا اللہ تعالیٰ اُنکی طرف نظر نہ کرین گے وہ لوگ اسقدر روئینگے کہ آنسو اُن کی آنکھون سے خشک ہو جائینگے اور خون بہنے لگیگا بوجہ تمازت آفتاب اُنکے جسمون سے اسقدر پسینہ نکلیگا کہ کسی کے پیٹ تک پہونچیگا۔ کسی کی ٹھوڑیون تک اور کسی کی باچھون تک پھر اسی حالت مین وہ میدان محشر کیطرف بلائے جائینگے "مھطعین الی الداع" یعنے بلانے والے کی آواز پر دوڑے جائینگے۔

بیان شدت خوف وسختی روز قیامت

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ اُنھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا "یارسول اللہ کیا قیامت مین کوئی اپنے عزیز۔ قریب۔ دوست کو بھی یاد کریگا" آپ نے فرمایا "ہان۔ مگر تین وقت اُسکو سوائے اپنے کسی دوسرے کا خیال نہ ہوگا۔ ایک تو جب اعمال میزان عدل مین تولے جائینگے کہ اُسوقت یہی دھڑکا ہوگا معلوم نہین نیکیون کا پلہ بھاری رہتا ہے یا بدی کا دوسرے جبکہ نامہ اعمال اُڑائے جائینگے کہ معلوم نہین وہ داہنے ہاتھ مین آتے ہین یا بائین مین۔ تیسرے جبکہ دوزخ سے ایک گردن ظاہر ہوگی اور وہ کہے گی کہ "مجھ کو اللہ تعالیٰ نے تین قسم کے لوگون پر مسلط کیا ہے اول مشرکین پر۔ دوسرے ظالم اور جبار پر۔ تیسرے منکرین قیامت پر۔ پھر وہ گردن ان ہر سہ قسم کے لوگون کو لپیٹ کر دوزخ مین ڈالدے گی۔

یحییٰ ابن معاذ رازیؒ نے لوگون سے اپنی ایک وعظ مین کہا کہ "اے لوگو! قیامت کی فضیحتون کو یاد کرو۔ جبکہ کل مخلوق میدان حشر مین جمع ہوگی اور لوگ خدا کے سامنے کھڑے ہون گے اُسوقت پوچھا جائیگا کہ تم نے کیا نیکی بدی کی اور جبکہ ترازو ساق عرش مین لٹکایا جائے گا اور نامہ اعمال اُڑائے جائینگے اور ظالمون اور گنہگارون پر نگران مقرر کیے جائینگے جو اُنکے اعمال گذشتہ کی انھین اطلاع دین گے۔ پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آواز دیجائیگی کہ آپ اپنی اُمت کو حساب کے لئے پیش کرین آپکا اندام مبارک کانپنے لگیگا۔ پھر آپ علماء کا گروہ پیش کرین گے لیکن وہی آواز پھر دیجائے گی تب آپ مطیعوں کو پیش کرین گے پھر آواز دیجائے گی تب آپ حاجیون کو پیش کرین گے اُسوقت کہا جائے گا کہ "اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) وہ

لوگ کہاں ہیں جو میرے بندوں پر ظلم کرتے تھے اور زمین پر قتل و خون کیا کرتے تھے اور اپنے ماتحتوں پر کچھ رحم نہیں کرتے تھے اور اپنے ماں باپوں کو تکلیفیں پہونچاتے تھے اور مجھ سے کچھ بھی نہیں شرماتے تھے۔ گناہوں پر دلیر تھے۔ سود کھاتے تھے۔ شراب پیتے تھے۔ غیبت کرتے تھے۔ زنا کرتے تھے۔ اور عذاب اور مواعید سے اُن کو کچھ بھی خوف نہیں ہوتا تھا۔ پھر فرشتوں کو حکم دیا جائے گا کہ اُن لوگوں کو حاضر کریں پس فرشتے دوڑیں گے اور فاجروں کو گھسیٹتے ہوئے دوزخ میں لیجائینگے۔ اُسوقت حضور شفیع الامم ارادہ فرمائینگے کہ اُنکے بارے میں اللہ تعالیٰ سے کچھ عرض کریں ارشاد ہوگا جناب باری سے "اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) ٹھہریے۔ ان شریروں کے بارے میں کوئی سفارش نہ کیجئے۔ آپکو نہیں معلوم کہ انھوں نے آپ کے بعد کیا کیا؟ اور اُنھوں نے غریبوں پر کیا کیا ظلم وجور کیے؟" پس گنہگاروں کے درمیان سے آہ و بکا کا شور بلند ہوگا۔ اُنکی آنکھوں سے خون کے آنسو جاری ہونگے اور وہ لوگ رحم اور امن کے لئے التجا کریں گے لیکن اسپر کچھ توجہ نہ کیجائے گی پھر اُنھوں نے اگر کچھ نیکیاں کی ہونگی وہ سب اُن سے لیکر اُن لوگوں کو دیدیجائیں گی۔ جنپر اُنھوں نے دنیا میں ظلم کیا تھا۔ جب اُن کی کل نیکیاں اسطرح تقسیم ہوجائینگی اور صرف برائیاں ہی باقی رہجائینگی۔ اُسوقت خطاب ہوگا "دوزخ میں جاؤ۔ آج کے دن کسی پر کوئی ظلم نہیں ہے اور اللہ بہت جلدی حساب کرنیوالا ہے۔" پس فرشتے مردوں کی داڑھیاں اور عورتوں کی لٹیں پکڑکر کھینچتے ہوئے لے جائینگے۔

عکرمہ سے مروی ہے کہ قیامت کے دن باپ اپنے بیٹے کے پاس آئے گا اور اُس سے کہیگا کہ "اے میرے پیارے بیٹے میں تیرا باپ ہوں اپنی نیکیوں سے مجھ کو ایک دانہ رائی کے برابر نیکی عطا کرتا کہ میرا نیکیوں کا پلہ برابر ہوجائے اور میں نجات پاسکوں"۔ بیٹا جواب دیگا "جیسے آپکو خوف ہے ویسے ہی میں بھی اپنی جگہ متردد ہوں۔ میں آپ کو کچھ نہیں دے سکتا"۔ وہ مایوس ہوکر اپنی بی بی کے پاس جائیگا۔ اور اُس سے کہیگا کہ "میں تیرا شوہر ہوں۔ اپنی نیکیوں میں سے مجھ کو ایک نیکی عطا کر شائد میں بھی نجات پانے کی اُمید کرسکوں" مگر وہ بھی یہی جواب دیگی کہ جسطرح تم کو دھڑکا لگا ہوا ہے اُسیطرح مجھ کو بھی خوف ہے۔ میں تمھیں کچھ نہیں دیسکتی پس وہ شخص لوٹے گا پھر ملائکہ اُن لوگوں کو کھینچکر دوزخ میں ڈالدینگے۔ اُسدن بہت سے بوڑھے ایسے ہونگے کہ جب اُنکی داڑھیان

کھینچی جائینگی تو وہ چلائینگے "کہ ہان" ہمارے بڑھاپے اور ضعف پر رحم کرو"۔ اور بہت سی عورتین ایسی ہونگی کہ جب اُنکے بال پکڑ کر کھینچے جائینگے تو کہینگی "ہائے رسوائی اور پردہ دری" اسیطرح وہ دوزخ تک پہونچینگی۔ مالک! دربان دوزخ لانیوالے فرشتون سے پوچھیگا "یہ کون ہین؟" وہ کہینگے یہ امت محمدی کے گنہگار ہین" یہ سنکر وہ رونے لگین گے مالک کہیگا "کاش تم دنیا مین اسیطرح خدا کے خوف سے روتے کہ آج آتش دوزخ کی آنچ تم تک نہ پہونچتی، اور اسکے جھلسا دینے والے شعلے تمھارے جسمون کو نہ پھونکتے دیتے

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن جب لوگونپر غم واندوہ کی گھٹائین چھائینگی۔ اُسوقت وہ سب حضرت آدم علیہ السلام کے پاس دوڑے آئینگے اور کہینگے کہ آپ خدا کی درگاہ مین ہم لوگون کی سفارش کیجئے تاکہ اللہ تعالےٰ ہم لوگون پر رحم فرماوین۔ وہ جواب دینگے کہ مین خود اپنی جگہ گیہون کھانے کی وجہ سے شرمندہ ہون اور نہین جانتا کہ اگر اللہ تعالیٰ پوچھیگا تو مین اُسکا کیا جواب دون گا۔ لیکن تم لوگ حضرت نوحؑ کے پاس جاؤ وہ سب اُنکی خدمت مین آئینگے اور اُن سے وہی عرض کرینگے وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس اُنھین بھیجینگے۔ اُسیطرح ہر ایک کے بعد حضرت موسیٰؑ کے پاس اور حضرت موسیٰؑ سے حضرت عیسیٰؑ کے پاس اور پھر حضور سرور کائناتؐ کے پاس آپ بحکم خداوند تعالیٰ سفارش کرین گے اور جس کے ایک رائی کے برابر بھی ایمان ہوگا وہ آپکی سفارش سے بخشا جائیگا۔

پل صراط اور اُسکے عذاب و شدت دوزخ کا بیان

فضیل بن عیاضؒ نے کہا کہ صراط پر سات پل ہین۔ پہلے پل کی درازی اٹھارہ ہزار سال کی مسافت ہے اور باقی ہر پل اپنے پہلے سے سات گنا زیادہ ہوتا گیا ہے۔ ہر پل جو دوزخ کی پشت پر ہے ہزار ہزار سختیان ہین۔ جسوقت لوگ پل سے گذرین گے اُسوقت اُنسے پہلے پل پر ادائے نماز کی بابت کہ آیا وہ وقت پر اور پورے شرائط کے ساتھ ادا کیگئی ہین یا نہین؟ تیسرے پل پر ادائے زکوٰۃ کا سوال ہوگا چوتھے پر روزۂ رمضان کی بابت پانچوین پر حج کی بابت چھٹے پر طہارت جسمانی کی بابت اور ساتوین پر والدین کے ساتھ نیکی کرنے اور عزیزون وقریبون کے صلۂ رحم کی پاسداری کی نسبت سوال ہوگا اور تفریق کیجائے گی ظالم کی عادل سے اور تونگرونسے

غریبوں کی دست رسی کرنے مین۔

اوس بن اوُس سے مروی ہے کہ پل صراط بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہے جو لوگ اُسپر سے گذر رہیں گے اُنکی چالین مختلف ہونگی بعض اسطرح گزرینگے جیسے بجلی کوندجاتی ہے یا ہوا سناٹا بھرتی ہوئی نکلجاتی ہے۔ بعض مثل تیز پر چڑیون کے نکلجائینگے اور بعض مثل تیز رو گھوڑون کے۔

مقاتل ابن سلیمانؒ سے روایت ہے کہ قیامت کے دن سو برس تک لوگ کھڑے رہینگے اُنکے بدن سے بوجہ تمازت آفتاب اسقدر پسینہ نکلیگا کہ اُسمین وہ شناوری کرین گے۔ پھر سو برس تک اُنپر تاریکی چھائی رہیگی اور وہ اُسمین بھٹکتے پھرین گے پھر سو برس تک وہ درگاہ ایزدی مین گڑگڑاتے رہینگے کہ اُنکا حساب جلد کر دیا جائے۔

روایت۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جنت تک پہنچنے مین لاکھون سختیون اور مصیبتون کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے جن کی سختی اور شدت کے مقابلے مین عالم نزع اور سکرات موت کی کوئی تکلیف نہین ہے۔ اُس روز ایک دن پچاس ہزار برس کے برابر ہوگا لیکن جو مخلص مومن ہوگا اُسکو یہ مدت ایسی معلوم ہوگی جیسے ایک گھنٹہ یا ایک گھڑی گذر جاتی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالی نے دوزخ کو پیدا کیا تو حکم دیا کہ یہ دھونکی جائے۔ ہزار سال تک دھونکی گئی جس سے سرخ ہوگئی پھر ہزار سال دھونکی گئی کہ سفید ہوگئی پھر ہزار سال تک دھونکی گئی کہ سیاہ ہوگئی۔ اب یہ سیاہ ہے اُسکے شعلے ہمیشہ بھڑکتے رہتے ہین اُس کی چنگاریان کبھی بجھتی نہین۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قسم کھا کر ارشاد فرماتے ہین کہ "قسم ہے اُس ذات کی جسکے ہاتھون مین میری جان ہے اور جسنے مجھ کو نبی بنا کر بھیجا اگر اُس دوزخ سے سوئی کے برابر کوئی ٹکڑا زمین پر ڈالدیا جائے تو اُس کی سوزش اور گرمی سے تمام دنیا جل اٹھے اور اگر دوزخی کی زنجیر ہائے آتشین کا کوئی ٹکڑا پہاڑ پر ڈالدیا جائے تو پہاڑ پگھلکر بہجائے اور وہ ٹکڑا اُسمین ہوتا ہوا ساتوین زمین تک جا پہونچے۔ دوزخ کی سوزش کا پتہ نہین کہ کسقدر ہے اسکا عمق غیر معلوم ہے اُسمین ضریع[1] کا کھانا دیا جائیگا اور گرم پانی پینے کے واسطے بیڑیان لوہے کی ہونگی اور کپڑے بدبودار روغن مین تر ہونگے۔

[1] ایک خار دار گھانس ہے جسے سبزی کی حالت مین اونٹ کھاتا ہے اور جب خشک ہوجاتی ہے تو کوئی جانور نہین کھاتا ۱۲۔

حضرت مجاہد سے روایت ہے کہ دوزخ مین سانپ بچھو خچرون کے برابر ہین۔ جب دوزخی شعلون سے بھاگنا چاہینگے تو سانپ اور بچھو دوڑ کر اُن کو اپنے اپنے منھ سے پکڑ کر پھر آگ کے اندر کرینگے اور اُس آگ سے اُن کو کوئی نجات نہ ہوگی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دوزخ مین اونٹ کی گردن کے برابر موٹے اور لانبے سانپ ہین اگر اُنمین سے کوئی کاٹ لے تو چالیس برس تک اُسکا اثر نہ جائے اور خچرون کے برابر بچھو ہین کہ اُنکے کاٹے کا زہر چالیس سال تک باقی رہتا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایکمرتبہ حضرت جبرئیل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے۔ آپنے اُن کا رنگ رو متغیر دیکھ کر پوچھا کہ "کیا حال ہے۔" عرض کیا "مین نے اسوقت عذاب دوزخ کی کیفیت دیکھی۔ اُسمین سات طبقے ہین ہر ایک کی نوعیت علیحدہ ہے۔ پہلا طبقہ جو سب سے نیچا ہے اُسمین منافقین اور وہ کفار ہین جنھون نے خدائی کے دعوی کیے ہین اور اُسکا نام ہاویہ ہے۔ دوسرے طبقے مین مشرکین ہین اور اسکا نام جحیم ہے تیسرے طبقے مین صابئین ہین اور اُسکا نام سقر ہے۔ چوتھے طبقے مین ابلیس اور اُسکے پیرو اور مجوس ہین اور اسکا نام لظیٰ ہے۔ پانچوین طبقے مین یہودی ہین اور اُسکا نام حُطمہ ہے اور چھٹے درجے مین نصاریٰ ہین اور اسکا نام سعیر ہے۔" اس کے بعد آپ خاموش ہوگئے رسولُ اللہ نے ارشاد فرمایا کہ کیا ساتوین طبقے کا حال نہ کہوگے؟ حضرت جبرئیلؑ نے کہا "اسکا حال مجھ سے نہ پوچھیے" آپنے فرمایا "نہین اُسکا بھی حال بتلاؤ" حضرت جبرئیلؑ نے کہا "اُسمین آپکی اُمت کے وہ لوگ ہین جو گناہ کبیرہ کے مرتکب ہوئے اور جن کو توبہ نہین نصیب ہوئی۔" حضور سرور کائنات سردار دوعالم یہ سنکر بیہوش ہوگئے جب آپ کو ہوش آیا آپنے فرمایا کہ "اے جبرئیلؑ تم نے میری مصیبت بڑھادی" آپ رونے لگے اور حجرۂ مبارک مین تشریف لے گئے تیسرے دن حضرت ابوبکر صدیقؓ تشریف لائے مگر آپنے اُن کو کوئی جواب نہین دیا پھر حضرت عمرؓ پھر حضرت عثمانؓ پھر حضرت علیؓ پھر حضرت سلمان رضی اللہ عنہم اجمعین تشریف لائے مگر آپنے کسی کو کوئی جواب نہین دیا۔ تب لوگون نے حضرت فاطمہؓ کو اس کی اطلاع دی آپ فوراً ایک کمبل اوڑھے ہوئے تشریف لے گئین اور دروازے پر آواز دی حضورؐ نے فرمایا "میری بیٹی! کیا حال ہے؟ پھر آپنے دروازہ کھولدیا۔ حضرت فاطمہؓ اندر داخل ہوئین اور آپ کو

زرد دیکھ کر آپ کا مزاج دریافت فرمایا ارشاد ہوا کہ "میری اُمت کے گنہگار جہنم و دوزخ کے ساتوین طبقے مین ہینگے" پھر آپ نے دو رکعت نماز ادا فرمائی اور اُمت گنہگار کے لئے دعا فرمائی۔ حضرت فاطمہؓ نے آمین کہی اللہ عزوجل کیجانب سے ارشاد ہوا "اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اگر تمھاری اُمت مین کسی کے رائی برابر بھی ایمان ہوگا تو اُسپر مین عذاب نہ کرون گا۔ اللھم صل علی سیدنا مولانا محمدؐ۔

(باب ۵) یوم عاشورہ کی فضیلت اور ماہ صفر کے شدائد

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ رمضان کے روزدن کے بعد جن روزون کا مرتبہ ہے وہ یوم عاشورہ کے روزے ہین اور فرض نماز کے بعد رات کی نماز دن کا مرتبہ ہے۔ جو شخص محرم کے نو روزے رکھیگا۔ اللہ تعالیٰ اُسکے لئے چار میل مربع کا ایک قبہ جو ہوا مین تیار کرینگے جنمین چار دروازے ہونگے اور جسنے محرم کی دسوین کو روزہ رکھا اُسکے ستر برس کے گناہونکا یہ روزہ کفارہ ہوجائیگا" راوی کا بیان ہے کہ رسولؐ اللہ دسوین تاریخ سے پہلے اور بعد مین روزہ رکھنے کو پسند فرماتے تھے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ یوم عاشورہ قریش نے اپنے لئے مقرر کر رکھا تھا اور زمانہ اسلام سے قبل اُس دن مین روزے رکھا کرتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی جبتک آپکا قیام مکہ مین رہا اُس دن روزہ رکھتے۔ جب آپ مدینہ مین تشریف لیگئے اور اللہ تعالیٰ نے رمضان کے روزے فرض کئے تو رسولؐ اللہ نے فرمایا کہ "مین نے عاشورہ کے دن روزہ رکھنے کا حکم دیا تھا لیکن اب جسکا دل چاہے اُسدن خواہ روزہ رکھے یا نہ رکھے لیکن مسلمانون کو مناسب ہے کہ اُس دن روزہ رکھین کیونکہ اسمین بہت ثواب ہے اور بہت بڑی برکت ہے۔

سعید ابن سعید اپنے والد سے روایت کرتے ہین کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ مین تشریف لائے تو آپ نے یہودیون کو دیکھا کہ وہ یوم عاشورہ مین روزے رکھتے ہین آپنے جب دریافت فرمایا تو اُنھون نے کہا کہ اس دن اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون پر فتح دی تھی اور بنی اسرائیل کو اُن کے ظلم وستم سے نجات حاصل ہوئی تھی۔ حضور نے فرمایا کہ تب تو ہم تمسے زیادہ اس دن کے مستحق ہین پھر آپ نے اصحابؓ کو روزے رکھنے کا حکم دیا۔

یوم عاشورہ کی بڑی برکتین ہین۔ اسمین اللہ تعالیٰ کیجانب سے رحمتین نازل ہوتی ہین اُسیدن حضرت آدم علیہ السلام کے قالب مین روح پھونکی گئی۔ اُسی دن حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی جودی پہاڑ پر ٹھہری۔ اُسیدن حضرت یوسفؑ اور حضرت یعقوب علیہما السلام سے بعد مفارقت مدت مدید ملاقات ہوئی۔ اُسیدن حضرت یونسؑ مچھلی کے پیٹ سے باہر نکلے۔ اُسی دن حضرت ایوبؑ کو انکے مرض سے شفا ہوئی۔ اُسی دن حضرت موسیٰؑ نے حکم خدا سے دریا مین عصا مارا اور بنی اسرائیل کے لئے راستہ ظاہر ہوا۔ اُسی دن حضرت عیسیٰؑ پیدا ہوئے۔ اُسی دن حضرت آدم اور حوا مین جدائی ہوئی اُسی دن حضرت ذکریا پر کفار نے آرہ چلایا۔ اُسی دن یحییٰ علیہ السلام شہید کیئے گئے اُسی دن نمرود مردود نے حضرت ابراہیمؑ کو آگ مین ڈالا۔ اُسی دن حضرت آدمؑ اور حضرت حوّا مین پھر ملاقات ہوئی۔ اُسیدن حضرت حسنؑ جگر گوشۂ بتول کو زہر دیا گیا۔ اُسی دن حضرت امام الثقلین امام حسینؑ نور نظر رسول کو اشقیا نے قتل اور اہلبیت رسولؐ پر ظلم کیے۔ پس محبان اہلبیت رسول اللہ کو واجب ہے کہ اس دن کی تعظیم کرین اور غم آل رسولؐ مین چشم پُرآب رہین۔

اشعار

فیا عینی انیضی کالسجام	دموعا مثل امطار الغمام
اے میری آنکھو!	ابر باران کی طرح آنسو برساؤ
علی الشھداء کالقہب القہام	حسینا عقد اجیاد الکرم
اُن شہیدون پر مِن کا پسینہ مشک سے اچھا ہے	یعنی امام حسینؑ جو بزرگون اور شریفون کے سردار ہین

رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ قاتل حسینؑ دوزخ مین ایک صندوق مین بند ہوگا اُسپر تمام دنیا سے نصف عذاب ہوگا۔ اُس کے ہاتھ پیر دوزخ کی زنجیرون مین بندھے ہونگے اور اُسکو کبھی دوزخ سے نجات نہ ہوگی۔

شعر

اترجوا متہ قتلت حسینا	شفاعتہ جدہ یوم الحساب
کیا جس نے حضرت حسینؑ کو قتل کیا	وہ قیامت مین اُنکے نانا کی شفاعت کا مستحق ہوگا؟ ہرگز نہین!

یہ شعر حضرت امام کی شہادت کے پہلے بیت المقدس کے دروازے پر لکھا ہوا تھا پس اے غافلو! ہوشیار ہو جاؤ زمانہ پلٹے کھا رہا ہے ایک دور آتا ہے۔ ایک گذرتا ہے وہ لوگ کہان ہین جو پہلے تھے اور کیا معلوم کہ اس سال کے بعد ہم کو پھر محرم کا چاند دیکھنا نصیب ہوگا۔ اپنا سامان تیار رکھو اور مستعد رہو معلوم نہین کہ کسوقت کوچ کا حکم دیا جائے۔ نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ۔ قیام اپنا شعار بنالو۔ تمھارے وقت دعار اور استغفار مین گذرین اور تمھارے ایام عبادت و طاعت مین خواہشات نفسانی کو خاک مین ملادو اور پوشیدہ وظاہر تلاش نیکی میں مشغول رہو۔ شریعت کی پابندی کرو اور اُسکی مضبوط و مستحکم کشتی مین بیٹھے رہو کہین تم کو دریائے مصیبت کی جوش مارنے والی موجین ڈبونہ دین عذاب قبر سے بچو اور قیامت کی سختیون سے ڈرتے رہو حقوق اقارب و اولاد کو پامال نہ کرو۔ اور اس مبارک دن یوم عاشورہ مین اپنے لیے یہ بارہ چیزین لازم کرلو غسل کرنا نماز پڑھنا۔ روزہ رکھنا۔ دعائین مانگنا۔ یتیمون کے ساتھ محبت کرنا بھوکون کو کھانا کھلانا علمار کی زیارت کرنا۔ مریض کی تیمارداری کرنا۔ دشمنون سے صلح کرنا قبرون کی زیارت کرنا۔ شہدار کربلا اور اور مومنین کے لئے دعار کرنا۔ فقرار اور مساکین کو خیرات دینا۔

بعضون نے بیان کیا ہے کہ عاشورہ کو عاشورہ اسوجہ سے کہتے ہین کہ وہ محرم کی دسوین تاریخ ہوا کرتا ہے۔ اور بعضون نے اسکی وجہ بیان کی ہے کہ اُس دن اللہ تعالیٰ نے دش نبیون کو دس چیزین عطا فرمائین۔ حضرت آدمؑ کی توبہ قبول فرمائی۔ حضرت ادریسؑ کو زندہ آسمان پر اُٹھالیا حضرت ابراہیمؑ کو حضرت اسمٰعیلؑ عطا فرمایا۔ حضرت ابراہیمؑ کو اپنا خلیل بنایا۔ حضرت داؤدؑ کی توبہ قبول کی۔ حضرت سلیمانؑ کو پھر تخت سلطنت عطا کیا۔ حضرت عیسیٰؑ کو چوتھے آسمان پر اُٹھایا۔ حضرت اسمٰعیلؑ کے بجائے ایک مینڈھا ذبح کرایا اور حضرت آدمؑ کو دوبارہ جنت مین داخل کیا اور بعض روایت مین ہے کہ حضور سرور کائنات کا تولد بھی اُسی دن ہوا۔

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جس شخص نے محرم کے دس دنون مین روزہ رکھا۔ اللہ تعالےٰ دس ہزار نماز۔ دس ہزار حج و عمرہ اور دس ہزار شہیدون کا ثواب عطا فرمائیگا اور اُس دن جو کسی یتیم کے سر پر محبت سے ہاتھ پھیریگا۔ اُس کو ہر بال کے شمار سے جنت مین ایک درجہ ملیگا اور اُس دن جو کسی مسلمان کو کوئی کھانا کھلائے گا اُس کو

تمام اُمت کے کھانا کھلانے کا ثواب ملیگا۔ اصحاب نے پوچھا کہ "یا رسول اللہ کیا اللہ تعالےٰ نے یوم عاشورہ کو تمام دنون پر فضیلت دی ہے" آپنے جوابدیا "ہان، کیونکہ اُسی دن اللہ تعالےٰ نے حضرت جبریئلؑ۔ میکائیلؑ۔ اسرافیلؑ۔ عزرائیلؑ۔ عرش۔ کرسی۔ لوح قلم۔ جنت اور آسمان و زمین کو پیدا کیا ہے۔ اسی دن پہاڑ پیدا کیئے۔ اُسی دن ستارے اور دریا بنائے گئے۔ اسی دن حضرت آدمؑ اور حواؑ پیدا کیے گئے۔ اُسی دن اُن کی توبہ قبول ہوئی اُسی دن حضرت نوحؑ کی کشتی خشکی پر ٹھہری جسکے شکریہ مین اُنھون نے روزہ رکھا اُسی دن فرعون غرق ہوا اور اُسی دن بنی اسرائیل کے لئے دریا پھٹ گیا۔ اُس دن روزے رکھو اس کے ہر ہر گھنٹون مین ایک برکت اور ایک رحمت ہے جنمین اللہ تعالےٰ نے اس اُمت کے لئے اُن گناہون کا کفارہ رکھا ہے" مان باپ کو لازم ہے کہ اگر بچے روزے رکھ سکین تو انھین حکم دین کہ وہ عاشور کا روزہ رکھین۔

ماہ صفر کی سختیون اور بلاؤن کا ذکر اور یوم چہار شنبہ کا بیان

ابوالمعانی العراقی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپکی خدمت مین ایکدن حضرت جبریئل علیہ السلام تشریف لائے اور اُنکے ہمراہ ایک کریہ المنظر شخص تھا جو سیاہ کپڑے پہنے ہوئے تھا۔ نبی اکرمؐ نے جب اُس طرف نظر کی تو اُس کی بدخلقی اور کریہ المنظری سے اپنی جگہ سے ہل نہ سکے اور جبریئل علیہ السلام سے دریافت فرمایا کہ "یہ کون شخص ہے" جوابدیا کہ اے حبیب اللہ یہ صفر کا مہینہ ہے۔ کیا آپ کو نہین معلوم کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا مین جتنی بلائین نازل ہین اُنکو دس حصون مین تقسیم کیا ہے جنمین سے نو حصے صرف ماہ صفر مین نازل ہوتی ہین اور ایک حصہ باقی دوسرے گیارہ مہینون مین وہ شخص مبارک ہے جو اس مہینے مین تلاوت قرآن کرتا ہے اور غریبون کو کھانا کھلاتا ہے شیخ الاسلام شیخ فریدالدین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ ہر سال دو لاکھ اسی ہزار بلائین اللہ تعالیٰ دنیا مین نازل فرماتے ہین اور صرف ماہ صفر مین تین لاکھ تیس ہزار بلائین نازل ہوتی ہین پس جو شخص دعا و وظائف اور استغفار مین مشغول رہیگا اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتا رہیگا۔ اُس کو اللہ تعالیٰ ہر بلا اور ہر مصیبت سے محفوظ رکھین گے۔ اور جو شخص ان باتون

سے سستی کریگا اُسکے لئے کوئی جائے پناہ نہین ہے۔

بعضون نے کہا ہے کہ ماہ صفر دنیا کی ہر چیز پر سخت ہوتا ہے کیونکہ اس مہینے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بیمار رہوئے اور یہی مرض آپ کا مرض الموت تھا۔

منقول ہے کہ اکثر نبیون پر اسی مہینہ صفر مین مصیبتین نازل ہوئی ہین۔ اسی مہینے مین حضرت آدمؑ نے گیہون کا دانہ کھایا اور جنت سے نکلے۔ جس کی وجہ سے وہ تین سو برس تک روتے رہے اور اُنکے جسم مین بجز چمڑا اور ہڈی کے گوشت اور چربی اور خون کچھ نہین باقی رہا تھا۔ اسی مہینے مین حضرت آدمؑ نے انتقال فرمایا۔ اسی مہینے مین قابیل نے ہابیل کو منگل کے دن قتل کیا۔ اسی مہینے مین اللہ تعالیٰ نے قوم نوحؑ پر طوفان نازل کیا اسی مہینے مین نمرود مردود نے حضرت ابراہیمؑ کو آگ مین ڈالا۔ اسی مین حضرت ابراہیمؑ نے وفات پائی۔ اسی مہینے مین حضرت ایوبؑ پر مصیبت پڑی اور اسی مہینے مین حضرت یونسؑ مچھلی کے پیٹ مین پڑے۔ اسی مہینے مین حضرت داؤدؑ سے لغزش ہوئی۔ جس کی وجہ سے وہ دو سو برس تک روتے رہے جس کی وجہ سے آپ کے رخسارون کا گوشت و پوست سب اُڑ گیا تھا اسی مہینے مین حضرت یحییٰؑ ذبح کیے گئے۔ اسی مہینے مین حضرت زکریاؑ کے سر پر آرہ چلا۔ اسی مہینے مین فرعون کے ساحر (جو حضرت موسیٰ پر ایمان لائے تھے) قتل کیے گئے اور اسی مہینے مین بنی اسرائیل کی گائے ذبح ہوئی۔ اسی مہینے مین آسیہ بنت مزاحم اور اتباع کو جو فرعون کی بیبیان تھین (اور جو مومنہ تھین) مصیبت پہونچی اور حضرت امام حسین و امام حسن علیہما السلام اسی مہینے مین بدھ کے دن بیمار ہوے انکی بیماری سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو بیحد غم ہوا۔ حضرت جبرئیلؑ تشریف لائے اور حضور کو اطمینان دلایا۔ حضور نے دریافت فرمایا کہ کب اچھے ہونگے حضرت جبرئیلؑ نے کہا یہ مہینہ ختم ہو جائیگا تو یہ اچھے ہو جائینگے اور اسی مہینے مین حضرت یعقوبؑ کے بیٹون نے حضرت یوسفؑ کے ساتھ بُرائی کی۔ جو شخص اس دعا کو پڑھیگا اللہ تعالیٰ اُس کو سال آئندہ مین اس مہینے کے مصائب سے محفوظ رکھیگا وہ دعا یہ ہے "بسم اللہ الرحمن الرحیم اللھم نرجنا بدخول الصفر والحسن بالخیر والظفر واصرف شرہ عنا وعن جمیع المؤمنین والمؤمنات برحمتک یا ارحم الراحمین وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد و آلہ اجمعین اے اللہ ہم پر صفر

اکے مصائب آسان کر دے۔ اور اس کو خیر و ظفر کے ساتھ ختم کر دے اور اسکی برائیاں ہمسے دور کر دے اور جمیع مومن اور مومنات کو اس سے محفوظ رکھ اے رحم کرنیوالوں مین سب سے زیادہ رحم کرنیوالے ہم پر بھی اپنی رحمت سے رحم کر اور اپنی رحمت اپنے بہترین شخص یعنے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور انکے تمام آل واصحاب پر مبذول فرما۔"

ماہ صفر کے آخر چہار شنبہ کی ماہیت

حضرت انسؓ سرور کائنات صلعم سے روایت کرتے ہین کہ ایکبار حضورؐ نے خطبے مین ارشاد فرمایا کہ "اے لوگو! میرے بعد جب ایک سو پچپن برس گذر جائینگے تو میری اُمت مین خیر یعنی نیکیاں اور انسانی شفقتین اور ہمدردیاں نہ باقی رہینگی ایک اعرابی نے پوچھا کہ پھر اُس سے محفوظ رہنے کی کیا تدبیر ہے ارشاد فرمایا کہ ہر مومن کو مناسب یہ ہے کہ آخر ہفتہ ماہ صفر مین چہار شنبہ کے دن غسل کرے اور چار رکعت نماز حضور قلب اور الحاح وزاری کے ساتھ ادا کرے ہر رکعت مین اِنا اعطینا سات مرتبہ پڑھے اور بعد نماز ختم ہونے کے یہ دعا پڑھے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم اللّٰھم اعوذ بک من شر ھذا الاوان واعوذ بک من شرور تلک الزمان واعوذ بجلال وجھک وکمال قدرتک ان تجیرنی فی ھذہ السنۃ من شر ما قضیت فیہ واکرمنی فی الصفر باکرام نظرتک واقمتہ بالسلامۃ والسعادۃ لی ولاھل بیتی واولیائی واقربائی ولجمیع امتہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم رب اغفر وارحم وانت خیر الراحمین۔

بعض علماء دین سے دریافت کیا گیا کہ "اس کی کیا وجہ ہے کہ کل عام خاص ماہ صفر کے آخر ہفتہ مین چہار شنبہ کے دن بہت اظہار خوشی کرتے ہین اور مساکین کو کھلاتے پلاتے ہین؟ جواب دیا کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کی دعا اسی دن قبول فرمائی تھی اور اُسی دن فرعون مع اپنے لشکر کے دریائے نیل مین غرق کر دیا گیا تھا جسکی وجہ سے مومنین کو بہت خوشی ہوئی اور اسی یوم مین اللہ تعالےٰ نے حضرت نوحؑ کی کشتی کو طوفان سے بچایا۔"

روایت ہے کہ اسی ماہ صفر مین حضور آقائے نامدار سرور کائنات بیمار ہوئے اصحاب رسولؐ شدت حزن وغم سے اسقدر روئے کہ چار شخصوں اور تین عورتوں کی آنکھیں غبار آلود ہو گئیں۔

اور روشنی جاتی رہی۔ رسول اللہ نے اپنا دست مبارک اُن کی آنکھوں پر پھیرا اور وہ روشن ہو گئیں
اُسوقت حضورؐ نے فرمایا کہ اب مین جنت مین داخل ہونا چاہتا ہون آپ کئی دن تک سخت علیل رہے
لیکن چہارشنبہ کے دن آپ نے آنکھین کھولین اور فرمایا کہ "اے عائشہ مین تمھین خوشخبری دیتا
ہون کہ آج مین تندرست ہون۔ یہ سنکر لوگون کو بہت خوشی ہوئی اور اُنھون نے کچھ تھوڑا بہت
کھانا کھایا اور فقیرون کو صدقہ دیا حضرت ابوبکرؓ نے سو درہم صدقہ کیئے۔ حضرت عمرؓ نے سات ہزار۔
حضرت عثمانؓ نے پانچسو درہم۔ حضرت علیؓ نے دس ہزار اور عبداللہ بن عوف نے کچھ گھوڑے
صدقہ مین دیئے۔ اُسدن دن بھر حضور سرور دو عالم کی طبیعت مبارک بحال رہی لیکن عصر کے
وقت سے پھر مرض نے زور پکڑا اور اسی مرض مین حضورؐ نے دنیا ے دون سے ماہ ربیع الاول کے
چڑھتے چاند مین رحلت فرمائی۔

شرح شیخ معین الدین سنجری مین منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ ماہ صفر مین تین لاکھ چوبیس ہزار
بلائین نازل فرمائی ہین۔ لیکن مہینے کے آخر مین اُن بلاؤن کی تعداد دگنی ہوجاتی ہے پس جو شخص
صبح کے وقت غسل کرے اور دو رکعتین پڑھے اور ذکر خدا مین مشغول رہے پھر جب آفتاب نکلے
تو دو رکعت خواہ چار رکعت نفل خشوع اور خضوع سے پڑھے۔ اللہ تعالیٰ اُس کو گناہون سے اس طرح
پاک وصاف فرمادینگے جیساکہ اپنے پیدا ہونے کے دن وہ معصوم ہوتا ہے اور بعضون نے بیان کیا
ہے کہ اگر کوئی شخص ماہ صفر کے آخر یوم چہارشنبہ مین چار رکعت پڑھے۔ اول رکعت مین بعد سورۂ
فاتحہ سورۂ الم نشرح اکیس بار۔ دوسری مین انا انزلنا ۲۱ بار۔ تیسری مین انا اعطینا ۲۱ بار۔ چوتھی
مین قل ہو اللہ ۲۱ بار تو اُس کو اللہ تعالیٰ سال آئندہ تک جمیع مصائب سے محفوظ اور مامون
رکھین گے اور اُسکا مال۔ اُسکا دین۔ اُسکا گھر۔ اُسکی اولاد سب محفوظ اور سالم رہینگے۔

بعضون نے کہا ہے کہ اگر کسی کو یہ خواہش ہو کہ "میری عمر بڑھ جائے" تو اُس کو چاہیے کہ ماہ
صفر کے آخر چہارشنبہ کے دن وہ چار رکعت دو سلام سے پڑھے ہر رکعت مین بعد سورۂ فاتحہ سورۂ اخلاص
پندرہ بار پڑھے اور بعد فارغ ہونے کے حضور سرور دو عالم پر اکاون بار درود بھیجے اور اُس کے
بعد یہ دعا پڑھے اللھم یا شدید القوی یا شدید المحال یا عزیز ذللت لعزتک جمیع
خلقک اکفنی من جمیع خلقک یا محسن، یا مجمل، یا مفضل، یا منعم، یا مکرم، یا لا الٰہ

الا انت برحمتک یا ارحم الراحمین اسکے بعد اپنے لئے اور اپنے والدین کے لئے دعا خیر مانگے اللہ تعالٰے اُس کو ماہ صفر کے جمیع تکالیف و مصائب سے محفوظ رکھین گے سال آئندہ تک اُسکے رزق مین وسعت ہوجائیگی۔ مخلوق کا محتاج نہ ہوگا۔ قبر کی سختیون سے محفوظ رہیگا۔ جنت مین بلاحساب داخل ہوگا۔

بعض حکماء سے سوال کیا گیا کہ بعض مومنین صفر کا چاند نہین دیکھتے؟ جواب دیا کہ جب حضرت آدمؑ جنت سے دنیا مین لائے گئے تو وہ اپنی خطا پر تین سو دن تک روتے رہے تب اللہ تعالٰی نے بطفیل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن کی لغزش معاف فرمائی۔ لیکن جب ماہ صفر کا مہینہ آتا حضرت آدمؑ مغموم ہوجاتے اور رویا کرتے۔ اسی وجہ سے اُن کی اولاد نے اس چاند کو نہین دیکھا۔

بعضون نے روایت کی ہے جب حضرت ابراہیمؑ نے وفات فرمائی تو اُنکی اولاد نے تضرع و زاری بہت کیا اور گویا یہ ایک طریقہ ہوگیا۔

لیکن یہ صحیح ہے کہ جب حضورؐ آقائے نامدار ابتداے محرم مین درمیان عصر و مغرب کے مریض ہوئے تو اصحاب نے اس قدر گریہ و زاری کی کہ زمین تر ہوگئی اُسکے بعد سفر کا چاند ظاہر ہوا لیکن کسی نے اُس طرف نظر نہین اُٹھائی۔

(باب ۵۲) حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے کے بیان مبارک مین اور ماہ ربیع الاول کے مہینے مین صدقات اور حضور پر درود بھیجنے کے اجر مین

عبدالواحد ابن اسمٰعیلؒ سے مروی ہے کہ ایک شخص ملک مصر مین اس مہینے کی بہت تعظیم کرتا تھا اور ان ایام مین بہت کچھ صدقہ وخیرات دیا کرتا تھا۔ اُسکے پڑوس مین ایک یہودی رہتا تھا ایک مرتبہ اُسکی بی بی نے پوچھا کہ "یہ ہمارا مسلمان پڑوسی اس مہینے مین کیون اس قدر صدقات کیا کرتا ہے" اس کے شوہر نے جواب دیا کہ "اس مہینے مین اُن کے نبی پیدا ہوئے تھے۔ وہ اس لئے ان دنون مین اظہار خوشی و تعظیم کیا کرتے ہین۔ عورت نے کہا، مسلمانون کا طریقہ کیا اچھا ہے اس کے بعد چپ ہورہی۔ رات کو خواب مین ایک شخص نہایت حسین وجمیل کو دیکھا جن کے چہرہ اطہر

پر رونق اور وفا کا نور چمک رہا تھا۔ اور اُنکے گرد کچھ لوگ تھے جو اُنکی تعظیم و تکریم کرتے تھے۔ یہ معلوم ہوتا تھا کہ آفتاب کے گرد ستارے جمع ہیں۔ اُس عورت نے اُن میں سے ایک سے پوچھا کہ "یہ کون ہیں" اُنھوں نے جواب دیا کہ "یہ حضور آقائے نامدار سرور دو عالم محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ بایں غرض تشریف فرما ہوئے ہیں کہ اس پڑوس والے کو خیر و برکت عطا فرمائیں اور اُن سے ملاقات کریں اور اُس پر خوش ہوں جیسا کہ اُس نے اظہار محبت کیا ہے"۔ عورت نے پوچھا کہ "اگر میں حضور سے کچھ دریافت کروں تو آپ جواب ارشاد فرمائینگے"۔ اُنھوں نے کہا "ہاں" تب وہ عورت حضور کی خدمت مبارک میں حاضر ہوئی اور کہا "یا محمد" آپنے جواب میں ارشاد فرمایا "لبیک" وہ عورت سخت متعجب ہوئی اور کہا کہ "حضور میرے پکارنے پر لبیک فرماتے ہیں حالانکہ میں حضور کے دشمنوں میں ہوں اور میرا دین بھی دوسرا ہے"۔ آپنے فرمایا کہ چونکہ مجھ کو معلوم ہو گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تجھے ہدایت عطا کی اس لئے میں نے جواب میں لبیک کہا۔ عورت نے کہا "بیشک آپ نبی کریم ہیں اور آپ کے اخلاق بہت عظیم اور وسیع ہیں۔ جو شخص آپ کے مخالف ہو اُس سے زیادہ دین و دنیا میں کوئی اور بدبخت نہیں۔ حضور دست مبارک دراز فرمائیں۔ میں اقرار کرتی ہوں اور گواہی دیتی ہوں کہ وہ اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمد ارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس کے بعد عورت نے اپنے دل میں خیال کیا کہ انشاء اللہ صبح کو میں بھی ولادت کی خوشی میں اپنا تمام مال و اسباب لٹا دوں گی۔ جب صبح ہوئی تو اپنے شوہر کو دیکھا کہ وہ کھانے اور دعوت کے انتظام میں مصروف ہے اُسکو تعجب ہوا اور پوچھا کہ "یہ کیا ہے؟" کہا "یہ اس امر کی خوشی ہے کہ تو ایمان لائی اور مسلمان ہو گئی"۔ عورت نے کہا کہ تم کو اس کی اطلاع کیونکر ہوئی" کہا "میں بھی حضور کے دست مبارک پر دل سے ایمان لایا"۔

ابن نعمانؒ سے مروی ہے کہ اُنھوں نے خواب میں حضورؐ سرور دو جہان سے پوچھا کہ یا رسول اللہ کیا آپ کو لوگوں کا ہر سال ولادت مبارک پر خوشیاں منانا پسند ہوتا ہے ارشاد فرمایا "جو ہم سے خوش ہوتا ہے ہم اُس سے خوش ہوتے ہیں"۔

بعض علماء سے روایت ہے کہ اُنھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا پوچھا کہ "یا رسول اللہ لوگ جو آپکی ولادت پر ہر سال خوشیاں مناتے۔ دعوت دیتے۔ صدقہ

وخیرات کرتے ہیں آپکو پسند ہے؟" فرمایا جو شخص ہم سے خوش ہوتا ہے ہم اُس سے خوش ہوتے ہیں۔"
ابن جوزی کا قول ہے کہ جو اپنا مال تقریب ولادت رسول اللہ میں خرچ کرتا ہے اُسکے مال میں ہمیشہ بڑھتی ہوتی رہتی ہے۔ اسی وجہ سے اہل اسلام ہر سال اس موقع پر اظہار خوشی کرتے ہیں۔ دعوت دیتے ہیں صدقات وخیرات کرتے ہیں۔ مجالس میلاد منعقد کرتے ہیں اور چشمۂ فیض وبرکت سے سیراب ہوتے ہیں۔ شعر

من کنت انت نصیبہ	نعم النصیب یصیبہ
وہ شخص بہت خوش نصیب ہے	جس کی قسمت میں تو ہو۔
نکیف یمرض فی الھویٰ	جسدہٗ وانت طبیبہ
اُس شخص کا جسم مرض عشق میں کیونکر مبتلا ہو سکتا ہے	جس کا معالج اور طبیب آپ جیسا ہو

منقول ہے کہ ایک شخص مدینہ میں بہت نیک اور پاکباز تھا۔ اُسکا نام ابراہیم تھا اپنے زہد وتقویٰ میں دور تک مشہور اور زبان زد خلائق تھا۔ ہمیشہ حلال سے روزی کماتا جس میں سے نصف اپنی ضروریات میں خرچ کرتا اور نصف جمع کرتا رہتا۔ جب ربیع الاول کا مہینہ ہوتا۔ وہ علماء اور مساکین کی دعوت کرتا۔ اور اُسی مال سے کھانا پکاتا اُس کی بیوی بھی بہت زاہدہ تھی اور اس کام میں شوہر کا ہمیشہ ساتھ دیتی کچھ دنوں بعد اُس کی بیوی کا انتقال ہو گیا لیکن اُسکا شوہر حسب دستور ہر سال ربیع الاول میں دعوت کیا کرتا اتفاقاً وہ بھی بیمار پڑا۔ جب بیماری نے زور پکڑا اپنے لڑکے کو بلایا اور کہا "میرے پیارے بچے! آج شب میں میں اس دنیا سے گذر جاؤنگا میری پونجی جو موجود ہے وہ پچاس درہم اور ۱۹ گز کرپاس کا کپڑا ہے۔ جب میں مر جاؤں تو مجھ کو اسی کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دینا۔ اور وہ پچاس درہم کسی امر نیک میں صرف کرنا۔" اس کے بعد اُس نے کلمۂ طیبہ پڑھا اور جان دیدی لڑکے نے اُسکا دفن وکفن کیا اور ایک عالم کے پاس آیا کہ اُس سے اُن دراہم کا صرف دریافت کرے۔ عالم نے کہا "جس شخص نے کوئی مسجد بنائی گویا اُس نے کعبہ اور مدینہ کی تعمیر کی۔" پھر دوسرے عالم کے پاس آیا اور اُس سے وہی سوال کیا اُسنے جواب دیا کہ جس شخص نے صرف محض خوشنودی خدا کے لئے کنواں تیار کرایا اُسکے لئے ستر حج کا ثواب ہے۔ تیسرے سے پوچھا اُسنے کہا کہ جسنے صرف خدا کے لئے صلۂ رحمی کو مربوط رکھا۔ اُس کو ستّر

غازیون کا ثواب ملیگا"۔ چوتھے عالم نے کہا کہ "جسنے کسی نہر پر لوگون کی رہگذر کے لیے پل بنایا اُسنے گویا ستر بنی اسرائیل نبیون کو زندہ کیا"۔ پانچوین نے کہا "جس نے کسی غازی کو خدا کی راہ مین لڑنے کے لئے ہتھیار دیئے اُس کو ستر شہیدون کا ثواب ملیگا"۔ چھٹے نے کہا "جس نے خدا کی راہ مین کوئی غلام آزاد کیا اُس کو ستر عالمون کا ثواب ملیگا۔ ساتوین نے کہا جس نے خدا کے لئے مسافرون کی راہ مین درخت لگائے کہ وہ اُنکے سائے مین آرام پائین اللہ تعالیٰ اُسکے لئے جنت مین ایک مکان اور ایک باغ پھلا پھولا تیار کرین گے۔ اُس لڑکے نے جب اسقدر مختلف اقوال سنے تو متردد رہگیا کہ کسے اختیار کرے کسے چھوڑے اسی حالت تردد مین اُسکی آنکھ جھپک گئی۔ خواب مین دیکھا کہ میدان حشر برپا ہے جو نیک اور متقی بندے ہین وہ جنت مین داخل کئے جا رہے ہین اور جو بدکار ہین وہ دوزخ مین پھینکے جاتے ہین یہ واقعات دیکھ کر وہ جوان اپنی جگہ پر لرز رہا تھا کہ ایک آواز آئی "اس جوان کو جنت مین پہونچا دو۔ جب یہ شخص جنت مین پہونچا۔ وہان انواع واقسام کی نعمتین دیکھین جو کبھی خیال مین نہین گذر سکتی تھین۔ مکانات دیکھے جن کی چمک آنکھون کو خیرہ کیے دیتی تھی حورین تھین معلوم ہوتا تھا کہ یاقوت ومرجان کے ٹکڑے بکھرے ہوئے ہین۔ ان حالتون کو دیکھتے ہوئے وہ شخص سات جنتون مین داخل ہوا لیکن جب آٹھوین جنت مین جانا چاہا تو داروغہ جنت نے روکا اور کہا اسمین صرف وہ شخص داخل ہو سکتے ہین جنھون نے ولادت رسول اکرمؐ کی تاریخ مین خوشیان منائی ہین اور اظہار فرحت وسرور کیا ہے۔ جوان نے خیال کیا کہ بیشک یہان میرے مان باپ ہونگے اتنی ہی مین ایک آواز آئی کہ "اس جوان کو اسمین جانے دو اسکے مان باپ چاہتے ہین کہ اسکو دیکھین اور اس سے ملاقات کرین جوان اندر داخل ہوا۔ دیکھا کہ اُسکی مان نہر کوثر کے کنارے بیٹھی ہوئی ہے اُسی کے پاس ایک تخت ہے جسپر ایک بزرگ عورت تشریف فرما ہے۔ گرد اگرد کرسیان بچھی ہوئی ہین جسپر اور عورتین متمکن ہین اُس شخص نے ایک فرشتے سے پوچھا کہ "یہ کون ہین؟" جواب دیا تخت پر حضرت فاطمہؓ ہین۔ اور اُنکے گرد حضرت خدیجہؓ۔ حضرت عائشہؓ۔ حضرت مریمؑ۔ حضرت آسیہؑ حضرت سارہؑ۔ حضرت ہاجرہؑ۔ حضرت رابعہؒ حضرت زبیدہؒ ہین"۔ لڑکے کو بہت تعجب ہوا وہ آگے بڑھا۔ دیکھا کہ ایک وسیع تخت بچھا ہوا ہے جسپر ایک نورانی شخص بیٹھا ہوا ہے اُسکے گرد چار کرسیون پر خلفائے کرام حضرت ابوبکرؓ وعمرؓ وعثمانؓ وعلیؓ رضوان اللہ علیہم اجمعین جلوہ افروز ہین۔ داہنی

جانب سونے کی کرسیاں ہین جنپر انبیاء و مرسلین متمکن ہین اور بائین جانب شہداء لڑکا آگے بڑھا اور اپنے باپ کو پہچانا پوچھا اے باپ۔ یہ مراتب تم کو کس عمل سے ملے؟" باپ نے اُسکو سینے سے لگا لیا کہا یہ اُس کا عوض ہے کہ مین روز ولادت آقائے نامدار کی خوشیان کرتا تھا۔" جمعہ ختم نہ ہوا تھا کہ اُس لڑکے کی آنکھ کھلگئی۔ اُٹھا فوراً اپنا مکان اونے پونے بیچکر روپیہ کر لیا۔ یہ روپیہ اور باپ کا روپیہ ملا کر علماء اور صلحاء کی دعوت کی اُسکے بعد ایک مسجد مین بیٹھ رہا اور عمر کے باقی تیس سال خدا کی بندگی مین صرف کر دئے اُسکے بعد انتقال کیا ایک شخص نے اُس کو خواب مین دیکھا اور پوچھا کہ کیا گذری" کہا مین اپنے باپ کے پاس بوجہ اظہار فرحت اس روز بولادت حضور سرور دو عالم پہونچا دیا گیا اور جمیع نعمتین میرے لئے جمع کی گئین۔

بیان اظہار ماہ ربیع الثانی

اعمش بواسطہ حضرت انس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی شخص اس مہینے کے ابتدائی ہفتون مین یا گیارھوین یا سترھوین رات یا ان مین یا آخری ہفتون مین چار رکعتین ادا کرے اسطرح کہ بعد سورۂ فاتحہ گیارہ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے تو اللہ تعالیٰ اُسکے لئے جنت مین ستر شہر بنائینگے۔ ہر شہر مین ستر قصر ہونگے اور ہر قصر مین ستر گھر یاقوت احمر کے ہونگے۔ ہر گھر مین ستر تخت ہونگے اور ہر تخت پر ایک حور جلوہ فگن ہوگی۔

اور ایک دوسری روایت مین ہے کہ جس شخص نے ربیع الثانی کی پہلی تاریخ مین چار رکعتین پڑھین اس طور پر کہ ہر ایک رکعت مین بعد سورۂ فاتحہ سورۂ اخلاص ستر مرتبہ پڑھا اُس کو اللہ تعالےٰ اس قدر ثواب عطا فرمائینگے جسکا شمار اور اندازہ صرف خدا ہی کر سکتا ہے مین اُسکا ایک شمہ ظاہر کرتا ہون کہ ایک حج ایک عمرہ اور پانچ شہیدون کا ثواب اُس کو ملیگا اور اللہ تعالیٰ اُسکو دنیا کی مصیبتون سے محفوظ رکھینگے اور اگر اس سے قبل اُسکی قسمت مین کوئی مصیبت مقدر ہو چکی ہوگی تو اللہ تعالیٰ اُس کو محو فرما دینگے اور اگر وہ گنہگار ہوگا تو اللہ تعالیٰ اُس کو معاف کر دینگے۔

منقول ہے کہ اطراف ترکستان مین ایک شخص تھا جو ادائے نماز مین بیحد سستی کرتا اور بدون کی صحبت مین اُٹھتا بیٹھتا رہتا۔ ساتھ اُس کے گذران بہت مشکل سے ہوا کرتی تھی اُس نے دوسرے

ملک کا سفر کیا کہ وہان کچھ کھانے اور فاقون کی تکلیف سے بچے۔ جب وہ وہان پہونچا کچھ دنون قیام کیا اور اس مدت مین محنت و مزدوری کر کے کچھ دینار جمع کیے بعدازان وطن کا قصد کیا راہ مین بوجہ کثرت بارش دریا زورون پر تھا۔ مجبوراً ملاح کو دو درہم دیے کہ اُس پار اُتار دے جب وہ نصف دریا مین پہونچا ایک فرشتہ جو اُس نہر کا محافظ تھا ظاہر ہوا اور کہا ،، اے خدا اس شخص نے اعمال سیٔہ کیے ہین اس کی موت آچکی ہے اسکے بارے مین کیا نافذ ہوتا ہے؟ آواز آئی اے فرشتے جلدی نہ کر مین اسکی بدبختی سے تمام کشتی والون کو ڈبودونگا۔ پس وہ فرشتہ کشتی کے قریب آیا اور ارادہ کیا کہ کل کشتی کو غرق کر دے۔ اتنے ہی مین ایک دوسرا فرشتہ ظاہر ہوا اور اُس نے کہا ٹھہرو ابھی اسکی عمر مین کچھ وقت باقی ہے وہ فرشتہ ٹھہر گیا اور انتظار کرنے لگا کہ وقت پورا ہو تو اپنا کام شروع کرون اُسی کشتی مین ایک عالم بھی تھا اُس نے کتاب نکالی اور پڑھنے لگا۔ دفعتہً کشتی والون سے کہا کہ ،، اے لوگو! یہ ربیع الثانی کے ابتدائی ایام ہین جس شخص نے اسمین خلوص دل سے چار رکعت نماز ادا کی۔ اللہ تعالیٰ نے اُس کو عذاب دنیا و عذاب آخرت سے نجات دینگے اور حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ہمسائیگی مین اُسکو رہنے کی جگہ ملے گی۔ جب اُس شخص نے عالم سے یہ بات سنی اُسکے دل پر نقش ہو گئی اور اُسی وقت چار رکعت نماز ادا کی اور سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص پندرہ بار پڑھی نماز سے فارغ ہوکر ہاتھ اُٹھائے اور دعا کی کہ اے رب غفور مجھ کو دین و دنیا کے عذاب سے بچا۔ جب اُس فرشتے نے اُس کی یہ دعا سنی آسمان کی طرف روانہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے کہا انا لا نضیع اجر المحسنین اُس کے بعد ایک مچھلی کو حکم دیا اُس نے کشتی مین آکر ایک ٹکر ماری جس سے ایک تختہ ٹوٹ گیا اور وہ شخص گرا اور پانی مین غائب ہو گیا کچھ دیر کے بعد وہ شخص پانی کے نیچے ایک شہر مین پہونچا دیکھا کہ ایک نہایت عظیم الشان شہر ہے اور اُسمین نوے لاکھ مساجد ہین۔ یہ بھی ایک مسجد مین جاکر ٹھہر گیا اُس مسجد کے متولی نے اُس کو کھلایا پلایا اور وہ وہین رہنے لگا کچھ دنون بعد ایک خوبصورت عورت سے اُس کی شادی کر دی اور ایک سو بیس برس تک وہ دونون ساتھ رہے اُن سے سات لڑکے اور لڑکیان پیدا ہوئین۔ توفیق الٰہی سے اسقدر عابد و زاہد ہوا کہ تمام دن نماز مین مشغول رہتا۔ ہمیشہ روزے رکھتا۔ صدقات و خیرات کرتا۔ راتون کو جاگتا رہتا۔ حتی کہ اللہ تعالیٰ کو اسکی عبادت محبوب ہوئی اور حضرت جبرئیلؑ کو حکم دیا کہ اسکو پھر اُسی نہر کے کنارے پہونچادو۔ حضرت جبرئیل

نے نصف شب مین اُس کو اُسی نہر کے دوسرے کنارے پر پہونچا دیا صبح ہوئی سخت متعجب ہوا کر مین یہان کیونکر پہونچا۔ گرتے پڑتے ایک طرف چل نکلا۔ کچھ دنون مین اپنے شہر مین پہونچا۔ وطن کو پہچانا گھر گیا بی بی بچون نے پوچھا کہان تھے۔ اُس شخص نے کل حال بیان کیا اُنھون نے اُسے دیوانہ قرار دیا اور کہا آج نوان دن ہے کہ تم ہمارے پاس سے علیحدہ ہوئے یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ اس مدت مین یہ واقعات گذر جائین اُس شخص نے قسمین کھائین تب یقین ہوا اور وہ مع اپنے بی بی اور بچون کے اپنے گھر مین رہنے لگا۔

ماہیت ماہ جمادی الاولیٰ

زاوان باسناد عبداللہ ابن جعفر روایت کرتے ہین کہ جس شخص نے چار رکعتین نماز ساتوین یا گیارھوین جمادی الاولیٰ کو یا جس شب کو ممکن ہو شروع رات مین ادا کین اور بعد سورۂ فاتحہ گیارہ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھی۔ اللہ تعالیٰ اُسکے نامۂ اعمال مین اکیس برس کی عبادت کا ثواب لکھینگے اور خدا کی راہ مین پچاس گھوڑون کے دینے کا اجر ملیگا۔

دوسری روایت مین ہے کہ پہلی جمادی الاولیٰ کی شب یا پندرھوین یا اکیسوین شب مین یا جس شب مین ہو سکے جس شخص نے بیس رکعتین ادا کین اور سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص تین بار پڑھی اور بعد فراغت حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سو بار درود بھیجا اُسکے لئے اللہ تعالیٰ سو فرشتے نازل فرماتا ہے جو اُس بندہ کے لئے قیامت تک دعائے مغفرت کرتے رہینگے اور وہ تمام دینی اور دنیاوی سختیون سے محفوظ رہیگا۔

منقول ہے کہ ایک شخص بلا اجازت اپنے ماں باپ کے حج کو گیا۔ جب نصف راستہ پر پہونچا ایک نہر ملی وہ وہان ٹھہر گیا اور وضو کر کے چار رکعتین نماز پڑھین۔ ہر رکعت مین بعد سورۂ فاتحہ سورۂ اخلاص سترہ بار پڑھی اور خدا سے خیر و برکت کے لئے دعا کی وہ نماز سے فارغ بھی نہ ہوا تھا کہ دفعتہً ایک گروہ قزاقون کا آپڑا اور اس قافلہ کو لوٹ لیا بہت لوگون کو مارا اور اُس شخص کے دونون ہاتھ اور دونون پیر کاٹ ڈالے۔ یہ شدت درد و الم سے تڑپتا رہا مگر کوئی اُسکا پرسان حال وہان نہ تھا۔ اسی حالت مین اسکو سات دن گذرے یہ شدت تکلیف سے بیہوش اور قریب بہ الموت ہو رہا تھا کہ چار سوار

پہونچے۔ وہ اُس کو دیکھ کر اُسکے پاس اُتر پڑے اور اُسے کھلایا پلایا کہ کچھ قوت آئے اُسکے بعد اُنمین سے ایک سوار اُٹھا اور دست بُریدہ کو اُسکی جگہ پر رکھ کر درود شریف پڑھا اور وہان پھونکدیا وہ جیسا تھا ویسا ہی ہوگیا اُسکے بعد دوسرا سوار آیا اور دوسرا ہاتھ جگہ سے ملاکر آیۃ الکرسی پڑھی اور پھونکا۔ یہ بھی درست اور سالم ہوگیا۔ تیسرا سوار اُٹھا اور اُسنے ایک پیر جگہ سے ملاکر "من یتق اللہ یجعل لہ مخرجا" پوری آیت پڑھ کر دم کی اور فی الفور وہ بھی سالم ہوگیا اُسکے بعد چوتھے نے دوسرا پیر جگہ سے ملاکر سورہَ "یٰس" پڑھکر دم کیا اور وہ بھی درست ہوگیا۔ بعد ازان اُن چارون نے سورہَ مزمل سورہَ مدثر۔ سورہَ انا ارسلنا۔ سورہَ انا انزلنا۔ پڑھ کر اُس شخص پر دم کیا اور اُس سے کہا کہ اب انشاء اللہ تجھ کو تمام عمر کوئی مصیبت نہین پہونچیگی۔ جب اُن لوگون نے چلنے کا ارادہ کیا تو یہ شخص اُنکے دامن سے چمٹ گیا اور پوچھا کہ وہ کون ہین۔ اُنھون نے کہا ہم وہی چار رکعتین ہین جن کو تو نے ادا کیا ہے جب تجھپر یہ حالت گذری تو ہم نے خدا سے دعا کی اور ہمین حکم ملا کہ یہان تجھ سے آکر ملین اسکے بعد وہ لوگ غائب ہوگئے اور یہ شخص لوٹکر اپنے مان کے پاس آیا اور کل حال بیان کیا اُسکی مان بہت متعجب ہوئی اور اُس کو اپنے سینے سے لگایا۔

ماہیتہ ماہ جمادی الاخری

اعمش سے روایت ہے کہ جس شخص نے جمادی الاخریٰ کی پہلی یا تیسری یا ساتوین یا جس شب مین ممکن ہو چار رکعت نماز ادا کی اور سورہَ فاتحہ کے بعد سورہَ اخلاص تیرہ بار پڑھی وہ اپنے گناہون سے اس طرح پاک وصاف ہوجائیگا گویا آج ہی مان کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے اور ایک منادی سمان سے ندا دیگا کہ "یا ولی اللہ اعمل انفا+ لانہ غفر اللہ من کل ذنب من جمیع عمرك" یعنی اے خدا کے دوست خوش ہو کہ خدا نے تیرے تمام عمر کے گناہ معاف کردیے اور اب تو جو چاہے کر

دوسری روایت مین ہے کہ جس نے اس مہینے کی پہلی۔ یا گیارھوین یا سترھوین رات مین بارہ رکعتین ادا کین اور ہر رکعت مین بعد سورہَ فاتحہ آیۃ الکرسی تین بار پڑھی۔ اللہ تعالےٰ اُس کے نامۂ اعمال مین بارہ برس کی عبادت کا ثواب تحریر فرمائینگے۔

دوسری روایت ہے کہ بیس رکعتین پڑھے اور بعد سورہَ فاتحہ تین بار سورہَ اخلاص پڑھے

اللہ تعالےٰ اُس کو تین سو برس کی عبادت کا ثواب عطا فرمائینگے اور اُس کو دنیاوی اور اُخروی تمام آفتون سے محفوظ رکھینگے۔

روایت ہے کہ ایک شخص خراسان مین فاسق اور فاجر تھا۔ شراب پیا کرتا کبھی خدا کو سجدہ نہین کیا۔ ایکدن وہ کچھ لوگون کے ہمراہ شہر کے کنارے جوا کھیل رہا تھا کہ اتنے ہی مین بادشاہی پیادے پہونچگئے اور اُس کو گرفتار کرکے بادشاہ کے سامنے پیش کیا بادشاہ نے پوچھا "یہ کون ہے" اُن لوگون نے کہا یہ ایک بدکار اور فاسق شخص ہے اُس نے کبھی کسب حلال کی روزی نہین کھائی ہمیشہ جوا کھیلتا ہے اور یہی اُس کی کمائی ہے بادشاہ نے حکم دیا کہ کل اسکی گردن اُڑا دیجائے تاکہ دوسرون کو عبرت ہو لوگ اُس کو پکڑکر قیدخانہ مین لیگئے یہ قیدخانہ مین غمزدہ بیٹھا ہوا تھا ایک اور شخص بھی قید تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیج رہا تھا نصف شب کے قریب وہی دوسرا شخص اُٹھا اور اُسنے وضو کرکے نماز کی نیت باندھی۔ اس شخص نے جب یہ دیکھا اسکے دل مین محبت خدا کی جاگزین ہوئی۔ وضو کیا اور نماز کیلئے ہاتھ اُٹھائے اور کہا بارآلٰہا مین نے تمام عمر تیری کوئی اطاعت نہین کی تو محض اپنی کریمی سے مجھپر رحم فرما اور مجھ کو اس بلا سے نجات دے۔ جب صبح ہوئی لوگ اس کو قیدخانہ سے نکال کر بازار مین لے گئے کہ اس کو قتل کرین۔ اتنے ہی مین ایک شخص بادشاہ کے پاس آیا اور کہا اے بادشاہ تجھ کو برص اور جذام کا مرض ہے۔ تونے سیکڑون علاج کئے کچھ فائدہ نہین ہوا یہ شخص جس کو تو آج قتل کرا رہا ہے۔ بہت بڑا حکیم ہے اس کا کوئی ثانی نہین اگر تو اس کو چھوڑ دے اور اس سے علاج کرائے تو بیشک نفع ہوگا بادشاہ نے فوراً اپنے غلامون کو دوڑایا کہ وہ اُسے جاکر لے آئین جب وہ شخص بادشاہ کے حضور مین پہونچا تو بادشاہ نے کہا مجھکو معلوم ہوا ہے کہ تجھ کو جذام اور برص کی دوا معلوم ہے میرا علاج کر اگر مجھکو نفع ہوا تو تجھ کو چھوڑدونگا اور اپنا وزیر بنادونگا۔ اپنے مصاحب کی لڑکی تجھے بیاہ دونگا اور تیرا اتنا بڑا مرتبہ کردونگا کسی کا ویسا مرتبہ نہوگا اُس شخص کو بہت پریشانی ہوئی کہ کیا جواب دے کہ اللہ تعالیٰ نے اُسکے دل مین بات ڈالدی اور اُسنے اقرار کرلیا کہ ہان مین دوا جانتا ہون۔ بادشاہ نے فوراً اُس کی بیڑیان کٹوادین اور اُس کو نہلواکر اور اچھی پوشاک پہنواکر اپنے قریب کرسی پر جگہ دی لیکن یہ شخص بہت پریشان کہ مین کس طرح اسکا علاج کرون اتنے ہی مین حکم خدا سے عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ تشریف

لائے اور اُس کو وہ دوا بتلائی۔ اُس شخص نے بادشاہ کا علاج کیا اور سات دن مین وہ بالکل تندرست ہوگیا۔ بادشاہ نے اُسکی شادی اپنے ندیم کی لڑکی سے کرکے اُس کو تمام لشکر کا سپہ سالار بنا دیا۔ اُسکی باقی عمر نہایت عیش مین گذری پس جو شخص چھبیسوین شب مین ذیقعدہ کی چار رکعت پڑھیگا اُس کو بھی یہی ثواب ہے اور اُس کے نامۂ اعمال مین اُس سال بھر کوئی بدی نہ لکھی جائے گی۔

(باب ۵۳) دربیان کرامت ماہ رجب و فضیلت روزہ ماہ مذکور

ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ "جو شخص اس مہینے کی تعظیم کریگا۔ اُس کو اللہ تعالیٰ دین و دنیا مین معزز رکھینگے کیونکہ اُس کی تعظیم مین کہا جاتا ہے کہ قرآن کلام خدا ہے اور کعبہ خدا کا گھر ہے اور رجب خدا کا مہینہ ہے۔ پس جو شخص اس مہینے مین ایک دن روزہ رکھیگا۔ اُسکو خدا تعالیٰ ہزار برس کے روزے کا ثواب عطا فرمائینگے اور جو شخص اُسکی صبح کو یا دوپہر کو یا شام کو غسل کریگا وہ اپنے گناہون سے اسطرح پاک ہوجائیگا جیسا کہ وہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔

اور انھین ابو سعید خدریؓ سے بھی روایت ہے کہ جنت مین ایک چشمہ ہے جس کا نام رجب ہے اُسکا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے پس جو شخص رجب کے کسی دن مین روزہ رکھیگا وہ قیامت کے دن اُس چشمہ سے سیراب ہوگا۔

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ جو شخص ایکدن اس مہینے مین روزہ رکھیگا اُس کو اُس پورے سال کے روزے کا ثواب ملیگا اور جو شخص سات دن روزے رکھیگا اُس کو عذاب جہنم سے نجات ملیگی اور دوزخ کے دروازے اُسکے لئے بند ہوجائینگے اور جس نے دس دن روزے رکھے اُسکے لئے ایک فرشتہ مقرر ہوجاتا ہے جو اُسکے ہر کام کے پورا کرنے کو مستعد رہتا ہے۔

دوسری روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے اس مہینہ مین ایکدن بھی روزہ رکھا گویا اُسنے ساٹھ برس متواتر روزے رکھے اور جس نے دو دن روزے رکھے اُس کو ہر دن کے عوض مین سو سال کی عبادت کا ثواب ملیگا۔ اور اُسکو اللہ تعالیٰ بخش دینگے اور اُسکے لئے جنت مین آٹھ ہزار گھر موتی اور یاقوت کے تیار کیے جائینگے اور آٹھ ہزار برس کی

عبادت کا ثواب جسمین کہ دن روزہ داری اور شب بیداری مین گذری ہو عطا فرمائینگے۔
مروی ہے کہ اسی مہینے کی ستائیسوین شب مین رسول اللہ کو معراج ہوئی آپ مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ کو روانہ ہوئے آپکے سر مبارک پر رسالت کا تاج جلوہ فگن تھا اور آپ کی گردن مبارک مین بنوت کا ہار آویزان تھا۔ ہاتھون مین رحمت کے کنگن جلوہ افروز تھے اور جسم سکون وتحمل کے زیورات سے منور تھا شفقت اور تلطف کی ازار جسم مین اور فوز وکامیابی کی چادر شانون پر انگشت مبارک مین خاتم النبوۃ کی انگوٹھی جلوہ گر تھی۔ اور حق کی تلوار ہاتھون مین کھینچے ہوئے تھے آپ براق پر جلوہ افروز ہوئے اور وہ آپکو لیکر اڑا جب آپ سدرۃ المنتہیٰ تک پہونچے تو اس مقام پر حضرت جبرئیلؑ وحضرت میکائیلؑ اور دوسرے فرشتے یہ کہتے ہوئے علیحدہ ہوئے کہ "اگر یک سر موے برتر پرم فروغ تجلی بسوزد پرم"۔ حضورؐ نے پوچھا کہ اے جبرئیلؑ اب کون رفاقت کریگا اُسیوقت ایک آواز آئی کہ اے فرشتو حبیب کو حبیب کے پاس بھیجدو۔ حضرت جبرئیلؑ نے حضورؐ سے کہا تشریف لیجائیے اور اپنے رب کی ملاقات سے مسرور ہوجیے۔ آپ روانہ ہوئے اور جنت مین پہونچے وہان حور وقصور کے مناظر سے دل شاد ہوئے۔ اتنے ہی مین آواز آئی کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر تم کو دنیا کی خواہش ہو تو وہ تمھاری ہے اگر آسمانون کی خواہش ہو تو وہ تمھارے ہین عرش وکرسی اور جنت سب تمھارے ہین اور اگر سونے کے پہاڑ کی خواہش ہے تو وہ بھی تمھارا ہے۔"
سید الکونین سردار دوعالم نے جواب دیا۔ مین دنیا۔ دنیا والون کے لئے آسمان اُنکے رہنے والون کے لئے اور عرش وکرسی اُٹھانے والون کے لئے اور جنت اور سونے کا پہاڑ انکے طلبگارون کے لئے چھوڑتا ہون۔ مین صرف "سبحان ذوالجلال والاکرام" کو چاہتا ہون۔
حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ستائیسوین رجب کو روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اُس کو ہزار برس کے روزون کا ثواب عطا فرمائینگے۔
حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جسنے ستائیسوین رجب کو روزہ رکھا اسکے لئے یہ روزہ تمام عمر کے گناہون کا کفارہ ہوجائیگا اور اگر وہ اُس سال مرجائیگا تو شہید ہوگا۔
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس شخص نے اس مہینہ مین توبہ کی اُس کو حضرت آدمؑ وداؤدؑ وایوبؑ علیہم السلام کی طرح اجر ملیگا اور اُس کے لئے خدا کی رضامندی واجب

ہوجائے گی۔

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ جس نے اس مہینے مین یوم استفتاح کے دن روزہ رکھا اللہ تعالیٰ کے حکم سے اُسکے لئے جنت کے آٹھون دروازے کھولدئے جائینگے کہ جس دروازے سے چاہے جنت مین داخل ہو۔

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے پچیسوین رجب کو روزہ رکھا اللہ تعالےٰ اُس کو پندرہ ہزار برس کا ثواب عطا فرمائینگے اور اُس کی دعائین قبول ہون گی اور اُسکی قبر کشادہ کردیجائیگی اور ستر دروازے جنت کے کھولدئے جائینگے۔ جن سے وہ حور اور قصور اور درختون اور نہر دن کو قیامت تک دیکھتا رہیگا۔

حضرت علیؓ نے فرمایا ہے کہ جس نے ایک رات بھی اس مہینے مین قیام و بیداری مین گذاری اُسکے لئے جنت واجب ہوجائے گی۔

حضرت ابوہریرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ حضور نے ارشاد فرمایا جسنے رجب کے مہینے مین ایکدن روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اُس سے راضی رہینگے اور جس نے دو روزے رکھے اُسکا ثواب کوئی نہین بیان کرسکتا۔ اور جس نے تین روزے رکھے اُس کے درمیان اور دوسرے لوگون کے درمیان اللہ تعالیٰ ایک خندق بنا دین گے جسکی چلائی ستر برس کی ہوگی اور جس نے چار روزے رکھے وہ ہر مصیبت اور دیوانگی اور مرض جذام اور برص سے محفوظ رہیگا اور جسنے پانچ روزے رکھے وہ جب اپنی قبر سے نکلیگا تو اُسکا چہرہ چودھوین رات کے چاند کے مثل چمکتا ہوگا اور جس نے چھ روزے رکھے اُسکا میزان اللہ تعالیٰ بھاری کردین گے (یعنی اُسکی نیکیون کا پلہ جھکا رہیگا اور جس نے سات روزے رکھے اُسکے لئے دوزخ کے ساتون دروازے بند ہوجائینگے اور جس نے آٹھ روزے رکھے اُسکے لئے آٹھون جنتین واجب ہوجائینگی اور جسنے نو روزے رکھے اپنی قبر سے کلمہ پڑھتا اُٹھیگا اور جس نے دس روزے رکھے اُسکے شانون پر دو بازو سبز جو موتی اور یاقوت سے جڑے ہونگے لگا دیے جائینگے جن سے وہ پل صراط سے مثل برق جہندہ کے گذر جائیگا اور جس نے گیارہ روزے رکھے قیامت کے دن کوئی اُس سے درجہ مین بڑا نہ ہوگا اور جس نے بارہ روزے رکھے اُسکو ایسا لباس عطا ہوگا جسپر تمام عالم رشک کریگا اور جسنے تیرہ روزے رکھے اُسکے لئے قیامت کے

دن عرش کے سایہ مین دستر خوان بچھایا جائے گا جس سے وہ کھائے پیئے گا اور دوسرون کو گرمی اور بھوک پیاس کی تکلیف ہوگی اور جسنے چودہ روزے رکھے اُس کو اللہ تعالیٰ وہ نعمتین عطا فرمائینگے جن کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی کے خیال مین گذرا ہوگا اور جسنے پندرہ روزے رکھے وہ محشر کے دن آمنین کی صف مین کھڑا ہوگا اور نبی اور فرشتے اُس کو مبارکباد دین گے اور جسنے پورے مہینے روزے رکھے اُسپر اللہ تعالیٰ دوزخ کی آگ حرام کردینگے اور خدا کے دیدار اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت سے سرفراز ہوگا۔

حضورؐ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جسنے اس مہینہ کے شروع ہفتون مین روزہ رکھا اُسکے لئے جنت واجب ہوجائے گی اور اگر وہ اس مہینہ مین مرجائے گا تو شہادت کا درجہ ملیگا۔

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جس نے اکیسوین یا ستائیسوین شب مین بعد مغرب بارہ رکعتین پڑھین اور سورہ فاتحہ کے بعد انا انزلناہ تین بار اور سورہ اخلاص بارہ مرتبہ پڑھی اور بعد فراغت کے کہا "اللھم صل علی محمد ن النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وسلم" اور تین بار "سبوح قدوس ربنا ورب الملئکۃ والروح" پڑھا اور دس مرتبہ "رب اغفرلی وارحم وتجاوز عما تعلم فانک انت العلی العظیم" کہا اور اسکے بعد دعا مانگی اللہ تعالیٰ اُس کو پانچ چیزین عطا فرمائینگے ایک یہ کہ جبتک زندہ رہیگا کسی مخلوق کا محتاج نہ رہیگا دوسرے ایمان کے ساتھ دنیا سے کوچ کریگا تیسرے اُس کی قبر کشادہ ہوجائے گی۔ چوتھے باغ جنت مین گلگشت کریگا۔ پانچوین خدا کا دیدار میسر ہوگا۔

باب ۱۴۵) دربیان فضیلت شب برأت وروزہ ماہ مذکور

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے کہ حضور نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے شعبان مین تین روزے رکھے ایک منادی آواز دیتا ہے کہ اے شخص اے خدا کے دوست تجھپر سلام ہے مین تجھ کو خوشخبری دیتا ہون کہ تیرا ٹھکانہ جنت ہے اور تیرے تمام گناہ بخش دیے گئے ہین اور خدا نے تجھے درختون کے ہر ہر پتہ کے عوض مین پچاس نیکیان عطا فرمائی ہین اور ہر دانہ کے عوض مین جو زمین مین اُگتا ہے ایک دن کی عبادت کا ثواب دیا ہے۔ ہر روزے کے عوض

مین ایک ہزار نیکیان دیگئی ہین قیامت کے دن تجھ کو پیاس نہ معلوم ہوگی۔ کیونکہ تو عرش خداوندی کے سایہ مین ہوگا۔

عبد اللہ ابن عباس رضؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے پاس جبرئیل نصف شعبان کی شب مین آئے اور انھون نے کہا کہ اے محمدؐ اٹھو یہ وہ رات ہے کہ جسمین رحمتون کے دروازے کھولدیے جاتے ہین اُٹھیے اور اپنے دست مبارک آسمان کی طرف اُٹھایئے۔" رسول اللہ فرماتے ہین کہ مین نے پوچھا کہ یہ کون سی رات ہے کہا یہ وہ رات ہے جسمین رحمت الٰہی کے تین سو دروازے کھولدیے جاتے ہین اور اس شب مین اللہ تعالیٰ سب کو بخشدیتا ہے بجز دس لوگون کے کہ اگر اُن کا خاتمہ توبہ پر نہ ہوا تو اُنکی بخشش نہین ہے وہ دس یہ ہین مشرک کاہن ساحر۔ سحر کرانے والا۔ مخنث۔ وہ لڑکا جس کو اس کے ماں باپ نے فرزندی سے عاق کردیا ہو۔ سود کھانے والا۔ چغلخور۔ شرابخوار۔ زانی۔

اقناع مین مذکور ہے کہ جبرئیل علیہ السلام حضور سردار دو عالم کیخدمت مین حاضر ہوئے اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس رات مین عبادت فرمایئے کہ حاجتون کے پورے ہونے کا یہی وقت ہے۔ نبی اکرم نے وہ رات عبادت مین بسر کی۔ پھر حضرت جبرئیلؑ خدمت مبارک مین حاضر ہوئے اور کہا کہ "خوش ہوجیے کہ اللہ تعالیٰ نے آپکی امت کے ہر فرد کو بجز مشرک کے بخشدیا۔ سر اُٹھایئے اور دیکھیے آسمان پر کیا نظر آتا ہے۔" آپنے سر مبارک اُٹھایا دیکھا کہ آسمان کے دروازے کھلے ہوئے ہین اور فرشتے آسمان اول سے عرش اعظم تک سربسجود ہین اور اُمت محمدی کے لئے دعائے مغفرت کر رہے ہین ہر دروازہ پر ایک منادی ہے پہلے دروازہ کا منادی آواز دے رہا ہے کہ "مبارک ہین وہ لوگ ہین جنھون نے اس شب مین رکوع کیا" دوسرے دروازہ کا منادی کہہ رہا ہے کہ "مبارک ہین اس شب کے سجدہ کرنیوالے"۔ تیسرے دروازہ کا منادی آواز دیتا ہے کہ "مبارک ہین جنھون نے اس شب مین خدا کا ذکر کیا ہے"۔ چوتھے دروازہ سے آواز آرہی ہے کہ "خوشخبری ہے اُن لوگون کے لئے جنھون نے اس شب مین دعائین مانگی ہین"۔ پانچوین دروازے کا منادی پکار رہا ہے کہ وہ مبارک ہے وہ جس نے اس رات کو خشوع وخضوع مین ختم کیا" چھٹے دروازے سے آواز آتی ہے کہ مبارک ہے وہ جس نے اس رات مین عمل خیر کیا" ساتوین دروازے سے سنائی

دیتا ہے کہ "ہے کوئی مانگنے والا آئے اُسکی دعا قبول ہوگی اور اُسکا سوال پورا ہوگا اور اُسکے گناہ معاف کیئے جائینگے۔

عروس الاخبار مین حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب شعبان کی پندرہوین شب ہو تو اُس رات مین قیام کرو اور دن مین روزہ رکھو کیونکہ اسدن غروب کے وقت خدائے عزوجل کا عرش آسمان اول پر آکر ٹھہرتا ہے اور منادی آواز دیتا ہے کہ "ہے کوئی معافی چاہنے والا کہ وہ بخشا جائے گا؟" کیونکہ یہ رات مبارک ہے۔

بعض حکمار نے کہا ہے کہ لوگو ماہ شعبان مین روزہ رکھو اور قیام کرو اسلیئے کہ یہ مہینہ خدا کے حبیب کا مہینہ ہے۔ پس جسنے اس مہینے کی تعظیم کی اُسنے گویا رسول اللہ صلعم کی تعظیم کی۔ جیسا کہ حضور اکرم صلعم نے ارشاد فرمایا ہے کہ "شعبان میرا مہینہ ہے جسنے اسکی تعظیم کی اُسنے میری تعظیم کی اور جس نے کہ میری تعظیم کی مین اُس کے لئے قیامت کا ذخیرہ ہو جاؤنگا۔"

حضورؐ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس نے تین دن شعبان کے اول اور تین دن درمیان مین اور تین دن آخر مین روزے رکھے اُس کو اللہ تعالیٰ ستر نبیون کا ثواب عطا فرمائینگے اور ستر سال کی عبادت کا ثواب دینگے اور اگر وہ مرجائیگا تو شہید ہوگا پس انسان کو لازم ہے کہ نصف شعبان کی رات مین خدا کو یاد کرے اور نفلین پڑھے۔ کیونکہ اس شب مین آگ دوزخ کی بند کردیجاتی ہے اور رحمت اور بخشش کے تین سو دروازے کھول دیئے جاتے ہین اور تمام مومنین بخشدیئے جاتے ہین مگر یہ سات شخص کہ انکی بخشش نہین ہے اول تارک صلوٰۃ۔ دوسرے تارک زکوٰۃ۔ تیسرے بخیل۔ چوتھے بوالہوس کہ خواہ کتنا ہی کھائے پیئے مگر شکم سیر نہین ہوتا۔ پانچوین وہ عورت جس سے اُسکا شوہر خوش نہین ہے چھٹے رشوت لینے والا۔ ساتوین وہ شاگرد کہ اُستاد اُس سے ناراض ہو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس نے شعبان کی راتون کو زندہ رکھا اُسکا دل کبھی نہ مریگا۔ دراتون کو زندہ رکھنے سے یہ مطلب ہے کہ شب بیداری اور قیام و ذکر خدا مین وہ رات گذارے) اور جتنے لڑکے اس سال مین پیدا ہونے والے ہوتے ہین وہ سب اسی رات مین مقدر ہوتے ہین اسی شب مین اعمال خیر آسمان پر اُٹھائے جاتے ہین اسی شب مین روزے اُتارے جاتے ہین۔ پس ہر مسلمان کو لازم ہے کہ اس رات مین ذکر خدا کے ساتھ

جاگتا رہے کیونکہ اس رات مین ہر چیز کی نظر داشت کیجاتی ہے حتی کہ کتنے لوگ اس سال مین مرینگے اور کتنے مریض شفایاب ہون گے اور کتنے لڑکے یتیم ہون گے اور کتنے ماں باپ اپنے بچونسے بچھڑینگے نفلون کے بارہ مین بعض مشائخ کی روایت ہے کہ پچاس رکعتین پڑھے اور بعض کی روایت ہے کہ سو رکعتین۔ سورہ فاتحہ کے بعد ہر رکعت مین تیرہ مرتبہ قل ہو اللہ پڑھے اور دوسری روایت ہے کہ بارہ مرتبہ اور تیسری روایت ہے کہ صرف تین مرتبہ اور چوتھی روایت ہے کہ تیس مرتبہ اور ایک روایت ہے کہ دو رکعت پڑھے اور ہر رکعت مین بعد سورہ فاتحہ آیۃ الکرسی ایکبار اور سورہ اخلاص پندرہ بار پڑھے جو شخص اس پر عمل کریگا وہ اپنی موت سے پہلے جنت مین اپنا گھر دیکھ لیگا اور بعد فراغت سورہ یٰس تین بار پڑھے اس سے ایمان سلامت رہیگا۔ عمر بڑھے گی تنگدستی نہ ہوگی اور بلاؤنسے محفوظ رہے گا۔

سلمان فارسیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آخر شعبان مین خطبہ فرمایا جسمین آپنے بیان فرمایا کہ "اے لوگو تمھین ایک مہینہ مبارک اور بزرگ ملا ہے اور اُسمین ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینون سے بہتر ہے" پس جسنے اُسدن روزہ رکھا اور اُس شب مین افطار کیا اُس کو اتنا ثواب ملیگا کہ گویا اُس نے بیس غلام آزاد کیے۔ اور جس نے اُسمین دو رکعت پڑھی گویا اُس نے ہزار رکعتین پڑھین اور جسنے اُس شب مین اپنے ملازم اور اپنے زیردست کی خطاؤن سے درگذر کیا اللہ تعالیٰ اُس کو نار دوزخ سے محفوظ رکھیگا۔

بعض حکماء سے مروی ہے کہ انسان کو لازم ہے کہ اُس شب مین وہ پچیس باتین پوری کرے اوّل یہ کہ وہ غسل کرے کہ جس سے اُسکے گناہ ایسے دُھل جائینگے گویا وہ ماں کے پیٹ سے ابھی پیدا ہوا ہے اور ۲ جتنی نفلین ممکن ہو پڑھے کہ اُسمین اُس کو لیلۃ القدر کا ثواب ملیگا۔ اور ۳ یتیمون اور مسکینون پر صدقہ کرے کہ اس سے سال ختم تک اُس کے رزق مین برکت رہیگی اور ۴ خیر الدنیا کی دعا اپنے لئے اپنے اُستاد اپنے ماں باپ اور مومنین کے لئے کرے اور ۵ اپنے بی بی بچون کو حکم کرے کہ وہ ذکر خدا مین مصروف و مشغول رہین۔ اور ۶ کھانے پکائے اور دوستون و پڑوسیون و فقیرون کو کھلائے اور ۷ اپنے ماں باپ کو اگر وہ زندہ ہین تو اُن سے رضا جوئی کرے اور ۸ اگر انتقال کر چکے ہین تو دعاء مغفرت کرے اور ۹ اپنے گناہون سے توبہ کرے اور ۱۰ سرمہ لگائے اس طرح کہ داہنی آنکھ مین تین

سلائی اور بائیں مین دو۔ اس مین اُس کو اللہ تعالیٰ دو فائدے دین گے۔ ایک یہ کہ اُسکی آنکھ مین اُس سال کے ختم تک کسی طرح کا مرض نہ ہوگا دوسرے یہ کہ وہ ذکر خدا مین کوئی سستی نہ کرین گی اور کھانا پکائے مگر گوشت نہین بلکہ غلہ کہ ہر دانہ کے عوض مین اُس کو ایک ایک نیکی کا ثواب ملیگا اور اُسکی دس برائیان معاف کردیجائین گی اور اُس کے دس درجے جنت مین بلند کر دیے جائینگے اور لباس لطیف پہنے اور خوشبو لگائے کیونکہ یہ سنت ہے اور رسول اللہ نے اسپر مداومت فرمائی ہے اور کپڑے اور غلہ اور چاندی کی قسم سے صدقہ کرے کہ ان صدقون کے عوض مین اُسکے سونے چاندی۔ زیور کپڑے۔ غلہ اور اجناس کی تجارت مین ترقی ہوگی اور سورۂ اخلاص ہزار مرتبہ پڑھے اور سحر کے وقت روزے کی نیت کرے اور صلۂ رحمی کا خیال رکھے اور دشمنون سے نرمی برتے اور علمار اور صالحین کی زیارت کرے اور خدا کے خوف سے روئے اور غیبت اور چغلخوری اور حسد اور اکل حرام اور افعال قبیحہ سے بچے اور اگر مقدور ہو تو لونڈی غلام آزاد کرے اور سورۂ یٰسین اکیس بار پڑھے اور بارہ رکعت یا سو رکعت نفل ادا کرے اور حقوق والدین سے ڈرے کہ اگر ماں باپ اس رات مین کسی کو فرزندی سے عاق کر دین گے تو پھر اُس کی بخشش نہ ہوگی اور موت کو یاد کرے اور اپنے اہل کی (بی بی) اجازت عبادت کے لئے طلب کرے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا وغیرہ سے اس طرح کی عبادت مین اجازت لیا کرتے تھے۔

(باب ۵۵) رمضان المبارک اور اُسکے روزون کے شرف کا بیان

صلوٰۃ تراویح۔ سحر۔ توبہ لیلۃ القدر۔ اعتکاف۔ صدقۂ فطر عیدگاہ ترتیب رکعتین فضیلت صوم شوال کا بیان اور اُنکے اجر کی تشریح

مشارق الانوار مین حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب رمضان کا ایک دن شروع ہونے کو باقی رہجاتا تو آپ لوگون کو جمع فرماکر خطبہ دیتے کہ، اے لوگو رمضان آگیا اسکے لئے تیار ہو جاؤ۔ اپنے کپڑے اچھے رکھو۔ اُس کی تعظیم و حرمت کرو

کیونکہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک یہ نیکی سب سے بڑھ کر ہے۔ عمل خیر کرو کہ اس مہینے مین ایک نیکی کی دو دو نیکیان لکھی جاتی ہین۔ نماز کی اور تلاوت قرآن کی کثرت کرو کیونکہ جس شخص نے اس مہینے مین قرآن بصدق پڑھا اُس کو اللہ تعالیٰ ہر حرف کے عوض مین ایک باغ جنت مین عطا فرمائینگے۔ اُسکے درخت اسقدر عظیم الشان اور بلند و بالا ہون گے کہ دنیا مین اُن کی مثال نہین دیکھی جاسکتی۔ پتون سے ڈھکے ہون گے۔ ہر پیڑ کے نیچے ستر ہزار فرشتے ہونگے جو اُس شخص کے لئے قیامت تک استغفار اور دعا کرتے رہینگے قیامت کے دن اُس کے روزے ایک حسین و جمیل صورت مین سامنے آئینگے اسکی شفاعت کرین گے اور اُس کو لے کر جنت مین داخل ہون گے۔

اعمش رحؒ کہتے ہین کہ ایک رمضان دوسرے رمضان تک کے گناہون کا کفارہ ہے اور ایک حج دوسرے حج تک اور ایک جمعہ دوسرے جمعہ تک اور ایک نماز دوسری نماز تک۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا ہے کہ "میری اُمت کا مہینہ رجب ہے اور اُس کو اور مہینون پر ویسے ہی فضیلت ہے جیسے کہ میری اُمت کو دوسرے لوگون پر اور شعبان میرا مہینہ ہے اور جیسے مین تمام انبیاء گذشتہ پر افضل ہون اسیطرح یہ مہینہ بھی اور مہینون پر افضل ہے اور رمضان خدا کا مہینہ ہے اور اُسکی فضیلت کا اندازہ نہین ہوسکتا۔

ابومسعود انصاری رضؓ سے روایت ہے کہ جس شخص نے رمضان کے روزے رکھے اور اُسکے کل مناسک ادا کیے۔ حرام کو حرام سمجھا اور کسی امر فحش کا مرتکب نہ ہوا تو اُسکے گناہ کبیرہ وصغیرہ معاف ہوجائینگے اور ہر تسبیح و تہلیل کے عوض مین اُسکے لئے ایک مکان جنت مین زمرد سے بنے گا جس مین یاقوت کی پچکاری ہوگی۔ جسکے درمیان مین ایک سرخ خیمہ یاقوت کا ہوگا جس مین ایک حور ہوگی جس کے ہاتھون مین سونے کے کنگن یاقوت سے جڑے ہوے ہون گے جن کی چمک سے دنیا روشن ہوجائے گی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب ماہ رمضان کی آخری رات ہوتی ہے تو آسمان زمین اور فرشتے میری اُمت کی مصیبت یاد کرکے گریہ وزاری کرتے ہین لوگون نے پوچھا اے حبیب اللہ وہ کون سی مصیبت ہے آپنے فرمایا کہ "صدقہ اس مہینے مین قبول کیا جاتا ہے۔ دعا مستجاب ہوتی ہے گناہ بخشے جاتے ہین نمازین قبول ہوتی ہین نیکیان دوچند کردیجاتی ہین۔ حورین سنگار کرتی ہین اور آوازین دیتی ہین کہ وہ ہے کوئی جو ہمسے شادی

کرے ؟ اور جھروکوں مین کھڑی ہو کر رضوان داروغہ جنت سے پوچھتی ہین کہ یہ کون رات ہے ؟ وہ جواب دیتا ہے کہ یہ رمضان کی پہلی رات ہے۔ اللہ تعالیٰ حکم دیتے ہین کہ اے رضوان اُمت محمدی کے روزہ دارون کے لئے جنت کے دروازے کھولدو اور اے خازن دوزخ دوزخ کے دروازے بند کر دو۔ جبرئیل کو حکم ہوتا ہے کہ وہ زمین پر جائین اور شیطانون کو زنجیر وطوق مین جکڑ دین اور انھین دریاؤن مین پھینکدین کہ اُمت محمدی کو وساوس سے پریشان نہ کرین اور ہر رات مین اللہ تعالےٰ فرماتے ہین کہ ہے کوئی مانگنے والا کہ مین اُس کا سوال پورا کرون اور ہے کوئی توبہ کرنیوالا کہ اس کا گناہ معاف کرون اور ہے کوئی بخشش چاہنے والا کہ اُس پر اپنی رحمتین نازل کرون ؟" افطار کے وقت اللہ تعالیٰ ہزار در ہزار مجرمون کو جن کے لئے عذاب مستوجب ہو چکا ہے بخشدیتے ہین اور جمعہ کے روز رات اور دن کے ہر لمحہ کے حساب سے مجرم آزاد کیے جاتے ہین جب رمضان کا آخری دن ہوتا ہے اُسدن اتنے مجرم معاف کیے جاتے ہین جتنے کہ کل مہینے کے۔

سہل ابن سعدؓ سے روایت ہے کہ انھون نے کہا جنت مین ایک دروازہ ہے جسکا نام ریان ہے جس سے قیامت کے دن اُمت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وہ لوگ داخل ہونگے جنھون نے رمضان مین روزے رکھے ہین۔ آواز دی جائے گی کہ کہان ہین روزہ رکھنے والے اور ذکر خدا کرنیوالے ماہ رمضان کے آئین اور اس دروازے سے داخل ہون وہ لوگ اُٹھینگے اور جب دروازے سے گذر جائینگے دروازہ بند ہو جائیگا پھر اُسمین کوئی داخل نہ ہو سکے گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا ہے کہ شہادت کئی قسم کی ہے قتل فی سبیل اللہ مکہ معظمہ کے راستے مین مرجانا۔ دیوار کے نیچے دبکر مرنا۔ ہیضہ مین مرنا۔ آگ سے جلکر مرنا کوئی کسی کو زہر دے اُسکی وجہ سے مرنا۔ پانی مین ڈوب کر مرنا۔ عورت کا حالت زچگی مین مرنا۔ سانپ کے کاٹے سے مرنا روزہ دار کا افطار سے پہلے مرنا لیکن جہاد کی شہادت ان تمام شہادتون سے افضل ہے اور اللہ کے نزدیک زیادہ محبوب ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میری اُمت جانتی کہ رمضان کسقدر متبرک مہینہ ہے تو تمنا کرتی کہ تمام سال رمضان رہے۔ کیونکہ رمضان مین سونا عبادت ہے اور گفتگو اور ذکر تسبیح ہے اور ایک عمل کے دو عمل شمار ہوتے ہین جتنے رمضان کے پورے روزے اول

سے آخر تک رکھے وہ اسطرح گناہون سے پاک ہوجاتا ہے گویا آج ہی مان کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔

روایت ہے کہ روزہ دارون کے سامنے قیامت کے دن ایک خوان حسین انواع اقسام کے کھانے ہون گے۔ رکھا جائیگا اور وہ اُس سے کھائینگے اور لوگ حساب وکتاب مین ہونگے۔ دیکھنے والون کو تعجب ہوگا کہ کیا وجہ ہے کہ یہ کھا رہے ہین اور ہم حساب مین ہین۔ جواب دیا جائے گا کہ یہ لوگ رمضان مین روزے رکھتے تھے اور تم روزے کھاتے تھے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب رمضان آتا ہے تو شیاطین اور اجنہ قید کردیے جاتے ہین دوزخ کے دروازے بند ہوجاتے ہین اور جنت کے دروازے کھلجاتے ہین ایک منادی آواز دیتا ہے کہ اے عمل نیک کرنے والے چلو یون ہی ہر رات مین ہوتا رہتا ہے۔

رسول اللہ صلعم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص رمضان آنے سے خوش ہوا اور ختم ہوجانے سے مغموم ہوا اُسکے گناہ معاف ہوجاتے ہین اور وہ اس طرح پاک ہوجاتا ہے جیساکہ وہ اپنی پیدائش کے دن پاک تھا۔ اس مہینہ مین گناہون کا کفارہ ہوتا ہے۔ قلوب مسرور رہتے ہین ڈرنیوالے کو دوزخ سے امان دیجاتی ہے اس مہینہ کا ایک گھنٹہ ہزار سال سے بہتر ہے۔ یہ سجود۔ صیام۔ تراویح۔ ختم قرآن کا مہینہ ہے۔ یہ رحمت اور بخشش کا مہینہ ہے یہ توبہ و استغفار کا مہینہ ہے۔ یہ زیارت قبور اور احسان کرنے کا مہینہ ہے۔ جو کچھ عمل خیر اس مہینہ مین کیا جائے گا وہ قیامت کے دن خدا کے سامنے اُس بندہ کا گواہ ہوگا اُس کی راتون مین نفلین پڑھو ذکر کرو کہ آتش دوزخ تم پر حرام ہوجائے۔

بحر الرائق اور فتاوی بزازیہ مین ہے کہ اگر کوئی شخص رمضان مین عمداً بلا عذر کھائے پیے اور لوگون کے سامنے بھی اُس کی کچھ پروا نہ کرے اُس کو قتل کردو۔

عبداللہ ابن عباس سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ایک دن بھی رمضان مین عمداً کھایا پیا بلاکسی عذر اور بلاکسی مرض کے اُسکے تمام عمر کے روزے نہ قبول کیے جائینگے اور وہ نار جہنم مین تو لاکھ برس تک جلتا رہیگا اور جس نے ایک وقت کی نماز عمداً قضا کی وہ فرعون کے ساتھ آتش دوزخ مین چھ ہزار برس تک جلتا رہیگا۔ (یہ روایت

حسان المصابیح مین ہے)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورؐ سردار دو عالم نے فرمایا کہ جس نے رمضان مین صدق دل سے روزے رکھے اُسکے تمام گناہ معاف ہوجاینگے۔ یہ وہ مہینہ ہے کہ اس کے روزے رکھنے والے انعام وعطا کے مستحق ہوتے ہین۔ قیامت کے دن جنت ان لوگون کو آواز دیگی کہ دو کہان ہین وہ مومنین جنھون نے خلعت جنت اور بہبودی حاصل کی ہے۔ آئین اور ملائکہ آواز دین گے۔ سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار (یعنی تم پر سلام ہو اُس چیز کے عوض مین کہ تم نے صبر کے ساتھ تکالیف برداشت کین اور آخرت کا گھر کیا اچھا ہے)۔

ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ انسان کو ہر نیکی کے عوض مین دس نیکیان ملتی ہین مگر روزے کا اس کا عوض اللہ تعالیٰ ہی دین گے روزہ دار کے لئے دو خوشیان۔ ایک تو وقت افطار کے دوسرے قیامت کے دن جب دیدار خدا میسر ہوگا

حسن ابن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی تلوار پر لکھا ہوا تھا کہ "رزق جتنا قسمت مین ہے پہونچے گا لالچی ہمیشہ شرمندہ رہتا ہے۔ بخیل ہمیشہ مذموم رہتا ہے۔ حسد کرنے والے ہمیشہ مغموم رہتے ہین نماز مین سستی کرنیوالا نعمت الٰہی سے محروم رہتا ہے تارک زکوٰۃ ذلیل وخوار ہے اور رمضان کے روزے توڑنے والے کو شفاعت اور خدا کا دیدار نہ میسر ہوگا"

منقول ہے کہ ایک شخص عبد الملک کے پاس آیا اور کہا کہ اے خلیفہ مین نے ایک بہت بڑا گناہ کیا ہے۔ آپ کے پاس اس غرض سے آیا ہون کہ معلوم کرسکون کہ آیا توبہ کے قابل ہے یا نہین" عبد الملک نے کہا کہ کیا تیرا گناہ زمین وآسمان سے بھی زیادہ ہے؟ کہا اس سے بھی بہت زیادہ پوچھا کہ تیرا گناہ زیادہ بڑا ہے یا کہ لوح وقلم کہا کہ میرا گناہ زیادہ بڑا ہے کہا تیرا گناہ زیادہ ہے یا عرش وکرسی۔ کہا میرا گناہ زیادہ ہے۔ کہا تیرا گناہ زیادہ ہے یا خدا کی رحمت وہ شخص چیخ اُٹھا اور چپ ہو رہا۔ عبد الملک نے پوچھا بتلاؤ تو سہی کہ تم نے کیا گناہ کیا ہے۔ اُس شخص نے کہا اے خلیفہ مجھے شرم آتی ہے مگر مین بیان کرتا ہون شائد کہ اللہ تعالیٰ میری توبہ قبول فرماوے" مین کفن چور ہون آج کی شب مین نے پانچ قبرون سے عبرت حاصل کی اور توبہ پر آمادہ ہوا پہلی قبر جب مین نے کھودی تو مردہ کا منھ مین نے دیکھا کہ قبلہ کی جانب سے ہٹ گیا ہے مجھے خوف معلوم ہوا اور مین

واپس ہونے لگا اتنی ہی میں معلوم ہوا کہ گویا کوئی پکارنیوالا پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ "اے شخص مردے سے وجہ عذاب تو دریافت کرے" میں نے کہا کہ میں نہیں دریافت کرسکتا لیکن تم بتلا دو۔ اُس نے کہا کہ یہ شرابی اور زانی تھا۔ دوسری قبر جو کھودی تو دیکھا کہ مردہ کا منھ مثل سور کے ہو گیا ہے اور وہ طوق و زنجیر سے جکڑا ہوا ہے۔ ایک ہاتف نے کہا کہ یہ جھوٹی قسمیں کھایا کرتا تھا اور حرام رزق حاصل کرتا تھا۔ تیسری قبر کھودی تو دیکھا کہ اُسکا مردہ آگ کی میخون سے باندھ دیا گیا ہے اور اُسکی زبان گدی سے کھینچ لی گئی ہے۔ معلوم ہوا کہ یہ شخص چغلخور غیبت کرنیوالا اور لوگون میں فساد ڈالنے والا تھا چوتھی قبر کے مردہ پر آگ جل رہی تھی اور فرشتے آگ کے گرزون سے اُسے مار رہے تھے۔ میں خوف سے بھاگا معلوم ہوا کہ یہ شخص نماز اور روزۂ رمضان میں تساہلی کرتا تھا اور توبہ کرنے سے پہلے مر گیا پانچویں قبر کھودی دیکھا کہ اندر سے اس قدر وسیع ہے کہ نظر نہیں پہنچ سکتی۔ اُسمیں ایک تخت بچھا ہوا ہے اور اُسپر ایک خوبصورت جوان بیٹھا ہوا ہے اُسکے سامنے حور و غلمان خدمت میں کمر بستہ ہیں میں لوٹا تو ایک ہاتف نے کہا کہ یہ شخص اپنے شباب میں گناہون سے توبہ کیا کرتا تھا۔ نماز اچھی طرح وقت پر ادا کیا کرتا تھا۔ اور روزۂ رمضان پورے رکھتا تھا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپنے فرمایا کہ "قرآن کا نماز میں پڑھنا اس سے بہتر ہے کہ غیر نماز میں پڑھا جائے اور تلاوت قرآن بہتر ہے دوسرے تمام وظیفون اور تسبیحوں سے اور تسبیح بہتر ہے صدقہ سے اور صدقہ بہتر ہے روزۂ نفل سے اور روزہ آگ کے لئے سپر ہے۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "جو شخص رمضان میں ایک دن بھی روزہ رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کو چھ چیزیں عنایت فرماتا ہے (۱) اُس کے جسم میں جو حرام کھانے سے گوشت پیدا ہوا تھا وہ گل جاتا ہے (۲) رحمت الٰہی سے قریب ہو جاتا ہے (۳) اُسکے نامۂ اعمال میں نیکیان لکھی جاتی ہیں (۴) قیامت کے دن بھوک اور پیاس سے محفوظ رہیگا (۵) عذاب اُسپر آسان ہو جائیگا (۶) جنت میں اُس کو بزرگی عطا ہوگی۔

زید ابن اسلم سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ کے یہان اعمال کی جزا سات طرح پر ہے۔ ایک یہ کہ کوئی شخص بُرائیان کرے مگر اُس کے نامۂ اعمال

مین صرف ایک ہی لکھی جائے گی۔ قال اللہ تعالیٰ من جاء بالسیئۃ فلا یجزی الا مثلہا۔ دوسرے یہ کہ کوئی کسی نیک کام کرنے کا ارادہ کرے اور پھر وہ کام نہ کرے اسپر بھی اللہ تعالیٰ اُس کو ایک نیکی کا ثواب عطا فرماتے ہین تیسرے جو کہ بجز خدا کے دوسرے کے سامنے سر عبودیت نہین جھکاتا اُسکے لیے جنت واجب ہے چوتھے یہ کہ خدا کے ساتھ شرک کرے اور اُسکے لئے دوزخ واجب ہوجاتی ہے پانچوین یہ کہ کوئی نیکی کرے اور اللہ تعالیٰ اُس کے عوض مین دس نیکیون کا ثواب عطا فرماتے ہین چھٹے یہ کہ خدا کی راہ مین نفقہ اور صدقہ دے کہ ایک عوض مین سات سو نیکیان ملتی ہین۔ ساتوین وہ عمل ہے کہ جسکا ثواب بجز خدا کے اور کوئی نہین جان سکتا اور وہ رمضان کے روزے رکھنا ہین۔"

ماہ رمضان مین صدقہ دینے کا ثواب

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے رمضان مین ایک دن بھی روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اُس کو آگ دوزخ سے ستر برس کی راہ پر دور کردین گے اور اُسکے اور آگ کے درمیان ایک خندق حائل ہوجائے گی جسکی اتنی وسعت ہوگی جتنی کہ آسمان اور زمین کے درمیان ہے۔ اور اُس کو تین شہیدون کا ثواب ملیگا اور اگر اُسمین کوئی ایک رکعت نماز پڑھیگا اُس کو اتنا ثواب ملیگا جتنا دوسرے مہینون مین ستر ہزار رکعتین پڑھنے کا ملتا ہے اور جس نے ایک تسبیح اس مہینے مین پڑھی اُس کو دوسرے مہینون کی ستر ہزار تسبیحون کا ثواب ملیگا اور جس نے کسی بھوکے کو کھانا کھلایا یا کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرایا اُسنے گویا کل زمین کے برابر سونا صدقہ کیا اور جس نے کسی ننگے کو کپڑا پہنایا اللہ تعالیٰ اُس کو قیامت مین ستر خلعتین عطا کریگا اور جسنے کسی مومن کی زیارت کی اُسنے گویا خود محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی زیارت کی اور جس نے نبی پر ایکبار درود بھیجا گویا اُسنے ایک لاکھ درود بھیجا"

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ "ہر شخص جنت کا مشتاق ہے مگر جنت صرف چار قسم کے لوگون کی خواہش کرتی ہے۔ اول جنے رمضان کے روزے رکھے

۱؎ اگر کوئی شخص برائی کریگا تو اُس کو صرف اُسی ایک برائی کی سزا ملے گی ۱۲۔

دوسرے جسنے تلاوت قرآن کی۔ تیسرے جسنے بھوکے کو کھانا کھلایا۔ چوتھے جس نے ننگے کو کپڑا پہنایا جس شخص نے کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرایا اُسنے گویا ستر غلامون کو آزاد کیا اور جس نے کسی کو ایک چلو پانی پلایا۔ اللہ تعالیٰ اُس کو قیامت کے دن آب کوثر سے سیراب فرمائیگا اور وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ یہان تک کہ جنت مین داخل ہو جائے اور جسنے اپنے غلام کے عیبون سے چشم پوشی کی اللہ تعالےٰ اُس کو دوزخ کی آگ سے محفوظ رکھینگے رمضان ایک ایسا مہینہ ہے۔ جسکا اول رحمت۔ جسکا اوسط مغفرت ہے اور جس کا آخر دوزخ سے بچنا ہے"۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ "اگر اللہ تعالیٰ اُمت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عذاب دینا چاہتا تو اُن کو رمضان کا مہینہ کبھی نہ عطا فرماتا۔ رمضان کا مہینہ اُمت محمدی کے لئے امن و امان کا مہینہ ہے۔ جس نے رمضان کے آخری جمعہ مین ظہر اور عصر کے درمیان مین کوئی قضا نماز ادا کی اُس نے گویا ستر سال تک عبادت کی۔

دوسری روایت مین ہے کہ ماہ رمضان اُمت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے امن کا مہینہ ہے وہ شخص مبارک ہے جسنے رمضان کا مہینہ پایا اور دن روزون مین اور رات بیداری اور قیام مین ختم کی"۔

مذکور ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ سے فرمایا کہ اے موسیٰؑ مین نے اُمت محمدی کو دو نور عطا کیے ہین جسنے اُن دونون سے دامن وابستہ کر لیا۔ وہ دونون جہان کے عذاب سے محفوظ رہیگا۔ حضرت موسیٰؑ نے پوچھا کہ وہ کون سے نور ہین ارشاد باری ہوا کہ ایک نور قرآن دوسرا نور رمضان"۔

بعض عارفین نے کہا ہے کہ روزون کی تین قسمین ہین صوم عام۔ صوم خاص۔ صوم اخص۔ صوم عام یہ ہے کہ کھانا پینا اور جماع ترک کر دے۔ صوم خاص یہ ہے کہ جوارح اور اعضا کو گناہون سے محفوظ رکھے اور زبان کو بدگوئی سے بچائے رکھے اور صوم اخص خدا کے ماسوائے تمام چیزون کو ترک کر دینا ہے۔

حضرت انس سے مروی ہے کہ ایکبار حضورؐ اپنے اصحاب کے درمیان مین تشریف فرما تھے کہ کچھ یہودی آئے اور کہا کہ خدا نے آپ پر اور آپکی اُمت پر تیس دن کے روزے کیون فرض کیے" حضورؐ نے جواب دیا کہ "چونکہ ہمارے باپ آدمؑ نے باوجود ممانعت دانہ گندم کھا لیا تھا اور

اُس کا اثر ایک مہینہ تک باقی رہا تھا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اسی آزمائش مین ہم لوگون کو بھی مبتلا رکھا ہے۔" اُنھون نے کہا۔ آپنے سچ فرمایا۔

ابو جعفر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ "اگر تین چیزین نہ ہوتین تو مجھ کو موت کی پروا نہ ہوتی ایک یہ کہ میرا چہرہ سجدہ کی حالت مین خاک مین لتھڑا ہوا ہوتا ہے۔ دوسرے مین ایسی قوم کے ساتھ ہون جنکی گفتگو طیب اور پاکیزہ ہوتی ہے تیسرے رمضان کا روزہ رکھنا کہ جسمین بھوک اور پیاس کا ضبط کرنا ہوتا ہے اور افطار کے وقت جو سرور ہوتا ہے وہ ناقابل بیان ہے۔

ایام بیض مین روزے رکھنے کا بیان اور ذکر ثواب

حضرت عبد اللہ ابن عباس سے مروی ہے کہ ایک شخص اُن کے پاس آیا اور روزے کے بارہ مین دریافت کیا۔ آپنے کہا کہ اگر تم حضرت داؤد کی طرح روزہ رکھنا چاہتے ہو تو ہر مہینے کے تین دن شروع اور تین دن درمیان اور تین دن ماہ کے آخر مین روزہ رکھو۔ اور اگر حضرت عیسٰے کیطرح روزہ رکھنا چاہتے ہو تو وہ تمام دنون مین روزہ رکھتے تھے جو کی روٹی کھاتے تھے اور بالون کا کپڑا پہنتے تھے اور راتون کو طلوع آفتاب تک قیام کرتے تھے اور کوئی مقام جہان وہ ٹھہرتے تھے ایسا نہ تھا کہ دو رکعت نماز وہان نہ پڑھی ہو اگر حضرت مریمؑ کے روزے کی بابت دریافت کرتے ہو تو وہ دو دن روزہ رکھتی تھین اور دو دن افطار کرتی تھین اور اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روزے کی نسبت دریافت کرتے ہو تو آپ ہر مہینے مین تین دن روزے رکھتے تھے اور یہی ایام بیض کہلاتے ہین۔

روایت ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علیؓ سے ارشاد فرمایا کہ اے علیؓ ہر مہینے مین تین دن روزے رکھو۔ پہلے دن کے عوض مین دس ہزار برس کی عبادت کا ثواب ملیگا۔ دوسرے دن کے عوض مین تیس ہزار برس کا تیسرے دن کے عوض مین ایک لاکھ برس کا۔ حضرت علیؓ نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ وہ کون سے ایام ہین۔ آپنے فرمایا وہ ایام بیض ہین تیرھوین۔ چودھوین۔ پندرھوین تاریخین ہر مہینے مین۔

ہاشم حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہین کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ مجھے حضرت

رسالتمآبؐ نے تین چیزیں سکھلائی ہیں جن کو میں مرتے وقت تک نہ چھوڑوں گا ایک یہ کہ با وضو سوؤں۔ دوسرے یہ کہ چاشت کی نماز نہ چھوڑوں۔ تیسرے یہ کہ ہر مہینے میں تین روزے رکھوں

حضرت حفصہؓ سے مروی ہے کہ آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چار چیزیں کبھی نہیں ترک فرماتے تھے۔ ایک یوم عاشورہ کا روزہ۔ ماہ ذی الحجہ کے دس روزے صبح نکلنے سے پہلے دو رکعتیں، اور ایام بیض کے روزے۔

حضرت علیؑ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "رمضان کے روزے رکھو اور ایام بیض کے روزے رکھو کہ یہ تمام عمر کے روزے رکھنے کے برابر ہیں اور یہ سینہ کی تنگی اور غل وغش کو دور کرتے ہیں۔

ابن وہب سے منقول ہے کہ ایکبار حضرت بلالؓ رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ کھانا نوش فرما رہے تھے آپ نے حضرت بلالؓ کو کھانے کے لئے بلایا۔ حضرت بلالؓ نے عرض کی کہ "اے خدا کے حبیب میں روزے سے ہوں" حضورؐ نے ارشاد فرمایا "ہم لوگ اپنی روزی کھاتے ہیں اور بلالؓ کی روزی جنت میں ہے" کیونکہ جب کوئی روزہ دار کسی کھانیوالے کے پاس بیٹھتا ہے تو فرشتے اُس پر درود بھیجتے ہیں اور وہ جبتک اُس مقام پر رہتا ہے خدا سے دعا کرتے ہیں کہ "اے اللہ اس شخص کو بخش اور اُس پر رحم فرما" جس شخص نے ایام بیض کے روزے رکھے اُس کے لئے پانچ نعمتیں ہیں اول یہ کہ فرشتے تمام دن افطار کے وقت تک اُس کے لئے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں دوسرے اُس کے نامہ اعمال میں اُحد پہاڑ کے برابر ثواب لکھا جاتا ہے۔ تیسرے اُس کا رزق وسیع ہو جاتا ہے۔ چوتھے خدا کی عبادت میں سستی نہیں باقی رہتی۔ پانچویں ایمان پر خاتمہ ہوگا۔

منقول ہے کہ اگر کسی نے ہر سال میں پانچ دن روزے رکھے اُس کو ہر روزے کے عوض میں ہزار سال کے روزوں کا ثواب ملیگا اول محرم کی چوبیس کہ حضورؐ سردار دو عالم نے اُس دن روزہ رکھا تھا۔ دوسرے ربیع الاول کی بارھویں تاریخ کہ اُس تاریخ میں حضورؐ نے خدا سے ملاقات فرمائی۔ تیسرے ستائیسویں رجب کہ اس میں آقائے نامدار کو معراج حاصل ہوئی تھی۔ چوتھے پچیسویں ذیقعدہ کی کہ اس دن کعبہ کی بنا پڑی تھی۔ پانچویں اٹھارھویں ذی الحجہ کی کہ اسدن خانۂ کعبہ کی تعمیر پوری ہوئی تھی۔

ابو موسیٰ اشعری رضؓ سے روایت ہے کہ ایک بار ہم چند آدمی ایک کشتی مین سوار تھے۔ کشتی جارہی تھی مگر دریا کا کہین کنارہ یا کوئی جزیرہ نہین معلوم ہوتا تھا۔ اتنے ہی مین کسی پکارنے والے نے آواز دی کہ "اے کشتی والو ٹھہر جاؤ۔ مجھے کچھ کہنا ہے ابو موسیٰؓ کہتے ہین کہ ہم لوگون نے آنکھین پھاڑ پھاڑ کر دیکھا مگر کوئی نہ معلوم ہوا۔ اتنے ہی مین پھر دوسری آواز آئی۔ اسیطرح سات مرتبہ آواز آئی ساتوین بار ابو موسیٰؓ نے کہا کہ اے فلان ہم جس حالت مین ہین تم کو معلوم ہے مخالف ہوا کی وجہ سے کشتی کا ٹھہرانا مشکل ہے تم بتلاؤ کہ تمھارا کیا ارادہ ہے" اُسنے کہا "کیا مین تم کو خدا تعالیٰ کی اُس مشیت سے نہ آگاہ کردون جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کے لئے لازم فرمالیا ہے؟" ہمنے کہا "ہان ضرور بتلاؤ۔ جواب ملا کہ جس کسی نے گرمی اور پیاس کے زمانے مین محض خوشنودی خدا کے لئے روزہ رکھا اور پیاسا رہا اُس کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن راحت عطا فرماوینگے" اُسدن سے ابو موسیٰ اشعری رضؓ سخت گرمیون مین بھی روزہ سے رہا کرتے تھے۔ پس جو شخص خدا کی راہ مین روزہ رہیگا اللہ تعالیٰ اُس کو آتش دوزخ سے ستر برسون کی راہ پر دور کردین گے۔

نماز تراویح کی فضیلت کا بیان اور یہ کہ وہ سنت مؤکدہ ہے

حضرت عائشہؓ سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رمضان کی پہلی شب کو حجرہ سے مسجد تشریف لے گئے اور اصحاب کے ساتھ نماز تراویح پڑھی صبح کو اصحاب نے اس کا چرچا کیا اور دوسری شب مین اُس رات سے زیادہ آدمی جمع ہو گئے۔ حضور تشریف لے گئے اور نماز پڑھی تیسری شب مین اتنا مجمع ہو گیا کہ مسجد مین گنجائش نہ باقی رہی مگر اس شب مین حضور حجرہ مبارک ہی مین تشریف فرما رہے صبح کو حضور نے اصحاب سے فرمایا کہ "مجھ کو تمھارے شوق اور تمھاری موجودگی کا علم تھا۔ مگر مین اس خوف سے نہ آیا کہ مبادا یہ نماز کہین تم پر فرض نہ ہو جائے اور پھر تم پورا نہ کرسکو"۔ حضرت عائشہؓ کا قول ہے کہ حضور اصحاب کو برابر رمضان کی راتون مین قیام اور بیداری کا شوق دلاتے رہتے تھے۔ مگر حکماً نہین۔ حضور کے بعد زمانۂ خلافت حضرت صدیق رضؓ مین بھی یہی کیفیت رہی۔ یہان تک کہ زمانۂ خلافت فاروقی مین حضرت عمرؓ نے اس کو مخصوص کر دیا اور لوگون کو عام طور پر نماز تراویح کے لئے جمع ہونے کو فرما دیا۔

منقول ہے کہ شب معراج مین اللہ تعالیٰ نے حضورؐ سرور کائنات کو رمضان کا مہینہ عطا فرمایا۔ جب حضورؐ واپس تشریف لائے اور اصحاب سے ذکر کیا تو سبھون کو بہت سرور حاصل ہوا۔ دوسرے دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اصحاب سے فرمایا کہ اے لوگو اللہ تعالیٰ نے ہمین رمضان کے روزے عطا کیے ہین۔ پس ہمین مناسب ہے کہ ہم روزے بھی رکھین اور اُسکے شکریہ مین بیس رکعتین نماز ادا کرین۔ سبھون نے اسے بہت پسند کیا اور حضور سے ذکر کیا۔ حضور نے فرمایا مجھے بھی یہ فعل پسند ہے۔" اُسیوقت اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی ارشاد فرمایا کہ" اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم عمرؓ اور تمھارے دیگر اصحاب کے فعل سے راضی اور خوش ہوئے۔" حضور نے تین راتین نماز پڑھیں پھر اس خوف سے ترک فرما دیا کہ" مبادا یہ نماز میری اُمت پر فرض نہ ہو جائے کہ اگر پھر اس سے سستی کرین گے تو خدا کا عذاب ہوگا۔"

حضورؐ نے ارشاد فرمایا ہے کہ" روزۂ رمضان فرض ہین اور قیام سنت ہے (یعنی تراویح سنت ہے)

ابی ابن کعب حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ حضرت علیؓ نے کہا کہ حضرت عمرؓ نے اس تراویح کو حدیث سے اخذ کیا جو مجھ سے سنی تھی ابن کعبؓ نے پوچھا اے علیؓ وہ کون حدیث ہے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے آپ فرماتے تھے کہ عرش کے گرد ایک مقام ہے جسکا نام خطیرۂ تقدس ہے یہ نور سے بنا ہوا ہے اسمین اتنے فرشتے ہین جنکی تعداد صرف خدا کو معلوم ہے یہ دن ورات کے ہر لمحہ مین خدا کی عبادت مین مشغول رہتے ہین رمضان کی راتوں مین زمین پر اُترتے ہین اور بنی آدم کے ساتھ عبادت مین شریک ہوتے ہین اگر کوئی اُنسے مس ہو جاتا ہے وہ ہمیشہ کے لئے دین ودنیا مین سعید رہتا ہے حضرت عمرؓ نے اس کے بعد لوگون کو تراویح کے لئے جمع کیا اور انھین حکم دیا کہ وہ مسجد مین جماعت کے ساتھ تراویح پڑھا کرین۔

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ وہ رمضان کی ایک رات مین باہر نکلے دیکھا مسجدون مین قندیلین روشن ہین اور لوگ قرآن پڑھ رہے ہین آپنے کہا خدا عمرؓ کی قبر کو روشن کرے جیسا انھون نے ہماری مسجدون کو روشن کر دیا۔ اسیکے موافق حضرت عثمانؓ سے بھی روایت ہے۔

عبد اللہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جسنے تراویح

کی بیس رکعتین پڑھین اللہ تعالیٰ اُس کو جنت مین بیس شہر عطا فرمادینگے۔ ہر شہر اتنا بڑا ہوگا کہ اُسمین آدمی ایک مہینہ تک چلتا رہے اور ختم نہ ہو۔

حضور نے فرمایا ہے جنے تراویح کی بیس رکعتین پڑھین خدا اُسکے بیس ہزار گناہ معاف کردے گا اور بیس شہیدون کا ثواب عطا کریگا اور گویا اُسنے بیس نبیون کی زیارت کی اور بیس غلامون کو آزاد کیا۔

صاحب خلاصہ نے بیان کیا ہے کہ یہی روایت ایک دوسرے مقام پر دوسری طرح سے ذکر ہوئی ہے نفس تراویح سنت مؤکدہ ہے بالغ مردون اور عورتون پر اور لوگ اسپر تاریخ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آج تک قائم رہے ہین اور اسکا ترک جائز نہین ہے اور دلیل اسپر یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک حجرہ تیار فرمایا تھا جسمین آپ سنتین ادا کرتے اور پھر تراویح جماعت کے ساتھ مسجد مین ادا فرماتے۔ اسیطرح تین روز تک کیا چوتھے دن لوگون کا اسقدر مجمع ہوا کہ مسجد مین گنجائش نہ رہی۔ اُسدن حضور سرور کائنات فرض ادا کر کے حجرۂ مبارک مین تشریف لے گئے اور تراویح کے لئے تشریف نہین لائے۔ لوگون نے خیال کیا کہ شاید آپ سو گئے ہین بہت کچھ کھانستے کھنکھارتے رہے۔ تب آپ تشریف لائے اور فرمایا کہ مجھ کو تمھاری موجودگی معلوم تھی لیکن مین اس خوف سے نہین آیا کہ مبادا یہ نماز تمپر فرض ہوجائے اور پھر تم ادا نہ کرسکو اور مستحق عذاب ہو بہتر ہے کہ تم لوگ اپنے اپنے گھرون مین ادا کیا کرو۔ یہی طریقہ حضور کے بعد زمانہ خلافت حضرت ابوبکر صدیقؓ مین بھی باقی رہا لیکن حضرت عمرؓ کے زمانہ مین تراویح جماعت سے ہوئی اور حضرت عمرؓ نے لوگون کو مسجد مین جماعت کے ساتھ ادا کرنے کا حکم دیا اور ابی کعبؓ اور تمیم داریؓ سے کہا کہ وہ امامت کرین اسکے بعد لوگ اسپر قائم رہے یہانتک کہ حضرت علیؓ نے اپنے زمانہ خلافت مین ایک شب مسجدون کو روشن اور لوگون کو قیام و قرأت مین دیکھ کر دعا کی کہ "خدا عمرؓ کی قبر کو روشن کرے جنھون نے ہماری مسجدون کو منور کر دیا ہے" اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ "میری سنت اور میرے خلفائے راشدین کی سنتون کی اتباع کرو" تراویح کی بیس رکعتین ہین جس مین پانچ جلسے ہین تراویح مشتق ہے ترویحہ سے ترویحہ کے معنی آرام لینے کے ہین۔ صحابۂ کرام ہر چار رکعت کے بعد کچھ دیر آرام لیا کرتے تھے۔ پس جس شخص نے تراویح کی بیس رکعتین ادا کین اُسکے لئے سات نعمتین ہین۔

اول یہ کہ اُس کا جسم تمام بلاؤں سے اور برص ۔ جذام ۔ جنون ۔ وجع نقرس ۔ صداع سے محفوظ رہیگا دوم دو سو ساٹھ فرشتے ہر وقت اُسکے نگہبان رہتے ہین تیسرے اُسکے رزق مین وسعت ہوجاتی ہے اور وہ کسی کا محتاج نہین رہتا چوتھے اُسپر وقت نزع کی سختیان آسان ہوجاتی ہین پانچوین اُس کا خاتمہ ایمان کے ساتھ کلمۂ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر ہوگا چھٹے اُس کو عذاب قبر نہ ہوگا ۔ ساتوین وہ جنت مین بلا حساب داخل ہوگا ۔

سحر کھانے کا ثواب

حضرت عبد اللہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ " سحر کھاؤ کیونکہ اس مین برکت ہے اور اسکا وقت آخر شب ہے "

جواہر الفتاوی مین ہے کہ سحر ایک حد فاصل ہے ہمارے اور دوسرے اہل کتاب کے روزون مین ۔ اسلئے کہ بنی اسرائیل کے لئے جب وہ سو جاتے تھے تو پھر کھانا پینا اور جماع سب حرام ہوجاتا ہے جیسا کہ ابتدائے اسلام مین بھی یہی حکم تھا ۔ پھر بعد مین یہ حکم منسوخ ہوگیا ۔ دو امرون سے ۔ ایک یہ کہ حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ وہ ایک شب سو گئے اور پھر بیدار ہونے کے بعد بی بی سے مجامعت کی اور بعد ازان حضورؐ سے انحضرتؐ سے بیان کیا اُسوقت یہ آیت نازل ہوئی احل لکم لیلۃ الصیام الرفث الی نسائکم[1] ۔ دوسرا امر قیس ابن خزیمہ سے روایت ہے وہ روزے سے تھے افطار کے وقت اُنکے یہان کچھ موجود نہ تھا جس سے روزہ کھولتے ۔ اُن کی بی بی تلاش مین کسی دوسرے عزیز کے یہان گئین ۔ جبتک لوٹین قیس سو گئے تھے اُنکی بی بی نے اُنھین بیدار کیا ۔ مگر چونکہ اب سونے کے بعد پھر کھانا پینا حرام تھا اسلئے وہ بیچارے ویسے ہی رہے اور دوسرے دن کا بھی روزہ رکھا ۔ اُسدن شدت ضعف سے اُنھین غش آگیا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیفیت پوچھی اُنھون نے سب قصہ بیان کیا اُسیوقت یہ آیت نازل ہوئی " کلوا واشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود من الفجر " یعنی کھاؤ اور پیو یہانتک کہ صبح صادق اور صبح کاذب مین امتیاز ہوجائے ۔ زان بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سحر کھاؤ کیونکہ اسمین برکت ہے پس روزہ دار کے لئے مستحب ہے کہ وہ سحر کھائے اگرچہ اُسے بھوک

[1] حلال کر دیا گیا تمھارے لئے ماہ رمضان کی راتون مین بی بی سے مجامعت کرنا ۱۲ ۔

نہ ہو مگر پھر بھی اتباع سنت کی وجہ سے کچھ کھالے۔ خواہ ایک خرما۔ ایک انجیر یا صرف ایک گھونٹ پانی ہی پی لے۔ حضرت اکثر تین خرمون سے افطار فرمایا کرتے تھے یا ایسی چیز سے جو آگ سے نہین پکی ہے گرمیون مین اکثر آپ پانی سے روزہ افطار کرتے۔

حضور نے فرمایا کہ تین چیزین مرسلین کے اخلاق سے ہین۔ روزہ کھولنے مین جلدی کرنا۔ دیر تک سحر کھانا۔ اور مسواک کرنا۔ پس روزہ کھولنے مین عجلت کرنی چاہیئے قبل اسکے کہ ستارے ظاہر ہون کیونکہ یہ مشرکین کی عادت تھی کہ وہ کچھ رات آجانے کے بعد روزہ کھولتے تھے حضور نے فرمایا کہ اللہ عزوجل نے کہا ”میرے بندون مین جو روزہ افطار کرنے مین عجلت کرتے ہین وہ مجھے بہت محبوب ہین“۔ اس مین ایک بھید یہ ہے کہ نماز حضور قلب و طمانیت خاطر سے ادا ہوتی ہے حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہمیشہ نماز سے قبل روزہ افطار کر لیتے تھے اور فرماتے کہ ”تم سے جب کوئی روزہ افطار کرے تو خرمہ سے کرے۔ کیونکہ اسمین برکت ہے اور اگر خرمہ نہ ملے تو پانی سے کھولے کہ وہ طہور ہے اور افطار کے وقت دعاء خیر کرو کہ یہ وقت اجابت کا ہے“۔

حضور نے ارشاد فرمایا ہے کہ جسنے سحر کھایا اُس کو ایک غلام آزاد کرنے والے کا ثواب ملیگا اور جنت مین اللہ تعالیٰ اُس کو قسم قسم کی نعمتین عطا فرمائینگے اور نیکیون کا پلہ بھاری رہیگا اور ہر لقمہ جو سحر کے وقت کھائیگا اُس مین ایک سال کی عبادت کا ثواب ملیگا اور قیامت کے دن اس کھانے کا حساب نہ ہوگا اور سحر کے وقت کے ”یا واسع المغفرۃ“۔

ماہ رمضان مین توبہ کی فضیلت اور اُسکا بیان

اعمش حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ پیدا کیا جو عرش کے پاس کھڑا ہے اُسکے سر پر نور کا ایک تاج ہے اور بائین ہاتھ مین زبرجد کی تختی ہے اور دہنے مین نور کا ایک قلم ہے جس سے کہ رمضان مین توبہ کرنیوالون کا نام لکھتا ہے خواہ وہ مرد ہون یا عورت اللہ تعالیٰ نے کہا ”اے فرشتے اسکے مان باپ کے نام اسکے گھر والون کے نام اسکے پڑوسیون کا نام بھی لکھ اور مین اسکو ہزار درجہ عطا کرونگا جو ساتون آسمان اور ساتون زمینون سے بڑے ہونگے“۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ

رمضان مین توبہ کرنے والے کو جنت مین ہزار قصر نور کے عطا فرما دینگے اور ہر قصر مین ہزار تخت ہونگے اور ہر تخت پر سکلف فرش بچھا ہوگا جسپر ایک ایک حورعین جلوہ افروز ہوگی۔

عبداللہ ابن علی سفیانؓ سے روایت ہے کہ محمد ابن عبدالرحمٰن سلمانی نے اُن کے پاس ایک خط لکھا جس مین اُنھون نے اپنے باپ سے حدیث بیان کی کہ ہم مدینے مین رسول اللہ کے چند صحابیون کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا اُنمین سے ایک نے بیان کیا کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ جس شخص نے اپنی موت سے خفیف دن پہلے توبہ کی خدا اُس کی توبہ قبول کرتا ہے دوسرے نے کہا مین نے سُنا ہے کہ حضور صلعم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے اپنی موت سے ایک ساعت قبل توبہ کی خدا اُس کی توبہ قبول کرتا ہے تیسرے نے کہا کہ حضور نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے حالت نزع مین سانس کھڑنے سے پہلے توبہ کی اُس کی بھی توبہ اللہ تعالیٰ قبول فرماوین گے۔ پس جس شخص نے رمضان مین توبہ کی اور اپنی خواہشات کو زیر کیا اللہ تعالیٰ جنت مین حضرت ابراہیم کے ساتھ فردکش فرمائینگے۔

صفوانؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کہ جنے رمضان مین نماز مغرب سے پہلے توبہ کی اللہ تعالیٰ اُسکے لئے توبہ کا ایک دروازہ کھول دیتے ہین جس کی وسعت ۷۰ برس کی ہے اور وہ ہمیشہ کھلا رہیگا یہان تک کہ آفتاب مغرب سے طلوع ہو (یہ روایت عروس الاقوال مین ہے)

عبداللہ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضور سرور کائنات افضل البشر فخر الانبیاء خاتم المرسلین رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے رمضان مین توبہ کی اللہ تعالیٰ اسکے گناہون کو بخش دیتا ہے اگرچہ اُسکے گناہ کف دریا اور درختون کے پتون سے بھی زیادہ ہون۔ اللہ کہتے ہین کہ اے فرشتو کیا تم میرے اس بندے کی طرف نہین دیکھتے ہو جنے میرے حق کو پہچان لیا اور اپنے گناہون سے نادم ہوکر اپنی خطا پر رو رہا ہے گواہ رہو کہ مین نے اس کو اپنا دوست بنالیا اور قیامت کے دن اس سے محاسبہ نہ کرونگا اور اُس کو نوحؑ۔ داؤدؑ اور ایوبؑ اور موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کے مثل ثواب عطا کیا اور مین نے اس کو ایسا دیا جس کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی انسان کے خیال مین بھی گذرا مین بھیں گواہ بناتا ہون کہ مین نے اس کو اور اسکے ساتھ اسکے اہل وعیال کو بھی بخشدیا۔

منقول ہے کہ ایک شخص نے جو معاصی مین منہمک اور مبتلا رہتا تھا ایکدن رمضان مین اپنے گناہوں پر غور کیا اور نادم ہو کر کہا "اللھم[1] اغفرلی غفرانک" تین ہی مرتبہ کہا تھا کہ دم نکل گیا پس اللہ تعالیٰ نے اُس کو بخشدیا اور اُس کو شہیدون کا مرتبہ عطا کیا۔

حضرت حسن رضی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی کہ جب اللہ تعالیٰ نے ابلیس کو زمین پر گرادیا اُسنے کہا قسم ہے تیری عزت وعظمت کی مین بنی آدم کا پیچھا نہ چھوڑ دون گا۔ اور اُنکی روح اور اُنکے جسم مین داخل رہونگا۔ اللہ تعالیٰ نے جوابدیا قسم ہے اپنے عزت وجلال کی مین اپنے بندون پر توبہ کا دروازہ نہ بند کرونگا یہانتک کہ آفتاب مغرب سے طلوع ہو۔ پس جو شخص رمضان مین توبہ کرنے کا ثواب حاصل کرنا چاہتا ہے اُس کو چاہئیے کہ اپنے پیٹ کو حرام سے اور اپنی زبان کو کذب وغیبت اور چغلخوری سے محفوظ رکھے اور اپنے اعضا کو خطا اور گناہون سے پاک رکھے۔

شب قدر مین بیداری اور قیام کرنیکا بیان اور یہ کہ وہ صحیح روایتون کے اعتبار سے ستائیسوین رمضان کو ہوا کرتی ہے

جابر ابن عبداللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ حضور نے فرمایا کہ جو شخص شب قدر مین صدق دل سے قیام کریگا اُس کے گذشتہ گناہ معاف کردیے جاوین گے۔ اسلئے کہ اللہ تعالیٰ نے راتون کو شب قدر سے زینت دی ہے اور اس کا نام شب قدر یون ہوا کہ اسمین تقدیرین رزق اور عمرین سال بھر کی لکھی جاتی ہین پس لیلۃ القدر راتون مین سب سے بزرگ اور برتر رات ہے۔

حضرت عمر رضی نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے سات چیزون کو سات چیزون مین پوشیدہ کر رکھا ہے رضا اور خوشنودی کو طاعت مین حقیقت کو نصیحت مین۔ اسم اعظم کو قرآن مین۔ اولیار کو عام لوگون مین موت کو عمر مین صلوٰۃ وسطیٰ کو دوسری نمازون مین اور لیلۃ القدر کو رمضان المبارک مین۔

محمد ابن فضل حسن اجری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دن حجرۂ مبارک سے باہر تشریف لائے کچھ لوگ دعا مین مناجات کر رہے تھے حضور نے

[1] اے اللہ مجھ کو بخش اور اپنی مغفرت مجھے عطا فرما ۱۲

فرمایا مین تمھارے پاس اس ارادہ سے آیا تھا کہ تم کو لیلۃ القدر کی اطلاع دون ۔ مگر مجھ کو خوف ہے کہ تم اس کو ضبط نہ کر سکو گے وہ تمھارے لئے باعث خیر و برکت ہے تم ات رمضان کے آخری عشرہ مین جبکہ ۹ راتین باقی رہجائین ڈھونڈھو اور تلاش کرو اسکی علامت خاص یہ ہے کہ وہ رات نہ زیادہ سرد ہوتی ہے اور نہ گرم اور اُس کی صبح کو آفتاب کی شعاعین بندھی رہتی ہین ۔ جس شخص نے اس رات مین اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ قیام بیداری کی اُسکے لئے ہر ساعت کے عوض مین سو برس کی عبادت کا اجر اور ثواب ہے حضور نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ میرا اور میری اُمت کا رمضان کی ستائیسین شب مین قیام کرنا خواہ وہ اتنی ہی دیر ہو جتنی دیر کہ کوئی دودھ دوھنے والا دودھ دودھنے مین ٹھہر جاتا ہے ۔ مجھ کو ایک مہینہ کے قیام اور بیداری سے زیادہ محبوب اور پسند ہے ۔

عبید ابن عمرانؓ نے کہا کہ مین ایک رات کو بحیرۂ قلزم کے کنارہ تھا اور اُسی کھاری پانی سے وضو کرنے لگا جب مین نے وہ پانی چکھا تو شہد سے زیادہ میٹھا معلوم ہوا ۔ مجھ کو سخت تعجب ہوا جب مین لوٹا مین نے اس واقعہ کو خلیفۂ ثالث صاحب حیائے والایمان داماد رسول جامع قرآن حضرت عثمانؓ سے ذکر کیا اُنھون نے کہا " اے عبید وہ ستائیسوین رمضان اور لیلۃ القدر کی ساعت رہی ہو گی جس شخص نے اس رات کو خدا کے ذکر مین زندہ رکھا اُس نے گویا ہزار راتون مین عبادت کی اور اللہ تعالیٰ اُس کے تمام گناہون کو معاف کر دین گے ۔

ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا اور کہا رمضان کی پہلی رات مین سو گیا اور عبادت سے غافل ہو گیا ۔ حضورؐ نے فرمایا کہ تو ستائیسوین شب مین بیدار رہ کیونکہ وہ رات خدا تک پہونچانیوالی ہے قسم ہے اُس ذات کی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے جس شخص نے اس رات کو ذکر اور اوراد کے ساتھ زندہ رکھا اسکے لئے ۔ حج ۔ عمرہ ۔ اور جہاد کا ثواب ہے اتنی تعداد مین جتنے کہ اسکے جسم پر بال ہین ۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جس شخص نے ستائیسوین رمضان کو بیس رکعتین اس ترتیب سے پڑھین کہ سورۂ فاتحہ کے بعد اکیس مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے وہ اپنے گناہون سے اسطرح پاک و صاف ہو جاتا ہے گویا وہ ابھی پیدا ہوا اور ہر حرف کے عوض مین جو اُسنے نماز مین پڑھا ہے اسکے لئے جنت مین ایک شہر بنایا جائیگا جس مین اس قدر حورین ہونگی جن کا شمار صرف خدا کر سکتا ہے

اور جس نے سورۂ اخلاص سو مرتبہ پڑھی اللہ تعالیٰ اُس کو ہزار سال کی عبادت کا ثواب عطا فرمائیگا اور جسنے یہ دعا کثرت کے ساتھ پڑھی اسکے لئے جنت اور دیدار خدا واجب ہو جائیگا دعا یہ ہے اللہم انک عفو تحب العفو فاعف عنی یا عفو یا عفو اللہ تعالےٰ تمام مسلمانون کو ایسی دعاؤن سے نفع اُٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔

کتاب لمعۂ نورانی مین حضرت خالد بن رافع نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب شب قدر آتی ہے تو حضرت جبرئیلؑ حسب حکم خداوندی فرشتون کی ایک فوج لیکر زمین پر اُترتے ہین اُن کے ہاتھ مین ایک سبز جھنڈا ہوتا ہے جسکو آکر کعبہ کی پشت پر نصب کرتے ہین۔ حضرت جبرئیلؑ کے ستر ہزار بازو ہین جمین دو بازو ایسے ہین کہ اُن کو شب قدر کے سوا کبھی نہین کھولتے۔ جب وہ بازو کھلتے ہین تو مشرق سے مغرب تک پھیل جاتے ہین۔ پس اپنے پرون کو پھیلا کر تمام فرشتے اُمت محمدی کے لئے دعائے خیر کرتے ہین اور اُن لوگون پر سلام بھیجتے ہین جو شب قدر مین بیٹھے یا کھڑے ہوئے عبادت الٰہی بجالاتے ہین اور ذکر خدا اور ادائے نوافل مین مشغول رہتے ہین اُن لوگون کی دعاؤن پر سب فرشتے آمین کہتے ہین۔ جب صبح ہوتی ہے تو حضرت جبرئیل سب فرشتون کو واپس آسمان پر جانے کا حکم دیتے ہین۔ فرشتے پوچھتے ہین کہ اے جبرئیلؑ یہ تو بتائیے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ان نیک بندون کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا۔ حضرت جبرئیل جواب دیتے ہین کہ اللہ تعالیٰ ان سب پر اپنی نگاہ رحمت ڈالے اور تمام اُمت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گناہ معاف فرمائے۔ البتہ نو قسم کے لوگون سے اللہ تعالیٰ آج کی رات بھی ناخوش رہا اور اُنکے گناہ معاف نہین فرمائے وہ نو قسم کے لوگ یہ ہین (۱) جو لوگ مال کی زکوٰۃ نہین دیتے (۲) جو لوگ خون ناحق کرتے ہین (۳) رشتہ دارون سے قطع تعلق کرنے والے جو کہ اُنسے کچھ سلوک نہین کرتے (۴) قبرستان مین جاکر ہنسنے والے (۵) لگائی بجھائی کرنے والے (۶) ظلم کرنے والے (۷) اُستاد کو تکلیف دینے والے (۸) نماز مین سستی کرنیوالے (۹) تین دن سے زیادہ مسلمان بھائی کی طرف سے دل مین کینہ رکھنے والے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص شب قدر مین رات بھر عبادت الٰہی مین مشغول رہے اُس کو اللہ تعالیٰ ضرور داخل بہشت فرمائیگا اور مین اُسکی نجات کا ذمہ دار ہون اُس کو ستر برس

کی عبادت کا ثواب ملیگا اور اُسکے نامۂ اعمال مین سات ہزار سال کی عبادت لکھی جائے گی اور بہشت مین اُسکے لئے ایک محل تیار کیا جائیگا۔ جسکے ہزار دروازے ہونگے اور ہر ایک دروازے پر ہزار خادم ہونگے۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص شب قدر مین رات کو عبادت الٰہی کے لئے بیدار رہیگا اُس کو قیامت کے دن کچھ خوف وہراس نہ ہوگا اور عذاب قبر سے محفوظ رہیگا۔

حدیث شریف مین آیا ہے کہ ایکبار آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک قبر پر گذرے جسمین سے آواز آتی تھی کہ ہائے مین ذلیل وخوار ہو گیا ہائے مین نے عمر بیکار ضائع کی حضور رسالت نے اس شور وفریاد کے جواب مین فرمایا او غافل اگر تو عمر بھر مین ایکبار بھی شب قدر کو رات بھر عبادت کے لئے جاگ کر گذار دیتا تو قیامت تک تجھپر عذاب قبر نہ ہوتا پس جو مسلمان اس مبارک رات مین شب بیداری کریگا وہ گناہون سے بالکل پاک وصاف ہو جائیگا۔

کتابون مین لکھا ہے کہ شب قدر اللہ تعالےٰ کے نزدیک عزت وحرمت والی رات ہے پس جو شخص اس رات کی عزت کریگا اللہ تعالےٰ اُس کو عزت بخشیگا اور اُس کو ضرور جنت ملیگی کیونکہ اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ اُس شخص کو دوست رکھتا ہے جو شب قدر مین تمام رات عبادت الٰہی بجالائے۔

زاذان سے مروی ہے کہ اللہ تعالےٰ نے شب قدر کو رمضان مبارک کے مہینے مین پوشیدہ رکھا ہے کیونکہ اس مہینے مین اُمت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نیک لوگ اکثر راتین جاگ کر گذارتے ہین اور بے شمار ثواب پاتے ہین پس ہر ایک مسلمان کو سزاوار ہے کہ اس مبارک مہینے مین راتون کو جاگا کرے اور ذوق وشوق سے اپنے پروردگار کو یاد کرے شب قدر مین جاگنے والے پر دوزخ حرام ہے اور جس حاجت کے لئے دعا مانگے گا قبول ہوگی اور دنیا مین وہ شخص کسی کا محتاج نہ ہوگا۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایکبار سوال کیا کہ یا رسول اللہ ارشاد فرمایئے کہ شب قدر کس روز واقع ہوتی ہے فرمایا رمضان مبارک کی ستائیسوین شب ہے اسیطرح حضرت

ابوسعید خدری نے پوچھا تو فرمایا کہ اکیسوین شب ہے۔ حضرت علیؓ نے سوال کیا تو فرمایا تیئیسوین شب ہے حضرت عثمانؓ نے دریافت کیا تو فرمایا پچیسوین شب ہے حضرت انسؓ نے استفسار کیا تو انتیسوین شب فرمایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب یہ مختلف اقوال سنے تو تنہائی مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حقیقت پوچھی ارشاد فرمایا کہ مین چاہتا ہون میری اُمت کے لوگ شب قدر کے لئے رمضان شریف کی اکثر راتون مین شب بیداری کرین لیکن مذہب صحیح تر یہ ہے کہ شب قدر رمضان کی ستائیسوین رات ہے۔

کتاب لمعۂ نورانی مین ابو الحسن علی عراقی نے کہا ہے کہ رمضان المبارک مین شب قدر کا حساب یہ ہے کہ اگر آخری تاریخ کا دن اتوار ہوگا تو شب قدر اُنیسوین کو پڑے گی اور اگر پیر کا دن ہو گا تو اکیسوین کو اور اگر منگل ہوگا ستائیسوین کو اور اگر بدھ ہوگا تو انتیسوین کو اور اگر جمعرات کا دن ہو گا تو پچیسوین کو اور اگر جمعہ ہوگا تو ستائیسوین کو اور اگر ہفتہ کا دن ہو گا تو تیئیسوین رات شب قدر ہے۔

حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اُس ذات پاک کی جس نے مجھے سچا نبی بناکر بھیجا ہے کہ مجھ سے جبرئیلؑ نے بواسطہ میکائیلؑ بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے محمدؐ اپنے عزت وجلال کی قسم جو شخص شب قدر مین کسی کاغذ پر یہ آیت شریفہ لکھے " ولو ان قرانا سیرت بہ الجبال الایۃ اور اُس کاغذ کو پانی مین دھوکر پی لے تو اُس کو آخرت کے ہزار مہینون کا ثواب ملیگا۔ اور ہزار بیماریون سے وہ محفوظ رہیگا۔ جن مین سے ادنیٰ درجے کی بیماری برص اور جذام ہے۔ اور اگر اُس کاغذ کو اپنے مال واسباب یا غلہ مین رکھیگا تو اللہ تعالےٰ برکت عطا فرمائیگا۔

علماء کا قول ہے کہ شب قدر کو شب قدر یعنی عزت والی رات اسلیئے کہتے ہین کہ اسی رات مین اللہ رب العزت نے اپنے عزت والے رسول پر اُس کی عزت والی اُمت کے لئے عزت والی کتاب نازل فرمائی ہے چنانچہ ارشاد باری ہوا " انا انزلنہ فی لیلۃ القدر" یعنی ہمنے قرآن پاک کو شب قدر مین اُتارا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے اصحابؓ کو خوشخبری دیا کرتے تھے کہ رمضان شریف کا مبارک مہینہ آگیا۔ اس برکت والے مہینے کے

روزے تم پر اللہ تعالےٰ نے فرض فرمائے ہیں اس مہینے میں دوزخ کے دروازے بند ہو جاتے ہیں اور شیاطین کو قید کر لیا جاتا ہے اور اسی مہینے میں شب قدر ہے جو ہزار ماہ سے افضل و برتر ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تمام راتوں سے افضل شب قدر ہے اور سب راتوں سے بُری رات قبر کی پہلی رات ہے۔ نہایت خوش قسمت وہ شخص ہے کہ شب قدر میں عبادت ونوافل اور درود خوانی میں مشغول رہے تاکہ اُسپر سے اللہ تعالیٰ قبر کی پہلی رات کی سختیاں دور کردے۔ جو شخص اپنی قبر کو قیامت تک روشن اور نورانی رکھنا چاہتا ہے تو چاہئیے کہ شب قدر میں رات بھر مشغول نماز و عبادت رہے۔

منقول ہے کہ فرشتے اور جن و پری حضرت سلیمان کی اطاعت میں پانچو مہینے تک رہے اور سکندر رومی نے تمام دنیا کی حکومت پانچو مہینے کی ہے یہ پورے ہزار مہینے ہوئے جو شخص صدق و اخلاص سے شب قدر میں رات بھر عبادت کریگا اُس کو ہزار مہینے کا ثواب ملیگا۔

حضرت انسؓ نے ایک بار فرمایا کہ اے لوگو سنو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر شب قدر میں فضل کرتا ہے اور باران رحمت بھیجتا ہے اور اپنی رحمت عام میں کفار کو بھی شامل فرمالیتا ہے پس ہر ایمان والے کو چاہئیے کہ اس مبارک رات بھر میں ذکر الٰہی کرتا رہے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ اس رات میں بہت کثرت سے اپنے حبیبؐ پاک پر درود بھیجتا ہے جو شخص اس رات میں درود شریف پڑھیگا اُس کی شفاعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائینگے اور حضور کے ساتھ وہ شخص بہشت میں داخل ہوگا۔ اور چار یاران پاک کی ہمسائیگی اُس کو نصیب ہوگی۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگوں نے ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رمضان شریف کے روزے رکھے جب تیئیسویں رات آئی تو حضور نے ہم لوگوں جمع کیا اور ایک تہائی رات تک نماز و عبادت میں مشغول رہے چوبیسویں شب کو کچھ نہیں فرمایا۔ پچیسویں شب کو پھر اُسیطرح آدھی رات تک نماز پڑھائی۔ ہمنے عرض کی یا رسول اللہ باقی آدھی رات جو رہ گئی ہے اگر ارشاد ہو تو وہ بھی نماز پڑھ کر گذار دیں۔ فرمایا کہ جو شخص امام کے ساتھ باجماعت نماز پڑھتا ہے اُس کو رات بھر کی نماز پڑھنے کا ثواب ملتا ہے پھر چھبیسویں کو خاموش رہے اور ستائیسویں شب کو تمام اپنے اہلبیت کو بھی جمع کیا اور رات بھر ہم لوگوں کو نماز پڑھاتے

رہے۔ یہانتک ہم لوگون کو خیال ہوا کہ شاید آج سحری کھانے کا وقت نہ ملیگا۔

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے کہ شب قدر کے بارے مین مختلف روایتین مین اور قطعی طور پر کوئی رات مقرر کیگئی نہین معلوم ہوتی۔ مین اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم پر بھروسہ کرکے کہتا ہون کہ شب قدر رمضان شریف کی ستائیسوین رات مین واقع ہے کیونکہ اسی کی طرف اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک مین ارشاد فرمایا ہے انا انزلنہ فی لیلۃ القدر الخ لفظ لیلۃ القدر مین نو حرف ہین اور یہ لفظ اس سورہ مین تین جگہ مذکور ہوا ہے۔ پس نو کو تین مین ضرب دینے سے ستائیس حاصل ہوتے ہین جو شخص اس رات مین عبادت کے لئے صبح تک جاگتا رہیگا اُس کو دیدار خدا نصیب ہوگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبۂ رمضان مین ایکبار فرمایا کہ ہر شے کا دل ہوتا ہے اور اس مبارک مہینے کا دل شب قدر ہے۔ جو شخص اس رات جاگے گا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اُس کی عزت کریگا اُس کو تمام انبیاء علیہم السلام کے سامنے ستر حلے بہشت کے ملین گے اور جو شخص شب قدر کی صبح کو غسل کریگا وہ تمام گناہون سے بالکل پاک وصاف ہوجائیگا۔

مسجد مین اعتکاف کرنے کا ثواب

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص خالصاً لوجہ اللہ رمضان شریف مین ایک دن اور ایک رات برابر اعتکاف کریگا اُسکو تین سو شہیدونکا ثواب ملیگا اور یاد رہے کہ اعتکاف سنت موکدہ ہے۔

حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص خالص نیت سے بغیر ریا اور شہرت کے ایک دن اعتکاف بجالائیگا اُس کو ہزار راتون کی شب بیداری کا ثواب ملے گا اور اُسکے اور دوزخ کے درمیان تین خندقین حائل ہوجاوینگی کہ ہر خندق کے درمیان کا فاصلہ پانچسو برس کی راہ ہوگا۔

حضرت امام زہری کا قول ہے کہ مجھے مسلمانون پر سخت تعجب ہے کہ وہ کیون اعتکاف کو ترک کرتے ہین۔ حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عادت تھی کہ بعض اعمال کو کبھی کرتے تھے کبھی ترک فرمادیتے تھے لیکن اعتکاف آپنے کسی رمضان شریف مین ترک نہین فرمایا۔ وفات

پاک تک اُسکے پابند رہے۔ چنانچہ حضور کا ارشاد ہے کہ رمضان کے آخر دس روز مین مسجد کے اندر اعتکاف واجب ہے۔ پس جو شخص میرے ساتھ اعتکاف بجالانا چاہے وہ ماہ صیام کے آخری ایام کا پابند ہو۔ کیونکہ اُنھین راتون مین مین نے شب قدر کو پایا تھا۔ مگر وہ خاص رات مجھے بھلا دیگئی پس ان راتون مین مسلمان کو اپنی بی بی سے علٰحدہ رہنا چاہیے جیسا کہ ارشاد الٰہی ہے تباشروھن وانتم عاکفون فی المساجد یعنی اے مسلمانو جب تم مسجد مین معتکف ہو تو اپنی بیبیون کی صحبت سے دور رہو۔

حدیث شریف مین آیا ہے کہ ایک بار رمضان المبارک کے پہلے دس روز مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اعتکاف فرمایا پھر بیچ کے دس روز مین معتکف ہوئے اُسوقت آپ ایک ترکی قبے مین تشریف رکھتے تھے۔ اُس قبے سے سر مبارک باہر نکال کر ارشاد فرمایا اے لوگو مین شب قدر کی جستجو مین اعتکاف کرتا ہون کیونکہ وہ ایک رات ہزار مہینے سے افضل و برتر ہے اُس رات خدا کی عبادت کے لئے جاگنا ضروری ہے کیونکہ شب بیداری سے دل کو دنیا کے بکھیڑون سے فراغت ملتی ہے اور اپنے پروردگار کی طرف پوری توجہ ہوتی ہے اور بندہ اپنے مولا کی پناہ مین آجاتا ہے جس شخص پر کوئی بڑی مصیبت آپڑے اور وہ شب بیداری اختیار کرے تو اُس کی حاجت برآئیگی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص رمضان مبارک کے آخری دس دنون مین صدق و اخلاص کے ساتھ اعتکاف بجالائیگا اللہ تعالیٰ اُس کے نامۂ اعمال مین ہزار سال کی عبادت درج فرمائیگا اور قیامت کے دن اُس کو اپنے عرش کے سایہ مین جگہ دیگا۔ پس اہل ایمان کو چاہیئے کہ اس پاک مہینے مین اعتکاف ضرور کرین اور تلاوت قرآن و ذکر الٰہی مین مشغول رہین۔ دنیاوی لذتین چھوڑ دین اور اپنے آپ کو مردہ خیال کرین۔

مسئلہ۔ معتکف کے لیئے جائز ہے کہ سات ضرورتون کے لئے مسجد سے باہر آئے۔ پیشاب[۱]۔ پیخانہ[۲]۔ وضو۔ غسل[۴] (خواہ فرض ہو یا نفل) نماز جمعہ[۵]۔ نماز جنازہ[۶]۔ بادشاہ یا حاکم کے حکم کی وجہ سے۔ اور ان ضرورتون سے فارغ ہوتے ہی فوراً مسجد مین چلا جائے۔

مسئلہ۔ معتکف کے لیئے جائز ہے کہ بعد مغرب کھانا کھائے اور ضرورت کے وقت بات چیت کرے سر مین تیل لگائے۔ سوئے۔ بعض علمار کا یہ بھی قول ہے کہ بعد مغرب کھانے کے لئے گھر تک

جاسکتا ہے اور اگر عورت اعتکاف کرے تو وہ گھر مین اُس مقام پر جہان پنجوقتہ نماز پڑھتی ہے بیٹھی رہے جو عورت صدق دل سے اعتکاف کریگی اُس کو ہزار برس کی عبادت اور ہزار غازیون کا اور ہزار حج کا ثواب ملیگا۔

صدقۂ فطر محتاجون کو دینے کی فضیلت

حضرت ابن عبد اللہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے مسلمانو عید الفطر کے دن نماز عید سے پیشتر محتاجون اور مساکین کو صدقہ دو یہی تمھارے نبی کی سنت ہے۔ صدقۂ فطر ہر مسلمان چھوٹے بڑے مرد عورت آقا اور غلام پر واجب ہے۔ جسکی مقدار یہ ہے کہ گیہون کا آدھا صاع یا چھوہارے یا جو یا منقے یا پنیر کا پورا ایک صاع یا اُس مقدار کی قیمت محتاجون کو دیدیجائے۔ صدقۂ فطر کے واجب ہونے کا وقت طلوع صبح ہے اور دیر ہوجانے سے ساقط نہین ہوتا۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبتک صدقہ فطر ادا نہین کیا جاتا اُسوقت تک تمام رمضان کے روزے زمین و آسمان کے بیچ مین معلق رہتے ہین اور بارگاہ الٰہی تک نہین پہونچتے۔ پس صدقہ فطر ادا کرنے مین تین فائدے ہین (۱) روزون کا قبول ہونا (۲) جانکنی کی سختی سے محفوظ رہنا (۳) عذاب قبر سے امن پانا۔ ہر مسلمان کو چاہیئے کہ عید کی رات مین جاگ کر عبادت الٰہی و کثرت درود شریف مین بسر کرے

حدیث شریف مین آیا ہے کہ صدقۂ فطر روزہ دار کو لغو اور بیہودہ باتون سے پاک کرتا ہے اور محتاجون کی خوراک ہے یعنی صدقۂ فطر ادا کرنے مین دو فائدہ ہین۔ ایک یہ کہ روزہ دار سے روزے کیحالت مین جو لغو اور بیہودہ باتین سرزد ہوئی ہین جنسے کوئی دینی یا دنیوی نفع نہین ہوتا یعنی اکثر لوگون کو بیہودہ بکنے کی عادت ہوتی ہے اور بعض تو فحش الفاظ بھی زبان پر لاتے ہین روزے کا خیال نہین کرتے اُمید ہے کہ ایسی بے احتیاطیون کا بدلا صدقۂ فطر ہوجائے۔ دوسرے یہ کہ صدقۂ فطر سے فقرا اور مساکین کو روزی پہونچتی ہے اور وہ لوگ بھی خوشحال ہوکر بھیک مانگنے کی ذلت سے بچتے ہین اور باطمینان عید کا دن گذارتے ہین چنانچہ ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ

واٰلہٖ وسلم نے خطبہ مین فرمایا اے لوگو آج عید کے دن محتاجون کو سوال کی ذلت سے بے نیاز کرو اور یاد رکھو کہ فرزند آدمؑ کی عمر محدود ہے اور اُسکے عمل ایک خزانے مین جمع ہین پس جس کا خزانہ نیکیون سے مالامال ہے وہ خوش وخرم ہے اور جنے بُرے اعمال جمع کر رکھے ہین وہ زرد رو ہے۔ ہر ایک عمل کرنیوالے کے لئے پورا حصّہ ہے اور اللہ تعالیٰ بندون کے کسی عمل کو فراموش نہین فرماتا اور نہ اپنے بندون کو آزاد و بے مہار چھوڑتا ہے۔ جو شخص صدق و اخلاص سے صدقۂ فطر ادا کریگا اُسکے لئے پانچ نعمتین ہین (۱) رزق مین فراخی ہوگی (۲) یہ صدقہ اُسکی نماز و دعا کو عرش تک پہنچائیگا (۳) مرتے وقت کلمۂ شہادت زبان پر جاری ہوگا (۴) قبر مین منکر ونکیر کو نہایت خوبی سے جواب دیگا (۵) پل صراط سے گذرنے کے لئے یہ صدقہ سواری ہوجائے گا۔

بروایت زاذان حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایکبار آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے اصحاب کو صدقۂ فطر ادا کرنے کی ترغیب دی۔ جسپر جو حضرات خوشحال تھے وہ محتاجون کو صدقہ دینے لگے۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ حضور رسالتماب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پشت کی جانب بیٹھے ہوئے کچھ اپنے ہونٹون کو جنبش دے رہے تھے۔ حضور نے جو مڑکر دیکھا تو پوچھا کہ اے ابوذرؓ تم چپکے چپکے کیا کہتے ہو۔ عرض کی یارسول اللہ اُسوقت حضور کے اہل ثروت اصحاب صدقہ دے رہے ہین اور مین مفلس و نادار ہون اسلئے چپکے چپکے حضور پر درود بھیج رہا ہون اور اپنے دل مین جانکنی کی سختی۔ عذاب قبر۔ پل صراط کی شدت عذاب جہنم کی ہولناکی یاد کرکے ڈر رہا ہون۔ حضور نے ارشاد فرمایا اے ابوذرؓ تمھارا یہ عمل دنیا ومافیہا سے بہتر ہے۔

روز عید الفطر کا شرف اور نماز کے لئے عیدگاہ جانے کی فضیلت

حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو شخص ماہ رمضان المبارک مین دن کو روزہ رکھے اور شب کو نوافل ادا کرے اور عید کے دن صدقۂ فطر ادا کرکے عیدگاہ مین جائے تو عیدگاہ سے واپس ہونے تک اُسکے تمام گناہ بخشدئے جائینگے۔ یاد رکھنا چاہئے کہ عید کی نماز ہر مسلمان مکلف پر واجب ہے اور نماز سے پیشتر مستحب ہے کہ غسل و مسواک کرے۔ خوشبو لگائے عمدہ لباس

جسکو شریعت نے مباح کیا ہو پہنے یعنی کپڑے نئے یا دُھلے ہوئے صاف ہوں ریشمی لباس مردوں کیلئے حرام ہے۔ یہاں تک کہ بچوں کو پہنانا بھی روا نہیں اس کا گناہ ماں باپ پر ہوگا اور قبل نماز کے کوئی میٹھی چیز کھائے اور بعد صبح صادق نماز عید سے پیشتر صدقہ فطر ادا کردے اگر قبل نماز نہیں دیا تو بعد نماز لیکن زوال آفتاب سے پیشتر صدقہ ادا کردے اسیطرح راستے میں تکبیر کہنا عیدگاہ میں سویرے سے حاضر ہونا بیدار دلی کے ساتھ نماز کے لئے جانا عیدگاہ کیطرف پیدل چلنا دوسرے راستے سے واپس ہونا اعمال مسنون ہیں اور نماز عید شہر سے باہر ہونا چاہیئے گو جامع مسجد میں کتنی ہی گنجائش ہو البتہ امام کو چاہیئے کہ اپنا ایک نائب شہر میں مقرر کرے جو کہ بیماروں اور کمزوروں کو نماز پڑھاوے کیونکہ عیدین کی نماز بالاتفاق واجب ہے اور اکثر ائمہ کے نزدیک دونوں جگہ جائز ہوگی لیکن جمعہ کی نماز ایک شہر میں دو جگہ نہیں ہوسکتی کیونکہ جمعہ کے معنی جماعت قائم کرنا ہیں اور تفرقہ کی صورت میں جماعت کا لفظ صادق نہیں آتا عیدگاہ کے رستے میں تکبیر کہتے ہوئے چلنا مستحب ہے لیکن امام اعظم رح کے نزدیک عید الفطر میں باآواز بلند تکبیر نہ کہنا چاہیئے اور صاحبینؒ فرماتے ہیں کہ بلند آواز سے تکبیر کہتا چلے اور عیدگاہ پہونچنے پر تکبیر کہنا موقوف کردے۔ حضرت امام موسیٰ رضا رضی اللہ عنہ کی نسبت منقول ہے کہ ہر دس قدم پر ایکبار تکبیر کہتے تھے۔ اگر گاؤں کا رہنے والا جس کو عیدگاہ پہونچنے کے لئے کئی میل طے کرنا ہیں رات کو اپنی جگہ سے چلے تو تکبیر کہنا شروع کردے۔

دوگانہ عید الفطر کا بیان

طلوع صبح صادق سے نماز کا وقت شروع ہوتا ہے جب آفتاب کسی قدر بلند ہو جائے تو بغیر اذان واقامت کے امام دو رکعت نماز با جماعت پڑھائے۔ پیشتر تکبیر تحریمہ کہکر دونوں ہاتھوں کو کانوں کی طرف لیجاکر زیر ناف باندھے اور سبحانک اللھم پڑھے پھر تین بار اللہ اکبر کہے اور ہر ایک تکبیر کے درمیان بمقدار تین تکبیروں کے وقفہ کرے کیونکہ بغیر وقفہ کے تینو تکبیروں کے کہنے سے اہل جماعت اشتباہ میں پڑجائینگے اور دور والوں کو دھوکا ہوگا ہر ایک تکبیر پر کانوں تک ہاتھ لیجاکر چھوڑ دے۔ تیسری تکبیر کے بعد پھر زیر ناف دونوں ہاتھ باندھکر تعوذ و تسمیہ کے بعد سورہ فاتحہ اور دوسری سورت جہر سے قرآت کرے اور اللہ اکبر کہکر رکوع میں جائے پھر جب دوسری رکعت کے لیے کھڑا ہو تو پیشتر قرآت کے اسکے بعد پہلے کیطرح تین بار اللہ اکبر

کہے اور ہاتھ کانون تک لیجاکر چھوڑتا جائے پھر چوتھی بار تکبیر کہکر رکوع کرے اس طور سے بحالت قیام گویا دو رکعتون مین نو تکبیرین ہوئین۔ سلام پھیرنے کے بعد منبر پر جائے اور دو خطبے پڑھے جن کا شروع تکبیر سے ہو۔ دونون خطبون کے درمیان تھوڑی دیر کے لئے بیٹھ جائے۔

احادیث مین آیا ہے کہ عید الفطر کی رات کو فرشتے حکم الٰہی سے راستون اور گلیون مین ندا کرتے ہین کہ اے مسلمانو تم کو اس ماہ مبارک کے روزے رکھنے کا حکم تھا تم بجا لائے۔ تم کو راتون مین نماز پڑھنے کا حکم ملا تم کاربند رہے۔ اب اُٹھو اور ایک وعدہ گاہ مین جاکر اپنے پروردگار کے سامنے صف بستہ مؤدب کھڑے ہو پھر جب تم وہان سے لوٹو گے تو تمھارے سب گناہ بخشے ہوئے ہونگے۔ البتہ تم مین سے سات قسم کے گنہگار بخشش سے محروم رہینگے اور وہ یہ ہین (۱) گران بیچنے کے لئے غلّہ روک رکھنے والا (۲) ہمیشہ شراب پینے والا (۳) مان باپ کی نافرمانی کرنے والا (۴) رشتہ ناتہ توڑنے والا (۵) زناکار (۶) سود خوار (۷) دل مین کینہ رکھنے والا۔

حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عید کے روز اللہ تعالیٰ زمین پر کچھ فرشتے بھیجتا ہے جو ندا کرتے ہین کہ اے اُمتیان محمدؐ چلو اور اپنے اُس پروردگار کے حضور مین آؤ جو لازوال بخشش والا ہے۔ تھوڑا سا عمل نیک بھی قبول فرماتا ہے اور بڑے سے بڑا گناہ معاف کردیتا ہے۔ پھر جب سب لوگ میدان عیدگاہ مین نماز کے لئے جمع ہوتے ہین تو اللہ تعالیٰ خوش ہوکر فرشتون سے فرماتا ہے کہ اے میرے فرشتو تم نے دیکھا کہ محمدؐ کی اُمت پر مین نے رمضان کے روزے فرض کیے تھے اُنھون نے مہینہ بھر روزے رکھے مسجدون کو آباد کیا۔ میرے کلام پاک کی تلاوت کی اپنی خواہشون کو روکا اور شرمگاہون کو محفوظ رکھا اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کی۔ اب ادب سے اظہار شکر کے لئے میری بارگاہ مین حاضر ہین مین اُن کو بہشت مین اُنکے اعمال نیک کا بدلہ دونگا۔ پھر ارشاد فرماتا ہے کہ اے اُمتیان محمدؐ جو چاہو مانگو اپنے عزت وجلال کی قسم کہ تم جو کچھ اس موقع پر مجھ سے سوال کروگے تمھین دونگا اور تم عیدگاہ سے گناہون سے پاک وصاف ہوکر لوٹوگے تم مجھ سے خوش ہو اور مین تم سے راضی ہون۔ یہ ارشادات سنکر فرشتے خوش ہوتے ہین اور اِس اُمت کو بشارت دیتے ہین۔

بعض روایتون مین نماز عید کے بعد چار رکعت نماز نفل کا ثواب بھی آیا ہے۔ چنانچہ

مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دو دن دو رکعت نماز عید با جماعت کے بعد چار رکعت نماز نفل پڑھے۔ اس طور سے کہ پہلی رکعت میں بعد سورہ فاتحہ سبح اسم ربك الاعلیٰ پڑھے تو اُسنے گویا پورے کلام کی تلاوت کی اور دوسری رکعت میں والشمس والضحها پڑھے۔ تو اُسنے گویا تمام دنیا کا ثواب جمع کر لیا اور تیسری رکعت میں والضحی والیل اذا سجی پڑھے تو اُسنے گویا تمام دنیا کے یتیمون کو پیٹ بھر کر کھانا کھلایا اور عمدہ کپڑا پہنایا اور چوتھی رکعت میں قل هو الله احد پڑھے تو اللہ تعالیٰ اُسکے پچاس برس پچھلے اور پچاس برس آئندہ کے گناہ معاف فرماتا ہے اور آخرت میں اُسکے لیے پورا اجر

جان لینا چاہیے کہ عید اُسی کی ہے جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا۔ عید اُسی کی ہے جو ایمان ویقین کے ساتھ خدا کی عبادت کرے عید اُسی کی ہے جو اپنے گناہوں سے توبہ کر کے خدا کی طرف رجوع ہو عید اُسی کی ہے جو دل میں دیدار خدا کا اشتیاق رکھتا ہو۔ عید اُسی کی ہے جو اللہ تعالےٰ کی حرام فرمائی ہوئی چیزون سے اجتناب رکھے عید اُسی کی ہے جو قیامت کو پل صراط سے گذر جانے کے لیے تیار ہو عید اُسی کی ہے جو دنیا کو چھوڑ کر صرف خدا کا ہو رہا۔ اور جو خدا کا ہو رہا خدا اُسکا ہو جاتا ہے۔ پس اے خدا کے بندو خدا کے لئے خدا کے ہو رہو۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ عید الفطر کی رات کو فرشتے گلی کوچون میں صدا کرتے ہیں جسکو جن وانسان کے سوا تمام مخلوق سنتی ہے کہ اے اُمتیان محمد اپنے پروردگار کے حضور آؤ۔ تمہارا رب بیحد بخشش کرنے والا ہے۔ تھوڑی سی نیکی بھی قبول کر لیتا ہے اور بہت بڑا گناہ معاف کر دیتا ہے پھر جب لوگ عیدگاہ میں صف بستہ باادب حاضر ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے اے میرے فرشتو بتاؤ کہ محنت سے اپنا کام کرنے والے مزدور کا معاوضہ کیا ہونا چاہیے۔ فرشتے عرض کرتے ہیں خداوندا معاوضہ یہی ہے کہ اُس کی مزدوری پوری دیجائے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اے فرشتو گواہ رہو میں اسپنے ان نیک بندون کو رمضان کے روزے اور راتون کی نمازون کے بدلے میں اپنی خوشنودی اور اُن کے گناہون کی مغفرت سے مالا مال کرتا ہون پھر فرماتا ہے کہ اے میرے بندو! مجھ سے مانگو اپنے عزت وجلال کی قسم کہ اس موقع پر اپنی دینی ودنیاوی حاجت جو کچھ مجھ سے مانگو گے قطعاً تم کو دون گا۔ سبحان اللہ۔ کیا رحمت الٰہی ہے ہر مسلمان کو چاہیے کہ عید کے روز عیدگا

تک بدل جائے البتہ کمزور اور بوڑھے ناتوان لوگ مستثنیٰ ہین اور عیدگاہ سے اپنے گھر کو دوسری راہ سے واپس آئے۔ اور اپنے بچّون کے لئے کچھ تحفہ لائے۔

محیط مین لکھا ہے کہ عید الفطر کی نماز ذرا دیر سے اور عید الاضحیٰ کی نماز سویرے پڑھنا سنت ہے اور جس شخص کو کسی عذر کی وجہ سے عید کی نماز با جماعت نہ ملے تو علیحدہ ادا کرے۔ ہدایہ مین لکھا ہے کہ اگر بارش وغیرہ کے عذر سے عید کے روز عید کی نماز نہ پڑھی جا سکے تو دوسرے روز ادا کر دیجائے اور عید الاضحیٰ کی نماز تیسرے روز تک بھی ہو سکتی ہے۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ عید کی نماز ہر مسلمان آزاد اور بالغ پر واجب ہے۔ تحفہ خانیہ مین لکھا ہے کہ کچھ شخصون پر نماز عید واجب نہین۔ عورت۔ غلام۔ مسافر۔ بیمار۔ اندھا۔ لنگڑا لیکن اگر یہ لوگ نماز مین شریک ہون تو بہت ثواب پائینگے۔ نماز سے فارغ ہو کر اپنے مقدور کے موافق فقیرون کو خیرات دے اور متقی و پرہیزگار لوگون کی ضیافت کرے نفیس و لذیذ کھانے پکوائے اُس روز علما و صلحا کی زیارت کرکے۔ قبرستان مین فاتحہ پڑھنے کے لئے جائے جو شخص عید کے دن اپنے مان باپ یا عزیز و قریب یا دوست آشنا کی قبر پر جائے اور قبل فاتحہ سورہ یسین پڑھ کر اُسکا ثواب میت کی روح کو بخشے اللہ تعالیٰ اُس کو ہر حرف کے بدلے بہشت مین درجہ بلند عطا فرمائیگا اور اُس کے نامۂ اعمال مین اتنی ہی قدر نیکیان لکھی جائینگی اور اُتنی ہی بُرائیان مٹا دیجائینگی۔

بروایت زاذان حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عید الفطر کی صبح کو حضرت جبرئیل علیہ السلام حسب ارشاد الٰہی حضرت رسالتمآب پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیخدمت مین حاضر ہونے کے لئے ستر ہزار فرشتون کی فوج تیار کرتے ہین۔ سب کے ہاتھون مین جھنڈیان ہوتی ہین حضرت اسرافیل دہنی صف مین اور میکائیل بائین صف مین ہوتے ہین یہ سب فرشتے ساق عرش کے نیچے آتے ہین جہان نور کی قندیلین آویزان ہے اور انبیاء و شہدا و صلحا کی روحین قیام پذیر ہین اُنکے درمیان ایک نہایت نورانی قندیل ہے جس کی روشنی چاند سورج کی روشنی پر بھی غالب ہے بلکہ چاند سورج کو اُسی سے روشنی پہونچتی ہے اُس قندیل کی چوڑائی ستر ہزار برس کی راہ ہے اور اُس کی لمبائی کا علم سوائے خدا کے کسی کو نہین۔ اُس مین حضور پر نور احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح انور جلوہ افروز ہے۔ جب حضرت جبرئیل علیہ السلام فوج ملائکہ کو لیکر وہان پہونچتے ہین۔ حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ

وسلم کی جناب مین خدائے پاک کی طرف سے تحفہ درود وسلام پیش کرکے کمال ادب سے سامنے کھڑے ہوجاتے ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم متوجہ ہوکر فرماتے ہین اے جبرئیل؁ کیا قیامت برپا ہوگئی وہ کہتے ہین ابھی نہین حضور فرماتے ہین کہ پھر یہان کیسے آنا ہوا وہ عرض کرتے ہین کہ آج عید کا دن ہے آج وہ دن ہے کہ رحمت الٰہی جوش زن ہے۔ آج وہ دن ہے کہ رمضان کے روزہ دارون صدق دل سے تراویح وتسبیح پڑھنے والون اور فقرا ومساکین کو صدقہ دینے والون کو ثواب عظیم ملے گا سب لوگ صدقۂ فطر ادا کرکے میدان عیدگاہ مین دوگانۂ عید ادا کرنے کے لئے جمع ہونگے سب لوگ آپسمین ملکر خوشیان منائینگے یارسول اللہ اگر حضور آج اپنی اُمت کی شادمانی ملاحظہ فرمانا چاہین تو دنیا مین تشریف لیچلیے۔ مین اور تمام ملائکہ کی فوج ہمرکابی مین حاضر ہے۔ عرش سے لگاکر پہلے آسمان تک تمام فرشتے جمع ہین حضور دریافت فرماتے ہین کہ عرش الٰہی کی جانب یہ آوازین کیسی بلند ہین۔ حضرت جبرئیل؁ جواب دیتے ہین کہ یہ انبیا وشہدا ومومنین وصالحین کی روحین ہین جو آج کے مبارک دن کی خوشی مین مشغول ہین اور حضور کی خدمت مین التجا کرتی ہین اگر حضور دنیا کی طرف تشریف لیچلین تو ہم کو بھی ہمرکابی مین چلنے کی اجازت ملے کیونکہ دنیا مین اپنے متعلقین سے ہمارے دل لگے ہین آج حضور کے طفیل مین اُن کو دیکھ آئینگے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہین کہ اے پاک روحو! اگر تمہارا یہ ارادہ ہے تو میرے ساتھ آؤ پس حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی اُمت کو دیکھنے کے لئے دنیا مین تشریف لاتے اور تمام روحین جلو مین ہوتی ہین اور چارون طرف فرشتے گھیرے ہوئے رہتے ہین حضرت اسرافیل ومیکائیل؁ اور تمام ملائکہ مقربین آگے آگے چلتے ہین بعض درود وسلام پڑھتے ہین اور بعض طلع البدر علینا پکارتے ہین حضرت جبرئیل علیہ السلام حضور کے پیچھے پیچھے ادب سے فوج ملائکہ کو ہمراہ لیے ہوئے چلتے ہین۔ انبیا کی روحین دہنی جانب شہیدون کی روحین بائین جانب اور مومنین کی روحین پیچھے ہوتی ہین سب کے درمیان مین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاند کی طرح براق پر جلوہ گر ہوتے ہین اور تمام روحین مثل ستارون کے نظر آتی ہین۔ اس تزک واحتشام سے جب زمین پر نزول ہوتا ہے تو تمام روحین حضور سے رخصت لیکر اپنی اپنی قبرون پر جاتی ہین وہان دیکھتی ہین کہ اُن کے جسم گل سڑکر خاک مین ملگئے ہین۔ بالون مین مٹی بھری ہوئی ہے اور تمام اعضا الگ الگ ٹکڑے ہین گوشت کو کیڑون نے کھالیا۔ ہڈیان بوسیدہ پڑی ہین آنکھون کے حلقے جو ہون کا بل بن گئے یہ وہی

جسم مین جو کسی زمانے مین گلاب کے پھول سے زیادہ خوشنما اور چاند سورج کے مانند روشن تھے آج اس بُری حالت مین نظر آرہے ہین۔ یہ حال دیکھ کر سب روحین بے انتہا گریہ و بکا کرتی ہین۔ پھر وہاں سے اپنے اپنے گھرون مین پہونچتی ہین وہان دیکھتی ہین کہ اُن کے بچے یتیم ہین چہرون سے غربت کے آثار ٹپک رہے ہین اُنکے گھرون مین غیر لوگ رہتے ہین اُنکے مال و زر پر وارثون کا قبضہ ہے یہ کیفیت دیکھ کر اُن کے دلون مین رنج و غم کا جوش ہوتا ہے اور رو کر کہتے ہین اے ہمارے ماں باپ اے ہماری اولاد۔ اے ہماری بیبیو۔ اے ہمارے رشتہ دارو۔ اے ہمارے ہمسایو اے ہمارے دوستو۔ سنو اور عبرت پکڑو۔ ہم کو کیون بھولے ہوئے ہو ہم بھوک کے دریا مین غرق ہین تم کو چاہیئے کہ جب مزیدار گوشت پکا کر کھاؤ تو ہمارے نام سے بھی ایک ہڈی پھینکدو۔ تھوڑا بہت کھانا محتاجون کو کھلاؤ یتیمون اور مسکینون کو صدقہ دیکر اُس کا ثواب ہمین بخشو۔ کیونکہ ہم کو دنیا مین تم سے تعلق رہا ہے ہم تمھارے ماں باپ یا بھائی وغیرہ تھے اب ہم بھوک پیاس مین مبتلا ہین اور تم آسودہ و سیراب ہو ہم برہنہ جسم ہین اور تم متکلّف لباس مین ہو۔ اسی قسم کی باتین اور فریاد کرتی رہتی ہین۔ یہان تک کہ جب امام نماز عید سے فارغ ہوتا ہے تو سب روحین اپنے دلون مین صدمہ لیے ہوے اپنی اپنی جگہ واپس چلی جاتی ہین اور اسکے بعد اُنکے پسماندون مین سے جو شخص مساکین اور محتاجون کو کھانا اور خیرات دیکر اُسکا ثواب میت کو بخشتا ہے وہ میت خوش ہو کر اُس کے لئے دعائے خیر کرتی ہے پس اے حرص و طمع کے بندو! ہوش مین آؤ صدقہ و خیرات دو علما اور پرہیزگارون کو کھانا کھلا کر اُسکا ثواب میت کو بخشو۔ کیونکہ مردہ لوگ تمھارے ہاتھون کو دیکھتے ہین اور تمھاری زبانون کے مشتاق ہین کہ اُنکے لئے فاتحہ پڑھو۔ چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ مردہ تم سے اس طرح فریاد کرتا ہے جس طرح ڈوبتا ہوا عاجزی سے پکارتا ہے۔

ماہ شوال کی فضیلت اور اُسکے چھ روزون کا بیان و ثواب

حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص رمضان شریف کے روزے رکھے اور پھر شوال مین چھ روزے بجالائے اُسنے گویا پورے سال بھر کے روزے رکھے۔ حضرت عبد اللہ نے اس حدیث کی توضیح مین فرمایا کہ سال بھر

کے روزے اس حساب سے ہوتے ہیں کہ رمضان شریف کے تیس روزے تین سو روز دن کے برابر ہوئے اور شوال کے چھ روزے ساٹھ کے برابر اور سال کے تین سو ساٹھ دن ہوتے ہیں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالھا یعنی جو شخص ایک نیکی کریگا وہ دس گنا ثواب پائیگا شوال کے پہلے روزے کے بدلے میں اللہ تعالیٰ اُس کے چالیس برس کے گناہ بخشدیگا اور چالیس نبیوں کا ثواب اُس کو عطا فرمائیگا اور بہشت کی چالیس حوریں اُس کی زوجیت میں دیگا۔ دوسرے روزے کے بدلے میں ستر غزوات کا ثواب پائیگا اور عذاب قبر سے نجات ملیگی۔ تیسرے روزے کے بدلے میں ایک لاکھ شہیدوں کا مرتبہ حاصل ہوگا اور قیامت کی سختی سے محفوظ رہیگا۔ چوتھے روزے کے بدلے میں دنیا و آخرت کی ستر حاجتیں برآئینگی اور نامۂ اعمال دہنے ہاتھ میں دیا جائے گا۔ پانچویں روزے کے بدلے میں بہشت کے ستر حلے پہنائے جائینگے اور دعا قبول ہوگی چھٹے روزے کے بدلے میں اُس کو قیامت کے دن ایک لاکھ گنہگاروں کی شفاعت کا حق ملیگا اور ساٹھ ہزار برس کی عبادت اُس کے نامۂ اعمال میں لکھی جائے گی اور ہر روز ایک لاکھ فرشتے اُس کی قبر کی زیارت کو آئینگے اور قیامت تک اُسکے لئے نیکیاں لکھتے رہینگے پھر اگر وہ شخص اُسی سال مرجائے گا تو شہید ہوگا اور دیدار خدا اُس کو حاصل ہوگا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص شوال کے مہینے میں چھ روزے رکھیگا اُس کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن طوق اور زنجیروں سے بچائے گا۔ قال اللہ الحج اشھر معلومت یعنی حج کے مقررہ مہینے ہیں مفسرین کے نزدیک وہ مہینے یہ ہیں۔ شوال۔ ذیقعدہ۔ ذی الحجہ۔

حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص شروع ماہ شوال کے چھ روزے پے درپے ماہ رمضان سے ملاکر رکھے تو اُسکے لئے چھ لاکھ برس کی عبادت اور چھ لاکھ اونٹ کی قربانی۔ اور چھ لاکھ غلام آزاد کرنے سے بھی افضل ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اے مسلمانو! شوال کے مہینے میں چھ روزے رکھ کر ضرور اپنے جسموں کو پاک وصاف کر لیا کرو کیونکہ اللہ تعالےٰ رمضان میں روزہ رکھنے والوں کے اجسام دیکھتا ہے پس جو شخص اس مہینے میں حرام ومعاصی سے پرہیز رکھیگا وہ بہشت کا مستحق ہے ماہ شوال

مین فسق و فجور سے بچنا چاہیے کیونکہ اُمت لوط پر اُنکی بدکاری کی وجہ سے جو زمین کا طبقہ اُلٹ دیا گیا تھا وہ شوال کی پہلی تاریخ ہفتہ کا دن تھا۔ اصحاب اخدود جو آگ کے گڑھے مین جلکر ہلاک ہوئے وہ شوال کی پہلی تاریخ ہفتہ کا دن تھا۔ حضرت نوحؑ کی اُمت پہلی شوال کو ہفتہ کے دن طوفان مین غرق ہوئی۔ قوم عاد پر پہلی شوال کو بدھ کے دن عذاب صرصر آیا۔ حضرت صالحؑ کی امت پہلی شوال کو جمعرات کے دن مبتلائے عذاب ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے عرش و کرسی۔ لوح و قلم۔ آسمان و زمین بہشت و دوزخ اور ملائکہ مقربین کو اتوار سے لیکر جمعہ تک ماہ شوال کی چھ تاریخون مین پیدا فرمایا۔ پس جو شخص شوال کے چھ روزے صدق و ایمان سے رکھیگا اُسکے نامۂ اعمال مین کل اُمت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برابر ثواب لکھا جائے گا اور بہشت مین حضرت امیر حمزہؓ وعباسؓ و حسنؓ و حسینؓ رضی اللہ عنہم کی ہمسائیگی مین جگہ ملے گی۔

ماہ ذیقعدہ کی فضیلت

حضرت خالد بن رافع سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے مسلمانو ماہ ذیقعدہ کی تعظیم کرو کیونکہ یہ حرمت والے مہینون مین سب سے پہلا مہینہ ہے۔ اس مہینے کے ایام کو غنیمت جانو۔ جو شخص اس مہینے مین کسی روز ایک رکعت نماز نفل پڑھیگا یا ذکر الٰہی کریگا وہ اُس کیلئے ہزار سال کی عبادت سے افضل ہوگا اور گویا اُسنے خدا کی راہ مین ستر غلام آزاد کیے اور ستر درم خیرات کی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک بار خطبہ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے لوگو نفلی روزون مین سب سے افضل واشرف اللہ تعالےٰ کے نزدیک ماہ ذیقعدہ کے روزے ہین جو شخص اس مہینے مین ایک دن روزہ رکھیگا ہر ساعت مین اللہ تعالیٰ اُس کو ایک حج مقبول کا ثواب عطا فرمائے گا اور جسقدر سانسین دن بھر مین لیگا اُتنے ہی غلام آزاد کرنیکا ثواب ملیگا جو شخص اس مہینے مین ہفتہ کے روز روزہ رکھے اُس نے گویا چار لاکھ برس عبادت کی۔ جسنے اتوار کو روزہ رکھا اُسنے گویا چار لاکھ غلام آزاد کئے۔ جسنے پیر کے دن روزہ رکھا اُسنے گویا چار لاکھ درم راہ خدا مین خرچ کیے۔ جسنے منگل کو روزہ رکھا اُسنے گویا چار لاکھ حج مقبول ادا کیے جسنے بدھ کو روزہ رکھا اُسنے گویا بنی اسرائیل کے چار لاکھ انبیا کو کھانا کھلایا جسنے جمعرات کو روزہ رکھا اُسنے گویا چار لاکھ کنوئین خدا کے واسطے کھدوائے اور جسنے جمعہ کو روزہ رکھا اُسنے چار لاکھ فرشتون کا ثواب پایا۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جس نے ذیقعدہ کی پچیسوین تاریخ کا روزہ رکھا اُسنے گویا ہزار برس تک عبادت الٰہی کی کیونکہ اس تاریخ مین خانۂ کعبہ کی بنیاد پڑی ہے۔ جو شخص اُس روز چار رکعت نماز ہر رکعت مین بعد الحمد سورۂ اخلاص تین بار پڑھے اُسکے لئے اللہ تعالیٰ بہشت مین یاقوت سرخ کا ایک محل بنائیگا۔ جسمین ایک سو چوراسی تخت ہون گے ہر تخت پر ایک نہایت حسینہ جمیلہ حور جلوہ گر ہوگی اگر اُسکے ناخن کا ایک ٹکڑا زمین پر گرے تو اُس کی چمک دمک کے سامنے چاند سورج مثل کنکر و پتھر کے دکھائی دین اور جو شخص پچیسوین ذیقعدہ کی رات کو سو رکعت نماز نفل ہر رکعت مین بعد سورۂ الحمد سورۂ اخلاص گیارہ بار پڑھے اگر وہ شخص اُسی رات کو وفات پاجائے تو دنیا سے شہید اُٹھیگا اور اللہ تعالیٰ اُسکے تمام چھوٹے بڑے ظاہر اور پوشیدہ گناہ بخشدیگا اور اُسکے لئے بہشت مین پانچسو برس کی راہ کے عرض و طول مین ایک عالیشان محل تیار فرمائے گا جسمین ہزار دروازے ہونگے اور ایک دروازے سے دوسرے دروازہ تک ستر برس کی راہ کا فاصلہ ہوگا۔ شراب طہور اُس کو پینے کے لئے ملیگی۔ قال اللہ تعالیٰ وسقاھم ربھم شرابا طھورا۔

علمار کا قول ہے کہ ساقی کی خدمت ادا کرنیوالے دس حضرات ہین (۱) حضرت موسیٰ جنھون نے پتھر سے پانی نکال کر اپنی قوم کو پلایا (۲) حضرت ابراہیم علیہ السلام جن کی ذات سے زمین مکہ سیراب ہوئی (۳) مالک دوزخ جو دوزخیون کو زرد آب اور پیپ پلائیگا۔ (۴) حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو قیامت مین حوض کوثر کے پانی سے اپنی اُمت کے پیاسون کو سیراب فرمائینگے (۵) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پرہیزگارون کو آب کوثر پلائین گے (۶) حضرت عمر رضی اللہ عنہ اہل محبت کو سیراب کرین گے (۷) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ زاہدون کی پیاس بجھائینگے (۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ علمار کے ساقی ہونگے (۹) حوران جنت عارفون کو سیراب کرین گی (۱۰) اللہ تعالیٰ عزاسمہ اپنے گنہگار بندون کا ساقی ہوگا۔ یہ وہ گنہگار ہین جو مرنے سے پہلے توبہ کرتے ہین کسی عالم سے پوچھا گیا کہ قیامت کے روز خود حق تعالیٰ جو گنہگارون کا ساقی ہوگا اِس مین کیا حکمت ہے جوابدیا کہ ہر ایک جماعت کو اپنے اعمال نیک پر ناز و فخر ہوگا۔ چنانچہ زاہد اپنے زہد پر عارف اپنی معرفت پر علمار اپنے علم پر ناز کرین گے اور گنہگارون کو اپنے گناہون کی شرم سے جو کچھ ناز ہوگا وہ اپنے پروردگار اور اُسکی رحمت پر ہوگا۔ جب اُن کو اللہ تعالیٰ خود اپنی عنایت و رحمت کی شراب کا مزہ چکھائیگا تو وہ مست

وبیخود ہو جائینگے مستی مین طرب بڑھیگی۔ طرب سے طلب پیدا ہو گی۔ طلب کی وجہ سے شوق ہو گا اور جب شوق کا غلبہ ہو گا تو پردہ اُٹھ جائے گا اور اُنکی آنکھون کے سامنے جلوۂ الٰہی نمودار ہو گا۔ یہ مرتبے اُن لوگون کے لئے ہین جو ماہ ذیقعدہ کی پچیسوین تاریخ مین صدق و یقین سے چار رکعت نماز نفل پڑھین۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو کوئی ذیقعدہ کی پچیسوین شب کو دو رکعت نماز ہر ایک رکعت مین بعد سورۂ فاتحہ سورۂ اخلاص سات بار پڑھے اللہ تعالیٰ اُس کو درجۂ شہادت عطا فرمائیگا اور بیحد نیکیان اُس کے نامۂ اعمال مین درج ہون گی۔

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص بعد نماز جمعہ کے چار رکعت نماز ہر رکعت مین بعد الحمد سورۂ اخلاص گیارہ مرتبہ پڑھے اُس کو حج کا ثواب ملیگا اور جو شخص ہر روز شب کو یہ نماز پڑھے وہ گناہون سے ایسا پاک وصاف رہتا ہے کہ گویا آج ہی مان کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔

(باب ۵۶) عشرۂ ذی الحجہ و قربانی کے فضائل۔ حضرت اسمٰعیلؑ کا حکم الٰہی کے آگے سر جھکانا۔ ان ایام مین نماز و وظائف اور خیرات کا ثواب

حضرت عبداللہ بن عباس سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ذی الحج کے شروع دس دن کے برابر اور کوئی دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایسا نہین جسمین اعمال نیک بہت محبوب و پسند ہون۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فتح مکہ کے زمانے مین ایک روز فرمایا اے مسلمانو اللہ تعالیٰ نے تم کو ماہ ذی الحجہ عنایت فرما کر عزت بخشی۔ پس اس مبارک مہینے مین اللہ تعالیٰ کی تعظیم بدرجۂ کمال بجا لاؤ اور اُٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے ہر وقت ہر گھڑی اُس کی یاد مین لگے رہو اس مہینے کے شروع دس دن کی عظمت نماز روزہ کی کثرت سے کرو انہین ہر ایک دن کو اللہ تعالیٰ نے ایک ہزار دن کے برابر قرار دیا ہے اور ایام تشریق دس ہزار دن کے برابر اور عرفہ کا روز بیس ہزار دن

کے برابر ہے۔ جو شخص ان ایام میں روزہ رکھیگا اُس کو اللہ تعالیٰ دس بزرگیاں عطا فرمائیگا (۱) رزق وعمر کی برکت (۲) مال و دولت کی زیادتی (۳) اُسکے بال بچوں کی حفاظت (۴) گناہوں کی معافی (۵) زندگی کی ترقی (۶) جانکنی کی آسانی (۷) قبر کے اندھیرے کی روشنی (۸) میزان عمل میں نیکیوں کا پلہ بھاری ہونا (۹) عذاب دوزخ سے نجات (۱۰) بہشت میں درجہ کی بلندی پس ان ایام میں تسبیح وتہلیل۔ حمد وثنا۔ دعا واستغفار۔ صدقہ وخیرات کی کثرت کرنا چاہیے کیونکہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اُس شخص کی حالت نہایت قابل افسوس ہے جو عشرہ ذی الحجہ کی برکتوں سے محروم رہا۔ یاد رکھنا چاہیے کہ ایام تشریق میں ہر نماز باجماعت کے بعد ایک بار تکبیر کہنا عرفہ کی فجر سے آخر ایام تشریق کی عصر تک واجب ہے۔

شرح اوراد میں ابوسعید عراقی سے منقول ہے کہ اطراف حجاز میں ایک نیکدل پاکدامن صالحہ بی بی رہتی تھیں جنکا نام ہاجرہ تھا ہمیشہ دن کو روزہ رکھتیں اور رات کو شب بیدار رہتیں اتفاق سے حضرت ابراہیم علیہ السلام سیر کرتے ہوئے اپنے مقام سے وہاں پہونچے اور اُن بی بی کے زہد وتقویٰ اور حسن وجمال کا شہرہ سنا۔ آپکو اُن بی بی کی جانب رغبت ہوئی اور اُن کے بچا سے آکے ملے۔ اُس شخص نے جیسے ہی حضرت ابراہیم کی صورت دیکھی اور فضل وکرامت کے آثار اُنکے چہرہ مبارک سے نمایاں پائے نہایت خاطر ومدارات سے پیش آیا۔ آپنے اُس بی بی کے متعلق اپنی دل کی خواہش ظاہر فرمائی وہ شخص دل سے رضامند ہو گیا یہاں تک کہ بی بی ہاجرہ کا عقد حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کر دیا آپ اُن کو لیکر ملک شام میں آئے دونوں میاں بی بی بکمال محبت بسر کرتے تھے۔ اُن کو اولاد کی نہایت آرزو تھی۔ اکانوے برس کی عمر تک کوئی اولاد نہ ہوئی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اکثر بارگاہ الٰہی میں دعا کیا کرتے تھے کہ خداوندا مجھے فرزند صالح عطا فرما۔ آخر کار اُن کی دعا قبول ہوئی اور حضرت بی بی ہاجرہ کو حمل رہا جس سے حضرت ابراہیم علیہ السلام نہایت خوش ہوئے اور سجدہ شکر بجا لائے۔ حضرت بی بی ہاجرہ کا بیان ہے کہ ایام حمل میں جو گرانی اور سستی عموماً عورتوں کو ہوا کرتی ہے مجھے کچھ معلوم نہیں ہوئی نو مہینے تک نہایت خوش وخرم رہی۔ اور بروقت ولادت بھی دردزہ کی کوئی تکلیف مجھے نہیں پہونچی اور مادہ نفاس بھی بہت کم مقدار میں خارج ہوا۔ بچہ پیدا ہونے پر حضرت ابراہیم علیہ السلام

نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا جب ولادت کو سات روز گذر گئے تو عقیقہ کی تقریب پر تمام اشراف بزرگان شہر کی دعوت کی اور بچے کا نام اسمٰعیل رکھا۔ جب شہر کے اشراف و اعیان کھانا کھا کر واپس ہوئے تو آپس مین حضرت ابراہیمؑ کی خوش نصیبی کا تذکرہ کرتے جاتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے انکو پیرانہ سالی مین ایسا بیمثل فرزند نرینہ عطا فرمایا جس کا جواب تمام دنیا مین نہین وہ بچہ ختنہ شدہ سرمگین آنکھون والا نورانی چہرہ والا ہے اور بعض اوقات خدا کے سامنے سجدہ بجا لاتا ہے فرشتے زیارت کو آئے اور روح محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اُسکے اندر جلوہ ہے۔ غرض حضرت اسمٰعیلؑ روز بروز ہوشیار ہونے لگے دوسرے بچے جسقدر چھ مہینے مین بڑھتے ہین۔ حضرت اسمٰعیل اُسی قدر ایکدن مین بڑھتے تھے اور جب سن شریف سات برس کا ہوا تو اپنے قول و فعل کے نہایت سچے مشہور ہوئے۔ ہر وقت یاد الٰہی مین مشغول رہتے۔ جب خواب فرماتے تو دل بیدار رہتا۔ سوتے مین لبون کو کچھ جنبش ہوتی ایکبار حضرت ہاجرہ نے جو غور سے ہونٹون کے ہلنے پر توجہ کی تو یہ کہتے ہوئے سنا کہ خداوندا اُمت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بخشدے۔ حضرت ہاجرہ نے حضرت ابراہیمؑ سے یہ کیفیت بیان کی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دو رکعت نماز شکرانہ ادا کین ایک روز کا ذکر ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کسی ضرورت سے جنگل کو تشریف لیگئے تھے دن ڈھلے تک کوہ ابوقبیس کی طرف رہے اور عصر و مغرب کے درمیان دولتخانہ پر پہونچے جیسے ہی سواری سے اُترے حضرت اسمٰعیلؑ نے گھر سے نکلکر بکمال ادب و تعظیم سلام کیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام بیٹے کے حسن و جمال کو دیکھ کر دارفتہ ہو گئے اور قلب مین محبت پدری جوشزن ہوئی۔ بیساختہ ہاتھ بڑھا کر گود مین اُٹھا لیا اور پیار کرنے لگے اور محبت سے اُن کے چہرہ روشن کو دیکھتے رہے اسی محویت مین آفتاب غروب ہونے لگا۔ حضرت اسمٰعیلؑ نے پوچھا ابا جان! آپنے نماز عصر پڑھ لی یا نہین۔ فرمایا کہ ابھی نہین پڑھی وہ بولے تعجب ہے کہ مین باوجود غیر مکلف ہونے کے وقت پر فرض الٰہی ادا کرتا ہون اور آپ اسقدر سستی روا رکھتے ہین۔ حضرت ابراہیمؑ نے دعا کی کہ خداوندا ابھی آفتاب کو غروب ہونے کا حکم نہ دینا۔ غرض آفتاب ٹھہرا رہا اور حضرت ابراہیمؑ نے نماز عصر پڑھی اور پھر فوراً آفتاب غروب ہو گیا۔ اُسوقت حق سبحانہ و تعالیٰ نے فرشتون سے فرمایا کہ دیکھو ابراہیمؑ جس کو مین نے اپنا خلیل بنایا ہے اسوقت اپنے بیٹے کیطرف ایسا مائل ہوا کہ میری یاد سے غافل ہو گیا جو شخص میرا خلیل ہو اُس کو غیر کی طرف متوجہ نہ ہونا چاہیئے۔ کیونکہ میری

محبت لازوال اور مخلوق کی محبت فنا ہونیوالی ہے۔ اے فرشتو دیکھو مین اس سہل انکاری کا عوض برا ئم سے لونگا اور اپنا حکم اُسپر جاری کرون گا۔ فرشتے یہ کلام سُنکر دنگ رہ گئے۔

صاحب روضۃ العلما نے ذکر کیا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پہلی ذی الحجہ کی شب کو خواب مین دیکھا کہ کوئی کہنے والا کہتا ہے کہ اے خلیل اللہ قربانی کرو۔ آپنے صبح کو بہت سی بکریاں راہ خدا مین قربانی کین۔ دوسری شب پھر خواب مین دیکھا کہ قربانی کرنیکا حکم ہو رہا ہے صبح کو بہت سی گائین قربانی کین۔ تیسری شب پھر وہی خواب دیکھا اور صبح کو بہت سے اونٹ قربانی کیے اور محتاجون کو کھلا دیے اسیطرح ساتوین شب تک روز خواب مین قربانی کا حکم ملتا تھا اور صبح کو بہت سے جانور قربانی کر دیتے تھے آٹھوین شب کو جب پھر وہی خواب دیکھا تو عرض کیا خداوندا کیا چیز قربان کرون حکم ہوا اے ابراہیم اپنے جگر کے ٹکڑے فرزند دلبند کو ہماری راہ مین قربانی کردو یہ حکم پاکر حضرت ابراہیمؑ صبح کو متفکر اُٹھے۔ نوین شب کو خواب مین پھر دیکھا کہ گویا اپنے ہاتھ سے اپنے قرۃ العین فرزند کو ذبح کر رہے ہین یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا امتحان تھا۔ علی الصباح اُٹھکر حضرت ابراہیم نے یقین کر لیا کہ یہ حکم خدا کی طرف سے ہے جسپر عمل کرنا ضروری ہے۔ جب دسوین شب کو پھر یہی خواب نظر آیا تو آپنے بیٹے کو راہ خدا مین ذبح کرنیکا حتمی قصد کر لیا چونکہ اُن ایام مین حضرت ابراہیم نے یہ رویائے صادقہ دیکھ کر معلوم کر لیا تھا کہ حکم الٰہی اسی طرح ہے اور قربانی فرزند کا قصد کر چکے تھے اس سے انکا نام یوم ترویہ و یوم عرفہ و یوم نحر ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام دسوین صبح کو حضرت ہاجرہ کے پاس تشریف لیگئے اور فرمایا بی بی اُٹھو اور اپنے فرزند کو نہلا دھلا کر تیار کردو۔ آج اپنے دوست کی ضیافت مین جانا ہے۔ حضرت ہاجرہ نے حضرت اسمٰعیلؑ کو نہلایا کپڑون مین خوشبو لگائی۔ سر مین تیل ڈالکر کنگھی کی۔ آنکھون مین سرمہ لگایا اور بہت پیار سے گلے لگا کر باپ کے حوالہ کیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اُنکا ہاتھ پکڑکر جبل عرفات کی طرف لیچلے اس اثنا مین شیطان لعین ایک بڈھے آدمی کی صورت اختیار کر کے لاٹھی ٹیکتا ہوا حضرت ہاجرہؑ کے پاس آیا اور کہا کہ اے ہاجرہ کچھ تمھین خبر ہے کہ آج تمھارے بیٹے کو ضیافت کے بہانے سے اُسکا باپ کہان لے گیا ہے حضرت ہاجرہ نے کہا کہ میرا بیٹا اپنے باپکے ساتھ سیر کرنے گیا ہے شیطان بولا تمھارا خیال غلط ہے آج اُسکا باپ اُس کو ذبح کرنے کے لئے لیچلا ہے۔ حضرت ہاجرہ نے کہا یہ بالکل جھوٹ ہے۔ بھلا کہین باپ بھی بیٹے کو ذبح

کر سکتا ہے ۔شیطان کہنے لگا مین تم سے سچ کہتا ہون ۔ ابراہیم کو خدا نے حکم دیا ہے کہ اپنے بیٹے کو ذبح کرے ۔ یہ سنکر حضرت ہاجرہ نے کہا اے شخص اگر خدا کا حکم اسیطرح ہے تو مین اور میرا بیٹا دونون راضی ہین ۔ ایک کیا اگر اسمٰعیل ایسے ہزار بیٹے ہون تو گھڑی بھر مین خدا کے حکم پر قربان کر دینے کے لئے بخوشی تیار ہون ۔ یہ جواب سُنکر ابلیس علیہ اللعنۃ ناکام واپس گیا اور راستے مین حضرت اسمٰعیل سے ملکر اُن کے دلمین وسوسہ ڈالا ۔ اُنھون نے کہا اے شیطان ملعون دور ہو کیونکہ مین حکم الٰہی کے آگے گردن جھکا چکا ہون پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام سے اسی قسم کی باتین کین ۔ حضرت ابراہیمؑ فوراً پہچان گئے کہ یہ شیطان لعین ہے اینٹ پتھر اُٹھاکر اُس کو مارنے لگے اور فرمایا اے مردود و ملعون میرے سامنے سے ہٹ جا غرض جب دونون باپ بیٹے پہاڑ کی گھاٹی مین پہونچے ۔ حضرت ابراہیمؑ نے حضرت اسمٰعیلؑ کو ان الفاظ مین حکم الٰہی سنایا یابنی انی اریٰ فی المنام انی اذبحک فانظر ماذا تریٰ یعنی بیٹا ! مین خواب مین کیا دیکھتا ہون کہ جیسے مَین اپنے ہاتھ سے ذبح کر رہا ہون اب تم غور کر کے جواب دو تمھاری کیا رائے ہے ۔ حضرت اسمٰعیلؑ نے سچے دل سے جواب دیا یاابت افعل ماتومر ستجدنی انشاء اللہ من الصابرین یعنی اباجان ! جو کچھ آپکو حکم ملا ہے آپ شوق سے اُس کو بجا لائیے ۔ انشاء اللہ آپ مجھے ضبط کرنیوالا اور صابر پائیے گا ۔ بیٹے کا جواب سُنکر حضرت ابراہیمؑ خوش ہوئے دونون پہاڑ پر آگے چلے ۔ حضرت ابراہیمؑ نے ایک رسی اور ایک چھری ہمراہ لے رکھی تھی حضرت اسمٰعیلؑ نے کہا اباجان ! میرے ہاتھ پاؤن رسی سے خوب مضبوط باندھ دیجئے تاکہ تڑپ نہ سکون اور اپنے لباس کا دامن سمیٹ کر کمر سے باندھ لیجیے تاکہ خون کی چھینٹین نہ پڑین اور چھری کی دھار خوب تیز کر کے دہنے ہاتھ سے میرے حلق پر چلائیے اس کام سے فراغت کر کے جب گھر واپس تشریف لیجائیے گا تو میری مان کی خدمت مین میرا سلام عرض کر دیجئے گا اور اُنکے دل کو تشفی دیجیے گا ۔ غرض جب دونون باپ بیٹے امرالٰہی بجالانے پر صدق و اخلاص کے ساتھ رضامند ہو گئے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسمٰعیلؑ کو زمین پر لٹایا اور دونون ہاتھ پاؤن رسی سے باندھ دیے اور ذبح کرنے کے طریقہ پر بیٹھ کر چھری ہاتھ مین لی ۔ اُسیوقت غلبۂ محبت سے ضبط نہ ہو سکا ۔ بے اختیار آنکھون سے آنسو جاری ہو گئے ۔ حضرت اسمٰعیلؑ نے کہا اباجان ! مصیبت مین صبر فرمائیے یہ امتحان الٰہی ہے مجھے ذبح کرتے وقت آپ اپنا منھ دوسری طرف پھیر لیجیے تاکہ

گلا کٹتا دیکھ کر آپ بے صبری کا اظہار نہ فرمائین۔ حضرت ابراہیم بیٹے کی یہ ثابت قدمی اور تسلیم ورضا دیکھ کر شکر بجالائے اور چھُری حلق پر رکھدی اور تکبیر کہکر ذبح کرنے مین مشغول ہوئے لیکن اللہ تعالےٰ نے حضرت اسمٰعیل کے گلے پر ایک تانبے کا پتر ارکھدیا تھا جسکی وجہ سے چھری کی دھار کا کوئی اثر نہ ہوتا تھا با حضرت ابراہیم علیہ السلام اُنکے گلے پر چھُری چلاتے تھے مگر نشان بھی نہ پڑتا تھا۔ ناچار ہو کر چھُری کو پتھر پر تیز کیا اور اچھی طرح تیز کر کے پھر حضرت اسمٰعیلؑ کے گلے پر پھیرنے لگے مگر اب بھی گلا کٹنے مین وہی ناکامی تھی۔ آخر کار حضرت ابراہیمؑ نے غصہ کے مارے چھری کو پتھر پر پھینکدیا۔ حکم خدا سے چھری مین آواز پیدا ہوئی۔ اُسنے کہا اے خلیل اللہ آپنے بے قصور مجھے کیون زمین پر دے مارا مین حکم خدا سے مجبور ہون۔ مجھے اسمٰعیل کو ذبح کرنیکا حکم نہین۔ پھر حضرت ابراہیمؑ نے دوسری خوب تیز چھُری لی اور نہایت قوت سے تکبیر کہکر لخت جگر کی گردن پر پھیرنے لگے اور جوش محبت سے آنکھون مین آنسو ڈبڈبا رہے تھے۔ آسمانی فرشتے یہ تماشا دیکھتے تھے اور روتے تھے۔ خود شیطان کھڑا ہوا دونون باپ بیٹے کے صبر و تسلیم کو بنگاہ تعجب دیکھ رہا تھا اتنے مین حضرت جبرئیلؑ آسمان سے ایک بہشت کا مینڈھا لئے ہوئے نازل ہوئے اور آواز آئی کہ اے ابراہیم اتنے اپنے خواب کو پورا کیا۔ یہ مینڈھا تمھارے بیٹے کا فدیہ ہے وفدینہ بذبح عظیم یعنی ہم نے اسمٰعیلؑ کے فدیہ مین ایک ذبح عظیم عنایت کیا اُسی کے ساتھ اللہ اکبر اللہ اکبر کی آواز بلند ہوئی۔ حضرت ابراہیمؑ نے یہ آواز غیب سنکر کہا لا الہ الا اللہ واللہ اکبر حضرت اسمٰعیلؑ پکار اُٹھے اللہ اکبر وللہ الحمد یہی الفاظ زبان پر لانا پچھلی اُمتون کے لیے سنت ہو گیا اور تمام اعمال سے افضل تر اللہ تعالےٰ کے نزدیک یہی باعظمت الفاظ ہین۔

اے مسلمانو یہ مقام غور ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے فرزند کی قربانی کا حکم دیا تھا وہ حضرت اسمٰعیلؑ کو ذبح کرنے پر آمادہ ہو گئے اب اپنی حالت دیکھو کہ گائے بکری کی قربانی بھی تمپر شاق ہوتی ہے۔ سوچو تو سہی کہ اگر تمپر اللہ تعالیٰ اولاد کی قربانی واجب کر دیتا تو کیا کرتے وہ لوگ خوش نصیب ہین جو عید الاضحیٰ مین نہایت شوق و محبت سے قربانیان کرتے ہین اور وہ لوگ بدبخت ہین جو اس نیک کام مین بخل روا رکھتے ہین۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اے مسلمانو قربانی کے جانورون کو کھلا پلا کر

خوب فربہ کیا کرو۔ کیونکہ یہی جانور قیامت کے دن پل صراط پر سواری کا کام دینگے۔ عیدالاضحیٰ کے دن خدا کے نزدیک خون کے قطرے زمین پر گرانے سے بڑھ کر کوئی عمل نہین قربانی کے خون کا پہلا قطرہ جو زمین پر گرتا ہے وہ قربانی کرنیوالے کے تمام گناہون کا کفارہ ہوتا ہے پس چاہیئے کہ قربانی کا جانور پاک کمائی سے خریدا جائے اور اُس مین کوئی ظاہری عیب اور بدنمائی نہ ہو نماز عید سے پہلے قربانی جائز نہین۔ جب عیدگاہ سے نماز پڑھکر اپنے مکان پر پہونچے بیشتر قربانی کرے ہر ایک مسلمان پر جو کہ آزاد اور مقیم اور صاحب نصاب ہو قربانی واجب ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے مسلمانو ترویہ کی رات اور عرفہ کی رات کی تعظیم کرو۔ یہ دونون راتین اللہ تعالیٰ کے نزدیک باعظمت ہین جو شخص انہین جاگ کر عبادت الٰہی کریگا وہ ضرور داخل جنت ہوگا۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا جو شخص ماہ ذی الحجہ کی پہلی تاریخ سے ساتوین تک روزے رکھے اللہ تعالیٰ اُس کو ہر روزے کے بدلے ستر غازیون ستر ولیون۔ ستر حج وعمرہ کا ثواب عطا فرمائیگا اور جو شخص ترویہ کے دن روزہ رکھے اُسکے سو غلام آزاد کرنے سو شہید دن سو مسجدین تعمیر کرنیکا ثواب ملیگا اور جو عرفہ کے دن روزہ رکھے اُسکو بہشت مین دو سو شہر دو سو حورین دو سو ریشمی حُلے دیے جائینگے اور جو شخص قربانی کے دن نماز سے فارغ ہونے تک کھانے پینے سے مثل روزہ دارون کے پرہیز رکھے اُس کو بنی اسرائیل کے پانچسو نبیون کے برابر ثواب ملیگا اور گویا اُسنے راہ خدا مین پانچسو کافرون کو قتل کیا اور پانسو مظلوم مومن کا ثواب پائیگا اور جو شخص بعد نماز عید اونٹ یا گائے یا بکری کی قربانی کرے اللہ تعالیٰ اُس کو اسقدر ثواب بخشیگا کہ گویا اُسنے خدا کی راہ مین ہزار اونٹ اور ہزار گھوڑے غازیون کو سواری کے لئے دیے اور ہزار حافظون کے برابر ثواب پائیگا جو خدا کے واسطے تلاوت قرآن مجید کرتے ہون۔ اور جو شخص ان ایام مین صدقہ و خیرات دیگا اُسنے گویا تمام دنیا کا چاندی سونا رضائے الٰہی کے لئے جنگ بدر کے موقع پر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب کو بخشدیا۔ اور جس نے کسی بھوکے کو کھانا کھلایا اُسنے گویا بنی اسرائیل کے ستر نبیون اور ایک لاکھ یتیمون اور ایک لاکھ علماء کو آسودہ شکم کر دیا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے فرمایا کہ جو شخص سال مین پانچ راتون کو شب بھر عبادت الٰہی کے لیے بیدار رہے وہ ضرور داخل بہشت ہوگا (۱) عید الفطر کی رات (۲) عاشورہ محرم کی رات (۳) یوم ترویہ کی رات (۴) عرفہ کی رات (۵) دسوین ذی الحجہ کی رات اور بعض احادیث مین آیا ہے کہ جو شخص عید کی رات شب بیداری مین گذارے تو قیامت کے دن اُسکے قلب پر کچھ ہول و دہشت نہ ہوگی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے یوم ترویہ کا روزہ رکھا اُسنے گویا بارہ ہزار برس خدا کی عبادت کی اور جسنے عرفہ کے دن روزہ رکھا اُسنے گویا چوبیس ہزار برس عبادت کی اور جو عید الاضحیٰ کے دن نماز عید تک روزہ دار ہا اُسنے گویا ساٹھ ہزار برس عبادت کی اور اُس کو اللہ تعالیٰ ہزار شہیدون اور ہزار حاجیون کا ثواب عطا فرمائیگا۔

حدیث شریف مین آیا ہے کہ جس شخص نے ماہ ذی الحجہ کے آخری دن اور ماہ محرم کی پہلی تاریخ کا روزہ رکھا تو اُسنے ایک سال کو روزے پر ختم کیا اور دوسرے کو روزے سے شروع کیا۔ اللہ تعالیٰ ان دو روزون کو پچاس برس کے گناہون کا کفارہ کردیگا اور جس شخص نے ذی الحجہ کی پندرھوین یا ساتوین کو روزہ رکھا تو اُس کی دینی و دنیاوی ستر حاجتین پوری ہونگی اور ستر شہیدون کا ثواب پائیگا اور جو شخص ان تاریخون مین بارہ رکعت نماز ہر رکعت مین بعد الحمد بیس مرتبہ سورہ قل ہو اللہ پڑھے اُس کو اسقدر ثواب ملیگا کہ گویا اُسنے دوسرے ایام مین ستر ہزار رکعت پڑھی اور جو شخص اُن دنون مین کوئی درم یا کوئی کپڑا راہ خدا مین خیرات دے اُسکی قبر پر ہر روز ستر ہزار مقرب فرشتے زیارت کو آئینگے اور قیامت تک اُسکے لیے نیکیان لکھتے رہینگے اور بہشت مین اُس کو ستر حورین ملینگی۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص ذی الحجہ کے مہینے مین کسی بھوکے کو پیٹ بھر کھانا کھلائے اُسنے گویا تمام امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آسودہ شکم کیا۔ اُس شخص پر قیامت کی سختی آسان ہوگی اور میزان عمل مین نیکیون کا پلہ بھاری ہوگا اور جو شخص اس مہینے مین کسی حاجتمند مسلمان کو کپڑا پہنائے اللہ تعالیٰ اُسکو روز قیامت کی تنگدستی مین ستر تاج اور ستر خلعت عطا فرماکر اپنے عرش کے سایے مین جگہ دیگا اور جو شخص کسی کو نیا پرانا جوتا دے اُسپر اللہ تعالیٰ پل صراط سے گذرنا آسان کردیگا اور سائل وہ جوتا پہنکر جسقدر قدم چلیگا ہر قدم کے بدلے اُس جوتا دینے والے کو ایک مہینہ کی عبادت کا ثواب ملیگا اور ستر برس

اُسکے گناہ معاف ہوں گے اور جو شخص اس مہینے مین حضور قلب سے دو رکعت نماز پڑھے اُس کو ہر رکعت کے مقابلہ مین بہشت کا ایک شہر اور ایک براق عطا ہوگا اور جو کوئی سورۂ اخلاص اور انا انزلنا دو سو مرتبہ باوضو پڑھے اُس کو بیس ختم قرآن کا ثواب ملیگا اور گویا اُسنے سو مرتبہ راہ خدا مین جہاد کیا اور جانکنی کی سختی اُسپر آسان ہو جائے گی اور جو شخص اس مہینے مین علمائے دین کی زیارت کرے اُسنے گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضور کے اصحاب کو دیکھا اور اُسکے نامۂ اعمال مین اللہ تعالیٰ شب قدر کی عبادت کا ثواب درج فرمائیگا اور جو شخص ایکہزار بار درود شریف پڑھے اُسنے گویا دوسرے ایام مین سو برس تک درود پڑھا اور مرتے وقت بکمال فصاحت اُسکی زبان پر کلمۂ شہادت جاری ہوگا۔ اور قیامت مین اُسکا نامۂ اعمال دہنے ہاتھ مین دیا جائیگا۔

فقیہ ابو اللیثؒ سے منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عید الاضحیٰ مین دو جانور قربانی کرکے فرمایا کرتے تھے خداوندا انمین سے ایک جانور اپنی طرف سے اور دوسرا اپنی اُمت کی طرف سے قربانی کرتا ہون۔ پس جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے قربانی کریگا وہ بے شمار ثواب پائیگا۔ بلکہ فتاویٰ اکبر مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیطرف سے قربانی کرنا مستحب لکھا ہے۔

جسپر قربانی واجب ہو اُسکے لئے مستحب ہے کہ نماز عید سے فارغ ہوکر قربانی کرے اور قربانی کا گوشت کھائے اور تمام گوشت کے تین حصے کرکے ایک حصہ محتاجون کو دے اور ایک حصہ اپنے رشتہ دارون اور احباب مین تقسیم کرے اور ایک حصہ اپنے گھر مین صرف کرے جو شخص خالص نیت سے قربانی کریگا وہ تمام گناہون سے پاک وصاف ہو جائیگا اور سال بھر تک اللہ تعالیٰ اُسکے رزق مین برکت دیگا۔ اُس کو کسی کا محتاج نہ کریگا پھر قیامت کے دن وہی قربانی کا جانور اُسکے سامنے پیش کیا جائیگا جسپر سوار ہوکر پل صراط سے کوندتی ہوئی بجلی کی طرح گذر کر داخل بہشت ہوگا۔

حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو شخص عشرۂ ذی الحجہ مین سے کسی رات کو رات بھر جاگ کر عبادت الٰہی بجا لائیگا اُس کو اللہ تعالیٰ اُس سال کے حج کا ثواب عطا فرمائیگا اور جو شخص ان ایام مین بصدق واخلاص سے دو رکعت نماز نفل ادا کرے اُسنے گویا فرشتون کے مانند عبادت کی اور جسنے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر کا ورد ان ایام مین رکھا اُس نے گویا ملائکہ کے برابر تسبیح پڑھی اور ان ایام مین خیرات کرنے والے صدقہ دینے والے کے لئے بہت

بڑا اجر و ثواب ہے۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص ماہ ذی الحجہ کی پہلی تاریخ شب کو چار رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ سورۂ اخلاص پچیس مرتبہ پڑھے۔ اللہ تعالیٰ اُسکے نامۂ اعمال میں پچیس برس کی عبادت کا ثواب درج فرمائیگا اور وہ مرنے سے پہلے بہشت میں اپنا مقام دیکھ لیگا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص ذی الحجہ کی دسویں رات کو چار رکعت نماز نفل ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ انا اعطینٰک الکوثر تین بار اور سورۂ قل ھو اللہ احد سات بار پڑھے اللہ تعالیٰ اُسکی نماز کو اعلیٰ علیین میں درج فرمائیگا اور اُسکو بےحساب ثواب ملیگا۔ گویا اُسنے ہزار اشرفیاں محتاجوں کو خیرات کیں اور ستر غلام راہ خدا میں آزاد کیے پھر جب سلام پھیرے دس بار یہ کہے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک و لہ الحمد یحیی و یمیت لا الہ الا اللہ الملک الحق المبین اور دس بار درود شریف پڑھے تو اُس کو سو غلام آزاد کرنے کا ثواب ملیگا اور اُسکے مرنے کے وقت آسمان سے فرشتے اُتر کر اُسکو دخول بہشت کی خوشخبری سنائینگے اور قیامت کی تمام سختیاں اُسپر آسان ہو جائیں گی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ماہ ذی الحجہ کے شروع دس روز میں ہر روز سو بار یہ پڑھ لیا کرے اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الھا واحدا احدا صمدا و ترا لم یتخذ صاحبۃ ولا ولدا تو اُسکے نامۂ اعمال میں ایک لاکھ بیس ہزار نیکیاں لکھی جائینگی اور اُسیقدر بُرائیاں اُسکی مٹائی جائیں گی اور اُسیقدر درجے اُسکے بڑھا دیے جائینگے اور قربانی کے دن ایک فرشتہ اُس کو آواز دیگا اے ولی اللہ اب اعمال نیک میں مشغول ہو گویا تجھ کو اللہ تعالےٰ نے بخشدیا اور جب وہ شخص عید کی نماز پڑھیگا تو جسقدر اُسکے جسم پر بال ہیں اُسیقدر اُس کو ثواب عطا ہوگا۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص عشرۂ ذی الحجہ کی راتوں میں ہر روز شب کو سورۂ والفجر سات مرتبہ پڑھ لیا کرے۔ اللہ تعالیٰ اُس کو اور اُسکے گھر والوں اور اُسکی اولاد اور ماں باپ کو بخشدیتا ہے اور جو شخص دن رات میں سو بار درود شریف پڑھا کرے اللہ تعالیٰ اُس کے جسم کو آتش دوزخ پر حرام کر دیگا اور جو شخص ان ایام کے ثواب و فضیلت کا قائل نہ ہوگا اُسکا ٹھکانا دوزخ

ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ان الذین لا یرجون لقاء نا الخ یعنی جو لوگ ہماری لقا کے اُمیدوار نہین اُن کے لئے جہنم ہے۔ بعض علماء نے کہا ہے کہ لقا سے مراد اجر و ثواب ہے اور بعض کا قول ہے کہ لقا کے معنی دیدار الٰہی کے ہین۔

خالد بن رافع نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جو شخص عشرۂ ذی الحجہ کی راتون مین کسی رات بارہ رکعت نماز پڑھ کر اُسکا ثواب بطور ہدیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین پیش کرے تو اُس شخص کا نام زمرۂ ابدال مین لکھا جائیگا۔ اور اُس کو سو حج و عمرہ کا ثواب ملے گا اور گویا اُسنے خانۂ کعبہ کی تعمیر کی اور جو شخص بعد ہر نماز کے سو بار درود شریف پڑھا کرے وہ اسقدر ثواب پائیگا گویا اُسنے تمام آسمانی کتابین اور صحیفے پڑھے اور ستر نبیون کے برابر اُسکو اجر ملیگا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص راہ خدا مین خالص نیت سے ایک جانور قربانی کرتا ہے اُس کو اسقدر ثواب ملیگا جسکا شمار سوا اللہ تعالیٰ کے فرشتون کو بھی معلوم نہین۔ چنانچہ قربانی کا ادنیٰ ثواب تو یہ ہے کہ خون کا پہلا قطرہ جو زمین پر گرتا ہے اُسکے ثواب مین قربانی کرنیوالے کو ستر درجے ملتے ہین۔ دوسرے قطرے کے بدلے مین ستر نیکیان پاتا ہے۔ تیسرے قطرے پر ستر گناہ اُسکے مٹ جاتے ہین اور چوتھے قطرے پر اُسکے مُنھ کی ہوا جو تکبیر کہنے کے وقت نکلتی ہے خدا کے نزدیک مشک سے زیادہ خوشبو ہو گی۔ پانچوین قطرے پر اُسکی زبان اور تمام جسم گناہون سے ایسا پاک ہو جائیگا کہ گویا آج ہی اپنی مان کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔ چھٹے قطرے پر اُسکے لئے بہشت مین ایک شہر تیار کیا جائیگا۔ ساتوین قطرے پر قیامت کے دن مخلوقات کی سواری پائیگا۔ آٹھوین قطرے پر اُس کو اور اُسکے گھر والون اور مان باپ کو بخشدیا جائیگا نوین قطرے پر اُسکے اور دوزخ کے درمیان ایک خندق حائل ہو جائے گی جسکا عرض پانچسو برس کی راہ ہوگا۔ دسوین قطرے پر اُسکا نامۂ اعمال دہنے ہاتھ مین دیا جائے گا۔ گیارہوین قطرے پر اُس کی نمازین اور نیک دعائین قبول ہونگی۔ بارہوین قطرے پر اُسکے لئے آتش دوزخ حرام ہو جائے گی تیرھوین قطرے پر اُسکو ستر ہزار حورین ملین گی۔ چودھوین قطرے پر اُسکے نامۂ اعمال مین ستر نبیون کا ثواب درج کیا جائیگا۔ پندرھوین قطرے پر مرنے کے وقت ملک الموت اُسکو مغفرت و رحمت کی خوشخبری سُنائیگا۔ سولھوین قطرے پر جانکنی کی سختی اُسپر آسان ہوگی۔ سترھوین قطرے پر اُسکو طوق و

زنجیر کے عذاب سے آزادی عطا فرمائے گا۔ اٹھارھوین قطرے پر اُسکو ستر غلام آزاد کرنیکا ثواب ملیگا اُنیسوین قطرہ پر پل صراط سے گذرنے کیلئے اُسکو ایک براق ملیگا جسپر سوار ہوکر چشم زدن مین داخل بہشت ہوجائیگا۔ بیسوین قطرے پر قیامت مین حساب وکتاب کے وقت اُسپر رحمت الٰہی نازل ہوگی اکیسوین قطرے پر اُسکے چھوٹے بڑے تمام گناہ معاف کردئے جائینگے۔ بائیسوین قطرے پر اُس کو اللہ تعالےٰ قیامت کے دن جبکہ تمام لوگ دھوپ مین ہونگے اپنے عرش کے سایے مین جگہ دیگا۔ اسیطرح ہر ایک قطرے پر ثواب بڑھتا چلا جاتا ہے جو حدوحساب سے خارج ہے پھر جب ذبح سے فارغ ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کی آنکھون کے سامنے ایک جگمگاتا ہوا نور پیش کرتا ہے اور جب بھُنے ہوئے گوشت کی بوٹی کھاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسکی قبر کو ستر برس کی راہ کے برابر فراخ اور روشن کردیتا ہے اور جب محتاجون کو تقسیم کرنے کے لئے گوشت لیجاتا ہے تو اُس کو پہلا قدم اُٹھانے پر سفر حج کا ثواب ملتا ہے دوسرے قدم پر رزق وعمر مین برکت ہوتی ہے۔ تیسرے قدم پر اُسکے نامہ اعمال مین کوہ ابوقبیس کے برابر ثواب لکھا جاتا ہے۔ چوتھے قدم پر اُس کی آنکھون مین حضرت عثمان کے مانند حیا پیدا ہوتی ہے۔ پانچوین قدم پر اُسکے قلب کو نرمی عطا ہوتی ہے۔ چھٹے قدم پر اُس کو اللہ تعالیٰ جل شانہ فرزند صالح عطا فرمائیگا جو قیامت مین اُسکا شفیع ہوگا ساتوین قدم پر اُس کی قبر اسقدر فراخ کردیجائے گی جسقدر آسمان کی چوڑائی ہے۔ اسیطرح ہر ایک قدم پر ثواب بڑھتا جائے گا۔ جسکا حساب بجز خدا کے کوئی نہین جانتا پھر جب اپنے بال بچون کے ساتھ بیٹھکر قربانی کا گوشت کھاتا ہے تو پہلے لقمے پر اُسکو ستر نبیون کے برابر ثواب ملتا ہے۔ دوسرے لقمے پر ستر حج کا ثواب۔ تیسرے لقمے پر ستر غازیون کا ثواب چوتھے لقمے پر ستر گھوڑے خدا کی راہ مین دینے کا ثواب حاصل کرتا ہے۔ پانچوین لقمے پر اُسکو اللہ تعالیٰ ایمان کامل نصیب کریگا چھٹے لقمے پر اُس کی قبر مین بہشت کی ایک کھڑکی کھلجائے گی۔ جس سے قیامت تک روشنی رہیگی۔ ساتوین لقمے پر اُسکی قبر مین سات روزن ہونگے جنسے بہشت کی خوشگوار ہوائین اور خوشبوئین آئینگی اور جو شخص اُس قربانی کے گوشت مین سے کسی کو کچھ کھلائیگا تو ستر شہیدون کا ثواب پائیگا اور مرنے کے وقت فرشتہ موت اُس کو بشارت سُنائیگا کہ اے شخص تجھ کو اللہ تعالیٰ نے عذاب سے بالکل آزاد کردیا اور سال آئندہ تک فرشتے اُسکے محافظ رہینگے۔

ابوسعید بن عبدالعزیزؒ سے مروی ہے کہ ایکبار ذی الحجہ کے موقع پر حضرت مکحول شامی نے کہا

کہ اے لوگو اگر ہو سکے تو اپنے کپڑے بیچکر قربانی کے لئے گائے یا بکری خریدو۔ کیونکہ قربانی کے ہر قطرے اور ہر لقمے پر بے حد و حساب ثواب ملتا ہے۔ چنانچہ پہلے لقمے پر اللہ تعالی پہلے آسمان مین ایک پرندہ سفید رنگ انڈے کے برابر اور دوسرے لقمے پر دوسرے آسمان مین ایک پرندہ مرغ کے برابر اور تیسرے پر تیسرے آسمان مین بکری کے برابر اور چوتھے پر چوتھے آسمان مین گائے کے برابر اور پانچوین پر پانچوین آسمان مین اونٹ کے برابر اور چھٹے پر چھٹے آسمان مین ہاتھی کے برابر اور ساتوین پر ساتوین آسمان مین ایک پرندہ کوہ احد کے برابر اسیطرح تمام قطرون اور لقمون سے بیشمار پرندے عرش کے نیچے پیدا کردے گا جو قیامت تک اُس کی قربانی کرنے والے کے لئے دعا و استغفار مین مشغول رہینگے۔

حضرت جلال الدین سیوطی سے مروی ہے کہ جس گھر مین کوئی جانور قربانی نہین کیا جاتا حالانکہ گھروالا تنگدست نہین پس وہ گھر شکایت کرتا ہے اور اُن گھر والون کے لئے بد دعا کرتا ہے اور کہتا ہے کہ جس طرح تمنے مجھے قربانی کی دولت سے محروم رکھا خدا تم کو بھی خیر و برکت سے بے نصیب کرے اور جس گھر مین قربانی کی جاتی ہے وہ دعائے نیک کرتا ہے کہ جس طرح تم نے مجھے برکتون سے مالا مال کیا تم کو بھی اللہ تعالی اپنے احسان سے شادکام کرے اُس گھر مین سال بھر تک رزق کی برکت ہوگی اور قربانی کرنیوالا حفظ الٰہی مین رہیگا۔

حکایت۔ سلف صالحین مین سے ایک بزرگ کی عادت تھی کہ عید الاضحی کے روز قربانی کرنے کے بجائے اُس جانور کی قیمت محتاج لوگون کو دیدیا کرتے تھے اور دل مین کہتے تھے کہ مجھپر قربانی واجب ہے ذبح کرنا ضروری نہین لہذا جان کا خون کرنے سے کیا فائدہ پس ایکبار اُنھون نے خواب مین دیکھا کہ گویا قیامت قائم ہے اور قربانی کرنے والے اپنے اپنے قربانی کے جانورون پر سوار ہو ہو کر پل صراط سے گزرکر بہشت پاک مین داخل ہو رہے ہین اور وہ خود پیدل چل رہے ہین لوگون سے اُن سوارین کے متعلق سوال کیا اُنھون نے جوابدیا کہ یہ عید الاضحی کی قربانیان ہین وہ بزرگ بولے کہ مین بھی قربانی کی قیمت محتاجون کو دیتا ہون لوگون نے کہا کہ کیا آپ نہین جانتے کہ قیمت دینے کا ثواب قربانی کے برابر نہین ہوتا۔ یہ واقعہ دیکھ کر اُن بزرگ کی آنکھ کھلی تو عہد کیا کہ اب آخر عمر تک کبھی قیمت نہ دونگا بلکہ قربانی کیا کرونگا۔

حکایت۔ طاؤس یمانی بیان کرتے ہیں کہ مین ایک بار حج کرنے کے لئے قافلہ کے ہمراہ جارہا تھا۔ راستے مین ایک نوجوان لڑکا نظر آیا جو نہایت افلاس و تنگدستی کیحالت مین تھا مین نے اُس سے پوچھا اے لڑکے تیرے ساتھ کچھ سامان سفر نہین ہے پس کیون تو نے اسقدر تکلیف اُٹھائی اُسنے جوابدیا کہ تقویٰ و طہارت سے زیادہ کونسا سامان سفر ہوگا مین نے کہا یہ صحیح ہے لیکن ظاہری سامان ضرور ہونا چاہیئے ورنہ حج فرض نہ ہوگا۔ لڑکا بولا کہ اے احمق تو نہین جانتا کہ مین اپنے پروردگار کریم کے یہان مہمان جارہا ہون کسی سامان کی کیا ضرورت ہے۔ مین نے کہا اچھا یہ بتاؤ کہ احرام باندھنے کے وقت تمام حاجیون نے باواز بلند کہا تھا اللھم لبیک یعنی خداوندا ہم تیرے حضور مین حاضر ہین تو سب کے ساتھ مین لبیک کیون نہین کہا جواب دیا کہ مین ڈرتا ہون کہین ایسا نہ ہو اُدھر سے لا لبیک جواب آئے۔ اُس لڑکے کی زبان سے یہ کلمہ سُنکر میرا جسم تھرا گیا اور مین نے اپنے جی مین کہا کہ یہ لڑکا نوعمر ہوکر اسقدر خدا کا خوف رکھتا ہے اگر ہم لوگون کی لبیک کے جواب مین بھی اُسطرف سے ایسی ہی بے نیازی ظہور مین آئی ہو تو ہمارا کہان ٹھکانا ہوگا۔ تمام قافلہ والے اُس لڑکے کی باتین سُنکر خوف آلہی سے زار و قطار رونے لگے۔ پھر جب قافلہ منے مین پہونچا تو سب نے قربانیان کین۔ اُس لڑکے کو مین نے دیکھا کہ بارگاہ خداوندی مین عرض کررہا ہے کہ اے پروردگار ہر شخص تیری خوشنودی کے لئے جانور قربانی کرتا ہے تجکو خوب معلوم ہے کہ میرے پاس مال دنیا مین سے کچھ نہین۔ یہ کہکر اُسنے کلمہ شہادت پڑھا اور چیخ مارکر بیہوش ہوگیا دیکھا تو روح اُسکی جسم سے پرواز کر چکی تھی اُسکی بوڑھی مان بھی ساتھ تھی۔ جب بیٹے کا مرنا اُسے معلوم ہوا تو شدت غم سے بے اختیار رونے لگی۔ غیب سے آواز آئی کہ اے ضعیفہ تیرا بیٹا ہماری راہ مین اور ہماری رضامندی کے لئے دنیا سے اُٹھا ہے مین نے اُسے قبول کرلیا۔ اگر تو بھی محبت و شوق سے ہمارے پاس آنا چاہے تو ہم تجھ کو بھی قبول کرین گے یہ آواز سُنکر اُس ضعیفہ نے وضو کرکے دو رکعت نماز پڑھی اور سلام پھیر کر نہایت شوق و زاری سے دعا مانگی کہ اے پروردگار مجھے اپنے پاس طلب فرمالے۔ مین تیرے دیدار کی مشتاق ہون ہنوز یہ الفاظ پورے نہوئے تھے کہ دیکھا تو وہ دنیا سے رحلت کرچکی تھی۔ تمام اہل قافلہ نے نہایت ارادت سے اُسکی تجہیز و تکفین کی اور کمال عزت سے جنت البقیع مین اُس کو دفن کیا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مہینون مین سے چار مہینون کو منتخب فرمایا اور عورتون مین سے چار عورتون کو برگزیدہ کیا۔ چار ہی وہ حضرات ہین جو سب سے پہلے بہشت مین داخل ہون گے۔ چار ہی وہ ہین جنکے لئے جنت الفردوس نہایت مشتاق ہے اور چار دن سب دنون سے افضل ہین۔ وہ چارون مہینے یہ ہین۔ رجب۔ ذیقعدہ۔ ذی الحجہ۔ محرم۔ چارون عورتین یہ ہین۔ حضرت مریم بنت عمران۔ حضرت اُم المومنین خدیجہ بنت خویلد۔ حضرت آسیہ بنت مزاحم زوجۂ فرعون۔ حضرت خاتون جنت فاطمہ زہرا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہشت مین سب سے پہلے جانیوالے یہ چار ہین (۱) عرب سے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم (۲) فارس سے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ (۳) روم سے حضرت صہیب رضی اللہ عنہ (۴) حبش سے حضرت بلال رضی اللہ عنہ۔ جن حضرات کے لئے بہشت مشتاق ہے وہ چار یہ ہین (۱) حضرت علی کرم اللہ وجہہ (۲) حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ (۳) حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ (۴) حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سب دنون سے چار برگزیدہ دن یہ ہین (۱) جمعہ کا دن جسمین ایک ساعت ایسی ہے کہ اُسوقت جو مسلمان دنیا یا آخرت کی کوئی حاجت خدا سے طلب کرے ضرور ملتی ہے (۲) عید کا دن جس وقت ماہ رمضان کے روزون سے فارغ ہو کر مسلمان عیدگاہ مین اجر و ثواب کے لئے جا کر جمع ہوتے ہین تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتون سے فرماتا ہے کہ ہر کام کرنیوالے کو مزدوری ضرور ملنا چاہیئے یہ میرے بندے ماہ رمضان کے روزے رکھ کر آج مجھ سے اجر طلب کرنے کے لئے یہان جمع ہوئے ہین اے فرشتو گواہ رہو کہ مین نے انکے گناہ بخشدیے۔ پھر ایک منادی آواز دیتا ہے کہ اے اُمت محمدؐ خوش خوش اپنے اپنے گھرون کو واپس جاؤ۔ آج تمھارے سب گناہ نیکیون سے بدل دیئے گئے (۳) عرفہ کا دن جبکہ حاجی لوگ مقام عرفات مین ہوتے ہین اُسوقت اللہ تعالیٰ فخر کے طور پر ارشاد فرماتا ہے کہ اے فرشتو دیکھو آج میرے نیک بندے عاجزانہ صورتین بنائے ہوئے گرد و غبار سے آلودہ میرے حضور مین حاضر ہین۔ میری رحمت کے طلبگار ہین اپنا مال خرچ کیا ہے اپنے جسمون کو تکلیف مین ڈالا ہے۔ گواہ رہو کہ مین نے اِن کی مغفرت کردی (۴) عید الاضحیٰ قربانی کا دن جبکہ بندۂ مومن اخلاص کے ساتھ جانور قربانی کرتا ہے تو اُس خون کا پہلا قطرہ جو زمین پر گرتا ہے

وہ اُسکے گناہون کا کفارہ ہوجاتا ہے۔ چنانچہ حدیث شریف مین وارد ہے اے مسلمانو ذی الحجہ کے شروع نودن مین روزے رکھو اور کثرت سے وظائف و تسبیح و درود پڑھو۔ خصوصًا نوین تاریخ کو ضرور روزہ رکھو کیونکہ یہ دن بے شمار خیر و برکت کا ہے پس مبارک ہین وہ لوگ جو ان مبارک دنون مین روزے رکھتے ہین اور افسوس ہے نہ اُن کی حالت پر جو عشرۂ ذی الحجہ کو غفلت مین گذار دیتے ہین۔

حضرت عبداللہ بن عبید سے مروی ہے کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر پانچ دعائین بطور ہدیہ جبرئیلؑ کے ذریعہ سے نازل فرمائین پہلی دعا یہ ہے لآ الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریك له له الملك وله الحمد یحیی ویمیت وھو حی لا یموت بیدہ الخیر وھو علی کل شئ قدیر دوسری دعا یہ ہے اشھد ان لآ الٰہ الا اللہ وحدہ لاشریك له الٰھا واحدا احدا او ترا فردًا صمدا لم یتخذ صاحبۃ ولا ولدا تیسری دعا یہ ہے اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لاشریك له الٰھا واحدا صمدا لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفوًا احد چوتھی دعا یہ ہے اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لاشریك له فالحمد والثناء وله العز والغناء وله الحکم والبقاء والیه ترجعون پانچوین دعا یہ ہے حسبی اللہ وکفی سمع اللہ لمن دعا لیس وراء اللہ المنتھیٰ۔ یہی وہ دعائین ہین جو انجیل پاک مین نازل ہوئین اور حضرت عیسیٰؑ سے اُنکے حوارین نے ان دعاؤن کی فضیلت پوچھی اُنھون نے بیحد و حساب فضائل بیان فرمائے۔ خصوصًا اُس شخص کے لئے جو عشرۂ ذی الحجہ ان دعاؤن کی کثرت کرے۔ ابو نصر ہاشم کا بیان ہے کہ ایک شخص عشرۂ ذی الحجہ مین اُنھین دعاؤن کا وظیفہ کیا کرتا تھا۔ اُسنے مجھسے ذکر کیا کہ ایک رات خواب مین کیا دیکھتا ہون کہ میرا مکان نہایت عالیشان ہے جسمین پانچ درجے ہین اور پانچون درجے نور سے معمور ہو رہے ہین۔ پس ایسے شخص کے لئے دونون جہان کی نعمت ہے۔

حضرت ابو نضرہ فرماتے ہین کہ چار نیک عمل ایسے ہین کہ جو شخص گنہگار رہ کر نیکی کمانے کی توفیق نہ پائے تو اُن اعمال کو بھی اللہ تعالےٰ قبول نہین فرماتا (۱) جو شخص خدا کی راہ مین کفار سے جہاد کرے اور غازی ہو کر گناہون سے کنارہ کش نہ ہو تو اُسکا جہاد قبول نہین (۲) جو شخص

مبتلائے مرض ہوا اور تکلیف اُٹھا کر تندرست ہو گیا۔ پھر اُسنے گناہ سے پرہیز نہ کیا تو اُس مرض سے اُسکا کوئی گناہ معاف نہ ہو گا (۳) جسنے رمضان کے روزے رکھے اور پھر مبتلائے گناہ رہا وہ روزے اُسکے مقبول نہین (۴) جسنے حج یا عمرہ کیا اور پھر گناہون کی بُرائی اُسکے دل مین نہ بیٹھی تو سمجھ لینا چاہیے کہ اُسکا حج اللہ تعالیٰ نے قبول نہین فرمایا۔ پس یہ اعمال صدق دل سے ادا کرنا چاہئین۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ قسم کے لوگ ہین جو ایکبار گناہون سے پاک وصاف ہو کر پھر شروع سے مبتلائے گناہ سمجھے جاتے ہین (۱) مریض جب بیماری سے شفا پائے (۲) مشرک جب ایمان لے آئے (۳) وہ مسلمان جو سچے دل سے جمعہ کی نماز پڑھ کر لوٹے (۴) وہ شخص جو اپنی کمائی سے حج کر کے واپس آئے (۵) وہ مومن جو کسب حلال سے عید الاضحیٰ مین قربانی کرے۔

مسائل عیدین

عید الفطر کے دن مستحب ہے کہ نماز سے پہلے کھانا کھائے۔ مسواک کرے۔ غسل کرے خوشبو لگائے اچھے کپڑے پاک وصاف پہنے۔ صدقہ فطر ادا کرے۔ آہستہ آہستہ تکبیر کہتا ہوا عیدگاہ کو جائے۔ نماز عید سے پہلے کوئی نماز نفل نہ پڑھے۔ باقی نماز عید کے واجب ہونے اور ادا کرنے کی وہی شرطین ہین جو جمعہ کے لئے ہین۔ البتہ یہان خطبہ بعد نماز پڑھا جائیگا۔ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ کے نزدیک بقول صحیح نماز عید واجب ہے۔ بعض کا قول ہے کہ ہمارے علما کے نزدیک عید کی نماز سنت ہے۔ چنانچہ حضرت امام محمد رحمۃ اللہ فرماتے ہین کہ جمعہ کا دن جس کو عید المسلمین کہا گیا ہے اگر اسی دن مین عید واقع ہو تو گویا ایک دن مین دو عیدین ہون گی۔ پس ان دونون عیدون مین پہلی سنت ہے اور دوسری فرض ہے۔ مین کہتا ہون کہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے نماز عید کو سنت اسلیئے فرمایا ہے کہ اس نماز کا وجوب سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی احادیث سے ثابت ہوتا ہے۔ عیدین کا وقت آفتاب کے بلند ہونے سے زوال آفتاب تک ہے۔ جماعت کے ساتھ دو رکعت پڑھنا چاہیے اول امام تکبیر تحریمہ کہکر ہاتھ باندھے اور سبحانک اللھم الخ پڑھے پھر تین بار تکبیر کہے اور ہر تکبیر پر ہاتھ اُٹھا کر چھوڑتا جائے۔ پھر ہاتھ باندھ کر سورہ فاتحہ اور

دوسرا سورہ ملاکر پڑھے اور تکبیر کہکر رکوع مین جائے۔ ایک رکعت پوری کرکے دوسری رکعت مین پیشتر قرأت کرے پھر تین بار تکبیر کہہ کر کانون تک ہاتھ اُٹھائے اور چوتھی تکبیر کہکر رکوع مین جائے اسیطرح دونون رکعت تمام کرکے بعد سلام منبر پر جائے اور دو خطبے پڑھے جن مین لوگون کو صدقہ عیدالفطر یا قربانی کے احکام سنائے اگرکسی کو نماز عید باجماعت کے ساتھ نہ ملے تو تنہا نہ پڑھنا چاہیئے یعنی اگر امام کے ساتھ نماز عید قضا ہوگئی ہے تو اُس کی ادائگی ضروری نہین اور اگر کسی عذر سے عید کے روز عیدگاہ مین نماز عید نہ پڑھی جاسکے تو دوسرے دن ادا کرسکتے ہین۔ نماز کے متعلق عیدالاضحیٰ کے احکام بھی وہی ہین جو عیدالفطر کے متعلق بیان کیے گئے البتہ فرق اتنا ہے کہ عیدالاضحیٰ مین مستحب ہے کہ نماز عید سے پہلے کچھ نہ کھائے پیئے اور راستے مین تکبیر بآواز بلند کہتا چلے اور خطبے مین قربانی کے مسائل بیان کیے جائین اور عذر کی صورت مین تیسرے دن تک نماز ہوسکتی ہے اور ذی الحجہ کی نوین تاریخ یعنی عرفہ کے روز جو بعض جگہ یہ رسم ہے کہ سب لوگ ملکر ایک جگہ جمع ہوتے ہین تاکہ عرفات مین حاجیون کے قیام کے ساتھ مشابہت ہوجائے یہ بالکل بے اصل ہے جسکا کوئی ثواب نہین کیونکہ شریعت مین صرف ایک مکان خاص یعنی عرفات ہی مین جمع ہونے پر ثواب قرار دیا گیا ہے۔ کسی اور مقام کے لئے یہ فضیلت مذکور نہین۔ ایام تشریق مین ہر نماز باجماعت کے بعد بآواز بلند تکبیر کہنا واجب ہے۔ تکبیر یہ ہے۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر لآ الہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر وللّٰہ الحمد اس تکبیر کی ابتداء عرفہ کی فجر سے ہے اور نماز باجماعت سے مراد یہ ہے کہ تنہا نماز پڑھنے والے پر یا عورتون کی جماعت پر تکبیر واجب نہین اور نیز نماز پڑھنے والا مسافر نہ ہو اور اہل سفر کی جماعت ہو ہان اگر کوئی مسافر کسی مقیم کا مقتدی ہو تو تکبیر کہے۔ آخر ایام تشریق کی عصر تک تکبیر کہی جائے گی اگر امام بھول جائے تو مقتدیون کو ترک نہ کرنا چاہیئے۔

(باب ۵۷) ابلیس علیہ اللعنتہ کے مرنے کا بیان۔ حکایات عجیبہ متفرقہ عرش و کرسی لوح و قلم زمین و آسمان اور ملائکہ کی حقیقت

موسیٰ نے بروایت مرفوع حضرت احنف بن قیس سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے ہین

ایک بار مین مدینہ گیا اور حضرت امیرالمومنین عمرؓ ابن خطاب کیخدمت مین حاضر ہوا وہان دیکھا کہ ایک جماعت حاضر ہے اور حضرت کعب احبار رضی اللہ بیان کر رہے ہین کہ جب حضرت آدم علیہ السلام کی وفات کا وقت قریب آیا تو اُنھون نے بارگاہ الٰہی مین عرض کی کہ خداوندا میرا دشمن یعنی ابلیس لعین مجھ کو دنیا سے اُٹھتے ہوئے دیکھ کر خوش ہوگا کیونکہ اُس کو قیامت تک زندہ رہنے کی مہلت دی گئی ہے۔ ارشاد ہوا کہ اے آدمؑ ہم تجھکو وفات دینے کے بعد بہشت مین داخل کرین گے اور شیطان ملعون کو قیامت تک زندہ رکھ کر اسقدر جانکنی کی تکلیف پہونچا ئینگے جسقدر سکرات کی ایذا تمام اولین وآخرین نے اُٹھائی ہوگی۔ حضرت آدمؑ نے ملکوت الموت سے کہا کہ اے عزرائیل موت کی ایذا کس حد تک ہوتی ہے اُسوقت حضرت عزرائیل نے آپ کی روح کو جسم سے جدا کرنے مین تھوڑی سی سختی سے کام لیا جسپر حضرت آدم علیہ السلام سخت بیتاب ہوگئے اور عرض کی کہ خداوندا اگر ایسی سختی شیطان لعین کے لئے تو نے مقرر فرمائی ہے تو مجھے اُس کی خوشی کا کوئی خیال نہین۔ حضرت کعب احبار سے یہ بیان سُنکر لوگون نے سوال کیا کہ اے ابواسحاق بیان فرمائیے کہ شیطان کو کیونکر موت آئے گی لوگون کے اصرار پر اُنھون نے فرمایا کہ جب دنیا کے خاتمہ کا وقت قریب آئیگا تو لوگ اخیر وقت تک بے فکری کے ساتھ اپنے کاروبار مین مشغول ہونگے بازارون مین خرید وفروخت اور جھگڑا کر رہے ہونگے اتنے مین یکایک ایک ہولناک آواز سنائی دے گی جس کی ہیبت سے دنیا کے آدھے لوگ بیہوش ہوکر گر پڑینگے اور تین دن تک بیہوش پڑے رہینگے اور آدھی مخلوق کی یہ کیفیت ہوگی کہ دیوانہ وار حیرت زدہ ایک جگہ کھڑے کے کھڑے رہجائینگے اور اُسی آواز کی ہیبت اُنپر طاری رہیگی۔ پھر آسمان سے ایک ہیبت ناک رعد کی ایسی گرج بلند ہوگی جس کا کڑکا تمام مخلوق کو ہلاک دفنا کردیگا اور اُسوقت روے زمین پر کوئی جن وانسان اور وحش وطیر مین سے باقی نہ رہیگا اور اُسی روز وہ مدت ختم ہوجائے گی جس کی مہلت اللہ تعالیٰ نے شیطان کو دی تھی۔ پس حکم خداوندی ہوگا کہ اے ملک الموت مین نے تجکو اپنی تمام مخلوق کے برابر معاون ومددگار دیے تھے۔ اور تمام مخلوق کے برابر تجکو قوت عطا فرمائی تھی آج مین تجکو قہر وغضب کا لباس پہناتا ہون اور اپنے قہر وجلال کی پوری طاقت سے شیطان ملعون کو ہلاک کردونگا۔ مین تجکو اُسپر مسلط کرتا ہون جسقدر ابتدائے عالم سے آجتک تو نے تمام جن وانسان پر قبض روح مین سختیان کی ہین اُس سے ہزار درجے

زیادہ اُس ملعون پر سختی کر تیرے ساتھ جہنم کے ستر ہزار فرشتے ہونگے جن کے اندر پورا غیظ وغضب بھرا ہے۔ ہر ایک فرشتے کے ہاتھ میں آگ کی زنجیر اور آگ کے طوق ہونگے۔ اس ملعون کی روح کو اُسکے ناپاک جسم سے جہنم کے ستر ہزار ٹکڑون کے ذریعہ سے نکال۔ مالک دوزخ کو حکم ہوگا کہ جہنم کے دروازے کھولدے۔ یہ حکم الٰہی سُنکر حضرت عزرائیل ایسی غضبناک صورت میں زمین پر آئین گے کہ اگر زمین و آسمان کی تمام مخلوق اُس وقت اُن کی صورت دیکھے تو دہشت سے پانی پانی ہوجائے ابلیس علیہ اللعنہ کے پاس پہونچکر اُسے للکارینگے وہ ملعون آپکی آواز سنتے ہی بیہوش ہوکر گر پڑیگا۔ اُسوقت حضرت ملک الموت کہینگے کہ اے خبیث آج تیری میعاد ختم ہوگئی اب میں تجھے موت کا مزا چکھاؤنگا اور اُسیقدر اذیت دونگا جسقدر تونے لوگون کو بہکایا ہے اور جسقدر جماعتون کو گمراہ کیا ہے اور جسقدر عمر طویل تونے پائی ہے اب تیرے لئے کوئی پناہ نہین یہ سُنکر شیطان مشرق و مغرب مین بھاگتا پھریگا اور سمندرون مین پناہ لیگا لیکن ہر جگہ اُسکو ملک الموت کی صورت سامنے نظر آئے گی پھر بیقرار ہوکر حضرت آدمؑ کی قبر پر جائیگا اور آواز دیگا کہ اے آدمؑ تیری وجہ سے مین مردود بارگاہ خداوندی اور ملعون ٹھہرا کاش کہ تجھ کو خدا پیدا نہ کرتا۔ پھر حضرت عزرائیل سے پوچھیگا کہ اے ملک الموت میری روح نکالنے مین تو کس عذاب سے کام لیگا۔ وہ جواب دینگے کہ جس قدر عذاب اہل دوزخ کو دوزخ کے ساتون طبقون مین ہوگا اُس سے ہزارون حصے زیادہ تیری روح قبض کرنے مین سختی کیجاوے گی۔ اُسوقت شیطان زمین مین لوٹیگا اور بہت کچھ شور و فریاد کرے گا اور پناہ ڈھونڈھتا پھریگا یہان تک کہ اُس مقام پر پہونچیگا جہان سب سے پہلے نکالکر گرایا گیا تھا اور جہنم کے انگارے اُسکی طرف بڑھینگے اور جانکنی کا انتہائی عذاب اُسپر نازل ہوگا۔ حضرت آدمؑ و حوا علیہم السلام کو حکم ہوگا کہ آج اپنے دشمن کیحالت دیکھو کہ اپنے اعمال کا وبال کسقدر اُٹھا رہا ہے جب وہ دونون یہ حالت دیکھینگے عرض کرین گے کہ خداوندا تونے ہمپر جو کچھ نعمتین نازل فرمائی ہین اُسکا ہم شکر نہین ادا کرسکتے اس طور سے شیطان کے مرنے کے بعد حکم الٰہی ہوگا کہ اے ملک الموت اب مخلوقات مین سے کون باقی ہے وہ عرض کرینگے کہ خداوندا جبرئیل میکائیل اسرافیل اور حاملان عرش اور خود مین باقی ہون بس حکم ہوگا کہ تمام فرشتون کی روحین قبض کیجائین۔ پھر ارشاد ہوگا کہ اب کون باقی ہے وہ عرض کرینگے کہ پروردگار۔ اب مخلوق مین میرے سوا کوئی نہین رہا۔ حکم ہوگا

کہ تم اپنی روح بھی قبض کر دو یہ سُنکر حضرت ملک الموت ایک چیخ مارینگے اور مرجائینگے اور بجز ذات وحدہ لاشریک کے کوئی زندہ نہ رہیگا۔

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ راوی ہین کہ ایکبار آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم لوگون سے بیان فرمانے لگے کہ ابھی حضرت جبرئیل علیہ السلام نے مجھسے بیان کیا ہے کہ "اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بندگان خدا مین سے اللہ تعالیٰ کا ایک ایسا نیک بندہ تھا جسنے ایک پہاڑ کی چوٹی پر پانچسو برس عبادت الٰہی مین گذار دیے اُس پہاڑ کے چارون طرف ہزارون کوس تک کا سمندر تھا اللہ تعالےٰ نے اُس عابد کے لیے اُس سمندر مین سے ایک میٹھے پانی کا چشمہ پہاڑ کے دامن مین جاری کر دیا تھا اور وہین ایک انار کا درخت تھا جسپر ہر روز ایک انار ظاہر ہوتا تھا وہ عابد شام کیوقت اپنی جانماز سے اُٹھکر قضائے حاجت سے فارغ ہوکر اُس چشمہ پر آتا تھا اور طہارت و وضو کرکے اُس انار کو کھاتا پھر نماز و عبادت مین مشغول ہوجاتا تھا اُس نے خدا سے دعا مانگی تھی کہ سجدہ کیحالت مین اُسکی روح قبض کیجائے اور اُسکے جسم پر کوئی ارضی وسماوی آفت نہ آنے پائے تاکہ قیامت تک اُسی سجدے کی حالتمین پڑا رہے چنانچہ یہ دعا اُس کی قبول ہوئی حضرت جبرئیل ع نے بیان کیا کہ یارسول اللہ ہم فرشتے زمین و آسمان تک آنے جانے مین اُس عابد کو اُسیطرح سربسجود پاتے ہین اور ہم کو علم الٰہی کے ذریعہ سے یہ معلوم ہوا ہے کہ وہ شخص جب قیامت کے دن اُٹھیگا تو اللہ تعالیٰ فرشتون کو حکم دیگا کہ میرے اس بندے کو بہشت مین لیجاؤ۔ مین نے اپنی رحمت سے اسے بخش دیا وہ عابد عرض کریگا کہ خداوندا میرے اعمال نے میری مغفرت کی ہے اُسوقت حکم الٰہی ہوگا کہ اے فرشتو! میرے بندے کا حساب لو اور میری نعمتون کے مقابلہ مین اسکے اعمال کا موازنہ کرو پس آنکھ کی بینائی کی ایک نعمت لیجائے گی جسکے مقابلے مین پانچسو برس کی عبادت کچھ نہ ٹھہرے گی باقی اور جو کچھ نعمتین جسمانی اور روحانی ہین وہ زاید ٹھہرینگی پس حکم ہوگا کہ "میرے بندے کو دوزخ مین لیجاؤ" فرشتے اُس کو دوزخ کی طرف لیچلین گے۔ وہ پکارے گا کہ "اے میرے پروردگار رب العالمین تو اپنی رحمت سے مجھے بہشت مین داخل فرما" حکم ہوگا کہ ہمارے بندے کو ہمارے حضور مین لاؤ پھر اُس سے سوال کیا جائیگا کہ "اے میرے بندے تجھ کو عدم سے وجود مین کون لایا" وہ عرض کریگا کہ "خداوندا تو نے مجھے پیدا کیا" ارشاد ہوگا کہ "یہ تیری پیدائش کسی تیرے

عمل کا نتیجہ تھی یا ہمنے اپنی رحمت سے تجھے پیدا کیا تھا" وہ عرض کریگا کہ "خداوندا تو نے اپنی رحمت سے پیدا کیا تھا" ارشاد ہوگا کہ تجھ کو پانچسو برس تک عبادت کرنیکی توفیق کسنے دی"۔ وہ کہیگا "الٰہی تو نے" ارشاد ہوگا کہ "پہاڑ پر اُس کھاری سمندر مین سے تیرے لئے میٹھے پانی کا چشمہ کسنے جاری کیا اور ہر روز اُس درخت پر تیرے لئے ایک انار کسنے لگایا حالانکہ انار کی فصل سال مین ایک دفعہ آتی تھی اور تو نے سربسجود قبض روح کی دعا مانگی تھی یہ دعا کسنے قبول کی"۔ وہ عرض کریگا کہ "خداوندا تو نے" ارشاد ہوگا کہ "یہ سب کچھ ہمنے تیرے اعمال کیوجہ سے کیا یا صرف اپنی رحمت سے آج بھی ہم اپنی رحمت ہی سے تجھ کو بہشت مین داخل کرتے ہین تو بیشک میرا بندہ فرمانبردار ہے اور مین تجھ کو بہشت مین داخل کرتا ہون"۔ اس طور سے وہ عابد داخل بہشت ہوگا۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ ساری خوش نصیبی کا دارومدار اللہ تعالیٰ کی رحمت پر ہے۔

حدیث شریف مین آیا ہے کہ وہ شخص جو حقوق الٰہی ادا کرنے مین بے پروائی کرے اور وہ شخص جو حقوق الٰہی نہ بجالائے اور وہ شخص جو حقوق پر قائم رہے۔ ان تینون کی مثال ایسی ہے جیسے تین آدمی ایک کشتی مین سوار ہون اور اپنے اپنے لئے کشتی کے حصے تقسیم کرلین ایک اوپر کے حصے مین ہو دوسرا درمیانی حصے مین ہو اور تیسرا نیچے کے درجہ مین اس صورت سے وہ کشتی مین بیٹھے ہوئے ہون۔ اُنمین سے ایک شخص اوزار لیکر کشتی کو کاٹنے لگے۔ جب اُسکے رفیق پوچھین کہ یہ کیا کرتا ہے تو کہے کہ مین اپنے درجے مین سوراخ کرتا ہون تاکہ پانی مجھ سے قریب ہوجائے اور مین اُس سے اپنی ضرورت پوری کرسکون یہ سُنکر اُسکے ساتھیون مین سے ایک تو یہ کہے کہ اُس کو جانے دو اپنے درجے کو خراب کر رہا ہے اور خود اپنے لئے برائی مول لے رہا ہے اور دوسرا کہے کہ اسے کشتی مین سوراخ کرنے سے روکو ایسا نہ ہو کہ اپنے ساتھ ہمین بھی لے ڈوبے۔ پس اگر اُس کے ساتھی اس حرکت سے اُسے روک لین گے تو سب سلامت رہینگے اور اگر نہ باز رکھینگے تو سب ہلاک ہون گے۔

فقیہ ابوالليث سے منقول ہے کہ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا بنی اسرائیل مین سے ایک شخص کسی درخت کے پاس سے گذرا اور لوگون کو دیکھا کہ اُس درخت کی پرستش کرتے ہین یہ شرک دیکھ کر اُس کو غصہ آیا اور گھر سے کلھاڑا لیکر اُس درخت کو کاٹنے کے لئے چلا راستے مین ابلیس ملعون انسان کی شکل مین ملا اور پوچھا کہ کہان جاتے ہو جواب دیا کہ اُس درخت کو کاٹنے

جارہا ہون جسکو جاہل لوگون نے خدا کو چھوڑ کر اپنا معبود بنا رکھا ہے مین نے قسم کھالی ہے کہ اُس درخت کو ضرور کاٹ ڈالون گا شیطان نے کہا کہ تم کو ان باتون سے کیا غرض ہے جو لوگ اُس درخت کو پوجتے ہین اُنکو خدا نے گمراہ کردیا ہے تمھاری ہدایت سے اُن کی ہدایت نہ ہوگی اُسنے جواب دیا کہ مین ضرور اس شرک کی بنیاد کو اُکھاڑونگا۔ ابلیس نے پھر اُسکو باز رکھنا چاہا مگر وہ اپنے ارادے سے باز نہ آیا جب شیطان نے دیکھا کہ یہ شخص اپنے ارادے کا پختہ ہے اور کسیطرح نہین مانتا تو یون لالچ دیا کہ تم اُس درخت سے ہاتھ اُٹھاؤ اور اپنے گھر واپس جاؤ مین ہر روز تم کو چار درم دیا کرونگا جب تم صبح کو اپنے بستر سے اُٹھوگے بچھونے کے نیچے پانچدرم پاؤگے۔ اُس شخص نے پوچھا کہ کیا واقعی تم اپنے قول کے سچے ہو۔ شیطان نے عہد کیا کہ مین سچ کہتا ہون وہ شخص طمع سے مغلوب ہوکر اپنے قصد سے باز آیا اور اپنے گھر واپس لوٹ گیا۔ دوسرے دن جب صبح کو سوکر اُٹھا تو بستر کو اُٹھا کر دیکھا کوئی درم نہ ملا اسی طرح دو تین روز اُسنے امتحان کیا مگر درم نہ پائے جس سے معلوم ہوا کہ اُسکو دھوکا دیا گیا ہے۔ چوتھے دن پھر اُسنے کلھاڑا ہاتھ مین لیکر اُس درخت کا رُخ کیا۔ راستے مین پھر شیطان بصورت انسان ملا اور پوچھا کہان جاتے ہو اُسنے وہی جواب دیا کہ فلان درخت کاٹنے کو جارہا ہون شیطان نے کہا اے بیوقوف تو اُس درخت کو ہرگز نہین کاٹ سکتا کیونکہ اول مرتبہ تو جب اُس درخت کو کاٹنے چلا تھا تو تیری نیت خالص تھی۔ اُسوقت اگر تمام دنیا تیری مخالف ہوجاتی جب بھی وہ تیرا کچھ نہ بگاڑ سکتی اور تو اُس درخت کے کاٹنے مین کامیاب ہوتا لیکن اب تو صرف اسلئے درخت کاٹنا چاہتا ہے کہ تجھے پانچدرم روزانہ نہ ملے یاد رکھ کہ اگر ذرا قدم آگے بڑھایا تو مین تیری گردن اُڑادونگا یہ سُنکر اُس شخص کے ہوش اُڑ گئے۔ مجبورًا درخت کا خیال چھوڑ کر اپنے گھر واپس چلا آیا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت وحشی جنھون نے اسلام لانے سے پیشتر حضرت حمزہ بن عبدالمطلب آنحضرت صلی اللہ علیہ کے چچا کو شہید کیا تھا۔ جب مسلمان ہونے پر آمادہ ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین مکہ سے ایک عریضہ بھیجا اور اپنا ارادہ ظاہر کیا اور یہ لکھا کہ مجھے قرآن مجید کی ایک آیت ایمان لانے سے باز رکھتی ہے وہ یہ کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے والذین لایدعون مع اللہ الٰھا اٰخر ولا یقتلون

النفس التی حرم اللہ الا بالحق ولا یزنون ومن یفعل ذلک یلق اثاما یعنی اہل ایمان وہ ہین جو خدا کے ساتھ کسی اور معبود سے التجا نہین کرتے اور نہ کسی مسلمان کا خون ناحق کرتے ہین اور نہ زنا کرتے ہین۔ جو شخص ایسا کریگا وہ سخت گنہگار ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اُنھون نے ظاہر کیا کہ مذکورۂ بالا آیت مین جن تین گناہون کا ذکر ہے مین اُن سب کا مرتکب ہوا ہون۔ حضور ارشاد فرمائین کہ کیا کسی صورت سے میری توبہ بھی قبول ہو سکتی ہے اُس زمانے مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی الا من تاب وآمن وعمل صالحا یعنی وہ لوگ مستثنٰی ہین جنھون نے صدق دل سے توبہ کی اور ایمان لائے اور اعمال نیک کیے۔ حضور نے یہی آیت حضرت وحشی کو لکھ بھیجی اُنھون نے پھر گذارش کی کہ اس آیت مین اعمال نیک کی شرط لگائی ہے اور مین نہین جانتا کہ ایمان لانے کے بعد مجھے عمل نیک کی توفیق ہوگی یا نہین اُسوقت یہ آیت نازل ہوئی ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء یعنی اللہ مشرک کو نہین بخشتا اور اُسکے سوا جسے چاہتا ہے بخشدیتا ہے۔ حضور نے اس آیت سے حضرت وحشی کو مطلع کیا اُنھون نے پھر عرض کی کہ اس آیت مین خدا نے اپنی خواہش کی قید لگائی ہے مین نہین جانتا کہ خدا مجھے بھی بخشدینا چاہتا ہے یا نہین اُسوقت یہ آیت نازل ہوئی۔ قل یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسھم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعًا انہ ھو الغفور الرحیم یعنی اے میرے وہ بندو جنھون نے اپنے نفس پر زیادتی کی ہے تم اللہ تعالٰی کی رحمت سے ناامید نہ ہو تمھارے سب گناہ اللہ تعالٰی ضرور بخشدیگا وہ بڑا غفور رحیم ہے جب یہ آیت حضرت وحشی کو پہونچی تو فورًا مکہ سے مدینہ آکر مشرف باسلام ہوئے۔

حکایت منقول ہے کہ بنی اسرائیل کے کسی بادشاہ کے زمانے مین ایک نہایت عابد وزاہد شخص بستی سے دور جنگل مین گوشہ نشین تھا۔ جس کی بزرگی کا شہرہ دور دور تھا۔ ایک بار بادشاہ اُن بزرگ کیخدمت مین آیا اور اُنسے کہا کہ آپ اپنا قیام شہر مین کیجیے اور ہماری صحبت مین رہیے تاکہ ہم بھی آپکی خدمت سے فیض حاصل کرین۔ عابد نے جواب دیا کہ اے بادشاہ تیری صحبت مین حاضر رہنا میرے لئے دنیاوی حیثیت سے بہت فائدہ مند ہوگا مگر یہ تو بتا کہ اگر کسی روز تو اپنے محل مین داخل ہوا اور اپنی کسی کنیز یا خادمہ کے ساتھ خلوت مین مجھے پایا تو میرے ساتھ کیا برتاؤ کریگا

یہ سنکر بادشاہ کو غصہ آگیا اور کہا اے بدکار فقیر کیا تو میرے محل مین ایسی حرکت کرنے پر آمادہ ہے اور مجھ سے ایسی بات کہنے کی جرأت کرتا ہے۔ عابد نے کہا کہ مین ایسے آقا و مولا کے دربار مین حاضر رہتا ہون کہ اگر دن مین ستر مرتبہ بھی مجھے گناہون مین آلودہ دیکھتا ہے تو نہ مجھ پر غصہ کرتا ہے اور نہ مجھے اپنے دروازے سے ہنکاتا ہے اور نہ میری روزی بند کرتا ہے پس ایسے دروازے کو چھوڑ کر مین ایسے شخص کے دروازے پر کیون جاؤن جو بغیر کسی گناہ کے سرزد ہوئے غصہ دکھانے لگا۔ اے بادشاہ جب فقط زبان سے کہنے پر تیرا حال یہ ہے اگر واقعی مجھے ایسی حرکت مین گرفتار دیکھے تو خدا جانے کیا کر ڈالے۔

بروایت یونس حضرت حسنؓ سے منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایک بندہ کے ساتھ دہنے اور بائین دو فرشتے رہتے ہین جو اُسکے اعمال کو لکھ لیتے ہین دہنی طرف والا بائین طرف والے کا حاکم ہے۔ جب بندے سے کوئی گناہ سرزد ہوتا ہے تو بائین جانب کا فرشتہ پوچھتا ہے کہ کیا یہ گناہ لکھ لون۔ دہنی طرف والا کہتا ہے ابھی ٹھہر۔ شاید یہ شخص کوئی نیک کام کرے۔ پس جب وہ کوئی نیک عمل کرتا ہے تو نیکی کا فرشتہ کہتا ہے کہ ہم کو ایک نیکی پر دس نیکیون کے لکھنے کا حکم ملا ہے اگر اس عرصہ مین اُس سے پانچ بُرائیان سرزد ہوئی ہونگی تو ان دس نیکیون مین سے پانچ نیکیان اُن بُرائیون کو مٹا دینگی اور پانچ زیادہ رہینگی حضور رسالتمآب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اُسوقت شیطان اپنا سر پیٹ لیتا ہے اور کہتا ہے کہ مین آدم کے بیٹے سے بازی نہین لے جا سکتا۔

حکایت۔ بنی اسرائیل کے عہد مین ایک بازاری عورت گانے بجانے والی نہایت حسین و جمیل تھی جب وہ بن سنور کر اپنے گھر کے دروازے پر آکر بیٹھتی تو آنے جانے والے اُسکے حُسن پر فریفتہ ہوتے تھے۔ جو شخص اُسکا مفتون ہو کر اُس سے اپنی خواہش پوری کرنا چاہتا تھا اُسکے لئے اُسنے کم از کم دس اشرفیان مقرر کر رکھی تھین ایک روز وہ عورت حسب معمول بناؤ سنگار کر کے اپنے مکان کے دروازے پر بیٹھی ہوئی تھی اُسطرف سے ایک مرد عابد کا گذر ہوا جیسے ہی عابد کی نگاہ اُس عورت پر پڑی دل بے قابو ہو گیا۔ ہر چند کوشش کرتا تھا کہ یہ خیال دل سے نکالڈالے مگر نفس غالب آتا تھا اور اُس عورت سے ملنے کی تمنا جوش مارتی تھی کچھ روز تک اُسکے

خیال میں بیتاب وبیقرار رہا آخر مجبور ہو کر اُسنے ایک بکری جو پال رکھی تھی بیچڈالی اور دس اشرفی کی رقم پوری کر کے اُس عورت کے پاس گیا۔ اُسنے کہا کہ یہ رقم میرے وکیل کے حوالہ کردو اور شب کو فلان وقت میرے پاس آؤ۔ عابد وہ رقم حوالہ کر کے اپنے وعدے پر آیا عورت نہایت آراستہ و پیراستہ ہو کر پلنگ پر بیٹھی تھی۔ عابد اُسکے پاس آکر بیٹھ گیا جب اُسنے نفس وطبیعت سے مجبور ہو کر عورت پر دست درازی کا قصد کیا تو یکایک اُسکے گذشتہ زہد وعبادت کی برکت سے رحمت الٰہی نے اُسکی دستگیری کی فوراً خدا کی ہیبت اُسکے دل مین سما گئی۔ تمام جسم مین لرزہ آگیا اور اُسکو خیال آیا کہ حق سُبحانہٗ وتعالیٰ مجھ کو اپنے عرش پاک سے اس فعل حرام مین مبتلا دیکھ رہا ہے افسوس کہ میری ساری عبادت رائگان گئی یہ خیال آتے ہی اُسکے چہرے کا رنگ فق ہو گیا۔ عورت نے یہ حالت دیکھ کر پوچھا کہ اے شخص تو کیون یکایک ڈر گیا۔ میرے گھر مین کسیکا خوف نہین۔ عابد نے جوابدیا کہ اسوقت میرے دل مین اپنے پروردگار کا خوف سما گیا ہے مین اپنے ارادے سے درگذرا پس مجھے اجازت دے کہ یہان سے چلا جاؤن عورت بولی کہ اے بھولے بھالے مرد تو نہین جانتا کہ مجھ سے ملنے کی آرزو کتنے لوگون کو بیچین کیے ہوئے ہے جب تجھے کامیابی حاصل ہوئی تو اب میرے پاس سے ناکام کیون جانا چاہتا ہے اُسنے کہا کہ مین تیرے ملنے سے باز آیا۔ لیکن اپنے پروردگار سے ڈرتا ہون اور جو رقم مین نے تجھ کو اس فعل شنیع کے لیے دی ہے وہ معاف کرتا ہون مجھے یہان سے جانے دو۔ عورت کہنے لگی کہ شاید تو نے کبھی پہلے ایسا کام نہین کیا۔ عابد نے کہا ہان آجتک مجھ سے ایسی نازیبا حرکت نہین ہوئی۔ عورت نے عابد کا نام اور مقام پوچھا۔ عابد نے نام بتایا اور کہا کہ فلان گاؤن کے قریب کوہ لبنان پر میرا قیام ہے یہ سُنکر عورت نے اُسکو چھوڑ دیا عابد اُسکے گھر سے نکلکر ہیبت الٰہی سے ڈرتا اور کانپتا ہوا اپنی سیہ کاری پر شور وزاری کرتا ہوا اپنی جائے قیام پر آیا اور اپنے نفس کو لعنت ملامت کرنے لگا۔ عابد کی برکت نے اُس عورت کے قلب پر بھی اثر کیا۔ ناگاہ اُسکو خیال آیا کہ یہ شخص جو آج میرے پاس آیا تھا اس سے پیشتر کبھی ایسے ناپاک فعل مین مبتلا نہین ہوا آج پہلے پہل ارادہ کیا تھا کہ اسقدر خوف خدا اُسپر طاری ہو گیا۔ میری یہ حالت ہے کہ سالہا سال سے اس فعل شنیع مین آلودہ ہون اور اُس شخص کے دل مین جسکو پروردگار کا خوف ہے وہی میرا بھی پروردگار ہے مجھے کہین زیادہ قہر الٰہی سے

توڑنا چاہیئے۔ جیسے ہی یہ خیالات اُسکے دل مین آئے سچے دل سے بارگاہ الٰہی مین اپنے گناہون سے توبہ کی اور دروازہ بند کرکے تمام بناؤ سنگار کا سامان تباہ کر دیا۔ میلے کچیلے کپڑے پہنکر عبادت الٰہی مین مشغول ہوئی۔ مدت تک عبادت کرتی رہی۔ پھر اُسے خیال آیا کہ بہتر ہوتا اگر مین اُسی خدا ترس آدمی کی خدمت مین حاضر ہو کر اُس سے نکاح کی التجا کرون اور اُس کی ہدایت و تعلیم پر کاربند ہون جس سے دونون جہان کی دولت حاصل ہو یہ سوچکر فوراً سامان سفر کیا اور ضروری مال و دولت اور نوکر چاکر ہمراہ لیکر کوہ لبنان پر اُس گانون کے متصل آئی۔ عابد کا مقام دریافت کر کے وہان پہونچی۔ عابد کو اطلاع دی گئی کہ ایک عورت تمھین تلاش کرتی ہوئی آئی ہے وہ شخص اپنے عبادت خانہ سے باہر آیا عورت کو دیکھتے ہی پہچان گیا اور اپنا پورا واقعہ اُس کی نظرون مین پھر گیا فوراً ایک چیخ مار کر زمین پر گر پڑا اور جان بحق تسلیم ہوا۔ یہ کیفیت دیکھ کر عورت کو بیحد رنج و غم ہوا تو لوگون سے کہا کہ مین اسی عابد کے لئے یہان آئی تھی۔ اب اگر اسکے عزیز و اقربا مین سے کوئی نیک اور خدا ترس ہو اور مجھے اپنی زوجیت مین لینا قبول کرے تو بتاؤ لوگون نے کہا کہ ہان اس عابد کا ایک بھائی ہے مگر نہایت تنگدست ہے عورت نے کہا مجھے مال و دولت کی خواہش نہیں۔ غرض اُسکے بھائی سے وہ عورت ملی اور نکاح کر لیا اُسکے بطن سے ستر فرزند نرینہ پیدا ہوئے اور سب اولیائے اللہ تھے جو بنی اسرائیل مین دین حق کی تبلیغ کرتے رہے۔

حکایت۔ منقول ہے کہ بنی اسرائیل مین ایک نوجوان عابد و زاہد تھا جسکو اللہ تعالےٰ نے زہد و تقویٰ کے ساتھ نہایت حسن و جمال عطا کیا تھا۔ وہ شخص ٹوکریان بنا کر بیچا کرتا تھا اور اسی حیلہ سے آذوقہ بہم پہونچاتا تھا ایک روز ٹوکریان بیچتا ہوا بادشاہ کے محل پر گذرا۔ شہزادی کی ایک لونڈی نے اُس کو دیکھ کر فوراً اپنی بیگم کو جا کر اطلاع دی کہ ایک نہایت خوبصورت نوجوان ٹوکریان بیچتا ہے شہزادی نے کہا اُس شخص کو اندر بلالے لونڈی آئی اور اُس شخص کو ٹوکریان خریدنے کے حیلہ سے اندر بلالے گئی۔ شہزادی کی جیسے ہی اُس شخص سے آنکھین چار ہوئین بیتاب ہوگئی اور ناجائز خواہش اُسکے دل مین پیدا ہوئی عابد سے کہا اے شخص یہ ٹوکریان پھینکدے اور یہ عمدہ لباس پہن لے۔ لونڈی کو حکم دیا کہ عطر اور پھلیل حاضر کر تاکہ ہم دونون ملکر عیش منائین اور کہا کہ اے شخص ہم تجھ کو اس محنت و مشقت سے بے نیاز کر دینگے۔ فراغت سے ہمارے پاس رہا کر

عابد نے یہ باتین سُنکر جواب دیا کہ مین اپنے فقر و فاقہ کیحالت مین خوش ہون ایسی بُری خواہش سے مجھے معاف رکھ۔ شہزادی کہنے لگی کہ اگر ہمارا حکم نہ مانیگا تو یاد رکھ کہ تو یہان سے باہر نہین جا سکتا یہ کہکر مکان کے دروازے بند کرا دیے۔ عابد نے یہ کیفیت دیکھ کر پوچھا کہ اچھا یہ بتاؤ کہ تمھارے مکان کے اوپر کوئی طہارت خانہ بھی ہے؟ بیگم نے حکم دیا کہ اُس شخص کو کوٹھے پر لیجاؤ اور منھ ہاتھ دھونے کا سامان رکھو۔ جب وہ شخص کوٹھے پر گیا تو دیکھا کہ ایک بہت اونچا مکان ہے کنارے پر آکر دیکھنے لگا کوئی صورت ایسی نظر نہ آئی کہ کوٹھے سے نیچے اُتر آئے۔ اپنے نفس کو ملامت کرنے لگا کہ اے نفس تو سالہا سال سے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے کوشش کر رہا ہے۔ ہزاروں راتین عبادت الٰہی مین جاگ کر بسر کی ہین ایک رات کے عیش کے لئے ساری عمر کی کمائی کیون برباد کرتا ہے۔ اس معصیت مین مبتلا ہونے سے بہتر ہے کہ اس کوٹھے پر سے گر کر اپنی جان دیدون۔ یہ خیال آتے ہی اُس شخص نے کوٹھے کی بلندی سے زمین پر کودنے کا ارادہ کیا۔ فوراً حضرت جبرئیل علیہ السلام کو حکم خداوندی ہوا کہ میرا بندہ میرے خوف سے معصیت کو ترک کرکے بلند مکان سے گر کر اپنی جان دینا چاہتا ہے۔ اُس کی دستگیری کرو اور اپنے پرون پر اُس کو اُٹھا کر زمین پر لے آؤ وہ شخص چھت پر سے گرا حضرت جبرئیلؑ نے اُٹھا کر صحیح وسلامت زمین پر لا اُتارا۔ اُس شخص نے خدا کا شکر ادا کیا اور اپنے مکان پر پہونچا۔ رات ہو چکی تھی۔ اُسکی بی بی نے پوچھا کہ ٹوکریون کی قیمت کہان ہے؟ جواب دیا کہ آج کچھ قیمت نہین ملی بی بی نے کہا کہ پھر آج ہم لوگ کیا کھائینگے جواب دیا فاقہ پر صبر کرکے یہ رات کاٹ دو لیکن تنور مین آگ جلا دینا چاہیے تاکہ ہمسایون کو ہمارے فاقہ کی اطلاع نہ ہو وہ بی بی اپنے شوہر کا حکم پاکر اُٹھی اور تنور مین آگ سلگا کر شوہر کے پاس آبیٹھی۔ بہت دیر کے بعد اتفاق سے ایک عورت ہمسایہ کی آگ لینے آئی بی بی نے کہا کہ تنور سے آگ لیجاؤ۔ وہ عورت تنور پر پہونچی اور اُس بی بی کو باآواز بلند پُکار کر کہا کہ تم کیون اس طرح فراغت سے وہان بیٹھی ہوئی اپنے میان سے باتین کر رہی ہو۔ تنور مین جتنی روٹیان لگی تھین سب پک کر تیار ہو گئین۔ ایسا نہ ہو کر جلجائین جلد آکر نکال لو۔ اُس بی بی نے آکر دیکھا تو تنور بھر مین صاف اور عمدہ روٹیان لگی ہوئی تھین نکالکر سینی مین رکھین اپنے میان کے پاس لاکر کہنے لگی کہ اللہ تعالیٰ نے ہمپر تو یہ فضل و کرم کیا ہے

یہ سب تمہاری برکت ہے اور تمہارے اعمال کو اللہ تعالیٰ نے قبول فرمایا ہے تم دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمین ایسا رزق عطا فرمائے کہ باقی عمر عیش و آرام سے بسر ہو۔ عابد نے کہا کہ اے اللہ کی بندی اس حالت پر صبر کر اللہ تعالیٰ جو کچھ ہمارے لئے بہتر جانے گا کرے گا۔ بی بی نے اصرار کیا مجبوراً اُس شخص نے رات کو تہجد کے وقت نماز پڑھ کر دعا مانگی کہ خداوندا تو عالم الغیب ہے میری بی بی چاہتی ہے کہ اپنے خزانہ غیب سے اتنی روزی دے کہ باقی عمر دنیا مین آرام سے کٹے یہ دعا ہنوز پوری نہ ہوئی تھی کہ مکان کی چھت سے ایک ہاتھ نمودار ہوا جسمین ایک قیمتی یاقوت کا ٹکڑا تھا اُسکی چمک سے تمام گھر روشن ہو گیا۔ بی بی اُسوقت غافل سو رہی تھی۔ شوہر نے اُسے جگایا اور کہا اُٹھو اور جو چیز تم کو درکار تھی اُسے لے لو عورت گھبرائی ہوئی چونک اُٹھی اور کہنے لگی کہ تم نے یہ کیا غضب کیا مین کیسا اچھا خواب دیکھ رہی تھی مین نے خواب مین دیکھا کہ ایک عالیشان مکان نہایت سجا ہوا ہے اُس مین ہیرے جواہرات کی جڑاؤ کرسیان قطار در قطار رکھی ہین مین نے پوچھا کہ کسکا مکان ہے کسی نے کہا کہ تمہارے میان کی نشستگاہ ہے مجھے ایک کرسی مین سوراخ نظر آیا جہان سے جواہرات کا ٹکڑا نکلا ہوا تھا مین نے پوچھا کہ یہ چھید کیسا ہے؟ جواب ملا کہ یہ چھید ایک یاقوت کے ٹکڑے کی جگہ ہے جو دنیا مین تیرے شوہر نے دعا مانگ کر منگا لیا۔ پس اے نیک شوہر مین تیری بہشت کی نشستگاہ مین کوئی عیب دیکھنا نہین چاہتی دعا کر کہ یہ یاقوت کا ٹکڑا اپنی جگہ پر چلا جائے۔ اُس شخص نے پھر دعا کی اور وہ ہاتھ غائب ہو گیا۔

حکایت منقول ہے کہ اگلے زمانے مین ایک مومن اور ایک کافر ملکر مچھلی کا شکار کھیلنے گئے۔ کافر اپنے بت کا نام لے کر پانی مین کانٹا ڈالتا تھا جسمین مچھلی اُلجھ آتی تھی اور اس طرح اُس نے بہت سی مچھلیان شکار کین۔ مومن اللہ تعالیٰ کا نام لے کر کانٹا پھینکتا تھا اور کوئی مچھلی نہ پھنستی تھی اسی طرح دن بھر گذر گیا شام کے وقت مومن کے کانٹے مین ایک مچھلی آئی مگر جب اُسے نکالا تو تڑپ کر پھر دریا مین چلی گئی لہٰذا مومن وہان سے ناکام واپس پھرا اور کافر مچھلیون سے بھرا ہوا جال لے کر اپنے گھر آیا وہ فرشتے جو دنیا مین سیر کرتے پھر رہے تھے اس واقعہ کو دیکھ کر بارگاہ الٰہی مین حاضر ہوئے اور اُس مومن کی حالت پر افسوس کیا اللہ تعالیٰ نے اُن فرشتون کو بہشت کا وہ مقام جو اُس مومن کے لئے مخصوص تھا دکھا کر فرمایا کہ یہان کے عیش و آرام دیکھ کر یہ بندہ مومن

اپنی تمام دنیا کی تکلیفون کو بھول جائے گا اور دوزخ مین اُس کافر کا ٹھکانا دکھا کر فرمایا کہ یہ کافر جب یہان کے عذاب مین مبتلا ہوگا تو اپنے دنیا کے عیش وآرام سب فراموش کر دیگا۔

حکایت۔ نقل ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک گاؤن مین گذرے اُس کے متصل ایک پہاڑ تھا۔ اُس پہاڑ پر نالہ وفریاد کی آواز بلند تھی۔ گاؤن والون سے پوچھا کہ یہ رونا پیٹنا کیا ہے؟ لوگون نے جواب دیا کہ یا روح اللہ ہم جب سے اس گاؤن مین بستے ہین اس پہاڑ سے اسیطرح رونے چلانے کی آواز سنتے ہین اور کوئی رونیوالا نظر نہین آتا اور نہ ہم کو اس کی حقیقت معلوم ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے درگاہ باری تعالیٰ مین التجا کی کہ خداوندا اس پہاڑ کو حکم دے کہ مجھ سے کلام کرے یہ دعا قبول ہوئی اور پہاڑ گویا ہوا کہ اے عیسیٰؑ تم مجھ سے کیا پوچھنا چاہتے ہو۔ حضرت عیسیٰؑ نے دریافت کیا کہ اے پہاڑ تیری گریہ وزاری کا کیا سبب ہے۔ پہاڑ سے آواز آئی کہ یا روح اللہ مین وہ پہاڑ ہون جس کے پتھر سے ہزارون بت تراش کر پوجے گئے لہذا مین ڈرتا ہون کہ کہین اس وبال مین مجھے اللہ تعالیٰ جہنم مین نہ ڈالدے مین نے ارشاد اللہ تعالیٰ کا یہ سُنا ہے فاتقوا النار التی وقودھا الناس والحجارۃ یعنی اے لوگو جہنم کی اُس آگ سے ڈرتے رہو جسکا ایندھن انسان اور پتھر ہین۔ اے عیسیٰؑ مجھے خوف ہے کہ کہین مین بھی اُنھین پتھرون مین شامل نہ ہون جو دوزخ مین جھونکے جائینگے۔ حضرت عیسیٰؑ پر وحی نازل ہوئی کہ اُس پہاڑ کو اطمینان دین کہ ہم تجھ کو دوزخ مین نہ ڈالینگے یہ خوشخبری سُنکر پہاڑ کو سکون ہوا۔ پس غور کا مقام ہے کہ پہاڑ باوجود اسقدر سختی اور درشتی کے خوف خدا سے گریہ وبکا کرتے ہین اور انسان باوجود اسقدر ضعف وکمزوری کے بیخوف اور نڈر ہے۔

حکایت منقول ہے کہ بنی اسرائیل مین ایک مرد عابد وزاہد مستجاب الدعوات برصیصا نام تھا لوگ اُس کے پاس اپنی حاجتین لے کر آتے تھے اور کامیاب ہوتے تھے مریضون کو لاتے تھے اور شفا پاتے تھے اُس کی دعا کا فیض دور دور تک پہونچا تھا اُسکے زہد وتقویٰ کو دیکھ کر شیطان لعین مارے غصے اور حسد کے پیچ وتاب کھاتا تھا ایک روز تمام شیاطین کو پاس بلا کر کہا کہ تم مین سے کونسا دلیر ہے جو برصیصا کے زہد وعبادت کو تباہ کر دے اُسکے تقویٰ وطہارت کے سامنے ہم مین سے کسی کی پیش نہین چلتی۔ ایک شیطان بولا کہ مین اس خدمت کو بجا لاؤنگا۔ اگر

برصیصا کی حالت بالکل بدل نہ دوں تو اپنا شاگرد رشید نام نہ رکھوں۔ شیطان نے اُسکی پشت پر ہاتھ پھیر کر کہا شاباش اور ہمت بڑھا کر اجازت دی کہ جاؤ اپنا کام پورا کرو۔ شیطان چلا اور بادشاہ وقت کے محل مین داخل ہوا بادشاہ کی ایک بیٹی نہایت حسینہ و جمیلہ تھی جس کی خوبصورتی کا شہرہ دنیا مین پھیلا ہوا تھا وہ شہزادی اپنے ماں باپ اور بھائیوں کے ساتھ بیٹھی ہوئی باتین کر رہی تھی۔ شیطان آتے ہی اُس شہزادی کے اندر حلول کر گیا جس سے اُس کی حالت بدل گئی اور دیوانگی کا عالم اُسپر طاری ہو گیا گھر کے سب لوگ پریشان ہو گئے اور علاج و معالجہ کرنے لگے جسقدر تدبیر کرتے تھے اُلٹا اثر ہوتا تھا۔ چند روز تک جب اس طور سے گذرے اور شہزادی کو کسی تدبیر سے کچھ افاقہ نہ ہوا تو وہی شیطان ایک انسان کی صورت مین نمودار ہوا اور شہزادی کے تیمارداروں سے کہا کہ اگر اس بیماری کا علاج چاہتے ہو تو برصیصا عابد کے پاس لیجاؤ وہ مستجاب الدعوات ہے اُس کی دعا سے فوراً یہ لڑکی اچھی ہو جائے گی سب لوگ شہزادی کو لے کر برصیصا کے عبادتخانہ مین آئے برصیصا نے دعا کی لڑکی کا جنون اُسیوقت زائل ہو گیا۔ خوش خوش وہانسے شہزادی کو گھر لائے جیسے ہی گھر پہونچے پھر وہ شیطان اُسپر مسلط ہو گیا اور بشکل انسان ظاہر ہو کر تیمارداروں سے کہا کہ یہ آسیب سخت ہے بہتر ہوگا کہ شہزادی کو چند روز برصیصا کے حجرہ مین رکھو جب ہر وقت اُسکے پاس رہیگی تو بالکل اثر زائل ہو جائیگا۔ پھر وہ لوگ وہاں آئے اور شہزادی کے اُسکے پاس کچھ روز رہنے کی التجا کی۔ برصیصا نے انکار کیا کہ یہاں عورت کا کام نہین لوگوں نے بہت اصرار کیا مجبوراً برصیصا رضامند ہو گیا لوگ شہزادی کو اُسکے پاس چھوڑ کر چلے گئے۔ برصیصا ہمیشہ روزہ رکھتا اور رات بھر نماز پڑھا کرتا تھا شیطان کو اتنا موقع نہ ملتا تھا کہ شہزادی کو پورے طور پر کسی وقت اُسکے روبرو کرے۔ لیکن جب کھانا کھانے کے لئے بیٹھتا تھا اُسوقت شہزادی کی شکل و صورت اچھی طرح اُسکے سامنے جلوہ گر کرتا۔ کئی روز تک یہی کیفیت رہی آخر کار شیطان نے عابد کے دل مین وسوسہ ڈالنا شروع کیا ایک روز شہزادی کو سر سے پاؤں تک برصیصا نے دیکھا جسکے حسن و جمال کو دیکھ کر اُسکے دل کو صبر و قرار نہ رہا اور نفس و شہوت سے اتنا مجبور ہوا کہ شہزادی سے قربت کی اور وہ حاملہ ہو گئی جب برصیصا زنا کا مرتکب ہو چکا تو شیطان نے اُس کے دل مین یہ بات ڈالی کہ شہزادی کو حمل رہگیا ہے اگر یہ راز فاش ہو گیا تو بادشاہ زندہ نہ چھوڑیگا اور سخت ذلت و رسوائی سے قتل کرے گا

بہتر ہوگا کہ اس شہزادی کو قتل کر کے حجرے کے اندر دفن کر دیا جائے جب پوچھا جائیگا تو کہدونگا کہ شہزادی کی قضا آگئی تھی مر گئی سب لوگ یقین کر لینگے۔ یہ خیال کر کے اُسنے شہزادی کو ذبح کیا اور وہین دفن کر دیا۔ مقررہ دن پر شہزادی کے رشتہ دار آئے اور پوچھا تو برصیصا نے کہدیا کہ دفعتہً شہزادی قضا کر گئی اُن لوگون کو یقین آگیا بعض اہل روایت کہتے ہین کہ برصیصا نے جواب دیا کہ شہزادی صحت پاکر یہان سے چلی گئی وہ لوگ واپس گئے اور عزیز و اقارب کے مکانو نپر جاکر شہزادی کو تلاش کیا۔ شیطان پھر انسان کی صورت مین ظاہر ہوا اور کہا کہ تم ناحق شہزادی کی جستجو مین پریشان ہو۔ جس عابد کے حجرے مین اُسے چھوڑ آئے تھے اُس عابد نے شہزادی سے زنا کیا جس سے حمل رہگیا پھر بدنامی کے خوف سے اُسے قتل کر کے اُسی حجرے مین دفن کر دیا یہ سُنکر خود بادشاہ مع اپنے بیٹون اور ارکان دولت کے وہان پہونچے اور حجرے کو کھودڈالا شہزادی کی لاش برآمد ہوئی فوراً برصیصا کو گرفتار کر لیا گیا اور سولی پر چڑھانے کے لئے لیچلے جب اُسکو سولی پر چڑھایا گیا تو اُسوقت شیطان اُسکے پاس پہونچا اور کہا اے برصیصا تو اسوقت سخت مصیبت مین مبتلا ہے مین اس مصیبت سے تجھ کو نجات دلا سکتا ہون ان لوگون سے کہدونگا کہ شہزادی کا قاتل کوئی دوسرا شخص ہے۔ سب کو یقین آجائے گا مگر شرط یہ ہے کہ تو میری خدائی کا اقرار کرے اور میرے آگے سجدے مین گر پڑے برصیصا نے کہا کہ اسوقت مین سولی پر ہون سجدہ کیونکر ممکن ہے۔ شیطان بولا کہ اشارہ سے سجدہ کرے یہی کافی ہوگا۔ برصیصا نے سجدہ کرنیکا اشارہ کیا جب وہ سجدہ کر چکا تو شیطان نے کہا دیکھ ہم یون انسان کا ایمان سلب کرتے ہین تو نے زنا کیا قتل کیا جھوٹ بولا اور آخر مین غیر اللہ کو سجدہ کر کے بالکل کافر ہو گیا اب مین اپنا کام پورا کر چکا اور تجھ سے بیزار ہون اسی واقعہ کی طرف اس آیت پاک مین اشارہ ہے قال اللہ تعالیٰ کمثل الشیطن اذ قال للانسان اکفر فلما کفر قال انی بریٔ منك انی اخاف اللہ رب العالمین یعنی شیطان پیشتر انسان کو کفر کی تعلیم دیتا ہے۔ پھر جب وہ کفر کر بیٹھتا ہے تو کہتا ہے کہ مین تجھ سے بری الذمہ ہون اور پروردگار عالم سے ڈرتا ہون اسکے بعد اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے فکان عاقبتھما انھما فی النار خالدین فیھا یعنی ایسے انسان اور شیطان دونون کا انجام ایک ہے کہ دونون ہمیشہ کے لئے دوزخ مین داخل کیے جائینگے اور ایسے ظالمون کی سزا یہی ہے پس ہر شخص کو لازم ہے کہ

ہر وقت حق تعالیٰ سے ڈرتا رہے اُس کو یاد کرتا رہے اپنے گناہوں کو یاد کر کے روئے اور صدق دل سے درگاہ الٰہی میں توبہ کرے۔

عرش الٰہی کی صفت

حضرت انس بن مالک وابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نور پاک سے نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیدا کر کے حضور کے نور مبارک سے تمام مخلوقات زمین و آسمان عرش و کرسی کو پیدا کیا۔ عرش الٰہی نہایت عظیم الشان ہے جسمیں اٹھارہ ہزار برج ہیں ہر برج میں اٹھارہ ہزار ستون ہیں۔ ہر ستون میں اٹھارہ ہزار کنگورے ہیں۔ ہر کنگورے پر اٹھارہ ہزار قندیل ہیں ہر ایک قندیل کی مقدار و وسعت اسقدر ہے کہ اُسکا علم سوائے جناب باری تعالیٰ کے کسیکو نہیں اگر تمام آسمانوں اور زمین کو مثل کاغذ کے باریک کر کے پھیلایا جائے اور وہ کاغذ کسی قندیل میں رکھا جائے تو رائی کے دانہ کے برابر ہوگا۔ پھر اللہ تعالےٰ نے چار فرشتے پیدا کیے ایک انسان کی شکل دوسرا شیر کی شکل تیسرا کرگس کی شکل چوتھا بیل کی شکل پر ہے ہر ایک فرشتے کا کاندھا عرش کے نیچے ہے اور اُسکے پاؤں تحت الثریٰ تک ہیں ہر ایک کے قدم سے ٹخنے تک کا فاصلہ ستر ہزار برس کی راہ ہے اُن کو پیدا کر کے اللہ تعالےٰ نے حکم دیا کہ عرش کو اُٹھائیں جب وہ عرش کے نیچے آئے تو ہر چند طاقت سے کام لیا مگر اُس کے اُٹھانے سے عاجز رہے پھر اُن کو اللہ تعالیٰ نے ساتوں آسمانوں اور زمینوں کی قوت عطا فرمائی پھر بھی وہ عرش کو نہ اُٹھا سکے۔ پھر اُنکے دلوں میں یہ تسبیح ڈالی سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم جب فرشتوں نے یہ تسبیح پڑھی تو ان کلمات کی برکت سے فوراً عرش کو اُٹھا لیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے قلم کو پیدا کر کے حکم دیا کہ کلمۂ توحید لکھے۔ قلم نے ستر ہزار برس میں لکھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پانچسو برس کی راہ کے عرض میں یہ کلمہ لوح پر لکھا گیا پھر حکم ہوا اے قلم جو کچھ ہمارے علم میں پیدائش مخلوق کے متعلق ہے سب کچھ لکھ۔ قلم نے جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے تین ہزار برس کی راہ کے طول و عرض میں لوح پر سب کچھ لکھا اُسوقت فخر کی راہ سے لوح کو حرکت ہوئی اور اُسنے خیال کیا کہ میری عظمت کے برابر کونسی

چیز ہے جس میں تمام علم و ارادۂ الٰہی مندرج ہے۔ پس قلم کو حکم ہوا کہ لکھدے یمحوا اللہ ما یشاء ویثبت وعندہ ام الکتاب یعنے اللہ جو کچھ چاہتا ہے محو کر دیتا ہے اور جو چاہتا ہے قایم رکھتا ہے اُسی کے پاس اصل کتاب ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ قلم نے لوح محفوظ پر جو کچھ ہر ایک کی تقدیر کے متعلق لکھدیا ہے۔ اُس مین کوئی تغیر نہین ہوتا البتہ چار چیزون مین مشیت الٰہی کے مطابق تغیر ہوجاتا ہے۔ رزق۔ موت۔ نیک بختی۔ بدبختی۔ پھر عرش کے بعد اللہ تعالیٰ نے ایک دانہ مروارید سے کرسی کو پیدا کیا اور اُس کو اس قدر وسیع بنایا کہ اُس کی وسعت مین تمام زمین آسمان ایک دانہ خشخاش کے برابر معلوم ہوتے ہین پھر کرسی کے نیچے ایک یاقوت پیدا کیا جس کا طول گیارہ سو سال کی راہ ہے اس یاقوت پر نگاہ تیز ڈالی جس سے وہ لرز گیا اور پانی ہو کر بہنے لگا۔ اُسکے بعد چار قسم کی ہوائین پُروا پچھوا اُتری دکھنہری پیدا کر کے اُنھین حکم دیا کہ دنیا کے چارون طرف چلا کرین۔ اُن ہواؤن کی حرکت سے اُس پانی مین لہرین اُٹھین۔ پانی کی لہرون سے پھین پیدا ہوا۔ اُس پھین سے اللہ تعالیٰ نے پہاڑ بنائے۔ اُن پہاڑون سے آگ نکلی بعض روایتون مین آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک موتی کے دانہ پر نگاہ ڈالی جس سے اُس کی چمک دمک سلب کردی اور وہ ایک سیاہ پتھر رہ گیا۔ اُس پتھر سے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اپنے پر رگڑے جس سے بحکم خداوندی آگ پیدا ہوئی آگ کو اللہ تعالیٰ نے پانی کے اوپر جگہ دی پانی کے ہر طرف آگ دوڑی اُس پانی کے پھین سے زمین پیدا ہوئی۔ بعض علماء کا قول ہے کہ اُس پانی سے سرخ پھین اُٹھ کر سرخ پتھر بنگیا۔ خانۂ کعبہ دراصل اُسی پتھر کے مقام پر تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیلؑ ومیکائیلؑ و اسرافیل علیہم السلام اور دیگر فرشتون کو حکم دیا کہ اُس سرخ پتھر کو کھینچکر چکر دین۔ فرشتون نے اُس کو کھینچا اُس سے ساتون زمینین پیدا ہوئین۔ زمین کو اللہ تعالےٰ نے تمام اجسام کی قرارگاہ قرار دیا۔ یہ کل پیدایش دو دن مین ہوئی۔ پھر دو دن مین اللہ تعالےٰ نے نہرین اور درخت پیدا کئے اور دو دن مین ساتون آسمانون کو بنایا اس سے بیشتر ساتون آسمان ملے ہوئے اُسی دھوئین سے بنکر معلق تھے۔ حکم الٰہی ہوا کہ ہر ایک آسمان دوسرے آسمان سے پانچسو برس کی راہ دور ہو جائے۔

حضرت وہب بن منبہ سے مروی ہے کہ ہر ایک آسمان کا رنگ الگ الگ ہے پہلا آسمان سبز زمرد کا ہے اُسکا نام صحاقون ہے۔ اس آسمان کا جو فرشتہ دربان ہے اُس کا نام اسمٰعیل ہے۔ اُسکے ماتحت ایک لاکھ فرشتے ہین دوسرا آسمان چاندی کا سفید رنگ کا ہے اُس کا نام خذردم ہے اور اُسکے دربان کا نام محمود ہے جسکے ساتھ دو لاکھ فرشتے ہین۔ تیسرا آسمان یاقوت سرخ کا ہے اُسکا نام ماعون ہے اُس کے دربان کو صاعدیائیل کہتے ہین اُس کی خدمت مین تین لاکھ فرشتے ہین چوتھے آسمان کا نام فراخون ہے اور وہ تانبے کا ہے اُسکا دربان قاسم ہے جس کے ساتھ چار لاکھ فرشتے ہین اسی آسمان کے دربان کو اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق کا رزق تقسیم کرنے کی خدمت سپرد فرمائی ہے۔ پانچوان آسمان سونے کا ہے اُسکا نام البقا ہے اور اُسکے دربان کا نام کالکائیل ہے جس کے ماتحت پانچ لاکھ فرشتے ہین چھٹے آسمان کا نام علیین ہے اور وہ چمکدار موتی کا سفید رنگ ہے۔ اُسکے دربان کو سمخائیل کہتے ہین جسکے زیر اثر چھ لاکھ فرشتے ہین ساتوان آسمان نور کا ہے جس کا نام غزبان ہے اُس کے دربان کا نام رزمائیل ہے اور وہ بارہ لاکھ فرشتون پر حاکم ہے۔

خالد نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ اللہ تعالیٰ نے ہفتہ کے روز ساتون آسمان یکشنبہ کو ساتون زمینین۔ دوشنبہ کو زمین کے نباتات۔ سہ شنبہ کو روشنی اور اندھیرا۔ چہارشنبہ کو آگ اور پہاڑ پیدا فرماکر پہاڑون کو حکم دیا کہ زمین پر قائم ہوکر اُسے حرکت سے باز رکھین پنجشنبہ کو چاند سورج اور زمین کی نہرین اور درخت پیدا کیئے اور جمعہ کا دن فراغت کا رکھا جو کہ اظہار قیامت کے لیے مخصوص ہے۔ بعض کا قول ہے کہ جمعہ کو حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظہور کے لیے خاص فرمایا الغرض اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات کو چھ دن مین پیدا کیا اسی بنا پر حدیث شریف مین آیا ہے کہ جلدی شیطان کی طرف سے ہے اور آہستگی رحمان کی طرف سے۔

منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان پر ایک نور پیدا کیا جس سے تمام فرشتے ظاہر ہوئے اُن کو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ قیامت تک تسبیح و تہلیل اور تحمید و تقدیس مین مشغول رہین اگر وہ فرشتے ایک گھڑی بھی ذکر خدا سے غافل ہون تو فوراً اجلال خداوندی کی آگ سے جلجائین اُن فرشتون کی صورت انسان کے مشابہ نہین بعض بیل کی شکل پر ہین اور بعض شیر کی۔

بعض علماء فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے پانی کے جھین سے سات زمینیں بنا کر پھیلائیں اُنکے نیچے دوزخ کے سات طبقے پیدا کیے۔ پھر اُنیس فرشتے جن کو زبانیہ کہتے ہیں پیدا کرکے دوزخ کے ہر ایک طبقے کا دربان مقرر کیا ہر ایک دربان کے ماتحت بیشمار فرشتے ہیں ان فرشتوں کے سردار کا نام عزرائیلؑ ہے جس کے چودہ ہزار ہاتھ ہیں سات ہزار دہنی طرف سات ہزار بائیں طرف ہر ایک ہاتھ میں ستر ہزار پنجے ہیں۔ ہر پنجے میں ستر ہزار انگلیاں ہیں ہر انگلی پر ستر ہزار ناخن ہیں ہر ناخن پر ستر ہزار بڑے بڑے کالے اژدہے ہیں ہر اژدہے پر ستر ہزار سانپ ہیں۔ ہر سانپ کا طول ستر ہزار برس کی راہ ہے اور ہر سانپ کے سر پر ایک زہریلا بچھو ہے جب اُن میں سے کوئی بچھو کسی دوزخی کے ڈنک مارتا ہے تو ستر ہزار برس تک اُس کے تمام جسم اور رگ رگ میں سخت درد رہتا ہے۔ ہر ایک فرشتے کے ہاتھ میں آگ کا گرز ہے کہ اگر وہ گرز دنیا میں نمودار ہو تو زمین پگھل جائے اور تمام جن وانسان فنا ہو جائیں۔ اُن فرشتوں کو پیدا کرکے جب اللہ تعالیٰ نے دوزخ کی دربانی کا حکم دیا تو دوزخ کی گرمی اور لپیٹ کی وجہ سے اُن کو دوزخ میں جانے کی جرأت نہ ہوئی حکم الٰہی سے حضرت جبرئیل علیہ السلام ایک مُہر لائے اور ہر ایک فرشتے کی پیشانی پر وہ مُہر لگا دی جس سے بخط نور کلمۂ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ نقش ہو گیا۔ اس کلمۂ پاک کی برکت سے دوزخ کی آگ اُنکے لئے ٹھنڈی ہو گئی۔

بعض مخلوقات عجیبہ کا بیان - کتابوں میں لکھا ہے کہ حضرت ابوالحسن رفاعیؒ سے کسی نے ایسی مخلوقات کے بارے میں سوال کیا جو نہایت عجائبات قدرت میں سے ہوں انھوں نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان میں ایک سمندر ریت کا پیدا کیا جس پر تیز آندھی چلتی ہے اور وہ ریت برابر اُڑتا چلا جا رہا ہے ابتدائے پیدائش سے قیامت تک اسیطرح وہ ریت آندھی سے اُڑیگا کسی کو بجز خدا کے اُس کی ابتدا و انتہا معلوم نہیں۔ اُس بالو میں جس قدر ذرّے ہیں اُن ذرّوں کی تعداد کے مطابق اللہ تعالیٰ نے دنیائیں پیدا کی ہیں کہ ہر ایک دنیا ہماری دنیا کے برابر ہے کوئی ساعت کوئی گھڑی رات دن کی ایسی نہیں جس میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے کسی نہ کسی دنیا کے لئے قیامت برپا نہوتی ہو۔ میزان نصب نہ کیجاتی ہو ایک جماعت بہشت میں اور ایک جماعت دوزخ میں نہ ڈالی جاتی ہو۔ یہ دوزخ و جنت اُس دوزخ و جنت سے جدا ہیں جنہیں

بنی آدم جائینگے۔

حدیث شریف مین ہے کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معراج کی رات دیکھا کہ بہت سے لوگ ہتھیار باندھے ہوئے ابلق گھوڑون پر سوار چلے جارہے ہین اُنکا تار نہین ٹوٹتا اور ابتدا و انتہا نہین معلوم ہوتی۔ حضور نے پوچھا اے جبرئیلؑ یہ کون لوگ ہین۔ عرض کی یارسول اللہ مین اپنے زمانۂ پیدائش سے جب یہان آتا جاتا ہون ان سوارون کو اسی طرح جاتے ہوئے دیکھتا ہون۔ مجھے معلوم نہین کہ یہ کہان سے آتے ہین اور کہان جارہے ہین۔

مشکوٰۃ مین ہے کہ ساتوین آسمان پر ایک سمندر ہے جسکے بالائی اور زیرین حصہ کا فاصلہ اسقدر ہے جتنا ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک اُس کے اُوپر آٹھ آسمان بکری کی شکل پر ہین۔ جس کے پاؤن سے پٹھے تک کا فاصلہ ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک کے برابر ہے ان سب آسمانون کے اوپر کرسی ہے اور کرسی پر عرش الٰہی اور سب سے اوپر عالم ارواح ہے ہر چیز جو اوپر ہوتی گئی ہے وہ اپنے سے نیچے والی سے لطیف تر ہے۔ پس روح لطافت اور قرب الٰہی مین سب سے اعلیٰ ہے اور قالب خاکی نہایت کثیف اور مراتب قرب سے بعید ہے اللہ تعالےٰ نے کمال قدرت وحکمت سے روح وقالب کو ترکیب دیکر یکجا کر دیا ہے۔

بعض فرشتے اس قدر عظیم الشان ہین کہ اُن کے کان کی لو سے کنپٹی تک سات سو برس کی راہ کا فاصلہ ہے۔ بعض فرشتون کا اوپر کا آدھا حصہ برف ہے اور نیچے کا آگ اور اللہ تعالیٰ نے دو چیزون کو ایک جگہ جمع کر رکھا ہے۔ بعض فرشتے مکھی سے بھی چھوٹے ہین اور تمام فرشتون کی پیدائش نور سے ہے۔

مجاہد رحمہ اللہ کا قول ہے کہ ارواح کی شکل مانند انسان کے ہے اُنکے ہاتھ پاؤن ہین۔ کھاتی پیتی ہین اور ارواح فرشتون سے بالکل جداگانہ مخلوق ہے۔ حضرت سعید بن جبیرؓ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے روح سے زیادہ بڑی اور عظیم الشان کوئی مخلوق پیدا نہین کی۔ البتہ عرش الٰہی اُس سے زیادہ بڑا ہے روح کے آگے تمام زمین وآسمان ایک لقمہ کے برابر ہین۔ جسے وہ جب چاہے نگل جائے اُس کی صورت مثل فرشتون کے اور چہرہ مثل آدمی کے ہے۔ قیامت کے دن عرش کے دہنی طرف سے روح اُٹھے گی اُسکے ساتھ فرشتون کی صف ہوگی اور حضور رب تعالےٰ

مین حاضر ہو کر اُن لوگون کی شفاعت کریگی جنھون نے صدق و اخلاص سے کلمۂ توحید لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھا اور جماعت کے پابند رہے روح اور فرشتون کے درمیان ایک پردہ حائل ہے کہ اگر وہ پردہ اُٹھ جائے تو روح کے نور کی شعاع سے تمام آسمان والے جل جائین وہب بن منبہ کا قول ہے کہ مین نے اکثر کتابین پڑھین سب مین یہ لکھا تھا کہ اگر تمام مخلوقات اولین و آخرین کی عقلین ایک طرف جمع کیجائین اور ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عقل مبارک ایک طرف ہو تو حضور کی عقل کے سامنے وہ تمام عقلین ایسی نظر آئین گی جیسے میدان قیامت مین ایک ریت کا ذرہ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے عقل کے ہزار ٹکڑے کر کے نوسو ننانوے حضور رسالتمآب کو عطا کیے اور باقی ایک حصّے مین سے جتنا چاہتا ہے اپنے بندون مین سے جس کو چاہتا ہے عطا فرماتا ہے۔ پس جو شخص یہ کہے کہ کافر کی عقل مومن کی عقل کے برابر ہے وہ بدعتی منافق زندیق فلسفی اور ملعون ہے۔ حضرت نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السّلام آسمان سے وحی لیکر حضرت آدم علیہ السلام پر دس مرتبہ نازل ہوئے۔ حضرت نوح علیہ السلام پر ایک سو چالیس مرتبہ۔ حضرت یوسف علیہ السلام پر تیس یا چالیس مرتبہ حضرت عیسیٰؑ پر تیس مرتبہ اور ہمارے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم پر دس ہزار بیس دفعہ احکام لے کر آئے۔ مروی ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت نوح علیہ السلام تک گیارہ سو برس کا زمانہ ہوتا ہے اور نوح علیہ السلام سے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پانچ ہزار برس۔ کسی بزرگ کا قصہ ہے کہ انھوں نے ایک بار خواب میں حضرت سرور کائنات علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے جمال باکمال سے اپنی آنکھیں منور کیں۔ جب آنکھ کھلی تو بارگاہِ خداوندی میں رو کر دعا مانگی کہ خداوندا اب آنکھوں کی بینائی زائل کردے تاکہ اپنے پیارے رسول حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار فائض الانوار کے بعد دنیا کی کسی چیز پر میری نگاہ نہ پڑے اُن کی دُعا قبول ہوئی اور نابینا ہوگئے خدا اُن پر رحمت کرے اور تمام مسلمانوں کو اپنی طاعت و عبادت کا شوق اور اپنے حبیبؐ کی محبت عطا کر کے سعادت دارین کی دولت سے مالامال فرمائے۔ وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ وَحَبِیْبِہٖ وَرَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

حسب فرمائش ایچ ایم سعید کمپنی پاکستان چوک کراچی

ترجمہ اردو

تذکرۃ الواعظین

موسوم بہ

علم الیقین مجیدی علم امین

باہتمام نیازمند حاجی محمد زکی نبیرہ حاجی محمد سعید صاحب غفر اللہ الواہب

در مطبع ایجوکیشنل پریس پاکستان چوک کراچی طبع شد